



New Era Magazine



# تیرا ہے

By Maliha Chaudhry

www.neweramagazine.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(مکمل ناول)

تخل عشق

از ملیحہ چوہدری

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ڈوبتا ہوا سورج اُسکی نارنجی کرنیں جیسے آسمان میں پھیلی ہوئی تھی، ایسے ہی اُسکے دل اور دماغ پر ڈوبتے سورج کی نارنجی کرنوں کی طرح کئی سوالات گردش کر رہے تھے، جس کے وہ ہر روز جواب تلاشتی تھی۔۔

آسمان میں چمکتے چرند پرند اپنے اپنے گھوسلوں کی طرف واپس لوٹ رہے تھے، عصر اور مغرب کا درمیانی وقت تھا سورج غروب ہو رہا تھا ہر جانب لال پیلی ہری کئی سارے رنگوں میں ایسا لگ رہا تھا جیسے، دنیا کے سارے رنگ ایک ہی کر دیے گئے ہو، ایسا ہی تو تھا وہ آسمانوں زمینوں کا بادشاہ وہ تو کچھ بھی تو کر سکتا تھا، اسکو دنیا کے عارضی رنگوں کی کیا ضرورت تھی، ہلکی ہلکی ہوائیں چل رہی تھی جو آج کے موسم کو نکھار رہی تھی۔۔۔

کیا کبھی میری زندگی سے یہ عذاب ختم ہوگا؟ "میری زندگی میں ایک" خلش سی کیوں ہے؟

یہ زندگی کیوں بنائی گئی ، اسکا مقصد کیا ہے ؟ کیا زندگی کا نام صرف " دکھ ہی ہیں؟ کیا زندگی میں کبھی خوشیاں بھی ملے گی ؟ سوالوں کے بوچھاڑ زندگی کے ستم ، وہ معصوم چھوٹی عمر لڑکی جس نے زندگی کے محض چند سال ہی جیسے تھے اتنے سوالات اور وہ بھی جس کہ جواب ہر کسی کے پاس نہیں ہوتا انکو سوچنے پر مجبور تھی۔۔

آخر وہ کیوں تھی مجبور؟؟ کیا اُسکی زندگی نے اسکو ایسے دوراہے پر لا پڑکا تھا کہ وہ ان سوالات کے جواب ڈھونڈنے پر مجبور تھی۔

وہ ٹریس پر کھڑی نیچے کی طرف دیکھ رہی تھی سبز ہری بھری لان ایک جانب لاتعداد قطار میں لگے پھول جو سونے کی تیاری پکڑ رہے تھے وہ اُن پھولوں کو اپنے ٹریس پر کھڑی بہت غور سے دیکھ رہی تھی جیسے اپنے سوالوں کے جواب تلاش رہی ہو۔۔

جب انسان کے پاس ایسا کوئی جن سے وہ اپنے دل کی بات ، اپنے سوالوں کے جواب اپنی زندگی کا ہر وہ اُتار چڑھاؤ شیر کرنے کے لیے رشتہ نہیں ہوتا تو وہ پھر قدرتی چیزوں میں وہ تلاشنے لگتا ہے جو وہ انسان سے چاہتا ہے۔ اور یقین مانو یہ سب سے زیادہ مخلص دوست ثابت ہوتے ہیں، ہم اپنا حال بیان کر لیتے ہیں اُن سے اور وہ خاموشی کے ساتھ ایسے ہماری باتیں سنتے ہے جیسے اس بات سے زیادہ تو کوئی اہم بات ہو ہی نہیں سکتی ، نہ وہ انسانوں کی طرح غم کا نقاب چہرے پر سجائے بات کو سنتے ہے اور سن کر ہنس کر اڑاتے ہیں ، اللہ کی بنائی ہر وہ بے زبان چیز اُسکے بندے کی بہت ہی مخلص دوست ہوتی ثابت ہوتی ہے۔۔

!!!...آپی آپی جیرش آپی"

آفیرا سعد احمد درمیان قد ، گورارنگ ، پتلی ستواں ناک بڑی بڑی کالی

آنکھیں ، کندھوں تک آتے سنہری بال پتلی سی تھوڑی تلخ بات کرنے والی لڑکی تھی وہ بات بولنے سے پہلے کبھی نہیں سوچتی تھی کہ سامنے والے کو بُرا بھی لگے گا یا نہیں بس جو بولنا ہے بس بولنا ہے پھر چاہے سامنے والا اُسکی باتوں کے تیر سے مر ہی کیوں نہ جائے اسکو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

وہ جیرش کو آوازیں دیتی بلکہ اسکو ڈھونڈتی ٹریس پر ہی آگئی تھی۔

جیرش آپنی آپ یہاں ہیں؟ اور میں آپکو کب سے پاگلوں کی طرح" ڈھونڈ رہی ہوں وہ ماتھے پر بل لائے بولی ، لیکن آپ.....؟ اُسکے تو منہ میں ہی الفاظ رہ گئے تھے جب اُس نے جیرش کو دیکھا تھا۔

لباقد ، موٹی موٹی گلابی شرابی آنکھیں جو بھی دیکھتا دوبارہ دیکھنے کی خواہش ضرور کرتا ان آنکھوں میں ہمہ وقت ویرانی سی رہتی تھی ، گول

چہرا، گلابی پنکھڑی دار ہونٹ جو لپسٹک سے بالکل پاک تھے، گلابی سفید رنگ جو سورج کی ٹمٹماتی روشنی کی طرح چمک رہا تھا، سراہی دار گردن جس میں وہ ایک چھوٹا سا لاکٹ پہنے رکھتی تھی، کالے گھنے لمبے بال جس کو اُس نے جوڑے میں مقید کیے ہوئے تھے وہ کالے لونگ فرائز زیب تن کیے گلے میں دوپٹہ ڈالے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری کم گو شہزادی لگ رہی تھی۔

واؤ اُس آ بیوٹیفل!! ایک دم افیرا چلائی، اُسکے یوں چلانے پر جیرش نے اُسکی طرف حیرت سے دیکھا "کیا ہوا؟ ایسے ری ایکٹ کیوں کر رہی ہو؟ جیرش نے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

آپ بہت پیاری لگ رہی ہے، سچ میں اتنی خوبصورت لگ رہی ہے" کہ کیا بتاؤں؟ آفیرا جیرش سے بول کر خاموش ہوئی تھی، اور کچھ وقفہ بعد بولی، ویسے آپ پڑوس کا وہ لڑکا ہے نہ رحیم آپ پر یوں ہی

فدا نہیں ہے آپکی خوبصورتی تو ایسی ہے کہ کسی اچھے خاصے انسان کو ، جلا کر خاستر کر سکتی ہے اپنے حسن سے ، پھر وہ بیچارہ کیا اُسکے سامنے اُسکا انداز ایسا تھا کہ جیرش کا دل کیا خود کو کہیں فنہ کر لیں ، خودکشی کر لیں ، یا پھر اپنے آپکو زمین میں زندہ دفنا دیں۔۔

!! .... آفیرا سٹاپ اٹ"

تمہیں اندازہ بھی ہے کیا بول رہی ہو تم ؟ کچھ بولتے ہوئے اپنے"

الفاظوں پر بھی غور کر لیا کرو جیرش نے اسکو ڈانٹا تھا ، جبکہ آفیرا

ڈھیٹ بنتی مسکرائی تھی۔

آپی میں نے کیا غلط بولا ہے ؟ صحیح تو بول رہی ہوں میں آپکا حسن" ہے ہی اتنا پٹانے دار جس کو بھی چاہے زوردار دھماکے سے اُسکے دل اور دماغ پر اپنا قبضہ کر لیں ، وہ ڈھیٹ بنی بول رہی تھی یہ جانے بغیر



کہ اُسکے الفاظوں سے سامنے والے پر ، کیا بیت رہی ہوگی ؟

صحیح . کہا ہے کسی نے کہ مارتے ہوئے کے ہاتھ پکڑے جا سکتے ہیں " ،  
لیکن بولتے ہوئے کی زبان نہیں آفیرا کو جو بولنا تھا وہ بول چکی تھی  
اُسکا مقصد ہی جیرش روہیل خان کو ہرٹ کرنا تھا سو وہ کر چکی تھی۔۔

آفیرا سعد احمد جیرش روہیل خان سے بہت ہی نفرت کرتی تھی دل  
میں کچھ اور اور چہرے پر کچھ ، وہ جتنی سیدھی معصوم وہ دکھتی تھی  
اُس سے کہیں زیادہ وہ تیز ترار تھی ، کہنے کو وہ جیرش روہیل خان  
کی چھوٹی بہن تھی لیکن اصل میں افیرا اسکو بہن نہیں مانتی تھی بلکہ  
سو تیلی بہن مانتی تھی ، وہیں رویہ جو ایک سوتیلے کے ساتھ کیا جاتا ہے  
وہ کرتی تھی اُسکے ساتھ۔

آخر وجہ کیا تھی آفیرا کی، جو وہ جیرش روہیل خان سے اتنی نفرت " کرتی تھی؟؟

کیا کبھی اُسکی یہ نفرت ختم ہو پائے گی؟"

کیا جیرش کو آفیرا سعد احمد اپنا مان لگی؟

یہ تو صرف وقت ہی بتا سکتا ہے۔۔

خیر آپکو بابا بلا رہے ہیں سٹڈی روم میں، جلدی جائے ویسے ہی کافی " وقت جایا ہو گیا ہے وہ جیرش کو سرتا پا دیکھتے ہوئے بولی جیرش اسکو بہت اچھے سے سمجھ رہی تھی اُسکا انداز بولنے کا آنکھوں کا ایکسپریشن سب ہی پہچانتی تھی لیکن کہہ کچھ نہیں پائی کیونکہ بقول جیرش کے کہ ان بولنے والوں کے ساتھ ایک بہت بڑا مضبوط بیک گراؤنڈ ہے جبکہ میرے پاس رشتے کے نام پر صرف ماں ہی ہے۔

بابا کے نام پر جیرش کے چہرے پر خوف آ کر گزرا تھا ماتھے پر ہلکے ہلکے پسینے کی بوندیں دیکھنے لگی ، اُسکا دل کیا کہ وہ بہت دور چلی جائے ، جہاں یہ آفت نہ ہو وہ خود کو سنبھالتی بہت دیر تک خاموش رہی تھی اور پھر بولی

ک کیا ب بابا ؟ وہ مجھے کیوں بلا رہے ہے ؟ آواز ٹوٹ ٹوٹ کر ادا " ہو رہی تھی۔۔



مجھے کیا پتہ کیوں بلا رہے آپکو ؟ کچھ کام ہی ہوگا ، آفیرا کندھے " اُچکاتی بولی ، ویسے ڈر کیوں رہی ہے آپ ؟ آفیرا نے پوچھا جیرش کچھ نہیں بولی تو وہ پھر سے گویا ہوئی تھی۔۔

بائے داوے ، آپ یہاں کیا کر رہی ہے ؟ آفیرا نے اُسکی عجیب "

تلاشتی نظروں سے دیکھا ، جیرش نے اسکو دیکھا اور پھر بولی

میں تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتی ، وہ بول کر اسکو وہیں چھوڑتے " ہوئے بگل میں سے نکل کر باہر کو چلی گئی تھی۔۔



!! " بڑی آئی میں تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتی وہ اُسکے جانے کے بعد " جیرش کی نقل اتارتے ہوئے خود سے مخاطب ہوئی اور ایک ادا سے بالوں کو جھٹکتی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

کیا یار ہر بار تو ایسا کیوں کرتا ہے؟ مطلب تجھے سپورٹس میں حصہ " لینے کے لیے پوری یونیورسٹی زور لگا رہی ہیں، لیکن موصوف کے تو مزاج ہی ساتویں آسمان پر چڑھے ہوئے ہیں۔۔

شایان نے کن آنکھوں سے اُسکی طرف دیکھ کر کہا جبکہ اسکو شو ایسے کروا رہا تھا جیسے وہ سمعان سے بہت ناراض ہو۔۔

!! لیکن مقابل بھی سمعان احمد تھا وہ کسی کی سن لیں، امپوسٹیل، نیور

کبھی ایسا ہو ہی نہیں سکتا؟ "

جس دن ہو گیا تو دنیا میں اُسے ایک مرکبہ ہی نہ مل جائے گا اُسکے نام سے ورلڈ کا خطاب ہی تو تیار ہو جائے گا ایسا شایان کو لگتا تھا۔۔

!! ہسسہ "

ویسے ایک قسم کے ڈھیٹ بد تمیز ظاہل انسان ہو تم وہ غصے سے اُسکی " طرف کشن پھینکتے کھڑا ہوا اور گیٹ کی طرف بڑھا ، سمعان جو ڈریسنگ ٹیبل پر کچھ تلاش رہا تھا اُسکے یوں غصہ ہو کر جانے پر پلٹا تھا۔

ایک قدم اگر اور تونے آگے بڑھایا نہ تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا ، وہ " ، گیٹ کی طرف جاتے شایان کو دھمکی دینے کے سے انداز میں بولا ، شایان کے قدم وہیں ٹھہر گئے تھے ، چہرے پر بہت پیاری مسکراہٹ در آئی وہ پلٹا نہیں تھا کیونکہ وہ آج اپنا غصہ نہیں نہیں بلکہ مصنوعی غصہ دکھانا چاہتا تھا۔

سو وہ دکھا رہا تھا "تو اچھے سے جانتا ہے ، کہ میں کیوں نہیں لے رہا سپورٹس میں حصہ پھر کیوں اتنا زور دے رہا ہے تو؟؟ جس چیز پر

کوئی فائدہ نہیں ہے بات کرنے کا تو لڑائی کیوں کر رہا ہے؟ وہ بے بسی سے بول رہا تھا آنکھوں کے پپوٹے لال سرخ ہو گئے تھے وہ اتنا بے بس دکھائی دے رہا تھا کہ شایان کا دل کیا اپنے جگری دوست کو گلے سے لگا کر اُسکے ہر دکھ اپنے اندر سمیٹ لیں۔۔

وہ ایک دم سمعان کی طرف بڑھا تھا اور اسکو گلے سے لگا کر بولا  
 سمعی میرے بھائی کب تک تو ایک انسان کی وجہ سے اپنے آپ کو"  
 اذیت میں رکھے گا؟

تو یہ سوچ لیں نہ کہ وہ ایک اجنبی ہے، بس اپنے خواب کو پورا کر تو اُس اور دھیان دیں سب کچھ بھول جا یہ سوچ کہ تو انکو نہیں جانتا، جیسے ساری دنیا تیرے لیے اجنبی ہے انکو بھی تو دیکھ کر اگنور کر دیں شایان اسکو سمجھانے کی اپنی سی کوشش کر رہا تھا۔

نہیں بھول سکتا یار!! اُس شخص کو میں نہیں کر سکتا اگنور کیونکہ وہ " اجنبی نہیں ہے ، میں لاکھ صحیح انکو نظر انداز بھی کروں تو نہیں کر سکتا ایک رشتہ ہے اُس شخص سے میرا اور وہ ہے نفرت کا میں جب جب اس شخص کی شکل دیکھتا ہوں تو وہ اذیت ناک لمحہ میری آنکھوں کے سامنے فلم بن کر چلنے لگتا ہے ، اُسکی آنکھوں سے ایک آنسوؤں ٹوٹ کر شایان کی شرٹ میں جذب ہو گیا تھا ، شایان نے اُسکی پیٹھ کو ٹھپ تھپایا تھا اور پھر ہنستے ہوئے بولا "اچھا اچھا میرے بھائی بس بھی کر دیں اب رُلانے گا کیا؟ وہ آنکھوں سے مصنوعی آنسوؤں کو پونچھتے سمعان کو مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔"

، نہیں رُلاتا ، لیکن ایک شرط پر؟؟ سمعان نے اُسکی طرف دیکھا " شایان نے جھٹ سے سمعان کو دیکھا اور پھر زور سے چلایا تھا۔"



!!!! ..... نہیں ں ں ں"

اُس نے اُسکا اشارہ سمجھتے ہوئے وہاں سے دوڑ لگا دی تھی ، سمعان نے اسکو یوں بھاگتے ہوئے دیکھا تو اُسکا کہکا ہے اختیار بلند تھا۔

باہا باہا باہا ---



پیٹا ہنس لیں ہنس لیں لیکن جیب خالی میں بلکل بھی نہیں کروں گا "

!! انشاء اللہ

شایان نے سمعان کی طرف دل جلا دینے والی مسکراہٹ پاس کرتے باہر کو دوڑ لگا دی تھی ، جا بیٹا تو تو کیا تیری پڑ چھائی بھی جیب خالی کرے گی سمعان نے بھی پیچھے سے ہانک لگائی تھی ، شایان جو گیٹ کے اُس

پار کھڑا سن رہا تھا اُس نے اپنا تھوڑا سا چہرا دروازے سے اندر کیا اور پھر  
 بولا چل بے جیب خالی کرتی ہے میری جوتی اور جلدی سے اپنی شکل  
 گم کی تھی ، کہیں سمعان کی جوتی ہی نہ اُسکی شکل خالی نہیں نہیں شکل  
 کو بے نور کر دیتی ---

وہ ایسے ہی تھے ایک دوسرے کے ہمسائے ، ایک دوسرے پر جان وا  
 کر دینے والے بہت خوبصورت تھی اُنکی دوستی وہ ایک دوسرے کو  
 دوست کم بھائی زیادہ مانتے تھے ، دونوں بچپن کے دوست تھے ، اسکول  
 کالج اور اب یونیورسٹی ساتھ ساتھ پڑھائی کر رہے تھے دونوں کا ، ایم ،  
 بی اے کا لاسٹ یئر تھا پڑھائی میں بہت ہی ہونہار تھیں ، ہاں کبھی  
 کبھی شایان کوتاہی کر دیتا تھا لیکن سمعان احمد وہ کبھی بھی اپنی سٹڈی کو  
 لے کر کسی بھی چیز میں کمپروماز نہیں کرتا تھا جو ٹھان لی بس پھر وہ  
 کرنا ہی ہے چاہے پھر اُس میں اپنی جان بھی ختم ہو جائے

: سمعان احمد

سنجیدہ مزاج کم بولنے والا غصے کا تیز ، احمد فیملی کا سب سے بڑا بیٹا لمبا  
قد ، کسرتی بدن ، سفید گلابی رنگ بلیو آنکھیں جن پر بڑی بڑی پلکوں  
کی باڑ تھی ، خوبصورت ناک سنہری بال وہ ہر لحاظ سے پرفیکٹ  
خوبصورت تھا ایک زمانہ اُسکی خوبصورتی کا قائل تھا لڑکی تو لڑکی لڑکے  
بھی اُسکی پر سنلٹی کو دیکھ کر رشک کرتے تھے اُس پر

وہ اپنی یونیورسٹی میں ہنڈسم بوئے کے نام سے فینس تھا ہوتا بھی کیوں  
نہ ؟ آخر اللہ نے اسکو حسن ہی اتنا دیا تھا ، لیکن کبھی اسکو اپنے حسن  
پر غرور نہیں ہوا تھا۔

: شایان خان

شایان خان ، خان فیملی کا سب سے چھوٹا شرارتی لڑکا تھا سمعان جیتنا

سنجیدہ تھا تو وہ اتنا ہی شوخ مزاج کا تھا ، لمبا قد گورا صاف رنگ کسرتی  
 بدن موٹی موٹی کالی سیاہ آنکھیں کالے بال بھری بھری بیرڈ وہ  
 خوبصورت تھا لیکن سمعان سے تھوڑا کم وہ جب بھی بات کرتا تو سب  
 کا دل موہ لیتا تھا

بھئی آخر کو وہ ہمارا شایان خان تھا تو ہوتا بھی کیوں نہ ، سمعان کی  
 شایان میں اور شایان کی سمعان میں جان بستی تھی بہر حال جو بھی تھا  
 وہ دونوں ایک دوسرے کے بہت ہی اچھے دوست تھے اور انکو اپنی اس  
 دوستی پر فخر تھا۔

وہ دروازے کو اندر کے جانب دھکیلتی اندر آگئی تھی ، سعد صاحب کسی

فائل کا مطالعہ کر رہے تھے وہ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتی اُنکے پاس  
جا کر رکی تھی ، گردن نیچے جھکائے آہستہ سے اُسے سلام کی

!! السلام وعلیکم "

وعلیکم السلام ، بہت دیر کر دی آنے میں ؟ سعد صاحب نے اپنا چشمہ "  
درست کرتے ہوئے فائل کو ایک طرف رکھ کر اسکو سر تا پا دیکھا تھا ۔

و وہ مجھے ابھی بتایا ہے آفیرا نے ، وہ اُنکی نظروں سے گھبراتی خود میں "  
سمٹی تھی۔۔

!! ،ہممم ٹھیک ہے"

بیٹھو سعد صاحب نے اسکو بیٹھنے کا بولا وہ خاموشی سے اُنکے سامنے والی

چیئر پر بیٹھ گئی ، اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو چٹھانے لگی تھی۔۔

کیا سوچا پھر ؟ تھوڑی خاموشی کے بعد وہ بولے تھے ، جیرش کی تو " سانسیں ہی رُک گئی تھی آنکھوں میں بے تحاشہ آنسو آگئے تھے جن کو اُس نے اپنے اندر دھکیلے وہ بس خاموشی سے سعد صاحب کا چہرہ دیکھنے لگی تھی۔۔

کچھ پوچھا ہے میں نے ؟ سعد صاحب نے اسکو نہ بولتے دیکھا تو اپنی " بات پر زور دیتے بولے ، آپ ک کیوں کر رہے ہیں ایسا ؟ آفیرا بھی تو ہے وہ ہمت کر کے آج بول ہی تو گئی تھی ، م م میں آپکی بیٹی جیسی ہی تو ہوں ایک آنسو ٹوٹ کر اُسکی ہاتھ کی ہتھیلی پر گرا تھا۔

بیٹی جتنی ہو ، لیکن بیٹی ہو تو نہیں ، اور پھر کیا حرج ہے ؟؟ ایک "

دن کی ہی تو بات ہے جیرش نے قرب سے آنکھیں موند لیں تھی۔

وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی اور پھر بولی "انکل بے شک آپ مجھے گھر سے نکال دیں، لیکن جو آپ سوچ رہے ہیں میں اسکو کبھی نہیں کر سکتی یہ نہ جائز رشتے، چھی ی ی !! آپکو شرم آنی چاہئے م میں آپکی بیٹی سے کچھ ہی تو بڑی ہوں وہ ایک ہی جسٹ میں ساری بات بول گئی تھی روز روز سے اچھا تھا کہ آج ہی وہ اس ٹارچر کو ختم کر دینا چاہتی تھی وہ بول تو گئی تھی، لیکن اب اسکو ڈر تھا کہ کہیں غصے میں اسکی باپ کی عمر کا یہ شخص کچھ کر ہی نہ دیں۔۔

سعد صاحب ہلکا سا مسکرائے تھے اُنکی ہنسی اس وقت شیطان کی ہنسی لگ رہی تھی، نہ جائز رشتے؟؟ تو پھر چلو جائز بنا لیتے ہے نہ! وہ بول کر جیرش کو دیکھ کر ہنسنے لگے۔

جیرش کو تو یقین ہی نہیں ہوا سامنے بیٹھا یہ پچپن سالہ شخص جس کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی و وہ ایسا بول سکتا تھا ، جیرش ایک لمحے کو ڈمگائی تھی ، انکل آپکو آپکو مکافات عمل سے ڈر نہیں لگتا کیا پتہ جو آج آپ میرے ساتھ کرنے پر تیار ہے وہیں دکھ کبھی آپکی بیٹی پر بھی آجائے۔۔

بس !! وہ میری بیٹی ہے سعد احمد خان کی بیٹی سمجھی آئندہ کبھی یہ " لفظ زبان سے نہیں نکالنا اور ہاں اگر میری بات نہیں مانی تو بہت بُرا ہوگا صرف آج آج رات کا وقت ہے تمہارے پاس ، مجھے ہاں میں ہی جواب چاہئے اگر منا کیا تو میں جو کر سکتا ہوں پھر آپکی ایک بھی نہیں سنوں گا ، اب آپ جا سکتی ہو۔۔



جیرش نے آنسوؤں سے لب لبب آنکھیں اٹھا کر اس ظالم سمت انسان کو دیکھا تھا کیسے اس شخص پر اھوانیت طاری تھی ، جو اللہ کی مار سے بھی نہیں ڈر رہا تھا ۔۔

وہ بھاری قدموں سے سٹڈی روم سے باہر نکلی اور بے دردی سے آنسوؤں کو رگڑتی اپنے روم کی طرف چلی گئی تھی ۔

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
کیا جیرش ، سعد احمد صاحب کے سامنے جھک جائے گی ؟ "

کیا ہوگا اُسکا آخری فیصلہ ؟"

کیا وہ کوئی قدم اٹھائے گی اس گناہ سے بچنے کے لئے ؟"

یہ تو انے والے کل ہی بتائے گا ۔

وایسے اس دنیا کے انسان بہت ہی ظالم ہوتے ہے دوسروں کے پاکیزہ " جذباتوں کے ساتھ ایسے کھیلتے ہیں جیسے یہ انسان نہیں ایک مٹی کی گڑیاں ہو ، جیسے چھوٹا سہ بچہ جب ایک خوبصورت گڑیاں کو دیکھ کر اسکو اپنے پاس رکھنے کی خواہش کرتا ہے نہ ایسے ہی بڑے ہونے کے بعد وہ انسان جس میں جذبات جیسے احساس سے عاری کسی خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر ایسے خواہش کرتا ہے ، لیکن بچے کی خواہش اور احساس سے عاری شخص کی خواہش میں بہت فرق ہوتا ہے ، بچہ اُس گڑیاں کو سنوارتا ہے اُسکا خیال رکھتا ہے اور اسکو کھیل کر اُسکی سیفیٹی کرنے کے لئے اسکو اچھی طرح سنبھال کر رکھ دیتا ہے ، لیکن احساس سے عاری شخص اُس خوبصورت گڑیاں کے ساتھ ایسے کھیلتا ہے کہ اسکو دوبارہ کھیلنے کے قابل نہیں چھوڑتا اسکو زندہ ہی مردوں میں شامل کر دیتا ہے وہ جو کسی گھر کی شہزادی ، کسی کی بہن ، کسی کی بیوی ، تو کسی کی ،

ماں یا پھر کسی کی بیٹی ہوتی ہے وہ اس ایک کھیل نہیں نہیں کھلونا بننے کے بعد زندہ لاش بن کر رہ جاتی ہے وہ جینے کے قابل نہیں رہتی وہ جیتی تو ہے لیکن مرنے اور جینے میں پھر کوئی فرق نہیں رہتا۔

مجھے بتائیے کیا خوبصورت ہونا غلط ہے؟ اگر اللہ نے کسی کو خوبصورتی " جیسی انمول نعمت دے ہی دی ہے تو اپنی عمر سے چھوٹی لڑکیوں کی ، خوبصورتی کو دیکھ کر مرد اُسکا معاشرے میں رہنا عذاب بنا دیتے ہیں پھر وہ اپنی عمر نہیں دیکھتے ، کہ تمہاری عمر کیا ہے؟ تم اُسکے باپ کے عمر کے ہو بھی کہ نہیں ، آج کل کی نوجوان نسلوں میں سب سے بڑا ہاتھ بگاڑنے کا ہماری اولڈ جنریشن کا ہے ۔

جانتے ہے کیوں؟ کیونکہ جب بچہ چھوٹا ہوتا ہے تو اسکو کچھ نہیں پتہ " ہوتا اور ماں باپ وہ گھر میں ایسی ایسی حرکتیں کرتا ہے اور ماں باپ اُسکی ان حرکتوں پر ہنستے ہیں مسکراتے ہیں اور بات اور اُسکی حرکت کو

ہنسی میں ٹال مٹول کر دیتے ہیں ، پھر جب بچہ تھوڑا بڑا ہوتا ہے وہ نہ جائز خواہشیں کرنے لگتا ہے جس کو ماں باپ ہنسی خوشی یہ سمجھ کر پوری کر دیتے ہے جیسے کہ یہ اُنکی اپنے بچے کے لیے بے تحاشہ محبت ہے ، جبکہ وہ نہیں جانتے کہ اُنکی یہ محبت اسکو کتنی بڑی برائی کی طرف لے جاتی ہے ، جب بچہ تھوڑا بڑا ہوتا ہے تو اُسکی یہ خواہشیں ضد میں تبدیل ہو جاتی ہے وہ عمر کے اس موڑ پر آ جاتا ہے جہاں سے واپس ہونا کم از کم اُسکے لیے تو بہت ہی مشکل ہوتا ہے پھر وہ اپنی من مانی کرنے لگتا ہے وہ کسی کی نہیں سنتا اور یہ ماں باپ خود اس تہہ پر پہنچاتے ہے بچے کو ، اب کیا فائدہ رونے کا کیونکہ یہ نہ جائز خواہشوں کا بیج بھی تو وہ خود ہی بوتے ہے اب کاٹنا بھی انکو ہی ہے پھر وقت کے ساتھ ساتھ بہت سے تو سدھر جاتے ہیں یا وقت کی مار انکو سدھرنے پر مجبور کر دیتی ہے جبکہ بہت سو میں وقت کے ساتھ ساتھ اور بھی برائیاں اُنکے اندر آ جاتی ہے اور وہ ان برائیوں کی دلدل میں پھنس جاتے ہیں ، کہتے ہے نہ جیسا بیج بونے کے لیے تم زمین میں دباؤ گے ویسی ہی پھسل پیدا ہوگی اور اب چاہے پھسل اچھی ہو یا بری کاٹنی تو

پڑے گی ہی اب انکو تم کہیں پھینک تو نہیں سکتے ، اس لیے کہتے ہیں  
 کہ وقت رہتے اپنی بچوں کو اچھی تعلیم دو اللہ کا ڈر انکی محبت بچے کے  
 دل میں پیدا کرو تاکہ وہ اچھے کام کریں اللہ کا خوف اُسکے دل میں ہو  
 بُرا کام کرتے وقت اسکو اللہ یاد آ جائے انکا ماضی انکا آج اور انکا  
 مستقبل تینوں ہی محفوظ رہے ۔

وہ روم میں آئی تھی اپنا دوپٹہ اتار کر دور اچھالا اور چلاتی ہوئی وہیں  
 بیٹھتی چلی گئی تھی

!!! اللہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ

بالوں کو اپنی مٹھی میں بے دردی سے جکڑے وہ بے تحاشہ رو رہی  
 تھی ، اللہ تونے مجھے یہ خوبصورتی دی ہی کیوں ؟ م مجھے نہیں چاہئے یہ

عذاب بنا دینے والی خوبصورتی ، وہ اللہ سے شقوا کنہ تھی مجھے توں  
 بد صورت ہی بنا دیں میرا یہ حسن چھین لیں کم از کم اس دنیا کے یہ  
 شیطان مجھے دیکھنا تو پسند نہیں کریں میری شکل کو دیکھ کر سو بار منہ تو  
 موڑ لیں گے اب وہ اپنا درد اپنے رب سے بیان کر رہی تھی ۔

تبھی دروازہ نوک ہوا اُس نے اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے پونچھا اور  
 اپنا دوپٹہ اٹھا کر کندھوں پر ڈالا اپنا حلیہ درست کرتے ہوئے دروازہ  
 کھول دیا تھا۔

!! عامر"

عامر سعد احمد خان ، اُسکا چھوٹا بھائی ، سعد احمد کا سب سے چھوٹا سترہ  
 سالہ بیٹا ، عمر سے پہلے ہی وہ اپنی عمر سے بہت زیادہ بڑا لگتا تھا لمبا قد  
 درمیانی وجود نہ موٹا نہ پتلا سفید گلابی رنگت وہ بالکل جیرش سے

مشابہت رکھتا تھا۔

عامر تم یہاں کیسے؟ جیرش نے نظریں چراتے ہوئے اپنے بھائی سے "پوچھا، کیوں آپ میں یہاں نہیں آ سکتا کیا؟ سوال کے بدلے سوال کیا گیا، افکورس آ سکتے ہو تمہارا ہی تو روم ہے جب مرضی آؤ، جیرش نے فراخ دلی سے اسکو جواب دیا تھا۔"

آپنی آپ روتی رہی ہیں نہ؟ عامر نے اپنی جان سے پیاری بڑی بہن "کی آنکھوں کو دیکھتے پوچھا اب وہ جیرش کے برابر سے نکلتا ہوا روم میں چلا آیا تھا۔"

!! نہیں تو "

جیرش نے طویل خاموشی کے بعد گردن نفی میں ہلاتے ہوئے ڈریسنگ

ٹیبیل کے جانب بڑھی اور پھر اُسکے سوال کا جواب دیا۔

آپی کب سے اپنے بھائی کو اپنے اتنا پرایا کر دیا کہ اب آپ باتوں کو " بھی چھپانے لگی ہے؟ عامر نے اپنی بڑی بہن کو کندھوں سے تھام کر اُسکی اپنی طرف پلٹا، اور اپنی بہن کا چہرا دیکھتے ہوئے اب وہ گلہ کر رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
ارے میرے شہزادے بھلا میں کیوں چھپاؤں گی کچھ تم سے؟ "

!! ہاں "

اور تمہیں ایسا کیوں لگا کہ میں روتی رہی ہوں؟ "

اُس نے عامر سے نظریں چرائی اور پھر بات کو سنبھالتے ہوئے اسکو



اپنے سوالوں میں بہلانے لگی۔

بھلے ہی آپ مجھے کچھ مت بتائیے، لیکن آپکی یہ آنکھیں سب کچھ " عیاں کے رہی ہے یہ آنکھیں آپکا ہر درد بیان کر رہی ہے، ٹھیک آپ نہیں بتانا چاہتی میں آپ پر بتانے کے لیے فورس نہیں کرو گا، لیکن ایک بات ضرور بولوں گا

آپی یہ دنیا مظلوم کو ہی ہمیشہ ستاتی ہے، کبھی اتنا مظلوم نہیں بننا کہ " پھر آپکو پچھتانا پڑے اگر اپنے حق کے لیے خود کو انصاف دلانے کے لئے اپنوں کے ہی خلاف جانا پڑے تو کبھی ہچکچھٹ سے کام نہ لینا آپ خود مختار ہے اپنے فیصلے خود کر سکتی ہے اپنا اچھا بُرا آپ اچھے سے جانتی ہے جب بھی آپکو ایسا لگے کہ آپکے ساتھ کچھ غلط ہو رہا ہے یا پھر غلط کرنے کے لیے آپ پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے دھمکیاں دی جا رہی ہیں تو جو فیصلہ آپکا دل کریں اُس پر عمل کر لینا جو ہوگا اُسکے بعد دیکھا

جائے گا ، وہ لڑکا جو جیرش سے دو سال چھوٹا تھا وہ بات کی تہہ کو نہ کھول کر بھی بہت کچھ سمجھا گیا تھا

ہاں وہ جیرش کا بھائی بھلے ہی اُسکے باپ کا بیٹا نہ ہو لیکن ماں نے " ، ایک نے ہے جنم دیا تھا اسکو بھلے ہی وہ عامر روہیل خان نہیں تھا لیکن وہ عامر سعد احمد خان جیسا بلکل بھی نہیں تھا۔

جیرش کا دل کیا وہ عامر کے سینے سے لگ کر بہت روئے اتنا روئے " کہ سارے دکھ آنسوؤں کے ذریعے باہر نکل کر بہ جائے اُسکی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے ، جس کو عامر نے پونچھا تھا اور نفی میں گردن ہلاتے ہوئے رونے سے منا کیا ، یہ رونے کے لئے نہیں ہے یہ تو محبت دیکھنے کے لئے ہے اپنے بھائی کو اتنا ہینڈ سم جو ہے اسکو دیکھنے کے لئے ہے ، چلے اب جلدی سے مسکرائے پھر آپکے لیے ایک نیوز بھی ہے آخر میں عامر نے شرارت سے اپنی بڑی جان سے پیاری بہن کے

چہرے پر مسکراہٹ لانے کے لئے کہا تھا۔۔

اور واقعی وہ کامیاب بھی ہوئے گیا تھا کیونکہ جیرش روہیل خان اُسکی  
آخری بات پر دل کھول کر مسکرائی تھی۔۔

یہ ہوئی نہ میری بہن!! ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہے، اللہ کریں "  
آپکو ساری دنیا کی غلط نظروں سے محفوظ رکھیں آمین، جیرش نے دل  
ہی دل میں آمین بولا، وہ یہ ہی تو چاہتی تھی کہ کوئی اُسکے لیے یہ دعا  
کریں اور اللہ اُسکی دعا پر کن بول کر دنیا کی غلیظ نظروں سے اسکو  
محفوظ کر دیں۔۔۔

آپکے لئے بریکنگ نیوز یہ ہے کہ اپنے جو ایم بی اے میں ایڈمیشن "  
لینے کے لیے انٹریس ایگزام دیا تھا نہ اُس میں اپنے ٹاپ کیا ہے اور

آپکا ایڈمیشن حیدرآباد کی عثمانیہ یونیورسٹی میں ہو گیا ہے

کیا ایا؟ "

سچی؟؟ جیرش کو تو یقین ہی نہیں ہوا تھا اُس نے خوشی سے چہکتے " ہوئے عامر سے جو سنا تھا اُسکی تصدیق چاہی تھی۔



مچی!! عامر نے اُسکے ہی انداز میں جواب دیا اپنی بہن کی خوشی کو " دیکھ کر وہ بہت خوش تھا بہت ہی زیادہ

یقین ہی نہیں ہوتا جیرش کی آنکھوں میں ایک دم آنسو آگئے تھے " اا ہاں رونا نہیں ، اب آپ بس یقین کر لیں اور پیکنگ کرنی شروع ، کر دیں میں نے آپکے لیے وہاں انکل کے فارم ہاؤس کی صفائی کروا دی

ہے بس ایک دو دن میں ، میں اور آپ دونوں حیدرآباد کے لیے روانہ ہو جائے گے اور میں خود آپکو لونگ ڈرائیو یعنی کہ کار سے لمبا سفر طے کر کے جائے گے ایک یاد گار دن گزار کر ، عامر اب اپنے پلان سے اسکو آگاہ کر رہا تھا اچھا آپی میں تھوڑا کام نبٹا کر آتا ہوں پھر ہم دونوں آپکے روم میں ہی ڈنر کریں گے انشاء اللہ ، وہ یہ بولتا جیرش سے آنکھیں چراتے اپنی آنکھ کا گوشہ صاف کرتا روم سے چلا گیا تھا

پچھے جیرش نے ایک لمبی آہ بھری تھی ، وہ اپنا فیصلہ طے کرتے بیڈ کی طرف بڑھ گئی تھی ۔

کیا جیرش کے لیے حیدرآباد کا یہ سفر اُسکی زندگی بدل دے گا ؟ "

، آج ڈھلتی ہوئی شام نے جب رنگ بدلے "

"مجھے بدلے ہوئے کچھ لوگ بہت یاد آئے"

کہتے ہیں جب بُرا وقت آتا ہے تو کبھی بتا کر نہیں آتا بس آ جاتا ہے  
اسکو کسی کی اجازت نہیں لینا ہوتی ، ہمیں نہیں پتہ کب بُرا وقت آ  
جائے؟، ہاں لیکن یہ ضرور پتہ ہوتا ہے کہ بُرا وقت کس کی وجہ سے  
آئے گا ہم کو یہ پتہ ہوتا ہے کون ہمارا دشمن ہے ، بس یہ نہیں پتہ  
ہوتا کہ وہ ہم پر ستم کب ڈھائے گا۔

اس لیے انسان کو ہمیشہ محتاط رہنا چاہیے ، ہر اچھے برے وقت کے لیے  
جو یہ سوچتے ہیں نہ کہ اُن پر تو کبھی بُرا وقت آئے گا ہی نہیں تو اُنکی  
یہ سوچ بہت غلط ہیں ۔

دنیا میں آج تک کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا جس پر کبھی برے وقت نے بہت بری طرح زخمی نہ کیا ہو ، وقت کی مار سے ہمارے وہ نہیں بچے جو اللہ کے نزدیک تھے پھر ہم کیا چیز ہے۔۔

صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا ، آج سنڈے تھا سب دیر ٹک سو رہے تھے ، اُسکی آنکھ سورج کی کرنوں کی تپش چہرے پر پڑنے سے کھلی تھی اُسنے کسمسا کر اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا ، اور پھر آنکھیں موند لیں اور ، چہرے پر چادر کیے وہ سونے کی تیاری پکڑ رہی تھی۔۔

کیا آپ آپی بھی حد کرتی ہیں ؟ جلدی اٹھے آج ہمیں شاپنگ پر جانا" ہے آپکی یونیورسٹی سے کال آئی ہیں کہ آپکی پرسو سے یعنی تھرسڈے ، یونی جوائن کرنی ہیں آپکی کلاسز شروع ہو چکی ہے

، عامر نے پرڈوں کو ایک طرف کرتے جیرش کو کندھوں سے ہلایا تھا ، وہ بے شک چھوٹا تھا جیرش سے ، لیکن انداز وہیں بڑے بھائی والے تھے اُسکے۔

ہاہاہا میرے عامی ، کبھی کبھی پتہ ہے مجھے کیا لگتا ہے ؟ وہ ہنستی ہوئی " اپنے کھلے بالوں کہ جوڑا بناتی ہوئی اُسکی طرف دیکھ کر پور سوچ انداز ، اپناتے بولی ،

ہممم بتائیے کیا لگتا ہے میری آپی صحابہ کو ؟ وہ بھی مسکراتے ہوئے " وہیں بیٹھ گیا تھا اب وہ اپنی بہن سے پوچھ رہا تھا ، مجھے لگتا ہے جیسے میں چھوٹی ہوں اور تم بڑے بلکل بڑے بھائیوں والا انداز اپناتے ہو تم اب وہ کھل کر مسکرائی تھی۔۔



ہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں؟ وہ دماغ پر انگلی مارتے بولا، ویسے " اگر مجھے اپنی پیاری سی ننھی سے پرنسز جیسی آپی کے لیے بڑا بھی بننا پڑا نہ تو میں تنہ دل سے حاضر ہوں، وہ سر کو ایک ادا سے جھکائے مسکرایا۔۔

اب بسس باتیں بہت ہو گئی جلدی سے ریڈی ہو جائے اور پھر ہم " چلتے ہے شاپنگ پر، وہ بیڈ پر سے کھڑا ہوتا اپنی جیرش سے بولا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

!! اوکے بوس

بسس دس منٹ میں یوں آئی وہ الماری کی طرف بڑھتی ہوئی بولی اور عامر گردن ہاں میں ہلاتا ہوا روم سے باہر چلا گیا تھا۔۔

وہ جب یونیورسٹی آیا تو شایان اُسکا انتظار کر رہا تھا۔

جناب کو مل گیا وقت؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہاں سر ظفر غصے " میں ہیں شایان منہ بصور کر بولا تھا۔

ہاہاہاہا کیا ہوا، سر ظفر نے کچھ کہہ دیا ہے کیا؟ وہ ہنستے ہوئے پوچھ رہا " تھا، یار تم نہ جلتی پر مریج مت لگاؤ سمجھے، جب تمہیں پتہ تھا کہ تم لیٹ آؤ گے تو میرا اسائنمنٹ اپنے پاس رکھنے کی کیا ضرورت تھی؟ وہ بھڑک ہی تو گیا تھا۔

ہاہاہاہا برابر سے دو لڑکی گزرتی ہوئی نکلی تھی، واؤ یار اس بندے کی "

مسکراہٹ تو دیکھو ہائے میرا دل تو اس کی ہنسی پر قربان ہی ہو گیا ایک  
 لڑکی نے دوسری لڑکی سے کہا اور دوسری نے بھی اُسکی تائید کرتے  
 سمعان احمد کی طرف دیکھا تھا ، سمعان جو مسکرا رہا تھا ایک دم اُسکے  
 چہرے اور سنجیدگی در آئی تھی ماتھے اور کئی ساری سلوائے دکھنے لگی  
 تھی اور آنکھوں میں غصّہ خوب اچھی سے نظر آ رہا تھا۔

شایان جو اپنا مصنوعی غصّہ دکھا رہا تھا اُن لڑکیوں کی کمیٹ سماعان "  
 کے لیے سنی تو اس نے بے اختیار سمعان کا چہرا دیکھا جہاں غصّہ عود کر  
 آیا تھا ، اوہ میرے رولوٹ کیوں غصّہ کرتا ہے ؟ چھوڑ نہ یہ تو اے وی  
 ہے۔۔

شایان جانتا تھا اب یہ سامنے کھڑا اُسکا اکڑوں دوست کیا کرنے والا ہے  
 اس سے پہلے حالات اُسکے ہاتھ سے نکلے اُسنے سمعان کو سمجھانے کی ،  
 ناکام کوشش کی تھی ، لیکن ہمارے موصوف جو ٹھہرے سمعان احمد کسی

کی بات کو غور سے سُن لیں اور وہ بھی شایان خان کی بات کو سن  
امپوسیبیل مطلب کہ دنیا میں اُسکی عزت ہی تو گھٹ جانی تھی۔

" وہ عَصّے سے کلاس روم کی طرف چل دیا تھا پیچھے پیچھے شایان بھی تھا  
اوائے سن تو صحیح ، یار کیوں اتنا عَصّہ کر رہا ہے ؟ شایان پیچھے سے اسکو  
آوازیں دے رہا تھا لیکن وہ سن کر بھی ان سنی کے رہا تھا وہ کلاس  
روم میں آیا تو سے الیاس کا لیکچر چل رہا تھا۔۔

، وہ پر مسن لے کر کلاس کے اندر آیا اور جا کر اپنی سیٹ اور بیٹھ گیا  
بیچارہ شایان "اوائے سن یار کیا ہو گیا تجھے ؟ کبھی میری بھی سن لیا کر  
وہ اپنی ہی دھن میں چلتا ہوا سمعان کو آواز دیتے آ رہا تھا وہ سیدھا ،  
جیسے ہی کلاس میں بغیر اجازت کے گھسا تو سر الیاس نے اسکو بہت ہی  
کرخت آواز میں پکارا

shayan !!

What nonsense is this?

شایان یہ کیا بیہودگی ہے؟"

اور بیچارہ شایان ، وہ تو اس آواز پر شل ہی ہو گیا تھا ، ایک پیر آگے اور ایک پیچھے بلکل ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بچپن میں برف پانی والا کھیل بچے کھلتے ہیں اُنکی طرح اسیچو ہو گیا تھا وہ اُس نے اپنی دونوں آنکھیں بند کر لی تھی ، اور زبان کو دانتوں نیچے دبایا ، بلکل چھوٹے بچے کی طرح جیسے اُسکی غلطی پکڑے جانے پر وہ بچہ کرتا ہے

ہوئی لو مر گیا بیٹا شایان آج تو تو گیا ، وہ آنکھیں بند کئے بڑبڑانے " ، لگا تھا سر الیاس ہاتھ - عین تھامی بک کو ٹیبل پر رکھتے اُسکے پاس آئے

اور اسکو عنصے سے گھورنے لگے تھے۔۔

What is this way of coming to class? Is there a thing called distinction?

کلاس میں آنے کا یہ طریقہ کیا ہے؟ کیا تمیز نام کی کوئی چیز ہے؟ " سر الیاس بہت ہی بلند آواز میں شایان کو دانت رہے تھے اور وہ بیچارہ کرتا کیا نہ کرتا بسس سوری ہی بولتا رہا تھا۔۔

پوری کلاس بہت ہنس رہی تھی ، اور یہ سب سمعان کی وجہ سے ہوا تھا ، شایان کو آج جو سبکی محسوس ہوئی تھی وہ کبھی اسکو نہیں ہوئی تھی ، وہ اب حقیقت میں ہی سمعان سے ناراض تھا۔

ہوتا بھی کیوں نہ بھئی آخر کو ہمارے شایان خان کی بھری محفل نہیں

نہیں بھری کلاس میں آج سر الیاس کے ہاتھوں اتنی بعزتی جو ہوئی تھی۔۔

اُسکا غصہ کرنا بنتا تھا آخر کو بعزتی سمعان کی وجہ سے ہوئی تھی ، اب وہ غصے سے منہ پھلائے کینے ٹیریہ میں بیٹھا تھا اور سمعان صاحب وہ تو انجان بنے موبائل میں مصروف تھے یا پھر انجان بننے کی ایکٹنگ کر رہا تھے۔۔

وہ کن آنکھوں سے سمعان کی طرف دیکھتے ہوئے کھڑا ہوا سمعان جو موبائل میں کچھ ٹائپ کر رہا تھا اُسکے یوں ایک دم اٹھنے پر اپنا سر اٹھایا اور شایان کی طرف دیکھا۔۔

شایان نے پہلے سمعان کو دیکھا اُسکے بعد کھڑکی کے پاس والی چیئر پر کچھ

لڑکوں کی طرف دیکھا تھا اُسکا انداز ایسا جتانے والا تھا کہ جیسے سمعان وہ اُس سے بہت ناراض ہے۔۔

سمعان اُسکی ساری کارروائی دیکھ رہا تھا ، وہ اپنی ہنسی مشکل سے جبٹ کیے بیٹھا تھا ورنہ جو انداز شایان کے تھے کچھ کچھ پل تھے جب اُسکا کہکا بلند ہونے والا تھا ۔



میرا نہیں ہے یہاں کوئی بھی چل شایان بیٹا چل تو سکندر لوگوں کی " ٹیم میں شامل ہو جا ، ویسے بھی کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا تیرے ناراض ہونے سے ، وہ بلند آواز میں بڑ بڑاتا ہوا سکندر لوگوں کی طرف چل دیا اس سے پہلے وہ آگے قدم بڑھاتا سمعان اُسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے ایک دم سے اُسکے گلے جا لگا تھا۔۔



تُجھے اُنکی ضرورت نہیں ہے میرے ہوتے ہوئے سمجھا " ...آئی ایم " سوری میرے بھائی !! تُجھے پتہ تو ہے مجھے لڑکیوں سے بہت اریٹینگ ہیں اور خاص کر ایسی لڑکیوں سے جو اپنی عزت آبرو کی پرواہ کیے بغیر لڑکوں پر کمینٹ کرتی ہیں اُنکے پیچھے بھاگتی ہے ، وہ اُسکے گلے لگتے ہوئے بولا تھا ، شایان کے ہونٹوں پر بہت پیاری مسکراہٹ آئی اُس نے سمعان کے ارد گرد اپنی باہیں کس دی اور اُسکی پیٹھ کو ٹھپ ٹھپاتے ہوئے بولا ---

میں تُجھ سے ناراض نہیں ہوں یہ تو آج تُجھ سے گلے لگنے کہ دل " کر رہا تھا اُسکے لیے یہ چھوٹا سا ڈراما تو بنتا ہے نہ ؟ وہ اُسکی بات پر دل کھول کر مسکرایا تھا ، ارے ارے اب ہنس مت ورنہ پھر سے کوئی نہ کوئی لڑکی پھر سے تُجھ پر کمینٹ کرے گی ، اور مجھے پھر سے سر الیاس سے دانت پڑے گی اُسکے بعد مجھے ڈراما کرنا پڑے گا اور اُسکے لیے بیٹا

جی ایز جی بہت چاہئے ہوتی ہے " .. آج میری ساری ایز جی ختم ہو گئی ہے چل اب جلدی سے کچھ منگا کھانے کے لیے تجھے پتہ بھی ہیں میں کھانے کے معاملے میں کتنا سنجیدہ مزاج ہوں تبھی تو ایک دنیا شایان خان کی دیوانی ہیں ، وہ ایک ہی سانس میں بولتا چلا گیا تھا آخر میں اُس نے ایک ادا سے کالر کو کھڑے کرتے ہوئے بولا ، جس پر سمعان کا کہنا ہے اختیار تھا۔۔۔

اوہ ہ ہ ریالی !! ویسے کتنی تم پر فدا ہو گئی ہے جناب وہ شرارت سے " ایک آنکھ دباتے بولا ، شایان نے منہ بصورتے ہوئے اسکو دیکھا اور پھر منہ پھلا کر بولا ، تو آنے دیگا کبھی نمبر میرا تجھ سے نظر ہٹے گی انکی تو میں نا چیز تبھی تو انکو نظر آؤں گا ، تو سائے کی طرح میرے پیچھے رہتا ہیں ، ہاہاہا ہاہاہا سچ میں یار چل کوئی نہیں ایک دن تجھے بھی کوئی دیکھے گی انتظار کر وہ ہنسی دباتے ہوئے اُسکی تسلی دے رہا تھا۔۔۔

چل دیکھا جائے گا ، اب بات کو ٹال نہ اور جلدی سے کچھ کھانے کو " ،  
 منگا بہت بھوک لگی ہے یار !! وہ پیٹ پڑ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا  
 سمعان نے کنٹین بوائے کو آواز دے کر کھانے کے لیے کچھ منگوا یا اور  
 پھر وہ دونوں باتوں میں مشغول ہو گئے تھے۔۔



سب گھر پر ہی تھے تو ناشتہ بھی سب نے لیٹ ہی کیا تھا جیرش تیار ہو  
 کر اپنی ماما سے پر میشن لینے اُنکے روم میں ہی جا رہی تھی ایک دم وہ  
 رکی تھی رات والا سعد صاحب کی بات اسکو یاد آئی تو اُس نے اپنے  
 قدم واپس لے لیے تھے ، اب وہ جلدی جلدی عامر کے روم کی  
 طرف چل دی وہاں جا کر اُس نے دروازہ نوک کیا تھا عامر نے دروازہ  
 کھولا تو سامنے اپنی آپنی کو دیکھ کر بولا۔۔۔

آئیے آپ بس میں آپکے ہی روم میں آنے والا تھا ، آپ ہو گئی "   
 ریڈی ؟ اُس نے پوچھا

ہاں عامر ہو گئی ، عامر مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی وہ بات کو "   
 لفظوں کے موتی پہناتے ہوئے بولی۔۔

جی آپ کیا بات کرنی ہے اپنے ؟ وہ دونوں روم میں اہ کر صوفے پر "   
 بیٹھ گئے تھے ، عامر نے اپنی آپی کو دیکھتے پوچھا۔۔

عامر و وہ میں چاہتی ہوں کہ آج رات کو ہی ہم حیدرآباد کے لیے "   
 روانہ ہو جائے ، وہ اصل میں ایک جگہ سے جب دوسری جگہ جاتے   
 ہیں تو وہاں جا کر ایڈجسٹ ہونے میں وقت لگتا ہے اور میں چاہتی

ہوں کہ میں وہاں جلدی سے ایڈجسٹ ہو جاؤں تاکہ پھر سٹڈی میں مجھے کوئی پروبلم نہ ہو وہ اپنی بات بول کر عامر کو دیکھنے لگی تھی۔

آپی جیسا آپ چاہتی ہیں بلکل ویسا ہی ہوگا، اب جلدی سے چلے تاکہ " آکر پیکنگ بھی کریں اُس میں بھی وقت لگے گا وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولا، اور جیرش گردن ہاں میں ہلاتے ہوئے اُس کے ساتھ شاپنگ پر چل دی عامر اور وہ دونوں باہر پورچ میں آئے تو وہاں سکینہ بوا مل گئی تھی، انکو دیکھتے ہی عامر کا ایک دم سے موڈ آف ہوا تھا وہ سلام کرتا گاڑی کی طرف بڑھ گیا جبکہ جیرش نے انکو دیکھتے ہوئے سلام کی تھی۔

السلام وعلیکم سکینہ بوا!! کیسے ہیں آپ؟ اُس نے خوش اخلاقی سے انکا " حال احوال دریافت کیا۔

وعلیکم السلام بیٹا!! الحمد للہ میں ٹھیک ، آپ کیسی ہو بیٹا انہوں نے بھی " جیرش سے پوچھا ، میں بھی تھی بوا تن تک عامر گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔

بیٹا کہیں جا رہی ہو کیا؟ سکینہ بوا نے گاڑی کو دیکھتے ہوئے پوچھا "



ہاں بوا تھوڑی سے شاپنگ کرنی ہے بس اُسکے لیے ہی، وہ جواب " دے کر خاموش ہو گئی تھی۔۔

اوہ اچھا بیٹا چلیں آپ کرو شاپنگ میں آپکی ماما سے مل لوں ، ٹھیک " ہے بوا وہ یہ بول کر گاڑی کی طرف بڑھ گئی جبکہ سکینہ بوا اندر کی طرف چلی گئی تھی۔۔

عامر گاڑی کو روڈ پر دوڑاتے ہوئے بولا ، سچی میں آپی مجھے انکی شکل دیکھتے ہوئے ہی خود بخود موڈ آف ہو جاتا ہے پتہ نہیں انکی شکل میں ایسا کیا ہے جو اچھا خاصہ موڈ بگاڑ دیتی ہیں یہ ، وہ ڈرائیو کرتے ہوئے بولا --

عامر ایسا نہیں کہتے وہ بڑی ہیں آپ سے ، جیرش نے اسکو گھورتے " ہوئے سمجھایا --

کیا آپی سب کی رسپیٹ کرنے کا ٹھیکا لیا ہوا ہے کیا اپنے ؟ وہ ہنستے " ہوئے بولا ، نہیں ٹھیکا نہیں لیا ہوا لیکن پھر بھی عزت کرنی چاہیے ہمیں وہ روڈ پر دوڑتی ہوئی گاڑیوں کو دیکھتے سنجیدگی سے بولی ، آپی ایک بات بولوں کبھی کبھی انسان کو مشکوک نظروں سے بھی دیکھ لینا چاہیے کیونکہ ہر انسان آپکی طرح اچھا نہیں ہوتا چہرے پر کچھ اور دل میں کچھ سب جھوٹ کا چہرا لیے ہوئے ہیں ، اب وہ بھی بہت سنجیدہ نظر آ رہا

تھا۔۔

ہممم ، وہ خاموش ہو گئی تھی ، عامر نے اپنی بہن کی طرف دیکھا تھا " جہاں صرف اور صرف سنجیدگی ہی تھی اور وہ بھی خاموشی سے گاڑی ڈرائیو کرنے لگا یہ سفر اب اُنکے خاموشی سے ہی کٹنا تھا۔۔



دوپہر کے بارہ ہو رہے تھے دھوپ بہت تیز تھی ہوا کے نام پر کچھ بھی نہیں تھا گرمی کی شدت اتنی تھی کہ اے سی میں بھی پسینہ نہیں سوکھ رہا تھا عرھا بیگم ملازموں کے ساتھ مل کر دوپہر کے کھانے کا انتظام کے رہی تھی آج سنڈے تھا جس کی وجہ سے سب کے ہی کچھ



نہ کچھ پسندیدہ ڈشز بنا رہی تھی عرھا بیگم بیٹھے میں کھیر بنا رہی تھی جو  
کہ سعد صاحب کو بہت پسند تھی وہ کھیر میں چچہ چلا رہی تھی جب  
آفیرا کچن میں آئی "امی کیا بنا رہی ہیں آپ آج کھانے میں؟ اُس نے  
پوچھا

بیٹا آج آپ سب کی پسندیدہ ڈشز بنا رہی ہوں .. اُنہوں نے مسکراتے "  
ہوئے جواب دیا۔۔۔

اچھا " ... !! ایسے امی آپکو پتہ ہیں آپی کہاں ہے؟ اُس نے پوچھا"  
.. تھا

.. ہوگی اپنے روم میں !! جواب موصول ہوا"

آپکو نہیں پتہ امی کہ آپی شاپنگ پر گئی ہے بھائی کے ساتھ... آفیرا"  
... نے اپنی ماما کا چہرا دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

نہیں مجھے تو وہ بتا کر نہیں گئی.. عرہا بیگم نے جواب دیا۔"

ویسے امی جیرش آپی اب آپکو کچھ بھی بتانا ضروری نہیں سمجھتی ہیں"  
، جہاں مرضی آئے جہاں مرضی جائے آپکو تو وہ کچھ بتاتی ہی نہیں ہیں  
آفیرا جیرش کے شاپنگ پر جاتے ہیں عرہا بیگم کے کان بھرنا شروع کر  
، دیے تھے انداز ایسا تھا اُسکا جیسے جیرش اُسکی بہن نہیں بلکہ دشمن ہو  
اب وہ کن آنکھوں سے معصومیت کا لبادہ اوڑھ کر اپنی ماما کی طرف  
دیکھ رہی تھی۔۔

ہممم ٹھیک بول رہی ہو آفیرا " .. پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے اسکو؟ کچھ "

بتاتی ہی نہیں ہے وہ ، ہر وقت خاموش رہتی ہے ، نہ کسی کے پاس  
 اٹھتی بیٹھتی ہے ، تمہارے ڈیڈ بھی شکایت کے رہے تھے کہ تمہارے  
 ، گھر والوں نے روہیل اور تمہاری بیٹی کی تربیت پتہ نہیں کیسی کی ہے  
 ایک گھڑی بھی اگر ہمارے پاس بیٹھ جائے ، عرہا بیگم پریشان سی نظر  
 آ رہی تھی ۔

ویسے امی بابا بلکل ٹھیک بول رہے ہیں ، وہ اپنے بابا کی بات کی تائید "  
 کرتے ہوئے بولی۔۔

امی مجھے ایسا لگتا ہیں جیسے جیراش آپی نہ ؟ وہ ادھورے الفاظ چھوڑ کر "  
 اپنی ماما کی طرف دیکھنے لگی۔۔

عرہا بیگم نے اُسکی طرف دیکھا اور پھر اسکو گھورتے ہوئے بولی "کیا

جیرش؟ اُنہونے پوچھا، رہنے دیں امی پھر آپ غصّہ کریں گی، وہ  
..چہرے پر مصنوعی ڈر سجائے بولی، آفیرا؟؟؟ اُنہونے اسکو گھورا تھا

امی بس آپ آپ پر غصّہ نہ ہونا، میں آپکو سب بتاتی ہوں، آپ"  
ہوگی تو نہیں نہ آپ پر غصّہ؟ آفیرا سعد احمد بڑے ہی کمال سے اپنی  
ماں یعنی عرہا سعد احمد خان کو اپنی باتوں میں جیرش کے خلاف کرنے  
کی پوری کوشش کرتی تھی اور وہ ہو بھی جاتی تھی، آفیرا اکثر ایسا ہی  
کرتی تھی، جیرش کے خلاف کوئی نہ کوئی ایسی بات بتا کر اپنی ماما کی  
نظروں میں جیرش کو مشکوک قرار دینا اُسکا اپنے من پسند کاموں میں  
سے ایک تھا جس کو وہ خوب دل لگا کر سر انجام دیتی تھی

آفیرا وہ تم نہیں طے کرو گی سمجھی، بات کو سن کر میں خود طے کر"  
لوں گی "بس تم بات بتاؤ.. عرہا بیگم نے اپنی چھوٹی بیٹی کو غصّے  
سے دیکھتے ہوئے تنبیہ کیا جس پر آفیرا نے گردن ہاں میں ہلا دی جیسے

ان سے زیادہ تو کوئی معصوم سیدھی ہے ہی نہیں۔۔

اچھا بتاتی ہوں ، وہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے بولی تھی اسکو کوئی نہیں بتا"  
سکتا تھا کہ یہ کم عمر لڑکی اتنی اعلیٰ ایکٹنگ بھی کر سکتی ہے اور وہ بھی  
اپنی ہی بہن کے خلاف ۔۔

امی آپنی نہ رحیم ہے نہ زبیر انکل کا بیٹا ان سے بات کرتی ہیں ، کچھ "  
لوگ کتنے بے حس ہوتے ہیں نہ مطلب کہ جھوٹ بولتے ہوئے اُنکے  
دل میں ذرا بھی خوفِ خدا نہیں آتا ، وہ بول کر خاموش ہو گئی  
تھی اسکو جو کرنا تھا وہ کے گئی تھی وہ تیلی لگا چکی تھی بس آگ  
لگنی باقی تھی جس کا وہ بہت بے صبری سے انتظار کر رہی تھی ۔۔

تُم جاؤ دیکھو باہر مالی نے پودھوں میں پانی ڈال دیا کیا .. عرھا بیگم "

نے اسکو جانے کا کہا اور وہ گردن ہلاتی آنے والے طوفان کا انتظار  
کرنے لگی

پچھے عرھا بیگم کچھ سوچتے ہوئے کھیر میں چمچہ چلانے لگی تھی۔۔۔



اُن دونوں نے ضروری سامان لے لیا تھا، گرمی بہت تھی اور اس  
وقت جیرش میں اور گھومنے پھیرنے کی بلکل بھی ہمت نہیں رہی تھی تو  
عامر کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔

عامر میں بہت تھک گئی ہوں پیاس بھی بہت لگی ہے اور گرمی بھی "

اب بس کر دو یار اور گھر چلو وہ سانس لمبے لمبے لیتے ہوئے بول رہی تھی ، عامر سے اپنی آپی کی یہ حالت نہیں دیکھی گئی تو وہ اور شاپنگ کرنے کہا ارادہ ملتوی کرتے ہوئے بولا ۔۔

اچھا آپی ٹھیک ہے نہیں کرتے اور شاپنگ " ..چلے وہ دیکھو سامنے " آئس کریم پارلر ہیں نہ اُس میں جاتے ہیں تھوڑی گرمی دور کر کے آتے ہیں وہ اپنی بہن کا ہاتھ پکڑتے ہوئے چلنے کا اشارہ کیا اور جیرش کو نہ چاہتے ہوئے بھی چلنا پڑا تھا ، اب وہ دونوں آئس کریم کھا رہے تھیں۔۔۔

آپی ایک بات پوچھوں ؟ عامر نے سامنے بیٹھی اپنی بڑی بہن سے " اجازت مانگی تھی ، وہ جو آئس کریم کھا رہی تھی عامر کے یوں اچانک اجازت پر وہ رکی تھی اور آئس کریم اسٹیک کو باؤل میں رکھتے ہوئے بولی ۔

ہاں ہاں پوچھو بھئی!! تمہیں کب سے اجازت کی ضرورت آن پڑی " ہیں؟ اُس نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

بس ایسے ہی خیر آپ کل بابا کے پاس گئی تھی نہ؟ جی!! اُس نے " ایک لفظی جواب دیا اور خاموش ہو گئی تھی۔

کیوں گئی تھی آپ آئی مین کہ کچھ کام تھا کیا آپ کو اور پھر آپ " وہاں جانے کے بعد سے آکر اپنے روم میں رونا بس اس لیے پوچھ رہا ہوں کہ کبھی بابا نے آپکو کچھ کہا تو نہیں..؟ وہ اپنے سوال کی وضاحت دیتے ہوئے اُس سے سوال پوچھ رہا تھا۔

جیرش کے چہرے پر ایک سایہ آکر گیا تھا اسکو اس سوال کی توقع نہیں



تھی عامر سے وہ گھبرا ہی تو گئی تھی طرح طرح کے سوال دماغ میں  
اپنی جگہ بنا کر ایک شور برپا کر رہے تھے۔

کہیں عامر نے میرے اور انکل کے درمیان ہونے والی بات سن تو  
نہیں لی؟ اور اگر سن لی تو کیا ہوگا؟ وہ نظریں چرائے دماغ میں اٹھنے  
والے سوالوں سے بہت گھبرا رہی تھی۔

عامر اسکو بہت غور سے دیکھ رہا تھا جیسے اُسکے اندر چلنے والے سوالوں کو  
پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

بتایا نہیں آپنی اپنے؟ اُس نے پھر سے پوچھا تھا۔

و وہ کچھ نہیں میرے بھائی بس کچھ سٹی سے متعلق ہی بات

کرنے گئی تھی میں اُن سے اور میں رو نہیں رہی تھی وہ آنکھوں میں  
 ، کچھ چلا گیا تھا اس لیے تھوڑی تھوڑی رونے جیسی ہو گئی تھی آنکھیں  
 وہ زندگی میں آج ایسے دورا ہے پر تھی جہاں آج اسکو پہلی بار جھوٹ کا  
 سہارا لینا پڑا تھا وہ خاموش ہو گئی تھی لیکن اُسکا دل میں ایک طوفان  
 کھڑا ہو گیا تھا۔۔

اچھا چلے پھر ٹھیک ہے!! وہ مان بھی گیا تھا یا پھر ماننے کی ایکٹنگ "  
 کر رہا تھا یہ تو اللہ ہے جانتا تھا کیونکہ عامر سعد احمد اتنی جلدی ماننے  
 والوں میں سے بالکل بھی نہیں تھا۔۔

وہ دونوں اُس کریم فنش کر کے باہر نکلے تھے عامر آگے تھا جبکہ  
 جیرش اُسکے پیچھے ہی تھی وہ دونوں پارکنگ میں آئے اور عامر نے  
 ڈگی کھول کر سارے شوپرز اُس میں رکھے پھر اپنی آپی کے لیے فرنٹ  
 ڈور کھولا اسکو بیٹھا کر وہ خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پڑا ہر بیٹھ گیا اور

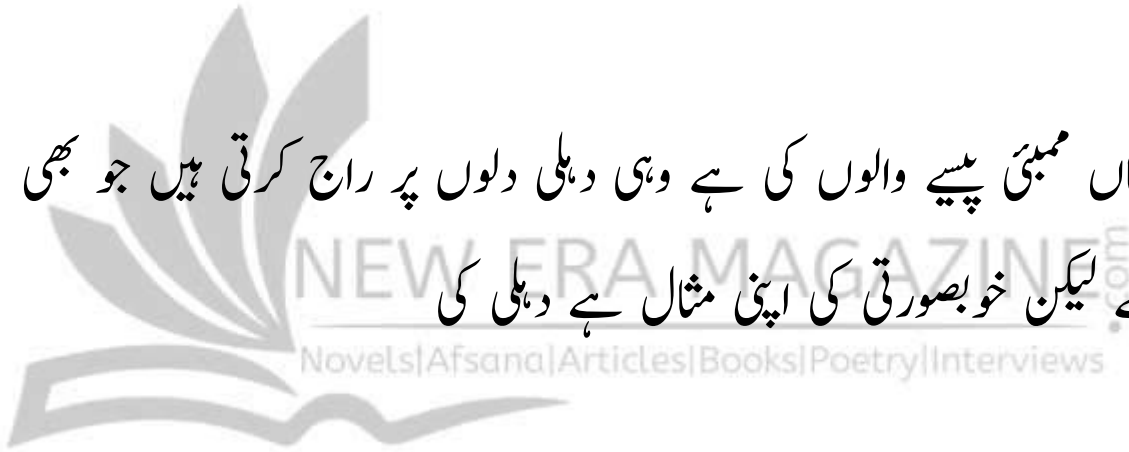
گاڑی کو پارکنگ سے نکالتا ہوا جی ٹی کرناں روڈ پر واقع اسپیلیش واٹر پارک کی طرف روڈ پر ڈال دی تھی۔۔

دہلی جیسا اتنا بڑا شہر خوبصورت رنگین راتوں کو جگمگاتا یہ شہر اپنے آپ میں ہی ایک خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت تھا، یہاں مغلوں کا ایک جہاں ، ابعاد تھا دور دور سے دہلی کو دیکھنے باہر ملک سے لوگ آتے تھے ، یہاں کی ہسٹوریکل بلڈنگز یہاں کی دلوں کو خوش کر دینے والی ہوائیں پورے انڈیا کا نظام دہلی میں ہی تو تھا رات کی روشنی میں جگمگاتی ہوئی چاندنی چوک اُسکی خوبصورتی دل کرتا کہ جسے یہاں سے اور کہیں جائے ہی نہ ، اس کو ایسی ہی دہلی نہیں کہتے تھے ، یہ دل تھا انڈیا کا دلوں پر راز تو دہلی ہی کرتی تھی بھلے ہی انڈیا کے کوئی بھی شہر کو گھوم لو لیکن

جو دہلی دلوں میں بستی تھی وہ کوئی اور شہر کی تو بات ہی نہیں تھی  
تبھی تو کہتے ہیں

"ممبئی پیسے والوں کی اور دہلی دل والوں کی"

جہاں ممبئی پیسے والوں کی ہے وہی دہلی دلوں پر راج کرتی ہیں جو بھی  
ہے لیکن خوبصورتی کی اپنی مثال ہے دہلی کی



»»»»» احمد ویلہ

پرانی دہلی میں ایک خوبصورت سے سٹی میں بڑے رقبہ پر پھیلا یہ بنگلہ  
خوبصورت سا لان بڑے بڑے خوبصورت درخت اُن میں لگے قطاروں  
میں پھول ہری ہری سبز گھاس ، ایک طرف بڑا سہ پورچ ، جہاں  
گاڑیاں کھڑی کی جاتی تھی دو منزلہ یہ بنگلہ سفید اور گولڈن تھیم کا تھا

وہ خوبصورت تھا لیکن یہاں اس بنگلے میں رہنے والے کچھ لوگ بے حس تھے جہاں یہ بنگلہ اپنی خوبصورتی کو چیخ چیخ کر بیان کرتا تھا وہیں اس بنگلے میں رہنے والے مقین خاموش طبیعت کے تھے۔۔

کچھ تو تھا اس بنگلہ میں رہنے والے مکینوں کا ماضی جس سے سب انجان تھے

کیا تھا آخر اس میں رہنے والے مکینوں کا؟ کون سا ایسا ماضی چھپا " ہوا تھا اس بنگلے کے اندر؟ کیا وقت رہتے سب کو پتہ چل جائے گا ماضی کا؟ یہ بس وقت ہی طے کر سکتا تھا۔۔۔

وقت ہوگا طے تو ہوگا سب کچھ

وقت نہیں تو اپنا بھی کوئی نہیں

کھیل ہے سب وقت وقت کا

زندگی میں وقت صحیح

تو زندگی خوشگوار ہیں

ورنہ زندگی ہر خوشی سے عار ہیں

مجیبہ چوہدری



، وہ دونوں ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد اسپلیش واٹر پارک پہنچے تھے  
یہ جگہ جیرش کی پسندیدہ جگہا ہوں میں سے ایک تھی وہ خوش ہوتے  
ہوئے گاڑی سے اتری شولڈر بیگ کندھوں پر ڈالے کھلے لمبے بال جن  
کو اُس نے کرل کیا ہوا تھا سارے بالوں کو تین حصوں میں بانٹ کر  
آگے کی طرف ڈالا ہوا تھا اور کچھ بال پیچھے کی جانب تھے ، میکپ

سے پاک چہرا آنکھوں میں موٹی موٹی کا جل لگائے ، وائٹ ٹراؤزر سوٹ پہنے اُس پر ملٹی رنگ کا دوپٹہ کندھوں پر ڈالے ہوئے وہ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی ، لگتی بھی کیوں نہ آخر کو وہ جیرش روہیل خان تھی خوبصورتی کی مکمل مورتی ، وہ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتی چاروں اطراف میں نظریں دوڑاتے ہوئے خوشی اُسکے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ بیس سالہ جیرش نہیں بلکہ پانچ سالہ کوئی چھوٹی بچی ہو ۔



آپی آپکی پسندیدہ جگہ .. عامر گاڑی کو لوک کر کے اب جیرش کے " ساتھ چل رہا تھا وہ بھی اُسکی خوشی محسوس کرتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں واقعی یہ میری پسند کی جگہ ہے مجھے یہاں آ کر بہت سکون ملتا " ہے ، وہ کھوئے کھوئے انداز میں عامر سے بولی تھی۔۔

ابھی بھی اُسکے ہونٹوں پر بہت خوبصورت سی مسکراہٹ تھی۔۔

پوچھو گے نہیں کہ کیوں مجھے یہاں آ کر سکون کیوں ملتا ہے؟ "   
 اب اُس نے اپنے سے چھوٹے بھائی کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔



...آپ بتا دیں اُس نے کہا"

عامر یہ سب دیکھ رہے ہو اُس نے عامر کا دھیان پارک کی طرف   
 مبرزدل کروایا۔۔

عامر نے پارک کو دیکھنا شروع کیا



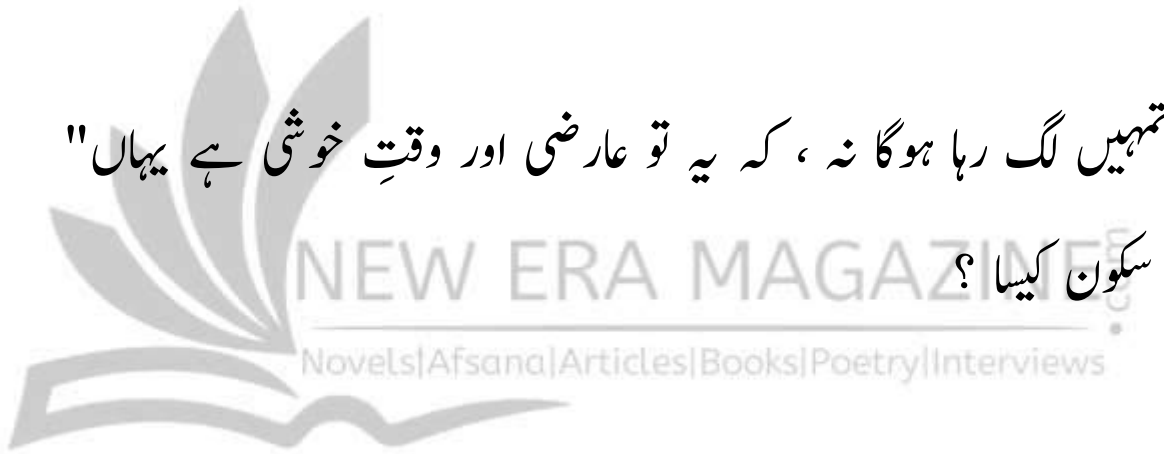
یہ بہت بڑا اور خوبصورت پارک تھا جس میں جگہ جگہ سے لوگ گھومنے آتے تھیں اسکی دو سائڈ تھی جس میں ایک سائڈ واٹر رائڈس تھی جبکہ دوسری سائڈ امیوزمینٹ رائڈس -

واٹر رائڈس سیکشن میں بدھ واٹر فال ، مشروم فال ، ویو فال ، سوئمنگ پول ، ملٹی لین سلائیڈ کے ساتھ بھی اور رائڈس تھی جس سے سب لطف اندوز ہو رہے تھے

، جبکہ دوسری سائڈ امیوزمینٹ رائڈس میں سٹرائٹنگ کار ، منی کولمبس ، کوروسیل ، کپ اینڈ سوسر بریک ڈانس کے ساتھ اور بھی بہت سی رائڈس تھی یہ دیکھنے میں ہی اتنے مزیدار تھے تو کرنے میں کتنا مزا آتا ہوگا آپ خود ہی اندازہ لگالیں

عامر نے یہ سب کچھ بہت غور سے دیکھا اور پھر اپنی بہن کے جانب  
دیکھا، جیسے پوچھنا چاہتا ہو کہ یہ تو صرف عارضی ہی خوشی ہے اور  
وقتِ بھی یہاں سکون کیسا؟

تمہیں لگ رہا ہوگا نہ، کہ یہ تو عارضی اور وقتِ خوشی ہے یہاں"



وہ اُسکے دماغ میں اٹھنے والے سوالوں کو لفظوں میں پہناتے ہوئے اسکو  
حیران کر گئی تھی۔۔

ہاں!! عامر نے حیران نظروں سے اسکو دیکھتے جواب دیا۔۔"

یہ سب جو رائڈس وغیرہ یا پھر دوسرے چیزوں سے لطف اندوز ہوتے لوگ دیکھ رہے ہو نہ جو ہمیں ابھی خوش دکھ رہے ہیں یہ سب بھی اصل میں کسی کے ساتھ کچھ پروبلم ہوگی کسی کے ساتھ کچھ لیکن سب پھر بھی خوش نظر آ رہے ہیں کیونکہ یہ سب ایک غم کو چھپائے اپنی فیملی کے لیے ایک دوسرے کے لیے خوش رہتے ہیں کیونکہ ان سب کے درمیان محبت ہے یہ خوش ہیں اپنی فیملیوں کے ساتھ --

اس لیے مجھے سکون ملتا ہے ان سب کو دیکھ کر کیونکہ یہ سب اپنی فیملی کی خوشی میں خوش ہے جبکہ ان سب کو خوش دیکھ کر میں خوش ہوں پتہ ہے کیوں کیونکہ ان سب کی عارضی اور چند وقت کے لیے ہی خوشی صحیح لیکن خوش تو ہیں اور جہاں خوشی ہوتی ہے وہاں سکون بھی ہوتا ہے.... لیکن ؟ وہ یہاں آ کر خاموش گئی تھی اس سے زیادہ وہ نہیں بول سکتی تھی اس لئے وہ خاموش ہو گئی تھی---

وہ آگے قدم بڑھاتے ہوئے سب کو دیکھ کر خوش ہو رہی تھی وہ خوش تھی عارضی یا پھر وقتِ ہی صحیح لیکن تھی۔۔۔

یہاں سنڈے کو بہت رش رہتا تھا اتنے رش میں بھی وہ سب کی " نظروں کا مرکز بنی ہوئی تھی۔۔۔

کسی نے اُسکی باتوں کو بہت غور سے سنا تھا اور وہ اس لڑکی سے متاثر بھی بہت ہوا تھا

اُس شخص نے اُس لڑکی کا چہرا دیکھنے کی کوشش کی لیکن کوشش کرنے کے باوجود بھی نہیں دیکھ پایا وہ لڑکی دوسری جانب چہرا کیے کھڑی تھی آواز اُسکی بہت پیاری دل موہ لینے والی تھی اُسکے لمبے گھنے بال جو کمر سے بھی نیچے تک لٹک رہے تھے بہت ہی خوبصورت تھے رش ہونے

میں باوجود وہ اُسکا چہرا نہیں دیکھ پایا تھا۔

کون تھا وہ شخص "؟؟؟"

---

اومے آج تیرا ارادہ کیسے ہو گیا اچانک دہلی جانے کا؟ شایان نے " حیران ہوتے ہوئے گاڑی کی سیٹ سے کمر لگاتے ہوئے پوچھا۔

سمعان بالکل خاموش رہا " ...تُو بتا بھی رہا ہے کہ نہیں؟ شایان کو اُسکی خاموشی بہت کھل رہی تھی وہ اسکو گھورتے ہوئے بولا۔

تُو کچھ دیر اپنی چونچ کو بند رکھے گا .. وہ ڈرائیو کرتے ہوئے بولا۔"

میں رکھ لوں گا لیکن پہلے بتا .. وہ ڈھیٹ بنتے ہوئے بولا --"

تھوڑی دیر میں تجھے خود پتہ چل جائے گا اب بس تو چپ کر کے "  
بیٹھ جا اگر اب بولا نہ تو گاڑی سے باہر اٹھا کر پھینک دوں گا پھر کرتا  
رہنا ، بتا بتا ... وہ جھنجھلا کر بولا تھا

شایان بیچارہ اپنا سہ منہ لے کر بیٹھ گیا کہیں وہ سچ میں اسکو گاڑی سے  
اٹھا کر باہر پھینک نہ دیں۔

تھوڑی دیر بعد گاڑی اسپیش واٹر پارک کی پارکنگ میں رکی تھی --

شایان نے پہلے پارک کی طرف دیکھا پھر سمعان کی جانب "مطلب  
اتنی دور سے یہاں صرف اس ایک پارک کے لیے یہ مجھے یہاں لے

کر آیا ہے... وہ دل میں حیران سہ ہو کر سوچ رہا تھا

اوائے کمینے انسان تُو مجھے اتنی دور سے صرف یہ دکھانے کے لیے لایا"

..... ہے اور وہ بھی وہ چیز جس کو میں ہزار بار دیکھ چکا ہوں

شایان کو سمعان کے دماغ پر سبہ ہوا "کہ کہیں یہ پاگل واگل تو نہیں

ہو گیا؟؟

مجھے اتنی اچھی نیند آ رہی تھی آج سنڈے تھا سوچا تھا کہ ایک لیکچر لینے

کے بعد یونیورسٹی سی واپس ہو سٹل آ کر خوب دل کھول کر سوؤں گا

لیکن نہیں موصوف ٹھہرے میرے دشمن شایان خان کو کبھی سکون تو

لینے ہی نہیں دینا... وہ دانتوں کو کچکچاتے ہوئے بولا ---

خوشفہمی تیری ویسے بھی تُو روز بہت پہاڑ توڑتا ہیں نیند کے جب بھی"

کوئی خطاب نہیں ملا آج سو جاتا تو امریکہ کا ورلڈ کپ پھر بھی نہیں ملنا  
تھا تجھے... اُس نے بھی اُسکے ہی انداز میں جواب دیا

ہاہاہا چل بیٹا یہ خواب تو صرف میرا بھتیجہ ہی پورا کرے گا ".... ہائے  
ے ے ے بس وہ آجائے دنیا میں پھر پوچھتا ہوں تجھے کہ شایان  
... خان سے پنگہ اٹ نوٹ چنگہ

پھر رہنے دیں کیونکہ یہ خواب تو تیرا کبھی پورا ہونے والا ہی نہیں "   
ہیں.. وہ اسکو گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

دیکھنا ہوگا پورا اور آج ہی ہوگا کوئی تو آج تیرے دل اور دماغ پر اپنا "   
عقس چھوڑ کر جائے گی انشاء اللہ..... وہ دانتوں کی نمائش کرتے ہوئی   
بولا اور جلدی سے آگے کو بڑھا تھا کہیں یہیں اسکی درگت نہ بنا دیں



یہ ---

وہ بھی اُسکے پیچھے لپکا لیکن ایک آواز پر وہ رُک گیا تھا۔

اُس نے آواز کے تعاقب میں دیکھا اُس نے جو سنا اور جو دیکھا واقعی وہ متاثر ہوا تھا یہ آواز اُسکے دل اور دماغ پر اپنا عکس چھوڑ چکی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کبھی کبھی مذاق میں بولے گئے الفاظ اتنی جلدی قبول ہوتے ہیں اس سے زیادہ حیرانی کی بات تو ہو ہی نہیں سکتی ہے شک میرے رب کی مرضی کوئی نہیں جان سکتا وہ سب کی مرضی دلوں کا حال جانتا ہے لیکن کوئی اُسکی مصلحت نہیں جانتا۔

یار کیا دیکھ رہا ہے اب آیا ہے تو انجوائے بھی کر... شایان اُسکا ہاتھ "

پکڑتے ہوئے خینچتا چلا گیا تھا اور اُس نے پیچھے مڑ ایک بار پھر اُس لڑکی کو دیکھنا چاہا تھا لیکن اس بار بھی ناکام رہا۔۔۔

"یقین نہ کیا اپنوں نے

زندگی سے ہم ہار بیٹھے"

وہ دونوں ایک خوشگوار دن گزار کر گھر واپس آ رہے تھے کئی سالوں بعد جیرش نے آج آزادی سے کھل کر سانس لی تھی، عصر کا وقت تھا معمول کے مطابق آج گرمی اور دن سے زیادہ زور پکڑ رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے آگ کے شعلے برس رہے ہو، گاڑی روڈ پر دوڑ رہی تھی آج بہت ٹریفک تھا اور ویسے بھی دہلی کی سڑکوں پر ٹریفک نہ ہو ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا اور آج تو ویسے بھی سنڈے تھا لوگ باغ اپنی فیملی کے ساتھ گھومنے نکلے ہوئے تھے۔۔۔

گاڑی گھر کے اندر آئی اور پورچ میں آکر رکی، دو ملازم بھاگتے ہوئے آئے تھے اُنکی طرف عامر گاڑی سے باہر نکلا اور ملازموں کو سامان اندر رکھنے مابول کر اپنی بہن کے ساتھ اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

وہ دونوں لاؤنج میں پہنچے تو سامنے ہی آفیراٹی وی دیکھتی ہوئی ملی عامر وہیں پر آکر بیٹھ گیا تھا جبکہ جیرش اپنے روم میں جانے لگی تھی۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہو گئی آپ دونوں کی شاپنگ آفیرا نے جیرش کو مخاطب کیا

"ہمممم!!"

جیرش کے بجائے عامر کی طرف سے جواب ملا تھا، "آفیرا پانی ہی پلا دو ویسے تمہیں خود کو تو دکھتا نہیں ہیں کہ بندہ باہر سے آیا ہے پانی ہی دے دوں عامر نے اپنی چھوٹی

بہن سے کہا، وہ منہ آڑھے ٹیڑھے کرتے ہوئے آٹھ کھڑی ہوتی جیرش کی طرف دیکھا اور کچھ بڑبڑاتی ہوئی کچن کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔

"عامر میں ذرا پیننگ کر لوں جیرش بولتی وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔۔

"بھائی پانی!! سوچ سے باہر تب نکلا جب آفیرا نے پانی کا گلاس اُسکی طرف بڑھا کر اسکو آواز دی تھی.. وہ تھینک یو بولتا ہوا پانی پینے لگا اور آفیرا پھر سے ٹی وی دیکھنے لگی تھی۔۔

"آج اتنی خاموشی کیوں ہے؟ عامر نے پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئی آفیرا سے پوچھا..

"مجھے کیا پتہ؟ اُس نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔۔

"کیوں تم گھر پر نہیں تھی جو تمہیں پتہ نہیں ہے! عامر کو اُسکے یوں کندھے اچکانے پر

غصہ تو بہت آیا تھا لیکن وہ اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

"میں گھر پر ہی تھی یوں تمہاری طرح سیر سپاٹوں پر نہیں گھوم رہی تھی.. وہ بگڑ کر بولی

"تمیز تو تمہیں چھوں کر ہی نہیں گزری اُسے دانت کچکچائے...."



"ہہہہہ!!"

"بس تمہاری جیرش چہیتی آپی میں ہیں اسکو سنبھال کر رکھو مجھے کوئی شوق نہیں ہے

تمیز کو اپنے پاس رکھنے کا وہ غصے سے چلائی اور پیر پٹکتی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔"

"ہسسہ بد تمیز!!"

وہ بھی اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

مغرب ہو گئی تھی رات کے سائے پورے آسمان پر اپنے پر پھیلا چکے تھے آج کی رات کچھ بہت عجیب سی تھی ایسا لگا رہا تھا جیسے یہ بہت بھیانک رات ثابت ہونے والی ہے کسی کی زندگی میں، لیکن کون جانتا تھا کہ کسی کے حق میں یہ رات بھیانک ثابت ہوگی؟

وہ پیننگ کر چکی تھی اب اُسکا ارادہ اپنی ماما کو آگاہ کرنے کا تھا لیکن اس سے پہلے وہ سعد صاحب سے دو ٹوک بات کر لینا چاہتی تھی وہ آئینے میں خود کو ایک نظر دیکھتے روم سے باہر آگئی وہ اندازہ لگاتے ہوئے سٹڈی روم کی جانب چل دی۔

سٹڈی روم کا دروازہ نوک کیا اندر سے اجازت ملتے ہی وہ دروازہ کھول کر اندر آگئی تھی

معمول لے مطابق سعد صاحب کوئی بک پڑھ رہے تھے۔۔

"وہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے!!"

وہ بغیر سلام کیے ڈائریکٹ بولی اُسکے نزدیک ایسے لوگوں پر سلامتی کیوں بھیجی جائے جو دوسروں کی زندگی کو مذاق سمجھ کر کھلواڑ کرتے ہیں۔



اور سعد صاحب ایسا ہی تو کرنا چاہتے تھے اُسکے ساتھ اُنکے نزدیک وہ ایک لڑکی سے زیادہ کچھ بھی نہیں تھی اور شاید وہ اسکو طوائف سمجھ رہے تھے یا پھر بنانے کی کوشش کر رہے تھے جو بھی تھا لیکن یہ کام ایک اہوانیت اور ناجائز کام تھا جس کو وہ کرنے کو اُس پر دباؤ ڈال رہے تھے۔

"میں آپکا کام نہیں کر سکتی جو آپ بول رہے ہیں اُس سے بہتر ہے کہ میں اپنی جان لینا





تھا کہ تم بہت سمجھدار ہو خود کو میرے سپرد خوشی خوشی کرو گی، لیکن تم بیوقوف ہو۔۔

"میں نے تمہاری ماں پر ایسے ہی نہیں تمہیں یہاں لانے کو کہا تھا پاگل تھوڑی ہوں جو اے وی ہی تم پر اتنا پیسہ برباد کروں گا، اب جو پیسہ میں نے تم پر یوز کیا ہے اسکو تو تمہیں اس صورت میں ادا کرنا ہی ہو گا وہ ایک دم کھڑے ہوئے تھے اور جیرش کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ایک دم اسکو اپنی جانب کھینچنا چاہا تھا جب دروازہ کھلا تھا اور عرہا بیگم اندر آئی سعد صاحب نے جیرش کا ہاتھ ہونز پکڑا ہوا تھا اور وہ اپنا ہاتھ اُس ظالم انسان سے کھینچنے کی جدوجہد کر رہی تھی یہ منظر عرہا بیگم نے اچھے سے دیکھا تھا۔۔۔"

"یہ کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟ عرہا بیگم نے اُن دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے پوچھا تھا۔

"عرہا دیکھو تمہاری بیٹی یہ کیا کرنا چاہ رہی تھی میں نے بہت سمجھایا بھی اس کو لیکن

یہ بول رہی تھی کہ...؟ سعد صاحب ایک دم ہی عرہا بیگم کو دیکھتے ہوئے اپنا شیطانی دماغ دوڑایا اور اب جو بول رہے تھے وہ ناقابل برداشت تھا۔

"کیا؟ عرہا بیگم پوچھا" کہ!! مجھ سے نکاح کر لو ورنہ یہ مجھ پر ریپ کا کیس کر سے گئی، وہ بول کر خاموش ہو گئے تھے جیرش ایک دم لڑکھڑاتی ہوئی گرنے والی تھی، جب اُسکی ماما نے اُسکی کلانی پکڑ کر سیدھا کھڑا کیا اور اسکو سنبھلنے تک کا وقت بھی نہیں ملا تھا ایک زوردار چاٹا کھچا کر اُسکے چہرے پر مارا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چٹاخ خ خ خ!!!

پورے روم میں چاٹے کی آواز گونجی تھی پھر عرہا بیگم کی "اتنا گرجاؤ گی تم؟؟ آواز کو سن کر عامر اور آفیرا بھی جلدی سے اپنے روم سے باہر نکل کر سٹڈی روم میں آئے تھے۔

آنسوؤں کی لڑی اُسکے آنکھوں سے ٹوٹ کر گالوں سے پھسل کر زمین بوس ہوئی تھی وہ خاموش تھی بلکل خاموش کوئی جو آج پیش نہیں کیا تھا اُسنے کوئی دلائل نہیں تھی، کیا فائدہ دلائل پیش کرنے کا جب یقین ہی نہ ہو۔۔

عامر نے اپنی جان سے پیاری بہن کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھے تو تڑپ ہی تو گیا تھا وہ جلدی سے جیرش کے پاس آیا اور اسکو کندھوں سے تھاما وہ بت بنی بسس اپنی ذات پر لگائے گئے الزام کو سن رہی تھی۔۔

"امی کیا ہوا، آپ آپ پر کیوں چلا رہی ہیں؟ عامر نے اپنی ماں سے پوچھا، عرہا بیگم نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا تھا اور پھر بولی "عامر اس سے کہو کہ یہ میری آنکھوں سے بہت دور چلی جائے، بولو اس مجھے اسکی شکل بھی نہیں دیکھنی" یہ اتنی بے غیرتی دکھائی گی میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا اسکو شرم نہیں آئی اپنے باپ جیسے انکل کو یہ بولتے

ہوئے۔۔

عرھا بیگم نے غصے سے منہ پھیرتے ہوئے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔۔

جیرش خاموش کھڑی تھی بلکل خاموش اپنی ماں کے الفاظ سنے تو وہ تڑپ اٹھی اور جھٹکے سے سراٹھا کر آنسوؤں سے لبالب آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھا تھا۔۔



یہاں وہ خاموش نہیں رہ سکتی تھی۔۔

"میرے پاس اپنی بے گناہی کا کوئی ثبوت نہیں ہیں نہ میں اپنی طرف سے آپکو کوئی دلائل پیش کروں گی، میں جو ہوں، جیسی ہوں وہ میں خود اور میرا رب جانتا ہے۔"

"اور ہاں!! اُس نے بول کر اپنی ماں اور وہاں کھڑے ہر نفوس کو دیکھا اور پھر سعد صاحب کو دیکھا جو اُسکی طرف مکر وہ ہنسی ہنستے تھے۔

"اور ہاں آپکی حکم کی تعمیل کرنا تو مجھ پر فرض ہے میں کیسے آپکے حکم چھوڑ سکتی ہوں بھلا، میں آپکو بلکل بھی غلط نہیں کہوں گی کیونکہ جو اپنے دیکھا اپنے سنا اور آپکو بتایا گیا اُس پر یقین کرنا تو آپکے لئے ضروری ہے کیونکہ یہ سب آپکے اپنے ہیں نہ!!

"صحیح ہیں امی آپ جو بول رہی ہیں بلکل ٹھیک میں آپکو اب کبھی یہاں نظر نہیں آؤں گی، اتنی دور چلی جاؤں گی کہ آپ اگر بلانا چاہے گی بھی تو نہیں آؤں گی

"ویسے بھی میں آج رات جانے ہی والی تھی میں زندگی میں اکیلی تھی، اکیلی ہوں، اور شاید مستقبل میں بھی اکیلی ہی رہوں۔

"تھینک یو عامر میرا ہر قدم پر ساتھ دینے کے لیے ایک بھائی کی کمی اور مجھ پر سائبان رہنے کے لیے وہ آنکھ سے آنسوؤں پونچھتے عامر سے بولی تھی۔۔"

ایک نظر سب اور ڈال کر وہ بھاگتی ہوئی اپنے روم کی طرف بھاگی اس بیچ سب خاموش تھے اُسکے یوں بھاگنے پر عامر بھی اُسکے پیچھے گیا تھا۔۔

"آپی آپی!!! وہ دروازہ زور زور سے نوک کر رہا تھا لیکن جیرش نے دروازہ نہیں کھولا پانچ منٹ کے وقفہ کے بعد دروازہ کھول کر جیرش باہر نکلی اُسکے ہاتھ میں سوٹ کیس تھا وہ اسکو اٹھاتی ہوئی باہر آئی۔۔"

دروازے کے کھلتے ہی عامر اُسکی طرف لپکا تھا، اور اُسکے ہاتھ میں سوٹ کیس کو دیکھ کر وہ وہیں رک گیا

"آپی آپ؟ وہ کچھ بولتا جیرش نے درمیان میں ہی اُسکی بات کاٹی اور بولی۔

"عامر تم نہیں جاؤ گے ساتھ، میرے یہ سفر میرے اکیلے کا ہے جو مجھے خود ہی تنہا طے کرنا ہے، ہے فکر رہو تمہاری آپی اتنی کمزور نہیں ہے کہ اس سفر کو طے نہیں مر پائے گی۔

"میں یہاں خاموش اس لیے تھی کہ میں نے جب کچھ کیا ہی نہیں تو اس پر دلائل کیوں دوں؟ میری بے گناہی کا ثبوت بہت جلد سب کے سامنے آئے گا۔

"میرے بابا نے مجھے ایک بات سکھائی تھی، کہ اگر تمہاری موجودگی کسی کے لیے پریشانی کا باعث بنے تو اُس سے دوری اختیار کر لو، بھلے ہی آپکو خود اذیت سہنی پڑے لیکن آپ پھر بھی مطمئن رہو گے کیونکہ کم از کم آپکی دوری سے اسکو سکون تو میسر ہوا

--

وہ ایک ٹرانس سی میں بول رہی تھی آنکھوں سے اشک جاری تھے۔

کتنازیت ناک ہوتا ہے نہ جب اپنوں کی تلخ باتیں اُنکے الفاظوں سے دل ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو جاتا ہے پھر بھی اُن سے نفرت نہیں ہوتی "پتہ ہے کیوں؟ کیونکہ اُن سے ہمارا خون کا رشتہ ہوتا ہے لاکھ اُنکے تلخ الفاظ ہو لیکن پھر بھی کہلائے جائے گے اپنے ہی

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آنسوؤں کو پونچھتے آگے بڑھنے لگی تھی دھیرے دھیرے قدم اٹھا رہی تھی جب عامر نے اُسکے ہاتھ سے سوٹ کیس کا ہینڈل لیا اور پھر بولا۔۔

"آپی میں بھائی ہوں آپکا ساری دنیا کو چھوڑ سکتا ہوں لیکن آپکو نہیں میری بد قسمتی ہیں کہ میں روہیل بابا کا بیٹا نہیں لیکن میری خوش قسمتی ہیں کہ میں آپکا بھائی ہوں جہاں آپ جائے گی وہیں میں جن سے آپکا رشتہ ہو گا اُن سے ہی میرا جہاں رہے گی وہیں میں



یہ میرا خود سے وعدہ ہے کہ میں عامر احمد خان آپ کے ساتھ سائے کی طرح رہوں گا آپ کی ہر مصیبت کو مٹھسے ہو کر گزرنا ہو گا یہ میرا یعنی عامر احمد خان کا آپ سے وعدہ ہے اور اب آپ کچھ نہیں بولے گی اس معاملہ میں، میں بالکل بھی نہیں سنوں گا۔

وہ حتمی فیصلہ سناتے ہوئے اب اُس کا سوٹ کیس تھا میں لاؤنج میں آیا تھا اور ایک ملازم کو آواز دے کر اُس نے گاڑی کی چابی منگوائی اُسکی اوہ اتنی بلند تھی کہ عرہا بیگم روم سے باہر آئی تھی اُنکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی سعد صاحب بھی روم سے باہر آئے آفیرا بھی۔۔

عرہا بیگم نے عامر کے ہاتھ میں سوٹ کیس دیکھا تو وہ حیران پریشان سی اپنے بیٹے سے بولی۔

"عامر کہاں جا رہے ہو تم؟ اپنی ماں کے سوال پر عامر نے چونک کر دیکھا تھا" ہے

فکر رہے امی کہیں نہیں جا رہا آپکا بیٹا عامر نے جواب دیا بس گھر چھوڑ کر جا رہا ہوں وہ  
آخر میں اپنے باپ کی طرف دیکھتے بولا تھا۔۔

جیسے کہہ رہا ہو آپ بیٹوں کے قابل ہو ہی نہیں "پر بیٹام میں کیسے رہوں گی تمہارے  
بغیر یہ الفاظ اُس ماں کے تھے جو ابھی کچھ دیر پہلے اپنی پہلی اولاد سے بول چکی تھی کہ  
میری آنکھوں سے دور ہو جائے شکل ٹک دیکھنی گوارہ نہیں ہیں اور اب اپنے بیٹے سے  
بول رہی ہے کہ وہ اپنے بیٹے کے بغیر کیسے رہے گی!!

ایک تلخ اور زخمی مسکراہٹ جیرش کے ہونٹوں پر ریگ گئی تھی وہ عامر کی طرف  
بڑھی اور اپنا سوٹ کیس لیتی ہوئے بولی۔۔

"عامر میرے بھائی پر اے لوگوں کے لیے اپنوں کے دل نہیں دکھاتا کرتے ہیں تمہیں  
میری قسم تم ان سب یعنی اپنوں کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤ گے۔

"میرا کیا میں رہ لوں گی کہیں بھی،، وہ اپنے آنسوؤں کو اندر کے جانب دھکیلتی ہوئی سوٹ کیس تھام کر سب پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایک الوداعی نظر ڈال کر ایک نئے تنہا سفر کے لیے نکل گئی تھی۔۔

پتہ نہیں اب اُسکے ساتھ کیا ہونے والا تھا؟ کیا وہ اس سفر میں تنہا ہی رہے گی یہ پھر کوئی اُسکی زندگی میں آئے گا اس سفر کے دوران؟



"الفت بدل گئی کبھی نیت بدل گئی

خود غرض جب ہوتے تو کبھی سیرت بدل گئی

شیطان سے بھی احوانیت بن گئے

زندگی اُجاڑ کر دوسروں کی

یقین کے پل توڑ دیتے ہیں

اپنا قصور دوسروں کے سر پر ڈال کر  
کچھ لوگ سوچتے ہیں کہ حقیقت بدل گئی،

کچھ یادیں اتنی بے رحم ہوتی ہے کہ ہم کبھی بھول نہیں پاتے، اُسکے ساتھ بھی کچھ ایسا  
ہی ہوا تھا جن کو وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا لیکن خود بخود وہ یاد اُسکے سامنے ایک سایہ بن کر آ  
جاتی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا ہوا تھا اُسکے ساتھ؟ کون سی تلخ یاد تھی جو اس خوبرونو جوان کو کے وجود سے چمٹی  
ہوئی تھی؟

وہ جب بھی اس پارک میں آتا تو اُسکی بہت بری حالت ہو جاتی تھی لیکن وہ پھر بھی ہفتہ  
میں ایک بار آتا ضرور تھا کیونکہ اس پارک سے جہاں اُسکا تلخ ماضی جڑا ہوا تھا وہیں اُسکی

خوبصورت یادیں اس پارک سے وابستہ تھی۔۔

اب بھی اُسکے ساتھ یہ ہی ہوا تھا پارک میں گھومتے گھومتے وہ ایک جگہ پر آکر رُک گیا، رات کے نو ہو رہے تھے موسم ٹھیک نہیں تھا ہلکی ہلکی بارش بھی شروع ہو گئی تھی وہ اریہ سوئمنگ پول سائڈ تھا کچھ بچے پول میں کود کود کر پانی کے مزے لے رہے تھے، وہ انکو کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا اچانک اُسکی سانسیں پھولنے لگی تھی سانس آنا بند ہو گیا تھا دل پر وہ ہاتھ رکھیں کسی چیز کو پکڑنے کی کوشش میں تھا جب شایان نے اسکو تھاما اور اسکو پکڑتے ہوئے ایک بیچ پر بٹھایا تھا جلدی سے پانی کی بوتل اسکو پکڑائی تھی اور وہ اُسکی کمر سہلانے لگا خود۔۔

سمعان نے پانی پیا تو اچانک کھانسی اٹھنے لگی تھی اُس نے لمبا سانس اندر کھینچ کر باہر چھوڑی اور پانی کی بوتل دوبارہ منہ سے لگائی تھی اس بیچ شایان نے اُسکی کمر کو خوب سہلایا تھا اُسکی حالات تھوڑی دیر میں کچھ سنبھلی تو شایان نے اسکو اٹھایا اور گھورتے ہوئے اسکو گاڑی تک لایا تھا خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی سمعان کے گاڑی میں

بیٹھتے ہی اُس نے گاڑی کو روڈ پر ڈال دی تھی۔۔۔

رات کے ساڑھے گیارہ ہو رہے تھے موسم اچانک بہت خراب ہو گیا تھا آسمان میں تیز تیز بجلی کڑک رہی تھی، تیز ہواؤں کے جھوکے اُسکے اپنے منہ پر تپیر کے مانند لگ رہے تھے، ہلکی ہلکی بارش ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بھی اُسکے ساتھ اشک بار ہو، آنکھوں سے آنسوؤں بھل بھل بہ رہے تھے وہ گھر سے نکل کر آگئی تھی، اسکو یہ تو اندازہ تھا کہ سعد صاحب کو منا کرنے کے بعد بہت ڈراما ہوگا، لیکن یہ بالکل بھی یقین نہیں تھا کہ اُسکی ماں اُس پر یقین نہیں کرے گی۔۔۔

آج ایک ماں کے ہوتے ہوئے بھی وہ اس بھری دنیا میں تنہا تھی وہ بھی رات کے نو بجے کے قریب اس سنسان سڑک پر۔۔۔

وہ کسی ٹرانس میں آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی اسکو اپنے اس پاس  
کا کوئی ہوش نہیں تھا بس اسکو یہ پتہ تھا کہ اب اُسکا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے تنہا سفر  
طے کرنا ہے اسکو اور وہ بس اب کمزور نہیں ہے۔

"میں تنہا نہیں ہوں میرے ساتھ میری کمزوری ہی میری ہمت ہیں، جیرش تو کس لیے  
روتی ہے؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ توجہ تین سال کی تھی تب سے ہی تنہا ہیں یہ  
جانتے ہوئے بھی کہ تو ہر شخص پر بوجھ ہے تیری ماں اب تیری نہیں ہیں وہ تو اُس دن  
ہی تیری نہیں رہی تھی جس دن اُس نے اپنا نیا گھر آباد کیا تھا وہ خود کو تسلی دیتی رہی دل  
کو خوب ڈانٹتی رہی تھی۔"

"تیرا یہ تنہا سفر ہے اب تجھے طے کرنا ہے اکیلے کوئی نہیں ہے تیرے ساتھ گھبرا نہیں  
جیرش تو رو ہیل خان کی بیٹی ہیں جیرش رو ہیل خان منزل مشکل ہیں لیکن ناممکن نہیں  
،، وہ خود کو حوصلہ دے رہی تھی اُسکے دماغ اور دل کی یہ جنگ کافی حد تک شانت بھی ہو  
گئی تھی۔"

”کوئی بھی سفر لا حاصل نہیں ہوتا

منزل نہ بھی ملے تو راستے بہت کچھ سکھا دیتے ہیں،“

وہ ایک منٹ کے لیے رکی تھی کندھوں پر ڈالا ہینڈ بیگ کی زپ کھول کر پیسے چیک کئے تھے اُسکے والٹ میں صرف پانچ ہزار روپے تھے وہ مطمئن ہوتی بس اسٹینڈ تک پیدل آئی قریب ایک گھنٹہ چلنے کے بعد وہ بہت تھک چکی تھی اور کہیں نہ کہیں ڈر بھی لگ رہا تھا لڑکی تھی ڈر تو تھا ہی جب گھر کے اندر اپنی عزت کو نکسان پہنچانے والے درندے ہو تو باہر کے لوگوں سے کیا بیر کہ اس درندوں صفت نمہ لوگوں میں عزت محفوظ رہے۔۔

اُس نے حیدر آباد کا ٹکٹ لیا بس کا وقت رات گیارہ بجے کا تھا اُس نے گھڑی میں وقت دیکھا تو ساڑھے دس بج رہے تھے وہ وہیں بس اسٹینڈ پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگی بس کے



آنے کا ایک بات پھر آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے جس کو اُس نے پونچھا تھا۔

کھلے بال جو سارے پیچھے کہ جانب گرے ہوئے تھے سرمئی رنگ کا قمیض اور اس پر  
جینز پہنے وہ سادہ سے حلیہ میں بھی بھی پیاری لگ رہی تھی۔

وہ چادر وغیرہ نہیں لیتی تھی جس سوسائٹی میں وہ رہتی تھی اُس میں کسی کو پتہ بھی نہیں  
تھا کہ چادر کیا ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وقت ہوا بس آگئی وہ سامان اٹھاتی بس کے اندر جا کر بیٹھ گئی اور حیدر آباد کے نئے سفر پر  
روانہ ہو گئی تھی۔

پتہ نہیں اب زندگی نے کون سا نیا موڑ اختیار کرنا تھا، اب زندگی کون سی نئی آزمائش  
اُس سے لینے والی تھی؟

رات کا اندھیرا ہر سو پھیلا ہوا تھا بارش بند ہو چکی تھی کالی اندھیری گہری سیاہ رات تیز تیز ہوائیں، گھنے جنگلوں کے درمیان سے نکلتے ہوئے روڈ پر گہری خاموشی کو چیرتی بس کی آواز وہ ان سب کو بیٹھی رات کے اس پہر دیکھ رہی تھی، سارے مسافر گہری نیند میں تھیں لیکن اُسکی آنکھوں سے نیند سو کو س دور تھی یا پھر وہ سونا ہی نہیں چاہتی تھی ایک دم ٹائر کے چرچرانے کی آواز آئی اور بس جھٹکے سے رکی تھی ایک دم پوری فضاء میں خاموشی چھا گئی اب صرف جانوروں کے بولنے کی آواز سنائی دے رہی تھی ان آوازوں سے اسکو بہت گھبراہٹ ہوئی تھی، ان آوازوں کو دبانے کے لیے اُس نے اپنے موبائل میں لیڈ لگائی اور سونگ سننے لگی تاکہ یہ آواز دب جائے اور اُس کا ڈر ختم ہو جائے

وہ گانے سنتے سنتے کب نیند میں چلی گئی اُسکی پتہ بھی نہیں چلا تھا

بس ایک بار پھر سٹارٹ ہوئی اور اپنی منزل کے لیے آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔  
 "یار تو آتا ہی کیوں ہے یہاں جب تیری طبیعت خراب ہو جاتی ہے یہاں پر آ کر..؟ وہ  
 گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ وہ خاموش بیٹھا باہر دیکھ رہا تھا۔۔

"اتنا خاموش کیوں ہے؟ اُس نے تشویش سے اُسکی طرف دیکھا اور پوچھا

"بول نہ یار مجھے تیری خاموشی چبھتی ہیں بہت دیکھ میں جانتا ہوں میں ماضی میں تیرے  
 ساتھ ہونے والے واقعہ کو نہیں بدل سکتا لیکن آج تیرا دکھ بانٹ تو سکتا ہوں۔

وہ نے بسی سے اپنے جان سے پیارے دوست کو دیکھ کر بولا تھا

"جب جب تو خاموش رہتا ہے میرے اندر وحشت بھر جاتی ہیں تو میرے لیے  
میرے بھائیوں جیتنا عزیز ہے میں تجھے دوست نہیں بھائی مانتا ہوں..

"بس خدا کے واسطے تو خاموش نہ رہے کریا ورنہ ایک دن تیری خاموشی میری جان  
!!! اس سے پہلے وہ اور کچھ بولتا ایک تپڑ لگا تھا اسکو بہت تیز سمعان کے ہاتھ کا

تو کبھی یہ الفاظ نہیں نکالے گا منہ سے سمجھا، وہ غصے سے اُسکو دیکھتے چلا یا اور پھر بولا  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دیکھ رشتے کے نام پر صرف تو ہی میرا اپنا بچپن سے اب تک رشتوں سے محروم رہا  
ہوں کچھ رشتے چھین لئے گئے تو کچھ میں نے دور کر دیے خود سے اب صرف ایک تو ہی  
میرا اپنا رشتہ اور مجھ میں اور رشتے کھونے کی ہمت نہیں ہیں آئندہ تو کبھی یہ نہیں بولے  
گا اُسکی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر اُسکی شرٹ میں جذب ہو گئے تھے۔۔

سامنے بیٹھے یہ شخص سمعان احمد تو نہیں تھا یہ وہ تو نہیں تھا جس کے چہرے پر ہر وقت سنجیدگی رہتی تھی یہ تو کوئی ٹوٹا بکھرا ہوا وجود تھا سمعان احمد رویا تھا صرف اس لیے کہ اُسکے اپنوں نے بہت دکھ دیے تھے اسکو اس لیے کہ اُسکے پاس رشتوں محبتوں کی کمی تھی۔۔

یہ دنیا کتنی ظالم ہے دکھ دیتے وقت یہ نہیں سوچتی کہ کسی کے دل کو دکھا کر تمہیں اُس سے کیا حاصل ہوگا؟ زندگی کیا صرف دیکھو کا ہی نام ہے؟ اگر زندگی میں اس کے علاوہ بھی کچھ ہے تو وہ کیا ہیں؟

اُسکے بعد یہ سفر بہت خاموشی کے ساتھ طے کیا جا رہا تھا اُسکے بعد نہ سمعان نے کچھ کہا اور نہ شایان نے کچھ پوچھا

اب گاڑی میں مکمل خاموشی تھی ایک گہرا سکوت

جس کو کسی نے بھی توڑنا گوارا نہیں کیا۔۔۔

"اندھیرے میں روشنی کو پھیلاتا ایک وجود سفید دھوتی پہنے اور اس پر احرام باندھے وہ وجود روئی جیسی روشنی کو چیرتا اُسکے نزدیک آ رہا تھا جیسے جیسے وہ اُسکے نزدیک آتا گیا اندھیرے میں روشنی پھیلتی گئی تھی اب ہر طرف روشنی روشنی بکھر گئی تھی اُس شخص نے ہاتھ میں کچھ قائد کیا ہوا تھا جس کی اُس نے متٹھی بند کی ہوئی تھی۔۔

وہ اپنی آنکھوں کو بند کی ہوئے تھی کیونکہ یہ روشنی اُسکی آنکھوں کو چکا چوند چند ہیار ہی تھی اُس نے آنکھوں کو ملتے ہوئے اُس وجود کو دیکھنا چاہا اب وہ وجود تھوڑا تھوڑا صاف نظر آ رہا تھا چانک اتنی تیز روشنی ہوئی کہ اسکو اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھنا پڑا تھا اور ایک دم روشنی کم ہوتی اسکو محسوس ہوئی تھی، اُس نے آنکھیں آہستہ آہستہ کھول کر دیکھا تو اسکو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا، ایک بار پھر آنکھیں بند کر کے کھولی تھی اُس نے اور ایک دم اُس وجود کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔

"ب بابا!!! پہلا لفظ جو ادا ہوا زبان سے وہ بابا تھا۔"

"بابا آپ کہاں گئے تھے؟؟ م میں کتنا انتظار کیا آپکا؟؟.. وہ زاروں قطار رو رہی تھی اپنے بابا کے گلے سے لگ کر وہ انکو ایسے پکڑے ہوئے تھی کہ اگر تھوڑی بھی پکڑ ڈھیلی پڑی تو کہیں اُسکے بابا اُس سے دور نہ ہو جائے۔"

روہیل خان یعنی اُسکے بابا نے دھیرے سے اسکو الگ کیا تھا پھر اُسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اُنہونے اُسکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولے تھے۔

"کتنا بڑا ہو گیا ہے میرے بچہ ماشاء اللہ!! اور خوبصورت بھی بہت ہو گیا ہے، وہ مسکرائے اپنی بیٹی کو دیکھ کر

"بابا آپ کہاں تھے واپس کیوں نہیں آئے آپ میرے پاس؟ اُس نے سوال کیا اپنے

بابا سے

"بیٹا میں بہت پیاری جگہ ہوں یہاں سے کوئی بھی واپس نہیں آتا، اُنہوں نے جواب دیا  
اپنی بیٹی کے سوال کا۔۔۔"



"آپ سمجھدار ہو، خوبصورت ہو اور سب سے بڑھ کر آپ ایک رحمت ہو جو اللہ کو  
بہت عزیز ہوتی ہیں، اور رحمت ایسے نہیں ملتی بیٹا رحمت نصیب والوں کو ملتی ہے میں  
کھول کر نہیں بتا سکتا، لیکن اشارہ ضرور دے سکتا ہوں رحمت بہت ڈھکی چھپی ہوتی ہیں  
رحمت ایسی ہوتی ہے جس پر کسی کی گندی نظر نہ جائے اگر گندی نظر چلی جاتی ہے تو وہ  
رحمت نہیں رہتی۔۔۔ اب آپ خود سمجھ جاؤ کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں؟ آپ کو خود طے کرنا  
ہے کہ آپ کیا کرو گی خود کو چھپاؤ گی یا پھر اس بھیڑ کی گندی نظروں سے خود کو ذلیل



کروگی

"اور ہاں بیٹا آپ کبھی اکیلی نہیں ہے میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو اور سب سے بڑھ کر اللہ آپ کے ساتھ ہے۔۔"

"میری بات پر غور کرنا یہ بولتے ہوئے انہوں نے اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھا دیے تھے اور وہ بابا بابا بولتی رہ گئی تھی ایک دم ہر جانب وہیں اندھیرا پھیل گیا تھا۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بابا!!!!!!"

وہ چلائی اُسکی آواز بہت تیز تھی بس کے سارے مسافر اُسکی طرف متوجہ ہو گئے تھے ایک بوڑھی اماں وہ جلدی سے اُسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔"

"کیا ہوا بیٹا؟ ٹھیک تو ہیں آپ؟ انہوں نے جیرش سے پوچھا وہ اس پاس دیکھتی اپنے آپ کو

سنجھال چکی تھی۔۔

"کچھ نہیں اماں!! وہ جواب دے کر خاموش ہو گئی، اور اماں نے پھر کچھ پوچھنا ٹھیک نہیں سمجھا وہ اب خاموشی سے باہر کا مناظر دیکھ رہی تھی، ساتھ ہی ساتھ خواب میں بولے گئے اپنے بابا کے الفاظوں پر غور بھی کر رہی تھی، لیکن فلحال وہ سمجھ نہیں پائی"

کہ بابا نے کس چیز کے لیے اسکو بولا ہے؟

قریب دو گھنٹے بعد وہ حیدر آباد پہنچ گئی تھی، وہ بس سے سوٹ کیس اٹھاتی ہوئی نیچے اتری پھر ایک جگہ کھڑی ہو کر چاروں اطراف میں نظریں دوڑائے وہاں کا جائزہ لینے لگی۔

ہر طرف ہریالی کھلی جگہ رش نہ ہونے کے برابر صاف کلین روڈ بلاشبہ وہ جگہ بہت ہی حسین تھی

وہ سامان اٹھاتی دھیرے دھیرے چلنے لگی ایک جگہ اہ کروہر کی وہاں بہت ساری آٹو کھڑی تھی اُس نے اپنے پرس میں کچھ ٹٹولا اور مطلب کی چیز کو ملتے ہی وہ آٹو کی طرف بڑھ گئی آٹو والے کو ہاتھ میں پکڑا ایک کاغذ کہ ٹکڑا دکھایا شاید اُس میں ایڈریس لکھا تھا آٹو والے نے اسکو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا وہ سامان کو رکھتی آٹو میں بیٹھ گئی تھی۔

صحیح کہا ہے کسی نے بہترین زندگی جینے کے لیے حقیقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ سب کو سب کچھ نہیں ملتا یہ ہی تو زندگی ہے جس میں اچھا بھی ہوتا ہے بُرا بھی کسی کو تڑپایا جاتا ہے تو کسی کو مسکرانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

اور وہ حقیقت تسلیم کر چکی تھی، وہ جان گئی تھی کہ اب اسکو اکیلے ہی سفر کرنا ہے بس فرق اتنا تھا کہ درد اپنوں کے دیے زخم کو وہ کبھی بھول نہیں سکتی تھی۔۔۔

بس وہ صبر کر کے رہ گئی تھی، جب انسان صبر کر لیتا ہے تو پھر وہ ہوتا ہے جو انسان کبھی نہیں سوچتا، خیر اب جو بھی ہو گا وہ تو وقت سب کو دکھا دے گا۔۔۔

"اوہ کمبخت انسان کتنا سوئے گا اور؟؟ وہ اتنی دیر سے اسکو آواز پر آواز لگا رہی تھی لیکن موصوف کو تو جیسے نیند نے پکڑ کر باندھ لیا تھا جو اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔"

"اوائے آٹھ جا مہراج دیکھ تیرے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھے کالچ کے لئے ویسے ہی دیری ہو رہی ہے،، وہ زچ ہوتی ہوئی بیڈ کے قریب گئی تھی پہلے ریموٹ اٹھا کر اے سی بند کی پھر بیڈ کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی ادھر ادھر نظریں دوڑائیں وہ کچھ تلاش کر رہی تھی جس سے اس گدھے کہ دماغ ٹھکانہ لگا سکے وہ ذہکی اور اسکو دیکھا جو سر تاپا کمبل سے خود کو ڈھانپنے ہوئے تھا وہ برابر سے پانی سے بھرا جگ اٹھا کر دھیرے دھیرے کمبل کو اپنی طرف کھینچنے لگی جیسے ہی وہ کمبل کھینچتی

"بھوںںں!!!"

اس آواز پر وہ اچھلی تھی اور ہاتھ میں پکڑا پانی سے بھرا جگ گھوما تھا ڈر کی وجہ سے اور

سار اپنی اُسکے خود کے ہی اوپر گر گیا تھا۔

"ہاہاہاہاہاہاہہہہہ !!!"

ہنسی تھی کہ رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی "کیا ہوا؟ مجھ پر پانی ڈالنا تھا نہ؟ ڈالے گی نہیں اب پانی میرے اوپر؟ وہ ہنستے ہوئے اُس سے پوچھ رہا تھا اور اُسکی طرف ایسے گھور رہی تھی جیسے ابھی کچھ چہ جائے گی۔

ہیزل موٹی موٹی آنکھیں بھرے بھرے پنکھڑی جیسے لب شولڈر تک آتے بال وہ پتلی سی لڑکی بہت ہی شرارتی تھی ملٹی رنگ کی کمیز اور وائٹ ٹراؤزر پہنے جس پر دوپٹہ سائڈ میں ڈالا ہوا تھا وہ اب پوری سر تا پا بھیگ چکی تھی۔۔

ہاں سارہ نعیم پانی گرنے کی وجہ سے پوری بھیگ چکی تھی۔۔

"اوائے محسین کے بچے آج تو بیچ مجھ سے وہ چلائی تھی،"

"پہلے پکڑتولیں،، اُس نے یہ بول کر باہر کو دوڑ لگا دی آگے آگے محسین تھا جبکہ پیچھے پیچھے سارہ نعیم تھی، اور اُنکے پیچھے ہنستی مسکراتی خوشیاں تھی جو اُنکے نصیبوں پر ہنس رہی تھی۔۔"

کون جانتا ہے کہ اُن دونوں کے یہ خوشی ہمیشہ قائم رہے گی؟ یہ تو بس وقت ہی بتا سکتا تھا جو کہ وہ بھی اسکا محتاج تھا۔

"بہتی ہواؤں میں بھیگے بھیگے الفاظ

کھلتے گلاب میں پانی کا ایک قطرہ

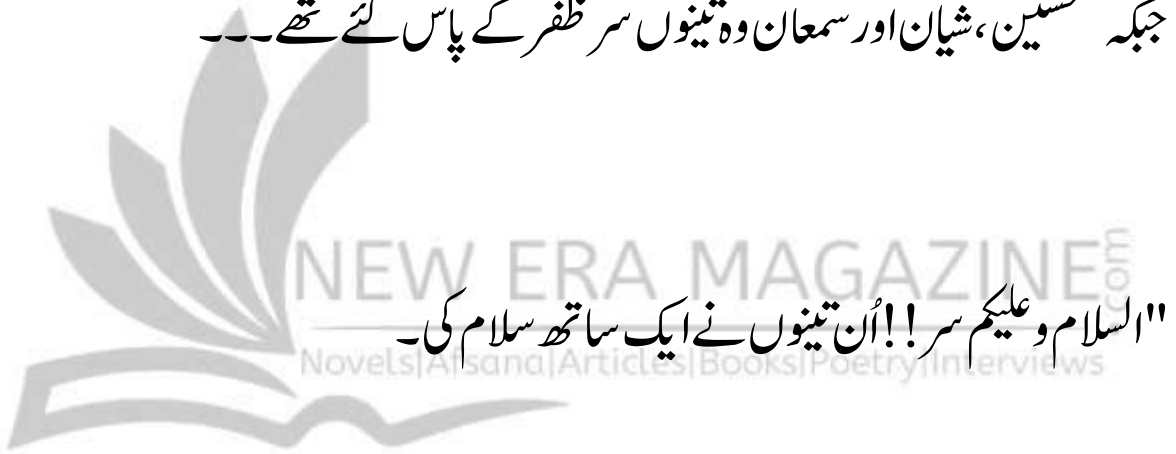
پلکوں کی باڑ سے بہتا آنسوؤں کا سیلاب

زخموں کی زنجیروں میں قید خواب

فنا کر دیتے ہیں دل کو،

وہ سب یونیورسٹی پہنچ گئے تھے، سارہ اور جیرش دونوں ہی انڈیٹریوم میں چلی گئی تھی

جبکہ محسین، شیان اور سمعان وہ تینوں سرظفر کے پاس گئے تھے۔۔۔



"السلام وعلیکم سر!! اُن تینوں نے ایک ساتھ سلام کی۔

"وعلیکم السلام... سلام کا جواب دیتے سرظفر اُن تینوں کو دیکھا۔۔

ایسے غور سے دیکھنے پر محسین گڑبڑایا تھا۔۔

"جناب محسین خان کو یونیورسٹی کا راستہ یاد ہیں سر ظفر نے محسین کی طرف غور سے دیکھتے حیرت سے اُس پر طنز کیا۔۔۔"

"وہ سر... وہ بس اس سے آگے کچھ بن ہی نہیں پارہا تھا کہ وہ کیا جواب دیں...."

"بیٹا محسین کم از کم آنے سے پہلے سوچ تو لیتا.. وہ من ہی من بڑبڑا کر رہ گیا تھا  
معصومیت چہرے پر سجھا کر وہ بولا تھا۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سرر...!!!"

"وہ دراصل میری بہت طبیعت خراب تھی دیکھو نہ کیسے میرا چہرہ زرد پڑا ہوا ہے میں کمزور بھی کتنا ہو گیا ہوں، مجھ سے کچھ کھایا ہی نہیں جاتا کچھ کھاتا ہوں تو الٹیاں شروع ہو جاتی ہے۔۔۔"



اُسکی بات پر سمعان اور شایان دونوں ہے اسکو منہ کھولے دیکھ رہے تھے، جبکہ شایان کو تو اپنی ہنسی روکنی ہی مشکل ہو رہی تھی۔۔۔

"سر چاہے آپ سمعان اور شایان سے بھی پوچھ لیں۔ کیوں شایان میں ٹھیک..... بول رہا ہوں نہ؟ اُس نے اُسکی طرف گھورتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔"

"ن نہیں نہیں وہ سر ہاں محسین بلکل ٹھیک بول رہا ہے....."

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شایان نے گڑ بڑاتے ہوئے محسین کی بات کی تائید کی تھی۔۔۔

"سر کیا بتاؤں اتنی بری حالت تھی محسین کی کہ بیچارے پر اٹھا بھی نہیں جاتا تھا دوسرا شخص ہی اسکو ہاتھ روم تک لے کر جاتا تھا..."

"گھومنے تو جیسے بیچارے کو بہت دن ہو گئے تھے نہ ہو ٹلوں میں جاتا تھا نہ کسی کے ساتھ گھومتا پھرتا تھا جبکہ باہر کی چیز کو تو ڈاکٹر ز نے بالکل منا کیا ہوا ہے اسکو...."

اُس نے بھی اُسکی شان میں قصیدہ پڑھنے شروع کر دیے تھے اور محسین کی توسینہ ہی چوڑا ہو گیا تھا یہ سن کر کہ اُسکا دوست اُسکا ساتھ دے رہا ہے۔۔۔

اب سمعان کو بہت مشکل لگ رہا تھا اپنی ہنسی کو روکنا تو وہ بات کو بدلتے ہوئے بولا۔۔۔

"سر کچھ کام تھا۔۔۔!!"

"اچھا!! صحیح ہے بیٹا... سر ظفر اب سمعان کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔"

"جی بیٹا دراصل آج بہت اہمپورٹینٹ گیسٹ آنے والے ہیں اس لیے میں چاہتا ہوں کہ  
اُنکی دیکھ بھال آپ کریں انکو کوئی بھی پریشانی نہ ہو ہر طرف سے اُنکا خیال رکھنا آپ  
تینوں کی ذمے داری ہے۔۔۔"

سر ظفر اب تینوں کو سمجھا رہے تھیں اور ان تینوں نے بھی سعادت مندی سے ہامی بھر  
کر انڈیٹریوم آگئے تھے۔۔۔



ہر طرف رش ہی رش تھا گیسٹ آنے میں ابھی دس منٹ باقی تھے کھچا کھچا انڈیٹریوم  
بھرا پڑا تھا اسٹوڈنٹ سے سب پارٹی انجوائے کر رہے تھے۔۔۔

اسٹیج پر کوئی ڈانس کر رہا تھا کوئی پلے کر کے دکھا رہا تھا سب ہی فل انجوائے کر رہے تھے  
آخر کو بھی آزادی کا دن تھا اسٹوڈنٹ کے لیے پھر تو سب نے بڑی ہو جانا تھا کوئی اپنے

دوستوں سے مل کر رہا تھا تو کوئی ایک دوسرے کو دلا سہ دے رہا تھا۔۔

تبھی گیسٹ آنے کا شور اٹھا تھا یونیورسٹی کے سارے ٹیچر سٹوڈنٹ سب ہی نے پیچھے مڑ کے دکھا۔۔

لال کارپیٹ پر چلتے تین کپل کوئی تیس پینتیس یا پھر ایک دو سال اور زیادہ عمر تک کے لڑکے تھے اور قریب پچیس چھبیس سال تک کی عمر کی وہ لڑکیاں تھی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"منہال سلمان شاہ نیلی آنکھوں والا انڈسٹریز کا بادشاہ بلیو جینز پر وائٹ شرٹ پہنے

نیلے رنگ کا کوٹ پہن رکھا تھا بالوں کو جیلی سے سیٹ کیے ہوئے تھے جبکہ اُسکی

مسکراتی نیلی آنکھیں ہائے آج بھی ایک دنیا اُس پر جان دیتی تھی لیکن وہ صرف ماٹنا پر

جان وارتا تھا کوئی بھی اسکو یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ وہ ایک بیٹے کا باپ ہے۔۔ ماٹنا منہال

شاہ سفید انارکلی فرائڈ پہنے سر پر حجاب کے ہالے میں چھپا پُر نور چہرہ میکپ سے بالکل



رنگت پر خوب بچ رہا تھا نوشے جرّار ہمدانی لال جعلی کی ساڑھی پہنے اُس پر فل سیلیو  
 بلاؤج پہن رکھا تھا بالوں کو کھلا چھوڑ ہوا تھا کانوں میں بڑے بڑے گول آویز ڈارک  
 لپسٹک میں اُسکی گرین اینز بلکل کوئی پریوں کی دنیا کی شہزادی لگ رہی تھی بقول جرّار  
 کے ہارٹ ویج 😂 😂

"آئے ہو تو خوشیوں کو بانٹ دو ہر طرف



کچھ سیکھا دو ہمیں بھی خوشیوں کی امنگ

وہ لوگ وہیں پر ٹھہر گئے تھے جبکہ ٹیچرز نے انکو ایک ایک کر کے مالا پہنائی تھی۔۔  
 اور انہوں نے مسکراتے ہوئے سب کا شکر یہ ادا کیا تھا۔۔

Zm

یعنی ذیشان مجتبیٰ اپنے وقت کہ انڈر ورلڈ گینگسٹر جس سے ساری دنیا تھر تھر کا پتی تھی  
 لیکن اب وہ بھی بزنس کے دنیا کا بے نام بادشاہ تھا

بلیو جینز، ریڈ شرٹ جس میں اسکا کسرتی بدن نمایاں ہو رہا تھا.. "گول چہرا، کھڑاناک، کالی خوبصورت جھیل سے بھی گہری آنکھیں، انابی لب اور سنہری بال جن کو اس نے ترتیب سے سیٹ کیا ہوا تھا.. "دودھ جیتنا گورا رنگ.. "فرتیج دھاڑی میں وہ بالکل فرتیج ہی لگتا تھا عالیہ زیشان مجتبیٰ بلیک رنگ کافل گھیر دار گاؤن جس کی فل سلیز تھی حجاب کے ہالے میں سفید چمکتا چہرا کالی جھیل سی آنکھوں میں خوب بھر بھر کر کاجل کا پھرا ہونٹوں پر گلابی لپ اسٹک لگائے وہ بھی بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels | Afsana | Poetry | Drama | Interview

"مہکتے گلاب کی طرح پھیلا دو خوشیوں کی روشنی

آسمان چاند ستاروں کی طرح ہم لائے آپکے پیروں میں یہ گلاب کی پنکھڑی۔۔۔

سب ہی سٹوڈنٹ نے خوب جی بھر کر دیکھا سب ہی خوش تھے ان نیوگیسٹ کو دیکھ کر

--

وہ لوگ چلتے ہوئے اسٹیج پر پہنچے ہر طرف سے ویلکم سونگ کی ہلکی ہلکی میوزک میں آواز آرہی تھی۔۔

پھر یونیورسٹی اسٹاف میں سے ایک ٹیچر نے مانگ پکڑا تھا۔۔

آہممم آہممم مم..... !!

انہوں نے مانگ پر دو انگلیاں مار کر اسکو چیک کیا تھا اور پھر بولنا شروع کیا گیا تھا۔۔



”بجھتے ہوئے چراغ کو فروزاں کرے گے ہم

آپ سب آئے تو جشن چراغاں کرے گے ہم،،

Assalamu Alaikum .. First of all we thank you all from the bottom of our hearts for giving us your precious time. And welcome by our



entire university staff and university students.

السلام وعلیکم.. سب سے پہلے ہم آپ سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہمیں اپنا قیمتی وقت دیا۔ اور ہمارے پورے یونیورسٹی سٹاف اور یونیورسٹی کے طلباء کی طرف سے خوش آمدید۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وعلیکم السلام...!!"

"نہیں اسکی کوئی ضرورت نہیں ہیں ہمیں بھی بہت خوشی ہوئی کہ ہم سب آپ سب کی خوشی میں شامل ہوئے اللہ سب کو خوشی دیکھنی نصیب فرمائے آمین ثم آمین.."

سب نے ایک آواز میں سلام لی تھی پھر منہ ہال نے ہاتھ میں پکڑا مانگ چہرے سے قریب کر کے کہا تھا۔

جس کی اُن سبھی نے تائید کی تھی۔۔۔

”بس بس کچھ باتیں جو ہم سب طلباء سے کہنا چاہتے ہیں اُسکے لیے بس بس تھوڑا وقت لے  
گیں۔۔۔“

منہال نے اُن سب کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔



”بلکل بلکل یہ تو ہماری خوش نصیبی ہوگی جو آپ سب سے ہمارے طلباء کچھ سیکھے  
گے۔۔۔“

”تھینک یو!“

السلام و علیکم بڑی..!!

کیسے ہے آپ سب؟

اُسنے پوچھا جس پر سب ہی طلباء نے ایک آواز میں سلام کا جواب دے کر اپنے ٹھیک

ہونے کہا پتہ دیا تھا۔



یقیناً آپ سب سوچ رہے ہو گے کہ ہمارا یہاں آنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟

"تو بڑی آپ سب اچھے سے جانتے آج سائنس اتنی ترقی کر چکی ہے کہ ہم اچھے برے

کو بھول چکے ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ سائنس ٹھیک نہیں ہے ہر چیز اپنی اپنی جگہ ٹھیک

ہے۔۔

”لیکن یہ دنیاوی زندگی کی استعمال میں آنے والا ایک ایکسپیریمینٹ ہیں، جہاں یہ اپنی جگہ ٹھیک ہے وہیں یہ اللہ پر سے یقین کھونے کا ایک ذرائع بھی بن جاتا ہے۔۔“



”جیسے جیسے سائنس نے کی ترقی

ہم خوب بیٹھے یقین خدا کو

رہنمائی اُس رب کی بھول گئے

ہر چیز ضروری ہے لیکن ایک دائرے میں کبھی اُس دائرے کو پھلانگنے مت، ہر چیز ایک معیار میں اچھی لگتی ہے وہ تو سنا ہو گا حد سے زیادہ ہو تو فی بھی نقصان کی ہوتی ہے اور حد سے زیادہ سمجھداری بھی، انسان کو اتنا سوچنا چاہیے جو آج کو اچھا بنا سکے، کل کس نے دیکھی ہے؟

کل کامت سوچو صرف آج کا سوچو ہاں خواب دیکھتے ہیں اور دیکھنے بھی چاہئے اور یہ بھی پتہ ہے کہ خواب آنے والے کل کو پورا کرنے کے لیے ہی ہم آنکھوں میں بساتے ہے

--

لیکن کل کے بارے میں یہ سوچ کر سوچو کہ آج الحمد للہ اللہ کی رحمت سے پورا ہو گیا انشاء اللہ وہ پاک ذات آنے والے کل کو بھی پورا کرے گا۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مقصد صرف اتنا ہے کہ آپ سب سائنس کو ہی اپنا خدامت مان بیٹھنا، کہ یہ تو بھئی ضرورت پوری کر دیتا ہے آسانی سے پھر اللہ سے کیوں مانگو؟ نہیں ایسا کچھ نہیں ہے سائنس صرف ضرورت پوری کرنے کا اللہ نے ایک ذرائع بنایا ہے ورنہ پوری کرنے

والا تو اللہ ہے۔۔

پھر چاہے اللہ سائنس کو ذرائع بنائے انسان کو یا پھر خود ہی بن کر آجائے یہ اللہ تعالیٰ پر  
منحصر کرتا ہے۔۔

”بلکل صحیح کہا منہاں صاحب شکر یہ !! اسٹیج پر کھڑی انونسمنٹ کرنے والی ٹیچر نے  
اُنکی تقریر کی تائید کرتے کہا تھا۔۔

ہمارا یہاں آنے کا مقصد ہی یہی ہے اب کی بار جزار ہمدانی نے مانگ کو چہرے کے آگے  
کیا تھا۔۔

چلے آج کچھ ہٹ کر باتیں کرتے ہیں۔۔

کیا آپ سب جانتے ہماری زندگی میں خدا کے بعد کون سی چیز معائنے رکھتے ہیں؟ اُس  
نے سب طلباء سے سوال کیا تھی جس کا الگ الگ الفاظوں میں جواب بھی موصول ہوا

تھا۔

"آپ نہیں بتائے گی؟ جرّار نے خاموش بیٹھی جیرش سے پوچھا اس طرح پوچھنے پر سب کی ہی نظریں جیرش پر جاٹھہری تھی۔۔"

جبکہ سمعان کی نظروں نے اُسکی اندر کی خاموشی کی گہرائی کو ناپنے کی کوشش کی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس طرح سوال پر گھبرا گئی تھی اور اُسکی گھبراہٹ کو ماٹھانے بہت اچھے سے محسوس کیا تھا۔۔

وہ اسٹیج سے اُتری اور چلتی ہوئی اُس تک آئی۔۔

کافی وقت سے اُسکی اس معصوم خوبصورت لڑکی پر نظر تھی سب خوب موز مستی کے  
رہے تھے جبکہ وہ خاموش بیٹھی سب کو دیکھ رہی تھی کو ماٹھانے محسوس کیا تھا۔۔

آخر کو یہ وقت ماٹھا پر بھی تو گزرا تھا، جس پر اذیت کا وقت گزرتا ہے وہیں دوسروں کی  
اذیت کو محسوس کر سکتا ہے۔۔۔

اُس نے اُس کے برابر میں جگہ بناتے ہوئے اُسکے ٹھنڈے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر دبایا  
مقصد صرف اُسکے اندر ہمت ڈالنا تھا۔

سب ہی حیران نظروں سے اُن دونوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔

سمعان نے اُس لڑکی کے اندر سکون اترتا محسوس کیا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اب بہت  
پر سکون ہے۔۔۔



"بتاؤ گڑیاں!! پھر سے پوچھا گیا اس بار پوچھنے والا ذیشان مجتبیٰ تھا۔۔۔"

اسکو اس کے اندر اپنا عکس نظر آیا تھا۔۔۔



پہلی بار اسکو کسی نے اتنی محبت سے گڑیاں کہہ پکارا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُسکی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے جس کو اُس نے اندر دھکیلا تھا۔۔۔

پھر اُس مائٹھا کی جانب دیکھا جس پر مائٹھا نے اسکو بولنے کہ اشارہ کیا تھا اور اُسکی طرف اپنا

مائٹھا بڑھایا۔۔۔

اُس نے مانگ کو تھامتے ہوئے سب پر ایک طائرانہ نظر ڈالی اور گردن کو جھکا کر جواب دیا۔۔

"ماں باپ!!"

یہ بولتے ہوئے اُسکی آنکھوں سے بے شمار آنسوؤں ٹوٹ کر نیچے زمین بوس ہوئے تھے



مانشا کی آنکھوں میں بھی آنسوؤں کی لڑیاں بہ چلی تھی جن کو اُس نے بہنے دیا تھا۔۔

بے اختیار مانشا کو اپنے بابا یاد آئے تھے ایک زمانہ گزر گیا تھا اس دنیا سے گئے ہوئے انکو

لیکن آج بھی وہ نہیں بھولے تھی اپنے بابا کو آج بھی اُنکی یادیں اُسکے دل میں ایسی تھی

کہ جیسے ابھی کچھ لمحہ پہلے ہی کی تو بات ہو۔۔۔

"بلکل!! شئی اِزدارائٹ ....

ہماری زندگی میں ماں باپ وہ انمول رشتہ ہے جو کبھی اپنے بچوں کا بُرا نہیں سوچتا دنیا  
ساتھ چھوڑ دیتی ہے معاشرہ غلط ٹھہرا دیتا ہے لیکن ماں باپ کبھی غلط نہیں ٹھہراتے۔۔



"پتہ ہے کیوں؟"

"کیونکہ اللہ کے بعد کو سچی محبت کرتے ہیں نہ وہ ماں باپ جیسی انمول ہستی ہے۔۔

"بعض اوقات ایسا وقت آجاتا ہے جب ہم پر سے یقین سب کا ٹوٹ جاتا ہے سب ہے  
ہم کو دھتکار دیتے ہیں لیکن اس وقت ماں باپ ہی ہمارا سہارا بنتے ہیں۔۔

بعض اوقات ایک ایسی غلط فہمی کی وجہ سے ہم سے ہمارے سب رشتے ٹوٹ سے جاتے ہیں کوئی بھی یقین نہیں کرتا یہاں تک کہ ہم کو ایسا لگتا ہے جیسے ہمارے خود کے ماں باپ بھی ہم پر یقین نہیں کر رہے ہیں۔۔۔

ہمارے دماغ میں شیطان اپنے برے وسوسوں کو ڈال دیتا ہے۔۔۔

اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی کی بات پر خود ہمارے ماں باپ ہم کو جانے کا یا پھر تھپڑ رسید کر دیتے ہیں۔۔۔ اور ہم سوچتے کہ انھوں نے بھی ہم سے نفرت کرنی شروع کر دی ہے۔۔۔

اُسکی اس بات پر جیرش کے کانوں میں اپنی ماں کے بولے گئے الفاظ گونجنے لگے تھے

--

"عامر اس سے کہو کہ یہ میری آنکھوں سے بہت دور چلی جائے، بولو اس مجھے اسکی شکل بھی نہیں دیکھنی"

وہ تو پانچ دن پیچھے ایک دردناک واقعی میں خوگئی تھی آنسوؤں کی صورت میں آنکھوں سے لبالب آنسو بہنے لگے تھے۔۔



جرار کی آواز پر اُسکا سکتا ٹوٹا اور چونک کر پھر سے وہ حقیقت میں لوٹی تھی۔۔

لیکن ایسی بات نہیں ہے پتہ ہے کیوں؟ کیونکہ نفرت تو وہ کر ہی نہیں سکتے اور دوسروں کی بات کو سن کر تھپڑ اس لیے مارتے ہے تاکہ اُنکے علاوہ اور کوئی تمہیں چھو بھی نہ سکے!! ایسا نہیں ہے کہ دوسروں کی بات کو وہ سن کر اپنی اولاد پر سے یقین خو دیں اتنی محنت کو وہ دوسروں کی وجہ سے قربان نہیں کر سکتے۔۔

آپ سب سے ایک گذارش ہے آپکے ماما بابا آپکی خوشی کے لیے اپنی ساری زندگی صرف کر دیتے ہیں کہ اُنکے بچے کو کوئی پریشانی نہ ہو تو آپ بھی عقلمندی کا مظاہرہ کرنا کبھی بھی اُنکا دل نہ دکھانا دل دکھانے والے کو اللہ بھی معاف نہیں کرتا۔ اور ماں باپ کی بددعا عرش تک کو ہلا دیتی ہے پھر کیا ہوتا وہ تو رب ہی جانتا ہے۔۔۔

اُس نے یہ بول کر زیشان مجتہدی کو اشارہ کیا تھا۔۔

میں کچھ زیادہ نہیں کہوں گا میں صرف اتنا کہوں گا کہ کبھی برائی کی طرف مت چلنا جو آپکے پاس ہے اُس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو جو مانگا ہے اللہ سے وہ ابھی تک آپکو نہیں ملا اُسکا انتظار کرو اور جو نہیں ہے وہ یہ سوچ کر چھوڑ دو کہ اللہ نے آپکو اتنا تو دیا ہے اُن کو دیکھو جو دن رات محنت کر کے بھی پورا پیٹ بھر کر روٹی میسر نہیں ہوتی اور وہ پھر بھی اللہ کا شکر ادا کرنا نہیں بھولتے۔۔۔

ہمیشہ برے کام کا نتیجہ بُرا ہوتا ہے کبھی کسی بھی کام کو کرو تو آخرت کو ضرور یاد کر لینا اور پھر ایک بار صرف ایک بار آنکھیں بند کر کے اللہ کو یاد کر لینا پھر دیکھنا برے کام سے خود بخود تم دور ہو جاؤ گے جو تمہیں مشکل لگ رہا ہو گا وہ آسان ہو جائے گا اُس نے یہ بول کر مانٹا کے جانب دیکھا تھا اور عالیہ نے ذیشان مجتبیٰ کی طرف۔۔۔

ہاں آج بھی مانٹا منہاں شاہ اُسکے دل میں رہتی تھی جس کی جگہ وہ کسی کو بھی دینا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

ایک اور بات آج میں ذیشان مجتبیٰ جو کبھی انڈر ورلڈ میں ایک گینگسٹر ہوا کرتا تھا اُسکی بات پر سب آنکھ پھاڑے اسکو دیکھ رہے تھے۔

آپ سب مجھے حیرت سے میں دیکھے میرا ماضی بہت بھیانک ہے جس سے چھٹکرا  
الحمد للہ میری زندگی میں آنے والی پہلی اور آخری دوست نے دلوا یا ہے۔۔۔

"ہاں تو میں کہاں پر تھا؟"

"ہممم یاد آیا آج میں سب کے سامنے اُس نیک دل شخص کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جس

نے مجھے برائی کی طرف سے اچھائی اللہ کے جانب متوجہ کیا ہے



"تھینک یو سوچ!!"

آج خود ہی اُس نے ایک حقیقت سے آشنا کیا تھا اور وہ پھر بھی مطمئن تھا کیونکہ اللہ کے

راستے پر تھا ان وہ، ڈرنا کس بات کا؟ نہ وہ کوئی انڈر ورلڈ گینگسٹر تھا، نہ کوئی بڑا آدمی، وہ

صرف اللہ کا بندہ تھا اور وہ اُس میں بہت خوش تھا۔۔۔

"الحمد للہ!!"



وہاں بیٹھے سب ہی دم سادھے انکو غور سے سُن رہے تھے۔۔

"السلام وعلیکم میں مانثا منہال شاہ الحمد للہ!! میں یہاں پر موجود ہوں میں آپ سب کو اللہ کے شکر سے دیکھ رہی ہوں آپ سب بہت پیارے لگ رہے ہیں ماشا اللہ، لیکن ایک بات میں جب سے یہاں آئی ہوں کچھ ہی لڑکیوں کو میں نے حجاب میں دیکھا ہے الحمد للہ وہ سب بہت پیاری لگ رہی ہے بلکل الگ سی پیاری سی اور نورانی چہرے والی۔۔۔"

"آپ سب کو پتہ ہے اسلام نے عورتوں کا زیور پردہ بنایا ہے اور زیور ہوتا ہے نہ وہ سمجھال کے ایک طرف سجھا کر رکھنے کے لیے نہیں ہوتا وہ پہن کر خوبصورت ہونے کے لیے ہوتا ہے اور ہماری خوبصورتی ہمارا حجاب ہے۔۔۔"

"وہ کہتے ہے نہ

Modesty is half faith and hijab is our  
adornment



حیا نصف ایمان ہے اور حجاب ہماری زینت ہے۔

"آج کل ہمارے معاشرے میں آئے دن عجیب و غریب نیوز سننے کو ملتی ہے آئے دن  
میں بیان بھی نہیں کر سکتی۔۔۔"

"پتہ ہے کیوں؟"

"کیونکہ یہ ہماری غلطیوں گناہوں کی وجہ سے ہے جب ہم خود اپنی نمائش کرتے ہیں تو دوسروں سے کیوں توقع رکھتے ہیں کہ وہ آپکی طرف غلط نظر ماٹھا کر دیکھے۔"

"بالوں کو کھول کر آدھی آدھی سیلوز پہنے پتہ نہیں یہ فیشن کی دنیا میں ہم اتنا خو کر رہ گئے ہیں کہ حیا کو بھول گئے ہیں۔۔۔"

"ہماری حیا ہمارا ایمان ہمارا حجاب ہے آپ سب سے درخواست ہے کہ خدا کے واسطے اپنے ایمان کو نہ بھولے اپنی حیا کو برقرار رکھیں سچ میں اگر آپ لوگ ایک بار پردہ کر کے دکھوں انشاء اللہ کسی کی بھی ہمت نہیں ہوگی آپکی طرف غلط نظروں سے دیکھنے کی۔۔۔"

"اور آج کی نوجوان نسلوں سے درخواست ہے کہ یہ اپنی نظروں کی نیچے رکھ کر چلا کرو اگر آپ دوسروں کی ماں بہن بیٹی کی طرف غلط نظروں سے دیکھو گے تو ایک بار دیکھنے

سے پہلے اپنے گھر کی بیٹیوں بہنوں کے بارے میں ضرور سوچ لیجئے گا۔

"جہاں پردہ عورتوں پر واجب ہے وہیں مردوں پر بھی اللہ نے پردہ واجب کیا ہے بس فرق اتنا ہے کہ عورتوں کو اپنی باڈی کا پردہ کرنے کا حکم دیا ہے اور مردوں کو اپنی نظریں  
نچی رکھنے کا۔

آئی ہو پ کہ آپ سمجھو گے۔



"اللہ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق دیں آمین!!"

سب نے ایک آواز میں آمین کہا تھا۔

پھر سے بتہ رہی ہوں کہ

Modesty is half of our faith and hijab is our adornment. It is our duty to maintain this adornment.

حیا ہمارے ایمان کا آدھا حصہ ہے اور حجاب ہماری زینت ہے۔ اس زینت کو برقرار رکھنا ہمارا فرض ہے۔



عربا بیگم کی دن بہ دن طبیعت بگڑتی جا رہی تھی ہر وقت خاموش رہتی کسی سے نہ بات کرتی تھی نہ کسی کے پاس اٹھتی بیٹھتی تھی۔۔

خاندان بھر سے کوئی نہ کوئی انکی عیادت کو آتا انکو سمجھاتا اور چلا جاتا اور وہ بس خاموشی

بس آنسوں بہتی رہتی۔۔۔

آج بھی وہ اپنے روم لیٹی دیواروں کو دیکھ رہی تھی آنکھوں سے آنسوں بہ رہے تھے  
، جن کو انہوں نے بے دردی سے صاف کیے تھے۔۔۔

"امی امی!! آفیر آوازیں دیتی دروازہ کھول کر اندر آئی اپنی میں کو سامنے بیڈ پر لیٹے  
ایسے لیٹے دیکھا تو وہ پریشانی سے اپنی ماما کی طرف بڑھی تھی۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"امی!!!"

"کیا ہوا؟ آپ ایسے کیوں لیٹی ہے؟ اُس نے اپنی ماما کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے پریشانی  
سے پوچھا۔۔۔"

اُسکے پوچھنے پر جب کوئی جواب موصول نہیں ہوا تو اپنی ماما کے کندھوں سے تھام کر  
اُس نے جھنجھوڑا تھا۔۔۔

"امی امی!! طبیعت تو ٹھیک ہے آپکی؟ انکے ماتھے کو چیک کرتے ہوئے اب وہ بہت  
ہی زیادہ پریشان دکھ رہی تھی۔۔۔

اُسکے یوں جھنجھوڑ کر ہلانے پر عرابیگم ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی اور سامنے کھڑی  
آفیرا کو دیکھ کر ایک دم بے اختیار ہوئی اور ایک دم آفیرا کو اپنی ممتا بھری آغوش میں لیا  
تھا اور بے تحاشہ آنسوؤں بہائے تھے۔۔۔

"میری بچی نہ جانے کس حال میں ہوگی؟ بے بیٹا تو مت جانا اپنی ماں کو چھوڑ کر کبھی بھی  
م میں مر رہی ہوں آنی دیکھ نہ جیرش کہاں پر ہے؟ میرا دم گھٹ رہا ہے م مجھے یہاں  
سے بہت دور لے کر چل یہاں نہیں رہنا۔۔۔

عربا بیگم نے آفیرا کے ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے کہا تھا جبکہ اُنکی سانسیں بہت پھول رہی تھی اور آواز اٹک اٹک کر ادا ہو رہی تھی۔۔۔

آفیرا بہت گھبرا گئی تھی اپنی ماما کی یہ حالت دیکھ کر نے اپنی ماما کے کہے گئے الفاظوں کے مطابق سہارا دے کر انکو اٹھایا اور پھر پانی پلا کر اُنکا دوپٹہ درست کرتی ہوئی گھر کے پاس ہی موجودہ پارک میں لے گئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بڈی بور تو نہیں ہو رہے نہ آپ سب؟ اُس نے سب سے پوچھا تھا

سب نے ہی نہ میں گردن ہلا کر منا کیا تھا۔۔۔



"ویسے آپ سب مجھے جانتے ہی ہو گے.. اگر نہیں جانتے تو میں کروادیتی ہوں خود کا تعارف آپ سب سے۔"

"میں ہوں انوشے جرّار ہمدانی جو کبھی انوشے شائستہ ہوا کرتی تھی۔۔"

میری زندگی دوستوں کے درمیان گزری ہے میرے دوست میرے خود کے خون کے رشتے تھے ماشا اللہ ہر قدم پر میرا ساتھ دینے والے جہاں میری آنکھ سے آنسوؤں گزرتا وہ سب اپنی زندگی واردینے کو رہتے اللہ سب کو ایسے دوست عطا کریں آمین

"چلے میں بھی آپ سب سے کچھ پوچھتی ہوں، تو

کیا آپ سب بتائے گے؟ اُس نے ایک نظر سب پر ڈالی تھی جس کا جواب توقع کے

مطابق ہاں میں ہی ملا تھا۔۔۔

"آپ سب کی زندگی میں دوستی کیا معائنے رکھتی ہیں؟ سوال کی لڑی میں الفاظوں کے موتی پہناتے ہوئے اُس نے سب کے جانب دیکھا تھا۔۔۔



"دوستی!!"

"دوستی پانچ لفظوں کی ایک لڑی ہے

د=دل اور دعا سے

و=وعدہ اور وفا سے

س=ساتھ اور سچائی سے

ت=تحفظ اور تسلی سے

ی=یاد اور یقین سے

"یہ پانچ موتی جب ایک ساتھ ایک مضبوط دھاگے میں ڈالا جاتے ہیں تو دوستی لفظ بنتا ہے اور یہ لفظ اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ جب دنیا ساتھ چھوڑ دیں اور ہم ٹوٹ کر بکھرنے کو ہوتے ہیں جب یہ لفظ اپنی طاقت دکھاتا ہے اور سچ میں ٹوٹے ہوئے کو اس طرح سمیٹتا ہے کہ کبھی پھر بکھرنے نہیں دیتا۔"

وہ ایک ٹرانس میں بول رہا تھا جبکہ سب اسکو بہت غور سے سُن رہے تھے جیرش نے اس شخص کو اب دیکھا تھا۔۔۔

کالے رنگ کی شرٹ اور اُس پر جینز پہنے ایک حات میں قیمتی واچ پہن رکھی تھی بھری  
بھری بیئر ڈاُسکے حسن کو اور نکھار رہی تھی وہ بہت ہی خوبصورت پرسنالٹی رکھتا تھا اور وہ  
بولتے ہوئے تو ماشا اللہ!!

وہ بول رہا تھا۔



"دوست ایک ایسا چور ہوتا ہے

جو آنکھوں سے آنسوؤں

چہرے سے پریشانی

دل سے مایوسی

اور زندگی سے درد چُرا لیتا ہے

وہ اسکو یوں بولتے ہوئے بہت غور سے کئی لمحہ تک دیکھتی رہی پھر جلد ہی اُس نے  
اپنی نظروں کا زاویہ بدلہ تھا اور اپنی نظریں جھکالی تھی اور یہ کرتے ہوئے سمعان احمد  
نے بھی دیکھی تھی۔۔۔

ہلکی سی مسکراہٹ اُسکے چہرے کو چھو کر گزری تھی اور پھر اس نے ایک شاعری پڑھنا  
شروع کی  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تیری دوستی کی تعریف زبان پہ آنے لگی

تجھ سے دوستی کر زندگی مسکرانے لگی

یہ میری دوستی تھی یا تیری اچھائی

کہ میری ہے سانس سے تیرے لیے دعا آنے لگی،،





اُسکی فر فر چلتی زبان کو بریک تو جب لگی تھی جب سمعان نے اُسکی کمر پر ایک مگلا سید کیا  
تھا۔۔۔

آںںں!!! بے رحم انسان الہا پوچھے گا تجھے وہ اپنی پیٹھ کو مسلتے ہو ابولا تھا۔۔۔

دور کھڑے منہال نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور بے اختیار اسکو اپنا اور  
صرفان کے ہونے والے واقعہ یاد آئے تھے۔۔۔

اور وہ تینوں کو دیکھتے مسکرا دیا تھا۔۔۔

واقعی دوستی جیتنا خوبصورت رشتہ کوئی نہیں ہوتا چاہے دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو  
لیکن اپنی خوشبو ہر طرف پھیلا دیتا ہے۔۔۔



exactly!! human is not alone in the presence  
of a friend

"بالکل !! دوست کی موجودگی میں انسان تنہا نہیں ہوتا۔

انوشے نے سمعان کو سراہتے ہوئے کہا تھا۔۔ ایک بار پھر پورا انڈیا ٹریڈ یوم تالیوں سے  
گونج اٹھا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---

وہ حیدرآباد آچکا تھا اپنی دوست کی مدد سے پہلے ہی اُس نے ایک ہوٹل میں روم لے لیا  
تھا۔۔۔

وہ روم میں آتا اپنا سامان ایک طرف رکھ کر وہیں سر تھام کر بیٹھ گیا۔۔۔

درد سے پھٹنے کو تھا آنکھیں لال سُرخ ہو گئی تھی جبکہ باڈی بہت ہی کمزور نظر آ رہی تھی۔۔۔

وہ یہاں سب کچھ چھوڑ کر صرف اپنی بہن کی حفاظت کرنے کے لیے آیا تھا وہ بہن جو اسکو ہر رشتے میں سب سے عزیز تھی۔۔۔

تبھی اُسکا موبائل واٹس ایپٹ ہوا اُس نے ایک طرف رکھے موبائل کی طرف دیکھا جہاں الہام کالنگ لکھا نظر آ رہا تھا۔۔۔

اُس نے جلدی سے کال اٹھالی اور کان سے لگتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"السلام وعلیکم یار.."

دوسری جانب سلام کا جواب دیا گیا تھا

الہام: وعلیکم السلام

عامر: "کیسا ہے تُو؟"

الہام: الحمد للہ میں ٹھیک!! "تو کہاں ہے؟"

عامر: ہاں یار میں حیدرآباد میں ہوں، وہ اکتائے لحظے میں بول رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عامر: "کچھ پتہ چلا؟ اُس نے پوچھا۔۔"

الہام: نہیں یارا بھی کچھ نہیں پتہ چلا خیر یہ بتہ کل سے یونیورسٹی چل رہا ہے نہ؟

عامر: ہم جاؤں گا اپنی سٹڈی کا حرج نہیں کرنا یار۔۔۔ اُس نے کہا تھا

الہام: ٹھیک ہے پھر میں کل صبح تجھے پک کر لوں گا۔

اوکے یہ بول کر عامر نے کال کاٹ دی تھی اور ایک گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا

ایک وعدہ وہ کر چکا تھا خود سے جو غلط ہو رہا ہے اسکو وہ ٹھیک کر کے رہے گا وہ کچھ غلط  
نہیں ہونے دے گا۔۔۔۔

"تعارف بہت چھوٹا سا ہے لیکن زندگی کے لیے سب سے منفرد اور میری زندگی ہے

مجھے عالیہ زیشان مجتبیٰ کہتے ہیں نہ کوئی تحریر سناؤں گی نہ کوئی تقریر دوں گی میں  
صرف ایک پوسٹری بولوں گی

"پھر ذہن میں ہریالی ہوگی،

جب مایوسی کا اندھیرا غروب ہوگا،

جب اداسی کی شام غروب ہوگی،

جب امید کی روشنی اندھیرے کی روشنی سے چمکے گی،

تب ذہن میں ہریالی ہوگی،

جب مصیبتوں میں بھی آپ مسکرائیں گے اور میلے کاگانا گائیں گے،

جب غموں پر خوشی کی بحالی ہوگی،

تب ذہن میں ہریالی ہوگی وقت کسی کے رکنے سے بھی نہیں رکتا، رکنا نہیں،

آپ مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے بھی چلتے رہتے ہیں،

جب آپ مصیبتوں کے سمندر میں غوطہ لگائیں گے،

تب زندگی کی رونق منفرد ہوگی،

پھر وہاں ہریالی ہوگی آپ کے دماغ ذہن کے لیے فتوحات ہیں،

ذہن کی شکستیں ہیں،

زندگی میں صرف امیدوں کی مدد سے سجاوٹ ہوگی،

جب ذہن جوش و خروش سے بھرپور ہوگا اور جسم بیماریوں سے پاک ہوگا،

تب ہریالی ہوگی

جب آپکو اپنوں کے درمیان خوشی ملے گی

تب ہریالی ہوگی

جب آپکو کوئی ایسا ملے گا جو زندگی کو حسین بنا دے گا

تب ہریالی ہوگی

پھر کوئی چاہ آپکی باقی نہیں رہے گی

زندگی میں صرف ہریالی ہی ہوگی

از خود

"میں جانتی ہوں زندگی میں دوسروں کو یہ بول دینا کہ تجھ سے کام لو یہ کام ہو جائے

وہ ہو جائے گا ایسا دوسروں کو بول دینا آسان ہوتا ہے، دوسروں کو اپنی تقریر سنا دینا بھی

آسان ہوتا ہے

لیکن تحمل کرنا بھی تو آسان نہیں ہوتا، ہم اُس شخص کی اذیت کو نہیں جانتے اُس اور  
 بیٹے ہوئے درد کو محسوس نہیں کر سکتے تو کیسے ہم تحمل کرنے کا بول دیتے ہیں اور ویسے  
 بھی کسی کے ایسا بولنے صبر نہیں آتا اور بھی زخم تازہ ہوتے

تحمل تو اللہ عطا کرتا ہے انسان کو خود بخود صبر آجاتا ہے۔۔۔

پر پھر بھی ہم اُس شخص کو اپنے الفاظوں سے حوصلہ دے سکتے ہیں اسکو جینے کی ایک اُمید  
 دیکھا سکتے ہے اُسکی اذیت کو ختم تو نہیں کر سکتے لیکن کم ضرور کر سکتے ہیں اور اس  
 پوٹری میں ایسا ہی بولا ہے میں نے۔۔۔

اُمید کرتی ہوں آپ سب کو ہمارے سب کے الفاظوں سے کچھ نیا ہی جاننے کو ملا ہوگا  
 اور پسند بھی آیا ہوگا۔۔۔

اللہ سے ہم سب کی دعا ہے کہ آپ سب اپنے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے آمین

!!!

"آل دابیسٹ بڈی.."

یہ بول کر وہ سب اسٹیج سے اتر گئے تھے۔۔

سب نے پارٹی خوب انجوائے کی تھی یہ دن سب کی زندگی کا ایک خوبصورت دن بن کر یادوں میں بس گیا تھا نہ بھولنے والی یادیں بن گیا تھا۔۔۔

وہ سب جا چکے تھے زندگی کی ایک نئی صبح سب کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

موسم آج بہت خوشگوار تھا ہلکی ہلکی دھوپ تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں فضاء میں چل



رہی تھی صبح کے گیارہ ہو رہے تھے اسکو آج یونی میں ایک مہینے سے زیادہ ہو گیا تھا۔۔

اس بیچ وہ وقت وقت پر اپنی لیے پارٹ ٹائم جو ب بھی ڈھونڈ رہی تھی کیونکہ اسکو جو ب کی بہت ضرورت تھی۔۔۔

وہ ابھی ابھی لیکچر لے کر آئی تھی اب اُسکا ارادہ گراؤنڈ میں بیٹھ کر اسائنمنٹ تیار کرنے کا تھا آج سارہ بھی یونی نہیں آئی تھی کیونکہ وہ اپنے کزن کی شادی میں لکھنؤ گئی ہوئی تھی اور شاید تین چار دن اور نہ آئے۔۔۔

بلیک اپڈاؤن قمیض پر لونگ اسکرٹ پہنے گلے میں مفلر ڈالے بالوں کا سمپل سا جڑا بنا رکھا تھا جن میں سے کچھ آوارہ بال آگے آتے اور وہ کوفت کے ملے جلے تاثرات سجائے انکو اپنی مخروطی انگلیوں سے پیچھے کو کر دیتی اور پھر سے اپنی اسائنمنٹ بنانے کے لیے جھک جاتی۔۔

اسکو پندرہ منٹ سے زیادہ ہو گئے تھے ایسے ہی اس بیچ ایک بات بھی اُس نے ادھر ادھر  
نظر نہیں ڈالی تھی۔۔۔

وہ بیٹھی اسائنمنٹ بنا رہی تھی جب شایان اُسکے پاس آتا دھڑام سے وہیں پر بیٹھ گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"ہائے خوبصورت گرل!!"

وہ اب اُسکی ایک بک کو اٹھاتے ہوئے اُسکے صفحہ پلٹتا ہوا بولا۔۔۔

اُس نے ایک نظر اسکو دیکھا اور پھر سے اپنے کام میں لگ گئی۔۔۔

"ویسے خوبصورت گرل... تم اتنا کیسے پڑھ لیتی ہو؟"

"مسٹر شایان!! پہلے تو میری مرضی میں پڑھائی کروں یا کچھ اور آپ ہوتے کون ہے مجھ سے سوال کرنے والے؟ اور دوسری آپ نے کس خوشی میں مجھے تم کہا ہے؟

وہ گھورتے ہوئے اُس سے بولی چہرے سے کوفت خوب عیاں ہو رہی تھی۔۔۔

"یار ایک تو تم لڑکیاں قسم سے مطلب بندے پر ایک سوال کا جواب دیا نہیں جاتا کہ دوسرا بھی پوچھ بیٹھتی ہو اُس کا انداز ایسا تھا کہ جیرش کہا تو سنجیدہ تھی اور اب اُسکی اس ڈرامائی انداز کو دیکھ کر اسکو اپنی ہنسی کنٹرول کرنا بہت مشکل لگ رہا تھا۔

"پھر آپ لوگ کرتے ہی ایسا کام کیوں ہو؟ اُس نے سنجیدہ تاثرات سجائے پوچھا۔

"بس کیا کریں؟.. عادت سے مجبور، نہیں نہیں...!! بلکہ محبت ہی اتنی ہے کہ

چھوڑنے کو دل ہی نہیں چاہتا.. اُس نے ایک ڈائری کو اٹھاتے ہوئے کہا تھا جبکہ جیرش اسائنمنٹ پر جھکی ہوئی اُسکی بکواس سے بھرے لطفی سن رہی تھی۔۔۔

وہ صفحہ کوالٹ پلٹ کر دیکھنے لگا بلاشبہ بہت ہی خوبصورتی سے لکھا ہوا تھا۔۔ صفحہ پلٹتا اور ایک نظر دل کر دوسرا کھول دیتا جب اُسکی ایک صفحہ پر انگلیاں ٹھہر سی گئی تھی ایک نظر سامنے بیٹھی جیرش پر ڈالی اور پھر ڈائری میں جو لکھا ہوا تھا اسکو پڑھنے لگا تھا یہ کوئی پوئٹری تھی۔۔۔



"مشکلات ہی مشکل نہیں ہوتی

جب اپنوں کے رویہ مشکل سے بڑھ کر لگنے لگاتے ہیں

یوں تو سب ہی خوش ہوتے ہے زندگی میں

لیکن ظاہری خوشی بھی کوئی خوشی ہوتی ہے کیا۔۔؟

کہنے کو سب اپنے ہے

لیکن دیکھا جائے تو خود کی پر چھائی بھی اپنی نہیں

زندگی میں تحمل بول دینا آسان ہے

لیکن تحمل کرنا مشکل

ایسے ہی تحمل نہیں آجاتا

ایسے ہی یہ عشق نہیں کہلاتا

اسکے لیے تو قربانیاں دینی پڑتی ہے

تبھی تو یہ راستہ تحمل عشق کی منزل طے کرتا ہے

از خود

”

ماشاء اللہ!!! کافی اچھا لکھ لیتی ہو بھی شایان نے ایک اور صفحہ کو پلٹنا چاہا تھا جب حیرش

نے اُسکے ہاتھ سے ڈائری چھین لی تھی۔۔۔

اور غصے سے اسکو دیکھتی چلائی۔۔۔

"کس سے پوچھ کر آپ میری چیزوں کے ساتھ چھیڑ خانی کر رہے ہیں میسرز نام کی کوئی شے ہے بھی کہ نہیں آپ میں؟... آئندہ میرے سامان کو ہاتھ بھی مت لگانا ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا اینڈر سٹینڈ؟....."

وہ انگلی سے اسکو وارن کرتی اپنا سامان غصے سے بھرنے لگی تھی آواز اتنی تیز تھی کہ اس پاس کے سٹوڈنٹ بھی اسکی آواز کو سن کر وہاں اکھٹا ہو گئے تھے۔۔۔

"ارے اس میں اتنا غصہ ہونے کی کیا بات ہے ایک ہی.... ابھی اُسکی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی جب جیرش نے اُسکی بات کو کاٹتے ہوئے بولی دیا۔۔۔"

"مطلب کسی کے بھی سامان کے ساتھ چھیڑ خانی کر لو چاہے پھر وہ سامان پر سنل ہی کیوں نہ ہو؟ اور بندہ عنصہ بھی نہ کریں..... اب وہ باقاعدہ بہت ہی زیادہ غصے میں نظر آ رہی تھی۔۔۔۔"

یونی کے سارے سٹوڈنٹ کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے بلکہ لطف اندوز ہو رہے



میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کا ایک لڑکا جس کا اس یونی میں دوسرا سال تھا وہ ان تینوں کو بہت اچھے سے جانتا تھا یہ تینوں ہی تو تھے جنہوں نے اُسکی خوب ہیلپ کی تھی

جب اُس نے شایان کے اوپر کسی لڑکی کو بھڑکتے دیکھا تو وہ سرپٹ سمعان کی کلاس روم کی طرف بھاگتا ہوا گیا تھا۔۔۔

سمعان کچھ نوٹس تیار کر رہا تھا جب اُسکے پاس کریم بھاگتا ہوا آیا تھا۔۔۔

سمعان نے نوٹس پر سے نظر ہٹا کر کریم کو دیکھا اور پریشانی سے کھڑا ہوتے ہوئے پوچھا

"کریم تم یہاں خیر تو ہے سب اور تم؟ وہ کچھ بولتا جب کریم اٹک اٹک کر اُکھڑی ہوئی سانس کے ساتھ درمیان میں ہی بولا۔۔۔

"بھائی بھائی!! اُسکی سانسیں اٹھل پٹھل ہو رہی تھی بھاگنے کی وجہ سے... اسکو بولنے میں بھی دشواری ہو رہی تھی۔۔۔



"کیا ہوا کریم!! ایسے اسکو دیکھا تو سمعان نے پریشانی سے اسکو دیکھتے پوچھا۔۔

ب بھائی! وہ شایان.. بھائی..؟ وہ زور زور سے سانس لینے لگا۔۔۔۔

"ریلیکس کریم اچھا پہلے پانی پیو پھر بتانا.. سمعان نے اسکو ریلیکس کرنے کا بولتے ہوئے پانی کی بوتل پکڑائی تھی۔۔۔۔

کریم نے بوتل کو لے کر ایک ہی سانس میں پانی پیا اور لمبی سانس کھینچ کر تھینک یو بولتے ہوئے بوتل سمعان کو واپس پکڑائی تھی۔۔۔۔

سمعان بوتل کو ایک طرف رکھ کر پوری طرح متوجہ ہوا اور بولا۔۔۔

”ہممم اب بولو کیا ہوا ایسے کیوں ہامپ رہے تھے؟“

بھائی.....!! شایان بھائی کے اوپر کوئی لڑکی بہت بڑی طرح چللا ہی ہے اور ساری

یونی کھڑی تماشہ دیکھ رہی ہے



اُس نے بتایا تو سمعان جلدی سے گراؤنڈ میں گیا تھا۔۔

سامنے اور کوئی نہیں بلکہ سارہ کی فرینڈ جیرش تھی۔۔۔

اسکو دیکھ کر وہ سب کچھ ہی تو بھول گیا تھا اس پاس کچھ بھی اُسکے علاوہ اُسکی نظر نہیں آرہا

تھا۔۔۔

کئی لمحہ تک وہ اسکو دیکھتا رہا پھر ایک دم ہی جیرش کی چلاتی آواز پر وہ اپنی حقیقی دنیا میں  
 واپس آیا تھا اور یوں اُسکی جان سے پیارے دوست جیسے بھائی پر چلاتے ہوئے دیکھا تو  
 اُسکی آخری بات کو سن کر اُسکو غصہ ہی تو آ گیا تھا

اوہ مس!! جب سامان پر سنل تھا تو گھر پر رکھنا تھا یہاں کھلے عام کیوں لے کر منڈرا رہی  
 ہو... کرخت لہذے میں بولتا سب کو اپنی طرف متوجہ کر گیا تھا، اُسکے چہرے سے  
 غصہ جھلک رہا تھا سب ہی اُسکے غصے سے واقف بھی تھے.. اب سب کا دھیان سمعان  
 احمد پر تھا۔۔۔

اس آواز پر وہ پلٹی اور سامنے کھڑے اس مغرور شخص کو دیکھتی ہی رہ گئی تھی گرے  
 رنگ کی شرٹ اور بلیک رنگ کی جینز پہنے بالوں کو سیٹ کیے ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی شیو  
 میں وہ یہاں کے سب لڑکوں میں بہت الگ سا سب کو اپنی طرف متوجہ ہونے پر مجبور کر

رہا تھا کم از کم جیرش کو تو یہ ہی لگا کیونکہ جب وہیں اس شخص کو دیکھ کر اُسکی شخصیت میں  
جکڑ جاتی تھی۔۔۔

دونوں کی نظریں ٹکرائی اور سمعان احمد کی ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولی تھی بلکہ اس شخص کے سامنے اُسکی ہمت ہی نہیں ہوئی بولنے کی وہ  
خاموشی سے اپنا سامان اٹھاتی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

اور سمعان احمد کی نظروں نے اُسکا دور دور تک پیچھا کیا تھا۔۔۔

جب وہ آنکھوں سے او جھل ہو گئی تو وہ سب کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"یہاں کوئی فلم کی شوٹنگ ہو رہی ہے کیا؟ جو آپ سب یہاں کھڑے اسکو دیکھ رہے ہیں... اُسے سب کو گھورتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔"

اُسکا یہ بولنا تھا کہ سب اپنے اپنے کام پر لگ گئے تھے۔۔۔

وہ بھی اب شایان کی طرف متوجہ ہوا جو کھڑا ہوا دانتوں کی نمائش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"بند کر اپنے یہ کیڑے لگے دانتوں کی نمائش کرنا... اور یہ بتہ تو نے اسکو کیا کہا تھا؟ جو وہ یوں بھڑک رہی تھی تجھ پر۔۔۔۔۔"

وہ غصے سے اسکو ایسے گھور رہا تھا جیسے ابھی اسکو کچا چبا جائے گا۔۔۔۔۔

"یار ایسے مت گھور پلینز مجھے بہت شرم آرہی ہے، وہ چہرے کو دونوں ہاتھوں سے چھپاتا  
ہو ابولا جبکہ سمعان کا تو پیارا ہی ہائی ہو گیا تھا۔۔۔"

"تجھ سے کیا پوچھ رہا ہوں میں ایک بار کی سمجھ نہیں آتی ہے کیا وہ چلاتے ہوئے بولا  
غصہ اتنا تھا اسکو کہ ابھی شوٹ کر دیں..."

زندگی میں یہ پہلی بار تھا جو سمعان احمد شایان خان پر چلایا تھا ایسا کبھی نہیں ہوا تھا پھر  
بات کتنی بھی بڑی کیوں نہ ہو.....

"اتنا غصہ کیوں ہوتا ہے یار!! شایان ابھی بھی اسکو مذاق میں لے رہا تھا۔"

"تجھے ایک بار کی سمجھ نہیں آتی کیا؟ کیا پوچھ رہا ہوں میں تجھ سے کہ وہ تجھ پر چلا کیوں  
رہی تھی۔؟"

"یار چھوڑ نہ کوئی ایسی بات وہ کچھ بولتا کہ سمعان کا ہاتھ اٹھا اور شایان کے چہرے پر لگا

--

چٹاخ خ خ .....!!!

آئندہ میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں ہے وہ بولتا وہاں سے غصے سے تن فن کرتا  
چلا گیا تھا

اور شایان !!

شایان تو بس اسکو دیکھتا گالوں پہ ہاتھ رکھیں کئی لمحوں تک یوں ہی کھڑا رہ گیا تھا۔۔۔

آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔۔۔

اسکو اب جیرش سے نفرت محسوس ہونے لگی تھی شایان خان پہلی بار کسی چیز کو سنجیدگی اور دماغ سے سوچ کر کوئی فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔



”کیا چل رہا تھا شایان کے دماغ میں؟ وہ کیا کرنے والا تھا آخر؟“

وہ کوئی بھی لیکچر لیے بغیر گھر آگئی تھی اسکو اب خود پر بہت غصہ آرہا تھا کہ کیوں اُس نے شایان کو بُرا بھلا کہہ ڈالا اب اسکو پچھتانا ہو رہا تھا اور کہیں نہ کہیں وہ خوف زدہ بھی تھی



پورا دن ہو گیا تھا اُسکی یوں ہی وہ پریشانی سے گھری ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی کسی  
 بھی چیز میں اُسکا دل نہیں لگ رہا تھا ایسا تو کبھی نہیں ہوا تھا اُسکے ساتھ ایسا رویہ تو اُس نے  
 کبھی اختیار نہیں کیا تھا جو آج شایان کے ساتھ کر گئی تھی۔۔۔

"اُسکا دل اب بہت گھبرانے لگا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ بہت بُرا ہونے والا ہے پر کیا؟  
 وہ سوچنے سے قاصر تھی۔۔۔"

جب اسکو سکون نہیں ملا تو وہ تین چار نیند کی گولیاں لے کر وہیں پر سو گئی۔۔۔۔

کالی گہری سیاہ رات میں دور آسمان میں چمکتے چاند کی روشنی اس اندھیرے کو ختم کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی ہر جگہ خاموشی کا راج تھا ہر جانب اندھیرا خاموشی اور اس خاموشی کو چیرتی کتوں کے بھونکنے کی آوازیں لگاتار بڑھتی جا رہی تھی۔۔

وہ ایک دم جھٹکے سے اٹھی سانسیں پھولنے لگی تھی وہ لمبے لمبے سانس لیتی اندھیرے میں کچھ تلاش کرنے لگی لیکن اسکو کچھ بھی ہاتھ نہیں لگا تو وہ بیڈ سے اٹھنے ہی لگی تھی جب اُسکا ہاتھ کسی نے اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔

وہ اپنے ہاتھ کو کسی گرفت میں محسوس کرتی ایک دم گھبرا گئی ماتھے پر ننھی ننھی پسینے کی بوندیں چمکنے لگی تھی کھڑکی سے آتی ہلکی سی چاند کی روشنی میں وہ بوندیں خوب چمک رہی تھی۔۔۔

وہ پلٹ کے دیکھنا چاہتی تھی لیکن ہمت نہیں کر پائی دیکھنے کی اسکو پہلا خیال جو آیا تھا وہ  
تھا

سعد احمد کا....

"اور یہ ہی خیال جان لیوا تھا اُسکے لیے وہ گھبراتے ہوئے بولنے کی کوشش کرنے لگی  
تھی لیکن آواز تھی کہ حلق سے ہی نہیں نکل رہی تھی بڑی مشکل سے وہ بولنے کی ہمت  
کر پائی تھی۔۔۔

"ک ک کون ہے؟ پچ چھوڑو میرا ہاتھ، ت تم کون ہو؟ اُسکے حلق سے اٹک اٹک کر  
آواز بمشکل ہی نکل رہی تھی۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا تم وہاں سے آ جاؤ گی تو میں تمہیں ڈھونڈ نہیں پاؤں گا؟ میں سعد احمد ہوں

جہاں سے تمہاری سوچ چھوڑنا سوچتی ہے نہ وہاں سے میں سوچنا شروع کرتا ہوں۔۔۔

"مچھلی ہاتھ میں آجائے اور میں اسکو کھانا نہ بناؤں یہ تو بہت بڑی بیوقوفی ہوئی نہ؟"

سعد صاحب نے یہ کہتے ساتھ ہی اُس کا ہاتھ اپنی طرف خینچا تو ایک دم پیچھے کی طرف بیڈ پر جا گری تھی۔۔۔

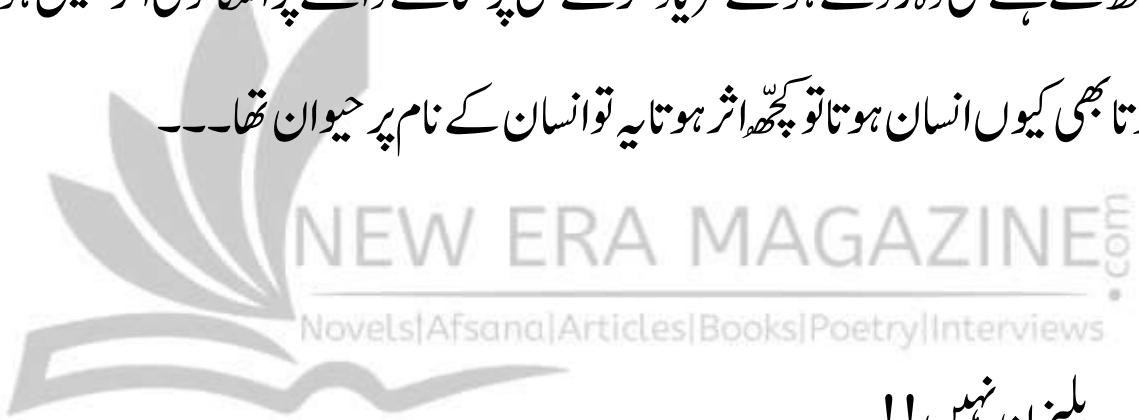
"آااا!! وہ چلا ہی تو گئی تھی رات کے اس پہر ہلکی آواز بھی بہت تیز گونجتی ہے پھر یہ تو چیخنے چلانے کی آواز تھی۔۔۔"

"شششش!! اس چیخ کا گلاسعد صاحب نے گھونٹا تھا اپنا ہاتھ رکھ کر

"بلکل چپ ایک آواز بھی نہیں ورنہ تم جانتی ہو میں کیا کر سکتا ہوں؟ اب وہ آہستہ  
لیکن غصے سے گرائے تھے۔۔۔"

اور پھر اپنا ہاتھ اُسکے منہ پر سے ہٹایا تھا۔

ہاتھ کے ہٹتے ہی وہ روتے ہوئے فریاد کرنے لگی پر سامنے والے پر اُسکا کوئی اثر نہیں ہوا  
ہوتا بھی کیوں انسان ہوتا تو کچھ اثر ہوتا یہ تو انسان کے نام پر حیوان تھا۔۔۔



"پ پلین نہیں!!"

وہ روتے ہوئے خوف زدہ لحظے میں بولی۔۔۔

اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا ظاہری بھی اور ذہنی بھی ہر سوں تاریکی چھائی جا رہی تھی اور اس  
تاریکی میں اُسکی گھٹی گھٹی سسکیاں بھی اس تاریکی کا حصہ بن رہی تھی۔۔۔

رات کے بارہ ہو رہے تھے کالی سیاہ رات میں چمکتے چند کی روشنی میں ایک وجود چلتا ہوا  
 ایک گھر کے سامنے رُکا آس پاس نظریں دوڑاتا ہوا اُس نے آہستہ آہستہ سے گیٹ کھولا،  
 پھر سے اُس نے ایک نظر اپنے پیچھے پلٹ کر دیکھا تھا ہے طرف سے تسلی کرتے ہوئے وہ  
 اندر کی طرف بڑھ گیا لان میں آکر اُس نے اپنے موبائل کی ٹوریچ آن کی تھی اور پھر  
 چاروں جانب دیکھ کر محتاط انداز میں کچن کی لان میں کھلنے والی کھڑکی کی طرف بڑھ گیا

وہ کچن کی کھڑکی کے پاس آکر رُکا ہلکے سے کھڑکی کو کھولا تو وہ آسانی سے اندر کی طرف  
 کھلتی چلی گئی تھی۔۔

وہ شکر ادا کرتا ہوا کھڑی سے اندر کی جانب کود گیا، اندر قدم رکھتے ہی اُسکی بلکل گھپ  
اندھیرا ملا تھا اب اُسکی کچھ بھی نہیں دکھ رہا تھا اور وہ ٹارچ جلا نہیں سکتا تھا۔

اے میرے رب اتنا اندھیرا...!!! وہ اپنی آنکھوں بند کرتے کھولتے ہوئے خود سے ہی  
بڑبڑایا ٹارچ جلانے کا خطرہ وہ مول نہیں لے سکتا تھا۔

"کیا کروں کیا کروں؟؟ وہ سوچتا رہا سوچتا رہا جب اُسکی نظر چاند کی روشنی میں نہائے  
ہوئے لائٹ پر گئی تھی وہ جلدی سے آگے کو بڑھا تھا اور لائٹ کو اٹھاتے ہوئے تصور میں  
السا کا شکر ادا کرتے ہوئی اُسنے لائٹ جلا یا۔۔۔"

اب لائٹ کی روشنی اتنی تھی کہ وہ آسانی سے اپنے قدم آگے رکھ سکتا تھا وہ دھیرے  
دھیرے آگے بڑھ رہا تھا تبھی اسکو کسی نامانوس آواز میں کسی لڑکی کی چلانے کی آواز  
سنائی دی تھی۔۔۔

وہ ایک دم وہیں کہ وہیں رک گیا اور آواز کے تعاقب میں دیکھا۔۔

"یہ آواز کیسی تھی؟ خود سے ہی پوچھا گیا...." آواز تو یہیں اس طرف سے ہی آرہی ہے ".... اُس نے سوچا۔۔

"چل دیکھتے ہے".... وہ اب آگے کی طرف بڑھ گیا تھا وہ لاؤنج اور کچن کے درمیان میں تھا جب اسکو گھٹی گھٹی سسکیاں سنائی دی تھی۔۔

اور پھر ایک دن سے ہر جگہ خاموشی برپا ہو گئی تھی۔۔۔۔

"آج میں اپنے شکار کو یوں ہی نہیں جانے دوں گا یہ کہتے ساتھ ہی وہ جیرش کی طرف



بڑھے اس نے اپنے آس پاس بچانے کے لیے اندھیرے میں کچھ تلاش میں ہاتھ مارا اور  
یہ السکار حم تھا کہ اُسکے ہاتھ میں کچھ نوکیلی سی چیز لگی تھی اُس نے آؤدیکھانہ تاؤ اپنے  
نزدیک آتے اس ادھیڑ عمر شخص کے پیٹ میں خوب تیزی سے چبھا ڈالی۔۔

آہہ.....!!!

ایک دم وہ پیچھے کو ہٹتا ہوا اپنے پیٹ کو پکڑ کر بیٹھ گیا تھا اور اس موقع کہ فائدہ اٹھاتے  
ہوئے اُس نے جلدی سے باہر کودوڑ لگادی۔۔

وہ ابھی لاؤنج میں ہی آئی تھی کہ اُسکی ٹکڑ کسی سے ہوئی تھی ٹکڑ لگتے ہی اُسکی آنکھیں  
چکرانے لگی تھی زبان سے ایک چیخ بلند ہوئی اور وہیں بیہوش ہو کر گر گئی تھی۔۔

وہ اب صحیح معنوں میں پریشان ہو گیا تھا جہاں تک وہ جانتا تھا یہاں جیرش کے علاوہ کوئی  
اور نہیں رہتا تھا۔۔

"پھر یہ سسکیوں کی آواز کس کی تھی؟ وہ سوچنے پر مجبور تھا اسکو یوں ہی سوچتے ہوئے پانچ منٹ ہو گئے تھے لیکن سوچ تھی کہ بڑھتی ہے جا رہی تھی۔۔۔"

تبھی گیٹ کھلنے کی آواز آئی تھی اور پھر کسی کے قدموں کی آواز اسکو محسوس ہوئی وہ چھپنے کے لئے جیسے ہی لاؤنج کی طرف بھاگا تھا کہ..... کسی سے اُسکی بہت تیز ٹکڑھ ہوئی اور ایک چیخ کے ساتھ وہیں پر بیہوش ہو گئی تھی۔۔۔

وہ بہت زیادہ گھبرا گیا کیونکہ کبھی ایسا اُسکے ساتھ نہیں ہوا تھا اور آج ہوا تو اُسکے ہاتھ پیر ہی پھول گئے تھے۔۔۔

"یا اللہ یہ یہ کیا؟ وہ آسمان نہیں نہیں گھر کی چھت کی طرف دیکھتا ہوا اللہ کو یاد کرنے لگا تھا اپنا چہرے پر رونے صورت بناتے ہوئے وہ اُس نادکھنے والے وجود کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا کنڈیشن اُسکی ایسی تھی کہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی کھو بیٹھ تھا۔۔۔"

"اللہ تعالیٰ میری ہیلپ کر دیں پلرز پھر کبھی نہیں سوچوں گا ایسی حرکت میں بارے میں سوچنا تو دور، دور دور تک ذہن میں بھی نہیں لاؤں گا بس اب میری ہیلپ کر

دیں پلز!!! وہ ہاتھ جوڑے چھت کی طرف دیکھتے بڑبڑایا تھا۔۔۔

"اللہ جی دیکھو میں دس بار استغفر اللہ بھی پڑھوں گا جو آپ کہے گے وہ بھی کروں گا دس روپے مسجد میں بھی دے دوں گا پلز میری ہیلپ کر دو وہ اللہ سے بالکل ایسے بات کر رہا تھا جیسے چھوٹا بچہ اپنی ضد کرتا ہے اپنی ماں سے اور ماں بچے کو دیکھ کر اُسکی باتوں کو سن کر مسکرا کے اُسکی بات مان لیتی ہے ایسے ہی وہ بھی اللہ تعالیٰ سے فریاد کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اُسکی سن لے تھی۔۔۔"

سچی ایسی حرکتیں ہم کرتے ہے اور پھر انہی حرکتوں پر ہم ہنستے بھی ہے کتنا سوہنار ب ہے نہ ہمارا..؟؟ مطلب اپنے بندے کی ان حرکتوں پر ضرور مسکراتا ہوگا کہتا ہوگا کہ بھئی دیکھو یہ ہے میرا سمجھ بندہ کتنی جلدی گھبرا گیا ہے کتنا خوف ہے اس میں میرے حوالے سے میں ضرور اسکی ہیلپ کروں گا اور ضرور اسکی یہ مشکلات کو ختم کرا سکی دعا پر کن بول دوں گا۔۔۔

ماشاء اللہ....!!

پھر ایک دم سے اُس نے اپنی پینٹ کی جیب میں سے موبائل نکال کر ٹارچ آن کی تھی اور اس وجود پر روشنی ڈالی یہ کوئی لڑکی تھی دھیرے دھیرے پیروں کی طرف سے چہرے کے جانب کا سفر کیا تو اسکو ایک دم شاک لگا تھا وہ اور کوئی نہیں بلکہ جیرش تھی وہ ایک دم سے اُسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ کر موبائل کو فرش پر رکھا تھا اور جھکتے ہوئے اُسکے چہرے کو ٹھپ ٹھپانے لگا تھا پہلا لفظ جو زبان سے نکلا تھا وہ تھا گڑیاں..

”گڑیاں آنکھیں کھولو پلزمیری جان آنکھیں کھولو...!! اُسکے ہاتھ کانپ رہے تھے زبان بھی لڑکھڑانے لگی تھی جبکہ چہرہ اودھ کے مانند سفید پڑ گیا تھا۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بھرتیا رہنے لگے اسکو یہ وجود ایک دوسری ہی دنیا میں لے گیا۔۔۔



اسکو یہ آواز جانی پہچانی لگ رہی تھی پرا بھی اتنا سوچنے کی اُس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ  
کچھ سوچ سکتا۔۔

وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور لاؤنج کی لائٹ کا بٹن تلاش کرتے ہوئے آن کر دی  
تھی۔۔۔

پورا لاؤنج روشنی سے نہا گیا تھا درمیان میں بیہوش پڑا جیرش کا وجود، دوسری طرف وہ  
شخص کھڑا ایک دم سے روشنی آنکھوں پر پڑنے کی وجہ سے اُسکی آنکھیں۔ چندھی گئی  
تھی۔۔۔

وہ آنکھیں مسلتے ہوئے اُس نے اُس شخص کی طرف دیکھا تھا سامنے کھڑے اُس شخص کو  
دیکھتے ہی اُسکے پیروں سے زمین نکل گئی تھی۔۔۔

اسکو یقین نہیں ہو رہا تھا اُس نے ایک دم سے آنکھیں زور سے موندھی اور پھر کھولی لیکن  
جو حقیقت تھی وہ تو تھی کون جھٹلا سکتا تھا اسکو۔۔۔

آپ.....!! بس وہ اتنا ہی بولا۔۔۔

پھر کے دم سے جیرش کا خیال آتے ہی وہ اُسکی طرف لپکا، اسکو باہوں میں بھرتا باہر کو  
بھاگا تھا۔۔۔۔



ایک نئی صبح طلوع ہو چکی تھی افق پر سورج کی روشنی نے نیا اُجالا کیا تھا آسمان میں  
چہچہاتے پنچھی اپنی نئی اڑان بھر رہے تھے۔۔





اُسکی عزتِ نفس کو ٹھیس پہنچی ہے آج وہ کسی سے نظریں ملانے لائق نہیں رہی اس دن سے وہ ڈرتی تھی اور اس ڈر کی وجہ سے وہ وہاں سے نکل کر آئی تھی لیکن جو قسمت میں ہونا تھا اسکو کوئی بدل نہیں سکتا تھا اور وہ ہونے والا تھا لیکن شاید اُسکے رب کو اُس پر رحم آ گیا اور وہ بچالی گئی تھی۔۔۔۔

سارہ سے اُسکی خاموشی سے بے چین ہو رہی تھی اُس سے اپنی دوست کی یہ خاموشی برداشت نہیں ہو رہی تھی لیکن اس وقت جو حالت جیرش کی تھی وہ چاہ کر بھی نہیں پوچھ پائی۔۔۔۔

ایک دم سے جیرش پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اُسکی چیخیں پورے روم میں گونج رہی تھی سارہ اُسکے یوں رونے پر بوکھلا گئی۔۔

"میں میں مرنا چاہتی ہوں میں نہیں چاہتی زندہ رہنا مجھے اپنے وجود سے خود سے نفرت ہے اس شکل سے نفرت ہے وہ اپنے بالوں کو خینچھتی کبھی اپنے چہرے کو نوچنے کی

کوشش کرتی تو کبھی اپنے ہاتھوں کو بیڈ پر زور زور سے مارنے لگتی وہ اپنے ہوش میں  
نہیں تھی اور سارہ اُسکی یہ حالت دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔۔۔

"سارہ وہ شخص پھر آئے گا وہ میری عزت وہ یہ بول کر زاروں قطار اپنا چہرہ ہاتھوں  
سے چھپا کر رونے لگی۔۔۔"

اور پھر ایک دم بیہوش ہو گئی تھی سارہ کی تو مانو جان ہی نکل گئی تھی، جیری جیری...!  
اٹھو پلرز یاد دیکھ وہ بھی رونے لگی۔۔۔

شایان جو باہر سے کچھ ناشتے کے لیے سامان لینے گیا تھا سارہ کی آواز کو سوں کر جلدی  
سے روم میں آیا۔۔۔ روم کی حالت اور پھر سارہ کا رونا اور جیری کا نڈھال پڑا بیہوش  
وجود اُسکی ساری داستان بیان کر گیا تھا۔

وہ سامان کو وہیں پھینکتا ہوا جیری کی طرف بڑھا اور زور زور سے اُس کا چہرا اٹھپ تھپانے لگا۔۔۔

"جیری جیری...!! سارہ کیا ہوا! بھی تو سو رہی تھی نہ؟ اُسے سارہ کی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

"سارہ نے روتے ہوئے اسکو سب کچھ بتا دیا تھا جبکہ اُسکے پیروں کے نیچے سے زمین ہی کھسک گئی تھی۔۔۔

"اچھا کچھ نہیں ہو گا تم فکر مت کرو انشاء اللہ ہم سب ہے نہ، میں ابھی ڈاکٹر کو بلاتا ہوں، وہ سارہ کو تسلی دیتا ہوا روم سے باہر نکل گیا تھا اور پھر اُسے ڈاکٹر کو کال کر کے آنے کو کہا تھا۔۔۔۔

جب تک ڈاکٹر نہیں آیا وہ بے چینی سے یوں ہی روم کے چکر کاٹتا رہا

باہر دروازے پر بیل بجی تو وہ جلدی سے گیٹ کی طرف گیا اور دروازہ کھولتے ہوئے  
ڈاکٹر کو اپنے ساتھ لے کر روم میں آیا۔۔۔

ڈاکٹر نے جیرش کو چیک کرتے ہوئے شایان کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

"شایان صاحب ویسے یہ بیہوش کسی اسٹریس کی وجہ سے ہوئی ہے اور انکو بی پی کی  
پر و بلم ہے ہو سکے تو انکو ہر ٹینشن سے دور رکھنے کی پوری کوشش کریں کوئی بات کو لے  
کر یہ بہت زیادہ خوف زدہ ہے۔ ابھی میں کچھ ٹیبلیٹ لکھ دیتا ہوں اور آپ انکو دے دینا  
اور ہاں میں نے انکو نیند کا انجکشن لگا دیا یہ جیتنا سوئے گی انکے لیے بہتر ہوگا۔۔۔ ڈاکٹر  
جاچکا تھا شایان تھکے ہارے انداز میں صوفے پر بیٹھ گیا ایک گہری سوچ اُس پر طاری تھی

---

"کیا شایان جیرش رو ہیل خان کا ساتھ دے گا؟

کیا یہ شایان کی کوئی سازش ہے؟

کون جانتا تھا یہ تقدیر کے کھیل کس کے ساتھ کیا ہوگا کیا نہیں یہ تو تقدیر ہی بتہ سکتی تھی

---



انسان کو وقت کی مار سب کچھ سیکھا دیتی ہے جب زندگی میں کوئی اپنا نہیں رہتا تو راستہ  
زندگی بنا دیتی ہے پھر وہ راستہ اچھا ہو یا بُرا کچھ نہیں پتہ ہوتا بس پتہ ہوتا ہے تو یہ کہ اسکو  
اس معاشرے سے بہت درد ملے ہے اپنوں کے روپ میں ایسے آستین کے سانپ بیٹھے  
ہوئے ہوتے ہیں کہ کوئی پہچان بھی نہیں پاتا۔۔۔

آج ایک ہفتے بعد وہ یونی میں آئی تھی خود کو وہ بہت سمجھا چکی تھی۔۔

اُس نے جیسے ہی پہلا قدم یونی میں رکھا تو سب اسکو ہی بہت عجیب و غریب نظروں سے  
دیکھ رہے تھے بہت سے تو برے برے الفاظ بھی نکل رہے تھے اُسکی ذات کے حوالے  
سے

"یار یہ تو وہی لڑکی ہے نہ؟ کسی لڑکی نے اپنی دوست کو کہا تھا اشارہ کر کے دوسری لڑکی  
نے اُسکی سر تا پا دیکھا تھا اور پھر بولی "ہممم یار یہ وہی لڑکی ہے دیکھنے میں خوبصورت بھی

ہے اور معصوم بھی یار جتنی یہ دیکھنے میں معصوم ہے لیکن اس کے کام تو دیکھو مطلب اتنی عمر اپنے باپ کی عمر....! وہ لڑکی اسکو عجیب نظروں سے دیکھتی لفظ کسائی کر رہی تھی۔۔ وہ انکی بات پر ٹھٹھک کر رہی تھی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے، وہ انکو نظر انداز کرتے آگے بڑھنے لگی جیسے جیسے وہ آگے بڑھ رہی تھی اُسکی ذات کے حوالے سے پوری یونی اُس پرچہ میگوئیاں کر رہی تھی۔۔ تبھی ایک گاڑی کی آواز اسکو سنائی دی تھی سب ایک دم سے اُس گاڑی کی طرف متوجہ ہوئے وہ جھٹکے سے ایک طرف ہوئی تھی ورنہ ہو گاڑی کی سپیڈ تھی اسمیں کوئی بیر نہیں تھی کہ وہ گاڑی اسکو کچل آگے بڑھ جاتی۔۔ اُسکے یوں ڈر کر ایک طرف ہونے پر کچھ سٹوڈنٹ خوب ہنس رہے تھے اور وہ بس خاموشی سے اپنے ضبط کو ٹوٹنے سے روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"اے اے دیکھو آج ہماری یونی میں کوایا ہے؟ ایک لڑکی نے گاڑی سے نکلنے والی شخصیت کو دیکھتے ہوئے ایک لڑکی کو کہا، اور اُسکے کہنے اور اُس لڑکی نے گاڑی کی جانب دیکھا اُسکے ساتھ ہی جیرش نے بھی اُسکے تعاقب میں دیکھا جو دیکھا تھا وہ خوف سے خود میں سمٹ گئی تھی، ڈر خوف اُس اور اتنا طاری تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہ پائی تھی



شایان بہت دیر سے جیری کا انتظار کر رہا تھا آج جیری آئے گی یہ اطلاع سارہ نے اسکو  
فون پر دے دی تھی اب وہ گراؤنڈ میں بیٹھا اسکا انتظار کے رہا تھا۔

تبھی اسکو گیٹ سے اندر اتے جیری دکھائی دی وہ جلدی سے کھڑا ہوتے اُسکی طرف  
بڑھا بھی وہ کچھ دور ہی تھا جب ایک گاڑی جیرش کے برابر سے نکلتی ہوئی آگے بڑھ  
گئی اسکو بہت غصہ آیا تھا اس گاڑی والے پر اور وہ کئی گالیوں سے دل ہی دل میں دے  
بھی چکا تھا۔۔۔

وہ سب دیکھ رہا تھا سب اسکو نظر بھی آ رہا تھا کل سے جو جیرش کے حوالے سے وہ یونی  
میں چہ میگوئیاں سن رہا تھا اُسکے لیے یہ ناقابل برداشت تھی لیکن وہ ابھی کچھ نہیں کر  
سکتا تھا تحمل سے کام لیتے ہوئے وہ آگے ہی بڑھا تھا جب وہ گاڑی سے نکلنے والی شخصیت

کو دیکھ کر ٹھٹھکا ہاں شایان خان نے سعد احمد کو گاڑی سے نکلتے دیکھا اور پھر جبری کی طرف ایک طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے ہوئے وہ آگے بڑھ گئے تھے۔۔۔ اور یہ سب شایان نے اپنی آنکھوں سے دیکھا یہ سب دیکھ کر اُسکے دل میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھے تھے۔۔۔

"تیری تو...؟ وہ اس سے پہلے اپنے قدم بڑھاتا کہ پیچھے سے کسی نے اسکو پکارتے ہوئے اُسے کندھوں سے پکڑا۔ وہ وہیں رک گیا اور حیرانی سے پیچھے پلٹ کر دیکھا "سمعان...!! زیر لب بڑبڑایا...۔۔۔" کہاں جا رہے تھے؟ سمعان نے اُسکی حیران نظروں سے جانچتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"ک کہیں بھی نہیں؟ اُس نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا تھا۔۔۔" یہ آج ہماری یونی میں کوایا ہے؟ سمعان نے شایان سے پوچھا اُسکے اس سوال پر اُسکے چہرے کا رنگ فکاڑ گیا تھا... جو سمعان کی نظروں سے اُسجھل نہیں رہا تھا۔۔۔



"کیا ہوا تمہارا چہرہ کیوں سفید پڑ گیا ہے..؟ میں نے کوئی اتنا ہار ڈسوال تو نہیں پوچھا جو تمہیں سمجھ ہی نہیں آیا ہو سمعان آنکھیں سکیر کر اُسکی دیکھنے لگا اور وہ اُسکی نظروں سے بچنے کے لیے ایک دم پلٹا...

سمعان کو لگا کہ یہ ابھی بھی اُس سے ناراض ہے تو وہ اُسکی ناراضگی کو سمجھتے ہوئے کچھ نہیں بولا تھا بس اپنے سوال کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

اُس نے پلٹ کر سب سے پہلے گاڑی کی طرف دیکھ جہاں کوئی بھی نہیں تھا اب.... ایک لمبی سانس اُس نے لی تھی اور دور خود کو کمپوز کرتے ہوئے اُس نے موبائل جیب سے نکال کر اُسکی طرف پلٹا اور اسکو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"آگئی اس بے شرم دوست کی یاد؟ انداز طنز یہ تھا اُسکا۔۔۔"

اُسکے یوں طنز پر سمعان کو بہت شرمندگی محسوس ہوئی تھی... ہوتی بھی کیوں نہ...!!  
 آخر کو غلطی بھی سمعان کی ہی تھی اُسکی بولنے کے موقع دیے بغیر اُسکو اُسنے مارا تھا اور پھر  
 خود ہی تین چار دن اُسکو اگنور بھی کرتا رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ بیچارہ اپنی اور جیرش کے غصہ  
 ہونے والا واقعہ بتا چکا تھا۔۔۔

"یار اب ایسا تو مت بول؟ وہ شرمندہ سا اُسے بول رہا تھا جبکہ شایان مصنوعی غصہ میں  
 موبائل پر کچھ ٹائپ کرتے ہوئے اُسے سمعان کی طرف غصے سے دیکھا اور بھڑکتے  
 ہوئے گرایا۔

NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور کیسا بولوں؟ چل بتا کیسے بولوں؟ ہاں...!!

صحیح معانوں میں اب وہ غصے سے چیخ ہی اٹھا تھا۔۔۔



سارہ کے موبائل پر میسیج کی ٹون بجی.. وہ جو اپنا کچھ کام کرنے آفیس میں آئی ہوئی تھی  
اُسے جلدی سے موبائل آن کر کے دیکھا تو شایان کا میسیج تھا۔۔۔

اُسے اوپن کیا اور پڑھنے لگی۔۔۔

"سارہ جیری آگئی ہے میں اُسکے پاس نہیں جاسکتا کیونکہ یہاں میں سمعان کے ساتھ  
ہوں تم جلدی سے باہر گراؤنڈ میں آؤ باقی کی بات بعد میں کرتے ہے۔۔۔"

اُسے میسیج کو پڑھ کر جلدی سے باہر کی طرف گئی تھی گراؤنڈ میں آتے ہی سامنے اسکو  
جیری کھڑی میل گئی وہ اُسکے پاس گئی۔۔۔

"السلام وعلیکم جیری..!! اب طبیعت کیسی ہے میری جان وہ خوش دلی سے اُسکے گلے  
لگتے ہوئے پوچھا...

جیرش جو گھبرائی سی گاڑی کی طرف دیکھ رہی تھی سارہ کی آواز اور چونک کر اُسکی طرف دیکھا۔ اجنبی سی نظروں سے گھبرائی سے یہ لڑکی سارہ کو اسکو یوں دیکھ کر ایک دم ضبط جواب دے رہا تھا۔۔۔

لیکن وہ اُسکے سامنے نہیں رونا چاہتی تھی کیونکہ اس لڑکی کو زندگی کی طرف واپس لانا تھا اسکو اُسکی ہمت بن کر اسکو اُسکی پہچان وہ اکیلی ہے لیکن کمزور نہیں یہ سب بتانا تھا۔۔۔

"کیا دیکھ رہی تھی تم؟ سارہ نے پوچھا اُسکے اس سوال پر وہ ایک دم سے اُسکے گلے جا لگی اور بے آواز آنسو بہنے لگی۔۔۔

"سارہ...!! بس وہ اتنا ہی بول پائی۔۔۔ وہ اُسکو تسلی دینا چاہتی تھی لیکن اُسکے اندر اتنا ڈر اتنا خوف بیٹھ چکا تھا کہ وہ ایک بار بھی اُسکی بات کو نہیں سننے کو تیار نہیں تھی۔

تبھی ایک لڑکی دوڑتی ہوئی اُن دونوں کے پاس آئی "جیری آپکو پروفیسر سراقبال آفیس  
میں بلارہے ہیں وہ پیغام دیتی وہاں سے جا چکی تھی۔۔ اُن دونوں نے ایک دوسرے کو  
دیکھا

ڈرتھا کہ بڑھتا جا رہا تھا سارہ نے اُسکے چہرے کو غور سے دیکھا اور پھر اُسکا ہاتھ پکڑ کر  
شایان کو آنے کا بول کر آفیس کے جناب بڑھ گئی تھی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جانا نہیں چاہتی تھی لیکن مناوہ کر بھی نہیں پائی تھی وہ خود کو اپنے آپ کو بہت کمتر  
سمجھ رہی تھی یا پھر حالات نے اسکو پہلے والی جیرش ہی نہیں چھوڑا تھا۔۔



"چل یار سوری آئندہ نہیں کروں گا پکا وعدہ ہے میرا تجھ سے..."

"ہممم...!! شایان نے جیری کے پاس سارہ کو دیکھا تو شکر کا سانس لیا تھا تبھی اسکو سارہ کا میسیج موصول ہوا تھا۔"

"شایان جلدی سے آفیس میں آؤ... اُسے میسیج کو پڑھ کر سمعان سے کہا۔"

"یار اچھا میں ابھی آتا ہوں.. "وہ جانے لگا ہی تھا جب سمعان بولا

"کہاں جا رہے ہو؟.. "آکر بتانا ہوں نہ!! وہ جلدی میں بولا۔۔۔"

"چل میں بھی چلتا ہوں تیرے ساتھ وہ بھی اُسکے ساتھ جانے کے لیے تیار کھڑا تھا۔"

"ن نہیں تو کیا کرے گا یار...!! شایان گھبراتے ہوئے بولا۔۔ سمعان نے اسکو گھوری

سے نواز تو وہ خاموش ہو گیا اور کرتا کیا ناکرتا اسکو سمعان کو اپنے ساتھ لے جانے کی  
حامی بھرنی پڑی تھی۔۔۔

”ہممم چل...!! اب وہ دونوں آفیس کی طرف بڑھ رہے تھے کسی کو نہیں پتہ تھا یہ  
بڑھتے قدم اسکی زندگی کو بدلنے کے لیے ہی آگے بڑھ رہے ہیں....“

آفیس میں قدم رکھتے ہی اسکو جانی پہچانی آواز سنائی دی وہ آواز کو پہچاننے کی کوشش میں  
تھا کہ پروفیسر اقبال بول پڑے۔۔۔

”مس جیرش رو ہیل خان ہم آپکو اب اپنے یونی میں نہیں رکھ سکتے آپکے آنے سے  
ہماری یونی کا ماحول بہت خراب ہو گیا ہے اب اور مجید ہم نہیں ہم ماحول کو خراب  
کرنے دے گے... یہ سنتے ہی وہاں کھڑے ہر شخص کے پیروں کے نیچے سے زمین  
کھسک گئی تھی اور جیرش وہ تو سیدھا پاتال میں جا گری تھی۔۔۔“

ایک شیطانی مسکراہٹ اُس شخص نے جیری کے جانب اچھالی شایان اُس شخص کے  
دائے جانب کھڑا تھا جبکہ سمعان اُسکی چیئر کے پیچھے کھڑا تھا شایان نے جیری کی طرف  
مسکراتے ہوئے اُس شخص کو دیکھا تو اُسکے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔ وہ خود کو  
کچھ ایسا کرنے سے روکتے ہوئے سراقبال سے مخاطب ہوا۔۔

"سر معازرت کے ساتھ...!!" لیکن کیا میں آپسے پوچھ سکتا ہوں کہ جیری افس  
جیرش روہیل خان کو کس وجہ پر یونی سے نکالا جا رہا ہے؟؟... "ایسی کون سی غلطی ان  
مس سے ہو گئی کہ آپ ان پر الزام لگا رہے ہیں کہ انکی وجہ سے یونی کے ماحول میں  
ارتعاش پیدا ہو گئی..؟

وہ سنجیدگی سے سراقبال سے پوچھ رہا تھا اُسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس شخص کو زمین  
میں گاڑ دے۔۔



"مسٹر شایان خان...!! یہ دیکھیے اُنہوں نے ایک سفید ساپیکٹ شایان کی طرف بڑھایا جسکو شایان کے بدلے سمعان نے پکڑا تھا اور شایان کی مانوسانس ہی رُک گئی تھی۔۔

شایان اور سارہ نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا جبکہ جیرش وہاں موجود ہوتے ہوئے بھی وہاں نہیں تھی دماغ کی سوچنے سمجھنے یا اپنی ذات کے حوالے سے صفائیاں دینی کی ہمت ختم ہو گئی تھی

وہ جو سوچ رہی تھی کہ دہلی سے حیدرآباد جا کر اپنی زندگی آسانی سے بغیر خوف کے گزارے گی وہ بھول گئی تھی تقدیر میں جو ہونا ہوتا ہے وہ دیش پر دیش بدل کر نہیں بدل سکتا، وہ بھول گئی تھی کہ قسمت لکھنے والا ہمیشہ ہر جگہ موجود ہوتا ہے، وہ بھول گئی تھی کہ جو اُسکی تقدیر میں لکھ دیا گیا اسکو کوئی نہیں بدل سکتا سوائے اس رحمان کے....

سمعان نے وہاں پر موجود ہے شخص پر نظر ڈال کر اُس پیکٹ کو کھول کر اُس میں سے کچھ

نکالا وہ کوئی تصویریں تھی اُسے ایک ایک کر کے ساری تصویریں دیکھی اور پھر خاموش  
کھڑی جیری پر نظر ڈال کر اپنے دوست یعنی شایان کی طرف دیکھا اُسکا دیکھنے کا جو انداز  
تھا بہت عجیب سا تھا۔

جیری کے لیے اُسکی آنکھوں میں حقارت ہی نظر آرہی تھی جو بغور شایان نے دیکھی  
تھی۔۔۔۔

شایان نے اُسکے ہاتھ سے وہ تصویریں لے کر دیکھی اور جیسے جیسے وہ دیکھ رہا تھا اُسکا چہرہ  
لال سرخ غصے میں ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

ساری تصویریں دیکھ کر اُس نے وہاں بیٹھے اُس شخص کی شرٹ کے کالر پکڑ کر جھٹکا دیا  
اور چلایا۔۔۔

ایسا کرتے ہی سراقبال اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے اور سمعان تو شایان کا یہ روپ دیکھ کر ہی دنگ رہ گیا تھا۔۔۔

"میں آپ کو اچھے سے جانتا ہوں کتنے گھٹیا قسم کے انسان ہے آپ... مجھے آپ کی اصلیت سب پتہ ہے" اور سر شایان نے اپنے پروفیسر کے طرف اپنے چہرہ کیا انکو دیکھتے وہ بولا

"جس لڑکی پر آپ الزام لگا رہے ہیں اُس لڑکی کے بارے میں آپ جانتے ہی کیا ہے...؟ آپ کو پتہ بھی ہے یہ کس کی لڑکی ہے؟ یہ ڈی ایس پی روہیل خان کی بیٹی ہے وہ ڈی ایس پی جنہونے اپنی جان کی پروا نہ کر کے اس ملک کے لئے اپنی جان قربان کر دی تھی۔۔۔"

اُسکی بات پر جیرش نے جھٹکے سے شایان کے جانب دیکھا.... آنکھوں میں آنسو

تیر نے لگے گلے میں ایک پھانس سی اٹک گئی تھی

وہ بول رہا تھا اور جیری بس اسکو ہی آنکھوں میں بے تحاشہ آنسوؤں کو لیے دیکھ رہی تھی

جب وہ بول کر کچھ وقفہ کے لئے رُکا تو سعد صاحب ہنس پڑے جیسے شایان نے کوئی

بات نہ کر کے انکو لطیفہ سنایا ہو۔۔



"کیا....؟ جان قربان وہ بھی اس ملک کے لئے ہسہہ.... پیٹا تم جانتے ہی کیا ہو ڈی

ایس پی رو ہیل خان کے بارے میں۔۔۔

وہ ایک ایسے شخصیت تھے جتنا آپ انکو ٹٹولو گے اتنا ہی گہرائی میں دھنستا پاؤ گے لیکن پھر

بھی کھالی ہاتھ ہی رہ جاؤ گے۔۔۔

"اس لیے بہتر ہے کہ وہ اب پیچھے کو پلٹے تھے اور یہ لمحہ ہی تھا جب سمعان احمد کی زندگی کا وقت تھم گیا تھا اور اب سے سترہ سال پیچھے ماضی میں جا پہنچا۔۔۔"

سمعان اور سعد صاحب کا رشتہ کیا تھا آخر؟

کیا اس ملاقات سے سمعان اپنے ماضی میں کیے گئے ظلم کا بدلہ لے پائے گا؟

.....♥♥♥.....♥♥♥.....

انتیاز خان نے دو شادیاں کی ہوئی تھی پہلی بیوی روبینہ انتیاز تھی جبکہ دوسری بیوی اُنکے چچا زاد رجمہ انتیاز تھی۔۔ اُنہوں نے پہلی شادی اپنی مرضی سے کی تھی اور دوسری اپنے ماں باپ کی مرضی سے۔۔۔۔ وہ اپنے گاؤں کے سر پینچ تھے جو فیصلہ وہ لیتے سب خوشی خوشی مان لیتے۔۔۔

گاؤں میں اُنکا نام شہرت رتبہ بہت تھا سب انکو سائے خان کہتے تھے اُنکے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی پہلی بیوی سے دو بیٹے اللہ نے انکو عطا کیے جنکا نام اُنہوں نے رحمان خان،

شعبان خان رکھا

اور دوسری بیوی سے انکو ایک بیٹا اور ایک بیٹی عطا کی بیٹے کا نام روہیل خان جبکہ بیٹی کا نام فردوس رکھا تھا۔۔

انتیاز خان اپنی فیملی کے ساتھ خان حویلی میں رہتے تھے اسکا دیا اُنکے پاس سب کچھ تھا۔۔ وہ ایک نیک دل انسان تھے اُنہونے اپنے بیٹوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی تھی جبکہ وہ لڑکی کو پڑھانے کے حق میں بالکل بھی نہیں تھے۔۔

لیکن بیوی کی لاکھ ضد کے آگے وہ نہیں ٹک پائے تو اُنہونے اپنی بیٹی کو بھی تعلیم دلانے کا فیصلہ کیا جس پر سارے گاؤں والے اُنکے خلاف ہو گئے تھے۔ آج بھی ہمارے معاشرے میں لڑکیوں کو تعلیم دلانے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اگر بیٹیوں کو تعلیم دلا دی تو وہ اُنکے ہاتھ سے نکل جائے گی اپنی من مرضی کرنے لگے گی خود کو مردوں کے برابر سمجھنے لگے گی۔۔

"آخر کب بدلے گی یہ معاشرے کی سوچ؟ جو مرتبہ اللہ نے انکو عطا کیا ہے اسکو کون بدل سکتا ہے بھلا۔۔"

آج اس ہی سوچ کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں مرد بھیڑیا بن کے کھلے عام گھوم رہے ہیں

"پتہ ہے کیوں؟...."

"کیونکہ آج اُنکے پاس تعلیم ہے وہ سب کچھ جانتے ہیں قانون قائدے سب اور اُنکے ہی تحت اُنکا غلط فائدہ اٹھا کر ایک ان پڑھ لڑکی پر ظلم عبرت کا نشانہ بنا ڈالتے ہیں پتہ ہے سب کو کہ قانون اُنکی مُٹھی میں چند نوٹ دکھائے اور اپنے ظلم کو پر پردہ ڈالنے کے لئے بول دیا۔۔۔"

آج وہ حال ہو کر رہ گیا ہے کہ آزادی ملی تو ہے لیکن صرف مردوں کو عورتوں کے لیے تو آج بھی وہی غلامی کا دور ہے جو کبھی انگریزوں کو زمانے میں ہوا کرتا تھا۔۔

آج ہم انگریزی زمانے کے غلام نہیں ہے لیکن عورتیں مردوں کی غلام بن کر آج بھی وہی دکھ ظلم وہیں آئے روز کی عبرت ناک قصے۔۔۔  
یہ سب لڑکیوں کی ایجوکیشن ناملنے کی وجہ سے ہی تو ہے۔۔۔

"انتیاز خان نے میٹرک کے بعد پھر سے گاؤں والوں کی ناراضگی کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی بیٹی کی تعلیم روکنے کہ فیصلہ لیا تھا جس پر انکی بیویوں نے بہت واویلہ کر دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"انتیاز صاحب آپ باہر ایسے ملک سے پڑھ کر آئے ہے جہاں آزادی سے سب اپنی زندگی کو کھل کر سانس لیتے ہے پھر آپکی سوچ اتنی تنگ کیوں ہے..؟ انکی بیوی روہینہ نے کہا...

"جی آپی!! آپ صحیح بول رہی ہے انکی بیٹی کی خواہش ہے آگے پڑھنے کی خاندان بھر میں صرف ایک ہی رحمت ہے اور ہمارے پاس سب کچھ موجود ہوتے ہوئے بھی ہم



اپنی بیٹی کی خواہش پوری نہیں کر سکتے تو پھر ہم کہاں کے ماں باپ رہ جائے گے "

رحیمہ بیگم نے روبینہ بیگم کی تائید کرتے ہوئے اپنی بیٹی کا مسئلہ ایک بار پھر دہرایا تھا

---

امتیاز صاحب خاموش بیٹھے اپنی بیویوں کی باتیں غور سے سوں رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایسی بات نہیں بیگم...." لیکن یہ ہمارے گاؤں کا رواج ہے کہ لڑکیوں کو تعلیم نہیں

دلوائی جائے اور یہ رواج ہمارے بڑوں نے بنائے ہے پھر بھی ہم نے ان رواجوں کے

خلاف جا کر اپنی بیٹی کو میٹرک تک تعلیم دلوائی اتنے دنوں تک ہم نے گاؤں والوں کی

نرزاگی برداشت کی ہے اب مجید اور نہیں....

"واہ امتیاز صاحب....!!! آپ کو ان گاؤں والوں کی پرواہ ہے ان بیکار کے رواجوں کی

فکر ہے جو زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیتے ہے آپکو سب کی فکر ہے لیکن اپنی بیٹی کے  
خواہش کی نہیں.. "

"رحیمہ بیگم کی بات پر امتیاز خان نے اپنی دونوں بیویوں کی طرف بیچارگی سے دیکھا  
تھا۔۔

جبکہ روبینہ بیگم نے تو ناراضگی سے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا تھا... جیسے کہہ رہی ہو  
کہ

"امتیاز صاحب ہم آپکے اس فیصلے سے خوش نہیں ہے"....  
"آپ دونوں اب کچھ بھی کر لیں ہم اپنا فیصلہ نہیں بدلے گے.. "امتیاز صاحب  
کرت لفظ میں بولتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے تھے.....

"انتیاز صاحب ہم آپ کی بہت عزت کرتے ہیں اپنے جو کہا ہمنے کیا آپ جو چاہتے تھے وہ ہمنے کیا آپ کی خواہش کے مطابق ہم اپنی زندگی کے ہر فیصلے آپ کے ہاتھ میں دے دے دیے تھے...."

"لیکن یہاں میرے بچوں کی خوشیوں کے سوال ہے.. ہم نہیں چاہتے کہ کبھی میری بیٹی کا بھی وہ حشر ہو جو آج تک ان گاؤں والوں کی بیٹیوں کا ہو رہا ہے..."

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ پڑھ لکھ کر آنکھیں بند کئے ان رسم رواجوں کو مان سکتے ہیں جن سے آج تک صرف زندگیاں ہی تباہ ہوئی ہے لیکن میں نہیں..."

"اس لیے مجھے اور میرے بچوں کو آپ شہر بھجوادیں میں ایسی جگہ نہیں رہوں گی جہاں انسان گھٹ گھٹ کر سانس لیں..."

"آپ رہے خوش اپنے ان گاؤں والوں کے ساتھ...." آخری بات انہوں نے کھڑے ہوتے ہوئے امتیاز خان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہی تھی....

روبینہ بھی ساتھ ہی کھڑی ہو گئی تھی وہ تو جان دیتی تھی فردوس پر تو کیسے اپنی بیٹی کی خواہش نہ پوری کرتی؟

"امتیاز صاحب قانون بدلنے کے لیے ہوتے ہیں... مجھے یہ سکھایا گیا ہے اور اپنی پوری زندگی کہ تجربہ بھی یہی ہے کہ جس چیز سے آپکو دکھ ملتا ہو اسکو یا تو چھوڑ دینا چاہیے یا پھر اسکو بدل دینا چاہیے...."

"اور اگر آپکی خوشی اس میں ہے کہ آپ ہماری بیٹی کو آگے نہیں ایجوکیشن نہیں دلوا سکتے، تو ہم آپکو ایک اچھا طریقہ بتاتے ہیں جس سے سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹے گی...."

آپ ہم سبکو شہر سیٹل کرادیں اور خود یہاں رہے اپنے ان بے فضول رسموں رواجوں کے ساتھ.....

"بس...!! بہت سن لیا ہمنے اب اور نہیں... " آپ لوگ کہیں بھی نہیں جاؤ گے یہی ہمارے پاس اس حویلی میں رہو گے... رہی بات فردوس کی ایجوکیشن کی تو ہم نہیں دلوا رہے اگلے ہفتے کمرالدین خان کے صاحبزادے احمد خان کے ساتھ نکاح ہے....

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب اگر کسی کو اعتراض ہے تو وہ یہاں سے بے فکر ہو کر جائے لیکن اس حویلی سے اُس دن یا تو جنازہ اٹھے گا یا پھر ڈولی..."

وہی روب وہی شخصیات امتیاز خان جو کبھی ہر بات کو نرمی شاہستہ لحنے میں بات کرنے والے تھے آج ان کا یہ روپ بہت الگ سا تھا جو انکی بیویاں سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

جہاں رسم رواج خوشیاں بکھیرتی ہے وہی یہ ہماری زندگی کو تباہ کر دیتی ہے یہ زندگی جو اللہ نے اپنی مرضی سے جینے کے لیے عطا کی ہے اس زندگی میں انسان نے عورت ذات کو غلام بنا کر رکھ دیا ہے۔۔

"غفور...!! اُنہونے اپنے ملازم کو آواز دی ایک آواز اور غفور وہاں حاضر تھا..."



"جی خان سائے.. سے جھکائے غفور نے اپنے خان سائے سے پوچھا...."

"جاؤ کمرالدین کی حویلی میں پیغام بھیج دو کہ انکو خان سائے نے آج رات کے کھانے پر یاد فرمایا ہے۔۔"

ملازم سر جھکتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا.. جبکہ روئینہ اور رحیمہ دم سادھے یہ سب ہوتے

دیکھ رہی تھی....

"انتیاز صاحب اگر اُس کمرالدین کے بگڑے ہوئے بیٹے سے میری بیٹی مانکاح ہو انہ تو  
میں اپنی جان دے دوں گی آنکھوں میں خون ترا یا تھار حیمہ بیگم کی آخری بات کو سن  
کر....



وہ دھاڑے اُنکی دھاڑ اس قدر بلند تھی کہ خان حویلی کی در دیوار بھی کانپ گئی تھی..

"ہم آپسے جتنی نرمی سے پیش آرہے ہیں آپ دونوں ہماری نرمی کا اتنا ہی فائدہ اٹھا رہی  
ہے.. "اب یہ نکاح آج رات کو ہی ہو گا ہم بھی دیکھتے ہیں آپ دونوں کیا کرتی ہے وہ یہ  
بول کر اپنی کندھے کہ چادر درست کرتے ہوئے وہاں سے نکلتے چلے گئی تھی جبکہ اُنکے

آخری فیصلے پر رحیمہ بیگم وہی پر ڈھے سی گئی تھی

رحیمہ....!!

روبینہ بیگم ایک دم چلاتے ہوئے اُنکی طرف بڑھی...

رحیمہ بیگم نے پتھرائی آنکھوں سے روبینہ بیگم کو دیکھا، جبکہ دل تھا کہ پھٹنے کو تھا  
--- روبینہ بیگم نے رحیمہ کو کندھوں سے تھام کر انکو تسلی دینی چاہی لیکن تسلی کے  
لیے اُنکے پاس کوئی الفاظ نہیں تھے---

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک دم سے رحیمہ بیگم زور زور سے رونے لگی اُنکے ساتھ ساتھ ہی روبینہ بھی رونے  
لگی تھی

"آپی آپی وہ آپکی بات مانتے ہیں اُنسے کہے نہ کہ وہ ایسا نہ کریں رحیمہ بیگم روتے روتے  
روبینہ سے بول رہی تھی جبکہ روبینہ کو تو خاموشی لگ گئی تھی--



اور اُنکی خاموشی کو محسوس کرتے رحیمہ بیگم زار و قطار رونے لگی حتیٰ کہ وہ روتے روتے  
بیہوش بھی ہو گئی تھی۔۔۔۔

..... 

فردوس ایک معصوم سی چلبلی خان خاندان کی ایک لوتی بیٹی تھی۔۔  
کالی جھیل سی آنکھوں پتلا ستوانا ک لبے بال سفید دودھ جیسا رنگ انابی لب وہ بہت ہی  
پیاری تھی۔۔۔

اسکو شروع سے ہی پڑھنے کا بہت شوق تھا لیکن جس گاؤں سے وہ تعلق رکھتی تھی اُس  
میں لڑکیوں کو پڑھانے کے رواج نہیں تھا۔۔

وہ ایک خوابوں کی دنیا میں رہنے والی لڑکی تھی ہر حکم کے ساتھ اُسکی چھوٹی سے چھوٹی خواہش کو پورا کر دیا جاتا تھا۔۔۔

اُسکے خواب مانو ایسے تھے کہ وہ رات کو بند آنکھوں سے دیکھتی اور دن میں وہ کھلی آنکھوں سے اُن خوابوں کو پورا ہوتا دیکھتی اُسکے پاس سب کچھ تھا سب کچھ۔۔۔

اُس نے میسٹرک اپنے گاؤں سے ہی کی تھی گاؤں والوں کے خلاف جا کر اُسکے بابا نے اُسکو اتنا پڑھایا.. وہ اپنی آنکھوں میں آگے پڑھنے کے خواب پروان چڑھانے لگی وہ شہر جا کر آگے پڑھنے کے خواب دیکھنے لگی.. اسکو پورا مان تھا اپنے بابا پر کہ اُسکے بابا جیسے اب گاؤں والوں کے خلاف جا کر اسکو پڑھا رہے ہیں آگے بھی ایسے ہی کرے گے۔۔۔

لیکن حد سے زیادہ کوئی چیز بھی ہمیں کبھی کبھی زمین پر لاپٹکتی ہے وہ ٹوٹ کر بکھری تو جب تھی جب میسٹرک کے بعد اُس نے اپنی دونوں ماؤں سے کہا تھا کہ وہ اُسکے بابا سے بات کریں شہر ایڈمیشن کے لیے۔۔۔

حویلی میں بات کرنے کا صرف ایک ہی ٹاپک رہ گیا تھا.. فردوس کی ایجوکیشن کا کیا ہوگا  
؟ اور امتیاز صاحب کچھ نہ بولتے خاموشی سے وہاں سے اٹھ جاتے۔۔۔

اور اُنکی خاموشی کو دیکھ کر اُنکی دونوں بیویاں اور دن بات کرنے کا ارادہ کر لیٹی اور وہ بھی  
خاموش ہو جاتی

جیسے جیسے دن نزدیک آتے جا رہے تھے فردوس اتنی ہی ضد کرنے لگی تھی، ایک دن وہ  
اپنی دونوں ماؤں کے پاس گئی تھی۔۔۔



"امی امی آپ دونوں کب بات کرے گی بابا سے؟ وہ لاؤنج میں اتے ہی چلائی کیونکہ  
کل کی لاسٹ ڈیٹ تھی فارم فل کرنے کی..."

روبینہ اور رحیمہ دونوں کچھ باتیں کر رہی تھی جب فردوس کی آواز پر اُسکی جانب متوجہ  
ہوئی۔۔۔

"ہممم بیٹا کر لے گے ابھی آپکے بابا سٹڈی میں ہے تن وہ باہر آتے ہیں تو کرتے ہے..  
روینہ بیگم نے اپنی بیٹی کے سر پر بوسا دیتے ہوئے کہا۔۔۔"

"نہیں...!!" آپ ابھی کریں جا کر بابا سے بات.. کل آخری تاریخ ہے.. "وہ ضد  
کرتے ہوئے بولی... کرتے ہے نہ بیٹا بابا کو باہر تو آجانے دیں..."

"نہیں نہیں...!!" آپ دونوں ابھی اس ہی وقت بابا سے بات کرنے جا رہی ہے وہ اب  
غصے اور ضدی پن میں ہو کر چلائی..."

"ورنہ پھر میں آج کے بعد کبھی بات نہیں کروں گی آپ دونوں سے... "وہ یہ بولتی  
وہاں سے پیر پٹکتی چلی گئی تھی...."

جبکہ اُسکے یوں ضد کو دیکھ کر رو بینہ بیگم اور رچیمہ بیگم دونوں ہلکے سے مسکرا کر کھڑی ہو گئی تھی سٹڈی روم میں جانے کے لئے... امتیاز صاحب سے بات کرنے کے لیے....

فردوس ضدی نہیں تھی لیکن کبھی کبھی جو بات اُسکی آسانی سے نہیں پوری ہوتی تو وہ تھوڑی بہت ضد کر لیا کرتی آخر کو بڑے گھر کی بیٹی نازو سے پلی بڑھی تھی اور پھر اُسکو لگتا کہ اُسکی ضد سے اُسکی بات سب مان لیتے ہیں۔۔۔ بس اس وجہ سے ہی اُس نے ضد کی تھی۔۔۔ لیکن اگر

اسکو تھوڑا بھی اندازہ ہوتا تو وہ کبھی بات کرنے کا بولتی ہی نہیں... وہ تو خوش تھی کہ اُسکے بابا اُس سے بہت محبت کرتے ہیں وہ تو اب خوش تھی کہ وہ بھی اپنی پڑھائی جیسے خواب کو اب آسانی سے پورا کر لے گی خوش تھی وہ بہت...

لیکن کہتے ہیں کہ کسی کسی کو خوشیاں طویل نہیں ہوتی بس مختصر ہوتی ہے

اس ایک ضد نے اُسکی زندگی کے معائنے ہی بدل دیے تھے۔۔

وہ جو ہنسنے مسکرانے والی لڑکی تھی اب اُسکے مقدر میں دن رات کے آنسو لکھ دیے گئے تھے۔۔



آخر فردوس امتیاز خان کے ساتھ کیا ہوا تھا؟

کیوں اُسکی زندگی ہنستی مسکراتی کو گہن لگ گیا تھا؟

..... 

"خواب اگر ہاتھوں سے توڑا جائیں

توانگلیاں بھی زخمی ہو جاتی ہے

لیکن مان توڑا جائے تو

انسان پورا کا پورا زخمی ہو جاتا ہے،"

لیکن یہاں تو اُسکے خوابوں کے ساتھ ساتھ مان بھی توڑا گیا تھا خواب دیکھنے پر تو صرف انگلیاں زخمی ہوتی ہے لیکن یہاں تو اسکو پوری کہ پوری کوزخمی کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

ظاہری زخم دکھنے پر اُس پر مرہم پٹی کر دی جاتی ہے لیکن یہاں تو اُسکی روح کوزخمی کیا گیا تھا جسکی کوئی مرہم پٹی نہیں تھی۔۔۔

یہاں تو اُسکے خود کے باپ نے زخمی کیا تھا اُسکی امیدیں توڑی تھی جس کی کوئی دوا نہیں تھی....

دلہن بنی فردوس سسک رہی تھی اپنی ماؤں کی طرف ایک آس بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی لیکن اسکو وہاں بھی کوئی اُمید نظر نہیں آئی۔۔۔

نکاح خواہ نے نکاح پڑھنا شروع کیا اور اُسکا دل کیا بھی کہ ابھی اپنی جان دیں دے اُس نے ایک بار پھر اپنے باپ بھائیوں کی طرف اُمید سے دیکھا جس سے سب کے سب نظریں چُرا گئے۔۔۔



آنسوؤں کے ذریعہ اُسکے دل سے بس ایک دعا نکلی کہ اللہ کبھی کسی کو ذہن نہ عطا کریں... اُس نے زور سے آنکھوں بند کیا تھا اور پھر اسکو پتہ بھی نہیں چلا کہ اُسکا نکاح ہوا اور کب اُسکی رخصتی ہوئی...

اگر کچھ پتہ تھا صرف یہ کہ خان خاندان کی ایک لوتی بیٹی آج ہمیشہ کے لیے مر گئی ہے

---



وہ اپنی خوشیاں اپنی مسکراہٹیں اور اپنی شرارتیں ہمیشہ کے لیے خان حویلی میں ہی دفنا کر  
آگئی تھی۔۔۔

اُسکی زندگی نے ایک سفر طے کیا تھا خان حویلی سے احمد حویلی تک کا جس کا نام تھا زندگی  
ہار دینا کا سفر موت پر روانہ ہونے والا سفر.....

سارے رسم رواجوں کے ساتھ اسکو احمد کے کمرے میں لے جا کر بٹھایا گیا تھا سترہ  
سال کی عمر میں یہ خواب دیکھنے والی لڑکی آج بھڑکتے ہوئے شعلے کی آگ میں چھوڑ دی  
گئی تھی۔۔۔

کیسا ہو گا یہ سفر؟

کیا کبھی زندگی فردوس خان پر مہربان ہوگی؟



چار سال بعد»»»»»

"امی امی گڑیاں کہاں ہے؟ روہیل کل رات ہی اپنی پڑھائی مکمل کر کے لندن سے انڈیا واپس آیا تھا اب اُسکا ارادہ یہاں انڈیا میں رہ کر اپنے ملک کی حفاظت کرنے کا تھا اُسکا ماننا تھا کہ انسان کو وہیں رہ کر اُسکی خدمت کرنی چاہیے جس زمین پر اُس نے جنم لیا ہے ایک دو دن میں اُسکی ڈی ایس پی کی ٹریننگ شروع ہونی تھی۔۔۔

اُسکے سوال پر رحیمہ بیگم اور روبینہ بیگم نے ایک دوسرے کو دیکھا بے اختیار آنکھوں میں آنسو آگئے تھے جو روہیل کی آنکھوں سے منفی نہیں رہے تھے اور اُنکی خاموشی اسکو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

"وہ بپٹا.....!!! آواز ساتھ دینے سے انکاری...

فور گوڈ سیک امی کچھ بولیں بھی.... اُس نے پریشانی سے انکو دیکھتے پوچھا.....

دونوں کی نظریں ملی اشارے اشارے میں خاموش رہنے کا کہا گیا تھا اور پھر اپنے بیٹے کی

طرف دیکھ کر بولی.... جیسے الفاظوں کو ترتیب دے رہی ہو....

لبہی خاموشی کے بعد روہینہ بیگم نے بولنا شروع کیا تھا اور شروع سے اب تک کہ سارا  
واقعہ روہیل کے گوش گزار کر دیا گیا.....

" What ?

"But how can this be ?Baba dolls.....

کیا؟ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ بابا گڑیا.....

یہاں آکر اُسکی آواز دم توڑ گئی تھی اسکو بلکل بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اُسکے بابا نے اپنی بیٹی کے ساتھ ایسا کیا ہے

وہی پرانی رسموں کے بھینٹ چڑھا دی اس خان حویلی کی شہزادی کو.... غصہ سے اُسکی رگیں تن گئی تھی اُسکا دل کر رہا تھا کیسے بھی کر کے وہ اپنی بہن کو اُس ظالم شخص کے شکنجے سے نکال کر لے آئے....

I can't believe the man who used to go against these old ideas in these rituals today threw his daughter in hell even knowing what that person is like.

"میں اس شخص پر یقین نہیں کر سکتا جو ان رسموں کے ان پرانے خیالات کے خلاف جاتا تھا آج اپنی بیٹی کو جہنم میں پھینک دیا یہاں تک کہ یہ جان کر کہ وہ شخص کیسا ہے۔؟

وہ غصے کی آخری انتہا پر تھا آنکھیں لال سرخ ہو گئی تھی اُسکی اُسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سب کچھ تحس نہس کر دیں....

"کیسے کیسے بابا اپنی بیٹی کے ساتھ ایسا کر سکتے ہیں؟... "اگر اتنی ہی بھوجھ لگنے لگی تھی تو اُسکا بھائی نہیں مر گیا تھا یہ روہیل خان نہیں مر گیا تھا....

اُس نے سیلف پرر کی پانی سے بھرے جگ کو اٹھا کر پوری قوت سے زمین میں دے مارا تھا جو سیدھا امتیاز خان کے پیروں میں جا کر گرا۔۔۔

"بر خوداریہ کیا بیہودگی ہے؟ کرخت لہظے میں وہی روب وہی شخصیت لیے گرائے تھے

---

وہاں کھڑا ہر نفوس گھبرا گیا تھا۔۔۔ لیکن روہیل خان وہ بھی اُنکا ہی خون تھا وہ گھبرانے والوں میں سے نہیں تھا۔۔۔

"May I ask you why you thought of throwing my flower-like sister into this hell of yours?"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ نے میری پھول جیسی بہن کو اپنے اس جہنم میں پھینکنے کا کیوں سوچا؟"

وہ پلٹا تھا اپنی باپ کی آواز پر اور اُنکے مد مقابل کھڑا ہو کر آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ سوال کر رہا تھا آنکھوں میں چٹانوں جیسی سختی لیے وہ اپنے باپ کے روبرو کھڑا

تھا۔۔۔

"تم ہوتے کون ہو ہم سے یہ سوال کرنے والے؟ امتیاز خان نے اپنے بیٹے کی آنکھوں میں ایک جہاں جھلستادیکھا تھا وہ اُسکے اندر اس آگ کو دیکھ کر کئی لمحہ ٹک کچھ نہیں بول پائے تھے۔۔۔

اُنکی بات پر رو ہیل ہنستا ہی چلا گیا....." ہا ہا ہا ہا ہا.... اُسکی ہنسی تھی کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

Oh really ... you are asking me who I am to ask this question?

اوہ واقعی... آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ میں یہ سوال پوچھنے والا کون ہوں؟....

وہ اب اُنکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا..

"ٹھیک ہے میں آپکو بتہ دیتا ہوں.... تو سنیے میں خان حویلی کا سپوت نہیں نہیں امتیاز

خان کا بیٹا جزا خان کا پوتا اور اس حویلی کہ سب سے چھوٹا بیٹا ہوں.....

وہ چلا چلا کر بول رہا تھا... "بس...!! امتیاز خان غصے سے چلائے اُنکے یوں چلانے پر

روہیل خاموش ہو گیا تھا جبکہ پوری حویلی کانپ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

"ہمنے آپکو جتنی آزادی دی اسکا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہم سے سوال جواب کرنے لگو

گے... آپکو آزادی ملی ہے نہ پھر کس بات کی تکلیف ہے آپکو؟ اور رہی فردوس کی بات

تو وہ ہماری بیٹی تھی ہم کچھ بھی کریں آپکو فرق نہیں پڑنا چاہئے.....



"واؤ..... سنا آپ سبنے.....؟ فردوس بیٹی تھی پر اب نہیں ہے اور مجھے فرق بھی نہیں

پڑنا چاہئے...

وہ زور زور سے تالیاں بجاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

"لگتا ہے اپنے صحیح سے نہیں سنا... چلے ایک بار پھر میں دہراتا ہوں...."



"میں روہیل خان...!! جرّار خان کا پوتا امتیاز خان کا سب سے چھوٹا بیٹا اس حویلی کا سپوت اور اس معصوم کا بھائی جس کو یہ جانتے ہوئے بھی کہ احمد کیسا لڑکا ہے؟ آخری بات اُس نے امتیاز خان کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہی تھی.. اُسکی آخری بات پر امتیاز خان نظریں چُرا گئے تھے....."

"ویسے بابا مجھے ابھی بھی یقین نہیں ہوتا کہ آپ اپنی بیٹی کو ایسے بھیڑیا نما لوگوں کے

درمیان کیسے بھیج سکتے ہیں؟

"آپ وہی امتیاز خان ہے نہ....؟ جو کبھی گاؤں کی بیٹیوں کی تکلیف کو لے کر ایسے پریشان رہتے تھے جیسے وہ آپکی خود کی اولاد ہو....."

وہ اب آہستہ سے اپنے بابا کے ہاتھوں کو پکڑتے بے بسی سے پوچھ رہا تھا.....



"امتیاز خان نے اس سوال پر نظریں چرائی اور روہیل کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچتے ہوئے اپنے ملازم سے بولے....."

"ہم آپکے کوئی بھی سوال کے جواب دہ نہیں ہے...."

اور پھر اپنی مغرور بھاری رو بدار آواز میں اپنے خاص ملازم سے بولے....

”غفور ہم اپنے روم میں جا رہے ہیں.... ہمیں کوئی بھی پریشان نا کریں..... وہ اپنے کمرے کی جانب قدم بڑھا دیے....“

”ہممم جائے آپ اور اس حویلی کے کسی بھی شخص نے اگر بابا سائے کے آرام میں دخل اندازی کی تو یاد رکھنا بابا سائے کیا پتہ آپ سب کو بھی فردوس کی طرح جہنم میں جھونک دیں.....“

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روہیل کے طنز میں کہی بات پر امتیاز خان کے قدم وہیں کہ وہیں ٹھہر سی گئے تھے..... کچھ لمحے اُنہوں نے اپنی آنکھیں دکھ تکلیف سے بند کیے رکھی پھر خود کو سنبھالتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑ گئے تھے.....“

پچھے روہیل نے اپنے بابا کو جاتے دیکھا اور لاؤنج میں پڑی کانچ کی ٹیبل پر غم غصے سے

بہت زوردار لات ماری جسکی وجہ سے اُسکا پاؤں بھی زخمی ہو گیا تھا....

زخمی پاؤں کو دیکھ کر روبینہ اور رحیمہ ایک ساتھ چلائی تھی....

"روہیل ل ل ل....!!"

رحیمہ تو ممتا کی تڑپ میں روہیل کے جانب بڑھی جسکو روہیل کے اٹھتے ہاتھ نے اُسکے قدم وہیں پر روک دیے.....

"مجھے کسی کی مدد کی یا پھر کسی کے رحم کی ضرورت نہیں ہے..... رہی زخم کی بات تو یہ تو بہت معمولی سا زخم ہے..... اور اس زخم سے تو بہت معمولی ہے جو آپ لوگوں نے میری جان میری گڑیاں کو دیے ہے.. ناجانے کیسی ہے گڑیاں؟ وہ بے رحم انسان کیسا سلوک رکھتے ہو گے میری گڑیاں کے ساتھ..؟؟ وہ اپنے زخم کی پروا نہ کیے بغیر وہاں

سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا حویلی باہر نکل گیا تھا....

پچھے روہینہ اور رحیمہ بسس سسک کر رہ گئی تھی.....

یہ تو روز کا معمول تھا اس حویلی میں پچھلے ایک سال سے کوئی بھی دن ایسا نہیں تھا جب  
کوئی رویانا ہو، مانو خان حویلی نے مسکرا کر انا چھوڑ دیا تھا.....

جہاں خان حویلی کی شہزادی کی زندگی بے رنگ ہوئی تھی تو خان حویلی کے مکینوں کی  
خوشیاں ختم ہو گئی تھی.....

ہر سوس پھیلتی اُداسی ہواؤں میں گھلتی دبی دبی خان حویلی کی شہزادی کی سسکیاں پچھلے  
ایک سال سے وہاں کے مکینوں کو آج بھی سنائی دیتی تھی لیکن وہ سب بے بس تھے  
چاہنے کے باوجود بھی کچھ نہیں کر پائے تھے، نا وہ سب کچھ کر سکتے تھے....



"میرے ہونے نہ ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے

یہی سوال میں نے دنیا سے کر رکھا ہے۔۔



ٹوٹ ہی جائے گا غم کا تسلسل ایک دن

خود کو اس فہمی میں مبتلا کر رکھا ہے۔۔

میرے حالات زار پہ ہنستے ہیں لوگ

تم نے اپنا کیا حال بنا رکھا ہے۔۔

مدتوں بعد بھی پاؤں گی زندگی کو اس حال میں

بس اس افیت نے مجھے مار رکھا ہے۔۔

ویرانیاں، تلخیاں، اکتا ہٹیں، یہی ہے حاصل زندگی

اس لیے خود کو دنیا سے جدا کر رکھا ہے۔۔



از قلم ««« زیب

یہ ایک اندھیری نما کمرہ تھا اس میں ایک طرف ٹوٹا ہوا سامان پڑا تھا جبکہ کھڑکی سے  
منسلک ایک چارپائی بچھی ہوئی تھی چارپائی کے دائے جانب ایک سٹول پر پانی سے بھرا  
ہوا مٹکار کھا تھا۔۔

آسمان سے چھنکتی چاند کی روشنی میں۔ اُسکا پُر نور چہرہ اوہ ہاتھ میں قلم پکڑے اپنے درد کو  
کاغذ کے ایک معمولی سے ٹکڑے پر الفاظوں کی شکل دے کر اپنا غم بانٹنے کی کوشش کر

رہی تھی۔۔۔

آنکھوں سے بہتے بے تحاشہ آنسوؤں پلکوں کی گھنی باڑ کو توڑتے ہوئے گالوں پر پھسلتے  
اور فر تھوڑی سی نیچے کا سفر طے کرتے کاغذ پر گر جاتے جس سے اُسکا لکھا ایک بد نما  
سیاہی میں بدل جاتا۔۔۔

وہ اسکو صاف کرتی تو وہ سیاہی اور زیادہ پھیل جاتی جس پر اُسکا دل ڈوب کر اُبھرتا تھا۔۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پچھلے چار سال سے یہ سیاہی اسکا مقدر بن گئی تھی پچھلے چار سال سے وہ ہر روز یہ ہی  
کرتی تھی لیکن وہ اس سیاہی کو خوبصورتی میں کبھی تبدیل نہیں کر پائی۔۔۔

جس شخص کا خود مقدر سیاہی کی چادر میں لپٹا ہو پھر وہ عارضی سیاہی سے کیا گلہ کریں؟  
تاریکی اُسکے دل دماغ اُسکے آج اُسکے کل اور اُسکا بیتا کل سب کو اپنی لپیٹ میں لے چکی



تھی۔۔۔

پچھلے چار سال سے وہ اس کمرے میں قید ایک غلام کی زندگی کاٹ رہی تھی اُس نے درد  
سے آسمان کی طرف اپنا چہرہ اٹھایا اور اس میں اپنے غموں کو ختم کرنے کی کوئی شے  
تلاشنے لگی۔۔۔

بہت دیر تک وہ آسمان میں تلاشتی رہی جب اُسکی کچھ ہاتھ نالگا تو وہ آنسوؤں کا گولا اپنے  
اندر اُتارتی ایک بار پھر اُس سیاہی نما کاغذ کے ٹکڑے پر جھک گئی تھی

خالی ہے آسماں میرا.....!!

خالی ہے یہ آنکھیں میری

خالی ہے یہ ہاتھ میرے

خالی ہے یہ خواب میرے

ٹوٹا ہوا ہے میرے مقدر کا ستارہ...

ٹوٹا ہوا ہے میرا رشتوں سے اعتبار.....

ظلم کی عادی میں ظالموں میں جی رہی ہوں...

دکھوں کا ایک امبار ہے اس دل میں.....

اذیتوں، زخموں کی مار ہے اس وجود میں...

رم جھم برس رہا ہے یہ آسماں...

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Poems | ...رم جھم برس رہی ہیں یہ آنکھیں میری.....

خالی ہے آسماں میرا!!.....!!

خالی ہے آنکھیں میری!.....!

ٹوٹنے لگے ہیں خواب میرے.....

ٹوٹنے لگی ہے یہ ذات میری.....

خالی خالی سا ہے یہ منزل میری.....

خالی خالی سا ہے یہ راہیں میری.....

خالی خالی سی ہے یہ راتیں میری.....

خالی خالی سا ہے یہ مکان میرا.....

خالی ہے آسماں میرا!....!

خالی ہے یہ آنکھیں میری!....!

وہ ایک درد سے زاروں قطار رونے لگی تھی آج اسکو اس درد کو سہتے ہوئے پورا چار سال  
مکمل ہوئے تھے۔۔ ان چار سالوں میں کبھی کوئی بھی خان حویلی سے اُسکا حال احوال  
دریافت کرنے کوئی نہیں آیا تھا...

"کیوں کیوں کیوں؟؟؟"

"میرا قصور کیا تھا آخر؟؟؟"

کیا میری پرورش صرف اس لیے کی گئی تھی کہ میں آپ لوگوں کی کی گئی غلطی کی سزا  
کاٹ سکوں؟

"ہاں میں پوچھتی ہوں میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟"

وہ پوری قوت سے چلائی تھی اُسکی آواز میں اتنا درد تھا کہ زمین بھی خون کے آنسوؤں  
رونے لگی تھی آسمان فٹنے کو تھا.....

"سبکو ایک ایک کو حساب دینا ہوگا، ایک ایک کو....."

میں لوں گی اپنا حساب.... وہ روتے روتے ہنسنے لگی تھی اُسکی ہنسی بھی تو بہت دردناک  
تھی اُسکے رونے سے زیادہ دردناک اگر اسکو دنیا کی کوئی بھی انسان دیکھ لیتا تو وہ اسکو دیکھ  
کر اپنے ہوش کھو بیٹھتا....

"کتنا عجیب ہے نہ اس دنیا کا دستور؟ جب ہم ہنستے ہے تو سب ہمارے ساتھ ہوتے ہے  
لیکن جب ہم روتے ہے تو سب ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔"

"کتنا عجیب بات ہے نا؟ جب ہم سبکو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے اپنے بہت ہے خیال رکھنے  
والے دنیا کے سرد گرم سے بچانے والے ہمیں دوسروں کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی،  
لیکن ہم بھول جاتے بھول جاتے ہیں کہ یہ دنیا ہے رنگ بدلنے والی، بس یہ نہیں پتہ کہ  
کب رنگ بدلے گی؟"

کہتے ہیں گرگٹ رنگ بدلتا ہے لیکن یہ کوئی نہیں جانتا انسان گرگٹ سے زیادہ رنگ  
بدلتا ہے اور جب بدلتا ہے تو اسکا یہ رنگ بہت خوفناک ہوتا ہے بہت زیادہ....

"میں نے سنا تھا کوئی اپنا نہیں ہوتا، پر مجھے اپنی فیملی..... افف..... ظلم کرنے والی

خان فیملی کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ یہ سب جھوٹ ہے، کون کہتا ہے کہ کوئی اپنا نہیں ہوتا  
ارے خان فیملی کو دیکھو تو تمہارے ساری باتیں جھوٹ نکلے گی.....

لیکن وقت نے مجھے جھٹلا دیا میری خوش فہمیاں سب دور کر دی مجھے بتا دیا کہ واقعی کوئی  
اپنا نہیں ہوتا کوئی بھی اپنا نہیں ہوتا.....

"خان سائے اس دنیا میں مکافات عمل تو ہو گا ہی نہ؟ پر اللہ نہ کریں کبھی آپ پر آپ کے  
بچے مکافات عمل کے زد میں آئے....."

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور یہ کہتی ہوئی نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی....."

کون جانتا تھا کہ اندھیرے کی شہزادی بھی اندھیرے سے کبھی خوف کھاتی تھی.....  
؟

"تیری زد میں آئے جب ہم

زندگی کو جینا ہی بھول گئی..



آج احمد حویلی میں بہت بڑی پارٹی تھی جس میں بڑے بڑے سیاستدان بڑے بڑے بزنس مین اور رئیس لوگ مدعو تھیں.... احمد حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا پوری حویلی روشنیوں سے چکاچوند تھی.....

رات کا سایا اپنے پر پھیلا چکا تھا..... موسم آج بہت عجیب سا ہو رہا تھا ایسا لگتا جیسے یہ موسم کسی کی زندگی کو بدلنے والا ہے... وہ مغرب کی نماز ادا کر کے دعا مانگ رہی تھی جب اُسکے کمرے کا دروازہ کھلا..... اُس نے چہرے پر حات پھیر کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں احمد کھڑا اسکو گھور گھور کر دیکھ رہا تھا..... اُسکی نظروں سے وہ گھبراتی خود میں سمٹی تھی اسکو یوں خود میں سمٹتے دیکھا تو اُسکے چہرے پر ایک مکروہ

مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا.....

وہ اپنے لڑکھڑاتے قدموں سے اُس تک چلتا ہوا آیا.... اور اُسکے پاس اکڑوں بیٹھ کر اُسکا  
چہرہ اپنے ہاتھ میں دبوچا تھا.....

"واہ کیا بات ہے؟ اپنے رب کو خوش کیا جا رہا ہے بھئی.... وہ شیطانی ہنسی ہنستے ہوئے  
بولا جبکہ چہرے کو اپنی پکڑ اور مضبوط کر دی تھی... بلکل باپ کی طرح بہت ہمت لے  
کر بیٹھی ہے..... جیسے آج بھی اُسکا غرور ختم نہیں ہوا بلکل ایسے ہی تیرے ساتھ اتنا  
سب کچھ ہو گیا لیکن غرور آج بھی وہیں خانوں والا ہے..... وہ اسکو گھورتے ہوئے  
بول رہا تھا آنکھوں میں شیطانیت واضح دکھ رہی تھی... جن سے اسکو بہت خوف آرہا  
تھا.....

"چلے کوئی نہیں آج یہ غرور بھی ختم ہو جائے گا تیرا..... اُسنے جھٹکے سے اُسکا چہرہ اچھوڑا



تھا وہ اس جھٹکے کے لیے تیار نہیں تھی.... وہ ایک دم زمین بوس ہو گئی تھی.....

"آج رات نوبتے تیار رہنا... وہ اپنے جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے بولا اور ایک حقیر سی نظر اُس پر ڈال کر جانے لگا تھا.....

"کس لیے؟ اُس نے ہمت کر کے پوچھا....

اُس نے پاس پڑا ہنٹرا اٹھایا اور اس پر برساتے ہوئے بولا "آئندہ اگر کبھی سوال پوچھا تو اس سے بُرا حال میں تمہارا کروں گا وہ بولتے ہوئے کمرے سے نکل گیا تھا..... پیچھے اندھیرے کی شہزادی بس آنسوؤں کو بہتی رہ گئی تھی.....

جب سے چھایا ہے اندھیرا زندگی میں

ورنہ خواب ہم کھلی آنکھوں سے دیکھنے والے تھے



لمباقد کسرتی بدن براؤن آنکھیں جن میں ہمیشہ ایک چمک قائم رہتی تھی کچھ پالینے کی  
چمک نیلی جینز پر لال شرٹ پہنے بالوں کو ترتیب سے سیٹ کیے ایک ہاتھ میں برانڈیڈ  
واچ پہنے وہ اُن سب میں بالکل نمایاں لگ رہا تھا.....

وہ ہاتھ میں کولڈ ڈرنکس کا گلاس تھامے وہاں کے ماحول سے لطف اندوز ہو رہا تھا.....  
اس پارٹی میں آنے والی رئیس زادوں کی سیٹیاں بھی اس شخص کو پلٹ پلٹ کر ضرور  
دیکھتی تھی لیکن اسکو ان سب میں کوئی دل چسپی نہیں تھی.....

وہ چاروں طرف اپنی نظریں گھمائیں کچھ تلاش کر رہا تھا تبھی اسکو احمد اپنی طرف آتا ہوا  
نظر آیا..... وہ سیدھا ہوا تھا.....

"اور بڑی کیا کمال ڈھار ہے ہو؟ سبکو اپنی طرف متوجہ کیا ہوا ہے... وہ خباثت سے ہنستے ہوئے بول رہا تھا... جس پر وہ صرف مسکرا کر رہ گیا تھا..."

"مزاتو آ رہا ہے نا؟ احمد نے پوچھا اُس نے گردن ہلا کر جواب دیا بولا کچھ بھی نہیں تھا..... چلو انجوائے کرو وہ بول کر جانے لگا تھا جب اُس نے پکارا....."



"بھابی کہاں ہے؟ نظر نہیں آرہی اُس نے پوچھا تھا جبکہ آنکھوں میں سنجیدگی تر آئی تھی....."

اُسکے سوال پر احمد زور زور سے ہنسنے لگا سب اُسکے یوں ہنسنے پر اسکو دیکھ رہے تھیں جس کی اسکو بلکل بھی پرواہ نہیں تھی...

وہ نا سمجھی سے اسکو دیکھ رہا تھا.... "کیا ہوا ایسے کیوں ہنس رہے ہو؟ ایسا بھی کیا میں نے پوچھ لیا جو ہنسی ہی نہیں رُک رہی تمہاری.... وہ شخص اسکو گھور گھور کر دیکھنے لگا.....

"تمم یار پوچھا بھی تو کیا پوچھا؟ وہ کہتے ہوئے ایک بار پھر زوردار کہا لگا کر ہنس دیا.....



"کیا مطلب؟ اُس نے تیوری چڑھائی.....

"ویٹ میرے جگر ویٹ....!! وہ بولتا وہاں سے چلا گیا تھا اور وہ شخص بس اسکو گھور کر ہی رہ گیا تھا.....



کالے رنگ کی ساڑھی پہنے بالوں کو کھلا چھوڑ ہوا تھا ہالفا سلیوز کی بلاؤز تھے کانوں میں  
لبے لبے اویزے پہنے وہ نہایت ہی اپنی ریاست کی شہزادی لگ رہی تھی.....

"باجی جی آپکو احمد صاحب باہر ہال میں بلا رہے ہیں...!! ملزمہ نے اُس پر ستائش بھری  
نظر ڈالتے ہوئے اس حویلی کے بگڑے ہوئے سپوت کا پیغام دیا تھا.....

اُس نے اپنے وجود پر نظر ڈالی اور پھر ملازمہ کی طرف دیکھا..... اسکو اس پہناوے کو پہن  
کر بہت شرم آرہی تھی..... یا اللہ.....!! وہ آنکھوں میں آنسوؤں کو لیے اپنے رب  
کو یاد کیا..... باجی جی.....؟ ملازمہ نے ایک بار پھر اسکو پکارا تھا.....

وہ بے بس نظروں سے کبھی خود کو دیکھتی کبھی ملزمہ کو تو کبھی گیٹ کی طرف  
دیکھتی.....

تبھی اُنکی خاص ملزمہ شموں آئی تھی.... اور ملزمہ پر چلاتی ہوئی ایک چبھتی نظر فردوس پر ڈالی اور اپنے پیچھے آنے کو کہا تھا.... وہ کرتی کیانہ کرتی اپنے آپکو ساڑھی کے پلو سے چھپاتی ہوئی بے بس سے باہر چلی گئی تھی.....

وہ سیرٹھیوں سے اتر کر جیسے ہی لاؤنج میں آئی سسکی نظروں کا مرکز بن گئی تھی.....

"واہ بھئی واہ احمد اس حسینہ کوئی کہاں چھپا کر رکھا ہوا تھا تو نے..؟ احمد کے کسی دوست نے اُسکی طرف دیکھ کر معائنے خیزی سے پوچھا.....

"یار یہ حسینہ تو پچھلے ایک سال سے ہے میرے پاس.... ہاں لیکن کبھی چھو اتک نہیں..... اُسنے بھی اُسکے ہی انداز میں کہا لگاتے ہوئے کہا تھا....

وہاں کھڑے ہر نفوس بھی ہنس رہے تھے جبکہ فردوس کی ذات کو چہ میگوئیاں بنائی

ہوئی تھی اس شخص نے اور وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پارہی تھی.....

"کیا ہو رہا ہے کیوں اتنے دانتوں کی نمائش ہو رہی ہے بھئی...؟ کسی نے احمد کے کندھوں کو ٹھپ ٹھپا کر پوچھا وہ شخص ابھی کچھ دیر پہلے ایک ضروری کال سننے باہر گیا تھا اس لیے ہونے والی باتیں نہیں سوں پایا اب وہ آیا تو سبکو مسکراتے دیکھا تو پوچھ بیٹھا....."

اُس شخص کا چہرہ اسیر ہیوں کے دوسری جانب تھا جبکہ فردوس سیر ہیوں کے بلکل وسط میں کھڑی اپنی ذات کا تماشہ بنتے دیکھ تھی تھی.....

"چل بتاتا ہوں!!! تجھے بھی وہ ایک آنکھ دباتے ہوئے معائنے خیزی سے مسکرایا سکی مسکراہٹ اور شیطان کی مسکراہٹ میں رتی بھر بھی ڈفرینس نہیں تھا....."

"غازی خان وہ دیکھ... غازی کی کسی احساس کے تحت دھڑکن بہت تیزی سے دھڑکنا شروع ہو گئی تھی ایک ہوا کا جھونکا تھا یا پھر محبت کی بہتی ہواؤں کی خوشبو اسکو چھوں کر گزری، ایسا تو اُسکے ساتھ کچھ سال پہلے ہوا تھا پھر اب یہ کیا تھا..."

"غازی...!!"

اُس نے غازی کا دھیان سیڑھیوں کی طرف کروایا، غازی نے سیڑھیوں کے جانب دیکھا تھا اور یہ لمحہ ہزار لمحوں کی رفتار سے گذرتا ہوا اُسکی زمین کو کھینچ لے گیا تھا اُسکے سر پر آسمان ٹوٹ کر گرا تھا جبکہ دوسری طرف بھی یہ ہی حال تھا..... دونوں کی نظریں ملی تھی دھڑکن کی رفتار شور کرتی ہوئے بڑھی تھی اور پھر ایک گہری خاموشی کے زیر نظر ہو گئی کیا کیا نہیں تھا ان نظروں میں شقوے شکایتیں دکھ اذیتیں کیا کیا نہیں تھا....

"فیری ٹیل...!!"



دھڑکن کا شور بے تحاشہ تھا....

لب ہلے تھے سارے لمحات اسکو یاد آنے لگے تھے.....

وہ اُس سے پوچھنا چاہتا تھا لیکن پوچھ نہیں پایا تھا شکایتیں بہت تھی لیکن کر نہیں پایا تھا لفظوں کو زبان سے ادا کرنا چاہتا تھا لیکن اپنی اس خاموشی کو توڑ نہیں پایا تھا ایک عجیب سی لہر اُسکے وجود میں سنسنہٹ بن کر دوڑنے لگی تھی...

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پرنس چارمنگ...!!

اور بس اُسکا ضبط جواب دے گیا تھا وہ کسی بھی چیز کا لحاظ کرتے ہوئے سیدھا اُسکے گلے جا لگی تھا... اور اُس نے بھی اسکو اپنی باہوں میں بھر کر اسکو تحفظ بخشا تھا....

اسکو اب کسی کا خیال نہیں تھا اسکو صرف پتہ تھا تو یہ کہ اُسکی جان ہے اور اسکو اس جہنم

سے نکالنا اُسکی ذمے داری ہے.....

"کن خوابوں میں کھو گئے ہو؟ احمد نے اُسکی آنکھوں کے آگے چٹکی بجائی تھی وہ ہوش میں آیا اور خواب دھواں بن کر دور چلا گیا تھا..."

"یار تم بھی ہو گئے نافرمان؟ احمد کی آواز نے اسکو اُسکے خوابوں سے باہر نکالا تھا.. اور وہ بس اسکو دیکھ کر رہ گیا تھا....."

"چل یار اس مخلوق کے پیچھے نا پڑ پہلے اپنی خوبصورت آواز سے یہاں اس پارٹی میں چار چاند لگا دیں...."

احمد نے اسکو ہوش کی دنیا میں لاپٹکا تھا اور غازی نے ایک شقوا بھری نظر اپنی فیری ٹیل پر ڈالی تھی اور اذیت کی انتہا پر پہنچ کر اُسے مائک کو اپنے ہاتھ میں پکڑا تھا. اسکو ایک

بدگمانی فردوس کی طرف سے بڑھ گئی تھی جسکو فردوس نے بخوبی محسوس کیا تھا.....

آج وہ کئی سالوں بعد مانک کو پکڑ رہا تھا جس شخص کے لیے وہ کبھی اس مانک میں اپنی  
محبت کا اظہار کرتا تھا آج اُس مانک کے ذریعے آج وہ کچھ سوال اپنی فیری ٹیل سے  
پوچھنا چاہتا تھا.....



"ایک بات بتاؤ تو..."

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یادوں میں مرتے ہو...

کیا تم ہم سے اب بھی...

محبت کرتے ہو..

تم جنکے ہوا بھی

اُنکے بارے میں بتانا

کیا آتا ہے انکو تمہیں چپ کرانا.....

تم جنکے ہوا بھی

انکے بارے میں بتانا

کیا آتا ہے انکو تمہیں چپ کرانا.....

وہ ازیت سے اُسکی طرف دیکھ رہا تھا اُسکے الفاظ اُسکے دل کا حال بیان کر رہے تھے اُسکے  
جزباتوں کی عکاسی کر رہے تھے... کتنا درد ازیت ناک ہوتا اپنی محبت کو کسی اور کی  
دسترس میں دیکھنا ہر کسی میں دیکھنے کی ہمت نہیں ہوتی لیکن وہ اُسکی محسوس کرنا چاہتا  
تھا..... سب دم سادھے اُسکی آواز کے جادو کے سہر میں کھوئے ہوئے تھے

فیری ٹیل نے اسکو دیکھ کر اپنی آنکھیں کرب سے موند لی تھی آنسو پھسل کر زمین  
بوس ہو گئے تھے... وہ جانتی تھی محسوس کر سکتی تھی لیکن کچھ نہیں کر سکتی تھی....

زمینیں رورو کے

سمندر بھردیے

کیا تم بھی رورو کے

ندیاں بھرتے ہو

ایک بات بتاؤ تو...

NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|... یادوں میں مرتے ہو...

کیا تم ہم سے اب بھی...

محبت کرتے ہو..

اُسے شقوہ بھری نظر ڈالتے ہوئے اپنے الفاظ اُس تک پہنچائے تھے..... اُسکی اتنی  
خوبصورت آواز تھی کہ محفل میں کھڑے ہر شخص کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا احمد دم

سادھے اس دوشیزہ کو دیکھ رہا تھا جو لوگوں کی نظروں میں اُسکی بیوی تھی لیکن حقیقت  
کچھ اور ہی تھی

اُسکے چہرے کو ایک شیطان کی مسکراہٹ نے اپنا احاطہ کیا تھا اُسکے دماغ دے دوڑنا  
شروع کر دیا اس سامنے کھڑی لڑکی پر ستم دھانے کا اس سے اچھا موقع وہ ہاتھ سے  
نہیں جانے دے سکتا تھا... جس اور وہ ابی عمل پیروی کرنے والا تھا.....



ہومیری اس گل داکوئی

جواب دے دیں نا

اے خودنوں سوال

بار بار کراں میں

وے خودنوں سوال

بار بار کراں میں

میں پیار کراں وہ نوں

جو پیار کریں میں نوں

یا او ہدا ہو جاز ہدے نال

پیار کراں میں



یا او ہدا ہو جاز ہدے نال

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پیار کراں میں

اتنا فرق میری

اور انکی محبت میں

ہم تمسے ڈرتے تھے

تم اُنسے ڈرتے ہو

ایک بات بتاؤ تو...

یادوں میں مرتے ہو...

کیا تم ہم سے اب بھی...

محبت کرتے ہو..

کتنی آس تھی اُسکی نظروں میں کچھ کھونے کی تکلیف کچھ ٹوٹ جانے کا ڈر کیا کیا نہیں تھا  
ال نظروں میں....

اُسکی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہ رہے تھے جنکو اُس نے پوچھنا ضروری نہیں سمجھا تھا..

وہ کون ہے مجھ سے پوچھے

میرے ہمسفر ہر باری

ہو تیرے نام سے پکڑ بیٹھے

اُسے کئی باری



ہو تیرے نام سے پکڑ بیٹھے

اُسے کئی باری

جو ہم تیرے ناہوئے

اُنکے بھی ہونگے نا

ہم وعدہ کرتے ہیں

کیا تم بھی کرتے ہو



وہ نا جانے کیا پوچھنا چاہتی تھی کیسا وعدہ لینا چاہتی تھی جسکو وہ سمجھ نہیں پارہا تھا۔

ایک بات بتاؤ تو...

یادوں میں مرتے ہو...

کیا تم ہم سے اب بھی...

محبت کرتے ہو..

پھر سے پوچھا گیا تھا اس بار شدت جذبات اور زیادہ زور پکڑ رہے تھے پرنس چارمنگ کی آنکھوں میں بے شمار آنسو تھے جنکو وہ کہیں اپنے اندر سما گیا تھا..... اُسکے آنسوؤں ایک شخص نے دیکھے تھے اور وہ تھی اُسکی فیری ٹیل اندھیروں کی شہزادی...



NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنا کرو تم یاد

کہ دل توڑنا پڑ جائے

ہم جسکے ہے ابھی

اُسے چھوڑنا پڑ جائے

اُسکا ضبط ٹوٹا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی گہری خاموشی کے بعد سسکیوں کی آواز گونج رہی تھی جو اُسکے دل کا حال ابتر کر رہی تھی وہ اپنے ہاتھوں سے اُسکے آنسوؤں کو

پونچھنا چاہتا تھا لیکن اُسکا اس پر یہ حق نہیں تھا.....

وہ ایک دم وہاں سے بھاگی تھی، ہاں اندھیرے کی شہزادی وہاں سے بھاگ کر اپنی  
اندھیروں کی دنیا میں واپس آئی تھی اندھیرے کی دنیا نے دل کھول کر باہیں پھیلائے  
اندھیرے کی شہزادی کو خوش آمدید کہا تھا

Welcome Princess of Darkness



NEW ERA MAGAZINE.COM  
اندھیرے کی شہزادی خوش آمدید۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک خنکی ہو میں پیدا ہوئی تھی اور اُسکی سسکیاں اُس خنکی کے نظر ہو گئی تھی.....

جو تم روٹھے تو

ہم کیسے منائے گے تمہیں

ہم تو خود ستائے ہوئے ہیں

کسی اور کے



دن ہفتوں میں۔ اور ہفتے مہینوں میں کیسے تبدیل ہوئے کسی کو پتہ ہی نہیں چلا تھا.....



اس دوران گاؤں میں ایک خبر نے ایک طوفان برپا کیا ہوا تھا کہ خان حویلی کی شہزادی کو طلاق ہو گئی ہے اور یہ خبر خان حویلی پر پہاڑ بن کر ٹوٹی تھی سب غم زدہ تھے.....

اس طوفان نے سب کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا جبکہ روہیل اُسکا تو بہت بڑا حال تھا...

اُسکا بس چلتا کہ وہ احمد کو ختم کر دیتا لیکن وہ کانوں۔ کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا

تھا.....

آج احمد حویلی میں کسی کی عزت کا جنازہ نکلا جا رہا تھا یہ کام وہاں ہر روز ہوتا تھا لیکن  
چھپ کر پردہ کے اندر پر آج آج تو سرے عام اُسکی عزت اچھالی جا رہی تھی...

احمد حویلی کے بڑے سے لان میں بہت سارے شیطان اکٹھا ہوئے تھے.... ایک وجود  
چادر میں چھپائے اپنے وجود کو چھپانے کی کوشش کر رہا تھا... آنکھوں سے آنسوؤں بھل  
بھل بہ رہے تھے جبکہ وہاں کھڑا شیطان اُسکی بے بسی پر ہنس رہا تھا سب اسکو ہوس  
بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے اور وہ شیطان سبکو ایسا کرنے پر آمادہ کر رہا تھا....

اللہ ہدایت دے سبکو کچھ لوگ اپنے آنے والے کل سے نہیں ڈرتے مرد کچھ بھی کریں  
یہ معاشرہ کچھ نہیں بولے گا لیکن عورت ذات کچھ بھی نا کر کے الزام کی لپیٹ میں آ  
جاتی ہے.....

کوئی لڑکی اگر اپنی نظروں کو اٹھا کر سامنے والے کو دیکھ لیں تو وہ بے شرم بے حیا کہلاتی ہے لیکن اگر مرد سرے عام اُسکی عزت پر ہاتھ ڈالے تو وہ مرد کی مردانگی کہلائی جاتی ہے.....

کب کب بد لے گا یہ سوچ معاشرہ اپنی کیوں صدیوں سے عورت کو ہی ظلم کا شکار بنایا ہوا ہے ہمارا اسلام تو یہ نہیں کہتا کہ عورت کو پاؤں کی جوتی بنا کر رکھو ہمارا اسلام یہ تو نہیں سکھاتا کہ عورت ذات کو خود سے کمتر سمجھو.....

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

خَلَقْتُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا۔

(النساء: 1)

ترجمہ۔ اللہ نے تمہیں ایک (ہی) جان سے پیدا کیا۔ اور اس کی جنس سے ہی اس کا جوڑا پیدا کیا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے بہت اچھی طرح واضح کر دیا ہے عورت اور مرد بحیثیت انسان ایک ہی منصب پر فائز ہیں، مطلب یہ کہ عورت سے غیر انسانی برتاؤ کی مکمل نفی ہو گئی۔ وہ انسان ہے، اور ہر مرد کی طرح اس کے جذبات ہیں، احساسات ہیں، وہ بھی مردوں کی طرح کھاتی، پیتی، سانس لیتی اور دیگر معاملات میں مردوں کی طرح مساوی حیثیت کی حامل ہے۔

پھر یہ دنیا کیوں عورت کو اپنے سے کمتر سمجھتی ہے.. آج بھی کچھ جگہوں پر جن میں عورت پر قیمت لگائی جاتی ہے اس اکیسویں صدی میں بھی یہ معاشرہ عورت کو سرے عام اُسکی عزت کے دام لگاتا پھرتا ہے.....

هٰنَّ لِبَاسٍ لِّكُمُ وَاَنْتُمْ لِبَاسٍ لِّهٰنَّ۔

(البقرہ: 188)

ترجمہ: عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔

اللہ نے تو عورت کو تمہارا لباس بتایا ہی پھر تم کیوں اپنے لباس کو گندہ کرنا چاہتے ہو  
کیوں؟



وہ بدلے کی آگ میں اتنا اندھا ہو گیا تھا کہ اسکو کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا خدا گواہ ہے  
جب جب عورت پر ظلم ہوا ہے اللہ نے پوری کہ پوری ہنستی کو اجاڑ دیا جب اماں عائشہ پر  
تہمت لگایا گیا تو اللہ نے خود گواہی دی....

وہ تو کریم ہے اپنے بندے پر ظلم ہوتے کیسے دیکھ سکتا ہے....



احمد سائے میں اسکی قیمت دو گنی دوں گا کسی نے محفل میں سے آواز اٹھائی تھی یہ حویلی  
کم طوائفوں کا کوٹھا زیادہ لگ رہا تھا.....

جہاں اُسکی عزت کو پامال کرنے کی قیمت لگی اُسے آسمان کی طرف آنسوؤں لبریز پلکیں  
اٹھا کر دیکھا تھا اور نفی میں گردن زور زور سے ہلانے لگی تھی.....

"نہیں السلامی نہیں!!! جب بات اپنی عزت پر آئے پھر دوڑ پڑو... جیسے یوسف علیہ  
سلام اپنی عزت کو بچانے کے لیے بند دروازوں کی طرف دوڑے تھے اور خدا کی شان  
دیکھو راستے خود بخود بن بھی گئے تھے....."

موسم بدلا بدل زور زور سے گرنے شروع ہو گئے ایک دم طوفان اس قدر تیزی پر  
آیا کہ وہاں کھڑے عزت پر قیمت لگانے والے شیطانوں کی قدم زمین نے پکڑنے سے  
منا کر دیے تھے۔۔۔

ایک دم احمد حویلی پر زور سے ایک بجلی گری تھی اور احمد حویلی کو جلا کر خاکستر کر گئی  
تھی.....

نازمین بدلی تھی نا آسمان نا ہواؤں کا رخ بدلا تھا نا آگ کا رنگ اگر کچھ بدلا تھا تو یہ کہ  
برائی کی ایک جڑ کو سیرے سے ہی ادا کرنے جلا کر خاکستر کر دیا تھا.....

ناکسی کو کفن میسر ہوا تھا نا قبر میسر ہوئی تھی...



کہتے ہیں ظلم کرنے والوں کا حال ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہوتا ہے جب وہ دو جہانوں کا  
پروردگار سزا دیتا ہے تو کچھ نہیں دیکھتا اور ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔

صرف دو لوگ بچے تھے وہاں ایک ظلم کرنے والا دوسرا ظلم سہنے والا.....

ہواؤں کا رخ بدلا اور ایک دم خاموشی چھا گئی تھی اب وہاں پہلے جیسا کچھ بھی نہیں رہا تھا

....

"جب سزا کا وقت آتا ہے

جب جزا باقی نہیں رہتی"



"ناظرین آج کی تازہ ترین خبریں آپ کے سامنے ابھی مظفر گاؤں میں ایک ایسا طوفان آیا کہ کب بجلی کہ رخ اختیار کیا اور کب سب کچھ تحس نہس کر گیا کسی کو نہیں پتہ چلا.. ایسا طوفان کبھی زندگی میں نہیں دیکھ گیا یہ طوفان کئی ہزار کلومیٹر کی رفتار کا تھا".....

"رئیسوں کی ایک حویلی اس طوفان کی زد میں آئی ہے حیرت کی بات یہ ہے کہ اس طوفان کا رخ صرف احمد حویلی کی طرف تھا ایسا لگتا ہے جیسے قدرت نے ٹارگٹ صرف احمد حویلی کو ہی بنایا ہوا تھا..... کوئی بھی اس طوفان کا پتہ نہیں لگا پارہے.. وہاں رہنے والا ہر شخص بہت بری موت مرا ہے".....

چھناک سے کچھ گرا تھا ساکت بیٹھے وجود نے حرکت کی تھی اور ایک گھمسنے جھٹکے  
سے باہر نکلتا ہوا اُس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا

"امی ی ی ی ی ی....!! پوری قوت سے چلا تا ہوا رحیمہ بیگم کی طرف بھاگا لیکن اس  
وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی....."

اُس نے جلدی سے اپنی ماں کو باہوں میں بھر کر باہر کی طرف بھاگا جب تک وہ ہاسپٹل پہنچا  
رحیمہ بیگم دوسرے سفر پر نکل چکی تھی....

دنوی سفر سے حقیقی سفر طے کیا تھا.....



پوری خان حویلی رو رہی تھی چلا رہی تھی آج پھر ایک جنازہ اٹھایا گیا تھا... حویلی کی ڈر  
دیواریں کانپ گئی تھی.....

خان حویلی کالان مہمانوں سے کھچا کھچ بھرا پڑا تھا رحیمہ بیگم ابھی تک ہسپتال سے نہیں  
آئی تھی روبینہ بیگم ساکت بیٹھی گیٹ کی طرف دیکھ رہی تھی امتیاز صاحب نڈھال سے  
ایک جانب بیٹھے تھے اُنکے تینوں بیٹے اپنی ماں کے ساتھ تھے....

تجھی ایک ایمبولینس اینٹرائنس گیٹ سے اندر کی طرف آتی دکھائی دی امتیاز صاحب  
ایک دم کھڑے ہوئے تھے اور ساکت سے ایمبولینس کی طرف دیکھنے لگی جبکہ روبینہ  
بیگم چیخیں پوری حویلی میں گونج رہی تھی.....

"رحیمہ!!!.....!!!"

تین چار عورتوں نے انکو پکڑا وہ تڑپ رہی تھی بار اپنا ہاتھ چھڑوا کر رجمہ کی ڈیٹھ باڈی  
 کی طرف لپک رہی تھی سارا جہاں انکو رکتا محسوس ہو رہا تھا ہے طرف چیخوں کی  
 آوازیں بلند ہو رہی تھی پھر دھیرے دھیرے اُنکے دماغ سن ہوتا محسوس ہوا اور  
 آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاتا محسوس ہوا تھا اور وہ بیہوش ہو کر وہیں نڈھال سی اُن  
 عورتوں کے ہاتھوں میں گر گئی.....



"ماں...!!!"

نیوز پورے ملک میں آگ کی طرح پھیل گئی تھی .. وہ بار بار چینل  
 بدل رہا تھا جب اُسکے ہاتھ ایک نیوز پر روک گئے تھے اور جو دیکھا جو  
 سنا وہ ایک دم کھڑا ہوا تھا گاڑی کی چابی اٹھائی اور حواس باختہ سا باہر  
 ..... کو بھاگا آدھا گھنٹے کا سفر پندرہ منٹ - عین طے کیا گیا تھا

وہ احمد حویلی کے سامنے رُکا جو کبھی خوبصورتی سے چار چاند لگایا کرتی  
..... تھی آج وہیں جگہ قبرستان بن کر رہ گئی تھی

اُسے چاروں جانب اپنی ناظرین دوڑائی جہاں ہے طرف پولیس اور میڈیا  
کے لوگ تھے پولیس اپنا کام کر رہی تھی جبکہ میڈیا لوگوں کو اسکے  
..... متعلق انفورم کر رہی تھی

وہ شکستہ سے قدم اٹھاتا آگے کو بڑھا تھا ہے طرف لاش ہی لاش پڑی  
..... تھی... جنکو دیکھتا وہ آگے بڑھ رہا تھا

وہ اسپیکٹر اکرم سے ملا جسکے انڈر یہ علاقہ آتا تھا.. اکرم اُسکا بہت اچھا  
..... دوست تھا اور اُسکا کزن بھی تھا

اکرم !!... اُس نے پیچھے سے اسکو پکارا اکرم نے پلٹ کر دیکھا تھا..... اوہ“  
غازی تم یہاں اکرم نے جب غازی کو اپنے سامنے دیکھا ٹیوب خوشگوار  
.... لحظے میں بولا اور ساتھ ہی ساتھ اُسکے گلے بھی جا لگا تھا

یہاں کیسے آنا ہوا؟ اکرم نے پوچھا تھا غازی نے اُسکا ہلکا پھلکا جواب“  
..... دیا اور خاموش ہو گیا

کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نا؟ بہت پریشان دکھ رہے ہو؟ اکرم نے“  
اُسکے چہرے سے عیاں ہونے والی پریشانی کو جانچتے ہوئے اُس سے  
..... پوچھا

ہممم وہ گردن ہلا کر خاموش ہو گیا..... اور ہر جانب نظریں دوڑانے“  
.... لگا تھا



کچھ لمبی خاموشی کے بعد اُس نے آخر پوچھ ہی لیا تھا، ”.. یہاں کیا ہوا ہے  
....؟ اکر م نے اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے جواب دیا

پتہ نہیں یاد ابھی تک صرف اتنا پتہ ہے کہ یہاں موسم کی وجہ سے“  
..... ہوا ہے اور باقی رپورٹ کے آنے کے بعد پتہ چلے گا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اکرم نے بولتے ہوئے کندھے اُچکائے تھے... سب ہی مر گئے ہوں گے  
یہاں تو؟ جو سوال اُس کے دل اور دماغ پر ایک ڈر لیے بیٹھا تھا آخر اُس نے  
.... کر ہی ڈالا

نہیں اتنے لوگوں میں صرف دو لوگ زندہ بچے ہیں... اکر م نے اسکو“  
بتایا تھا..... اور اُسکا دل ڈوب کر اُبھرا تھا ایک نئے سرے سے ایک

.... روشنی سی اسکو نظر آئی تھی

ک کون ہے وہ دو شخص؟ وہ نے بسی نظروں سے اکرم۔ سے پوچھ “  
..... رہا تھا جبکہ ڈر کنڈلی مارے دل اور دی۔ آگ پر بیٹھا تھا

ایک تو سیٹھ کمرالدین کا بیٹا احمد جیسکا سارا چہرا جھلس گیا ہے جبکہ “  
..... دوسری ایک لڑکی ہے ... ” اکرم نے اُسکی بتایا

کہاں ہے وہ دونوں؟ اُس نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا .. اکرم نے “  
ہاتھ کے اشارے سے اسکو بتایا اور وہاں سے ہٹ گیا تھا جبکہ اُس نے  
..... اکرم کی بتے ہوئی جگہ کے جناب اپنے قدم بڑھا دیے تھے

وہ جب وہاں گیا تھا تو اسکو پتہ چلا جو لڑکا بچا ہے اسکو ہسپتال پہنچا دیا

گیا ہے ٹریٹمنٹ میں لیے اور لڑکی کو ہلکی پھلکی چوٹ آئی ہے تو اسکو  
..... انجکشن دے کر سلا دیا گیا ہے .. یہ سب اسکو ایک نرس نے بتایا تھا

سسٹر کہاں ہے وہ لڑکی؟ اُس نے بے صبری سے پوچھا تھا اور لڑکی نے“  
اپنے پیچھے آنے کا بول کر اپنے قدم ایک گھر کی طرف بڑھا دیے تھے  
..... جو حویلی کے کچھ فاصلے پر بنا ہوا تھا

وہ نرس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اس پاس کے منظر پر بھی نظر مار رہا  
تھا نرس ایک گھر کر سامنے رُک کر دروازہ کھٹکھٹایا گیا تھوڑی ڈر بعد  
.... دروازہ کھول دیا گیا اور وہ نرس کے پیچھے ہی اندر آ گیا تھا

اماں وہ لڑکی کون سے روم میں ہے؟ نرس نے دروازہ کھولنے والی“  
..... ضعیف عورت سے پوچھا جو چہرے سے بہت شفیق سی لگ رہی تھی

وہ عورت اُن دونوں کو لیے ایک کمرے میں گھسی تھی نرس نے اُس  
لڑکی کا تھوڑا جائزہ لیا اور باہر چلی گئی جبکہ اُسکے پیچھے پیچھے ہی وہ عورت  
..... بھی نکل گئی تھی

وہ لڑکی دوسری طرف چہرا کیے دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی اُسنے  
دوسری طرف جدھر اُسکا چہرا تھا اُس طرف ہی آ گیا تھا دل اپنے لے  
پر زور شور سے دھڑک رہا تھا جبکہ محبوب کو دیکھنے کی چاہ میں آنکھیں  
..... چمک رہی تھی

وہ جیسے ہی دوسری طرف آیا اور اُسکے چہرے کو دیکھا تو ایک دم اُسکی  
زبان سے الحمد للہ نکلا تھا اور دو آنسو اللہ کے شکر میں نکل کر زمین  
..... بوس ہوتے تھے

پاس پڑا سٹول کھینچ کے اُس نے بیڈ کے پاس کیا اور اُسکا ہاتھ تھا میں بیٹھ  
..... گیا تھا.... کئی لمحہ اسکو دیکھتے اپنی بڑھتی محبت کی پیاس کو بجھاتا رہا تھا  
..... اور پھر کھڑا ہو کے جلدی سے باہر کی طرف بڑھ گیا تھا



وہ اکرم سے اجازت لیتے ہوئے اسکو اپنے فلیٹ پر لے آیا تھا.. اسکو  
یہاں آئے ایک مہینہ ہو گیا تھا اس بیچ غازی فلیٹ اور اُسکے اٹھنے سے  
پہلے اتنا اور اُسکے اٹھنے سے پہلے ہی چلا جاتا .. اُس نے فیری ٹیل کے لیے  
... ایک ملازمہ مستقل کے لئے رکھ لی تھی جو اُسکا خاص خیال رکھتی

وہ سو رہی تھی سردیوں کا آغاز تھا ہلکی ہلکی خوشگوار سی ٹھنڈ بہت لطف

بخش رہی تھی وہ کبمل سر تا پا اوڑھے خواب خرگوش تھی صبح کے دس  
 بج رہے تھے .. جب اُسکی کسی احساس کے تحت آنکھ کھلی اُس نے پہلے  
 ایک آنکھ کھول کر کھڑکی کی طرف دیکھا جہاں سے چمکدار خوش کن  
 دھوپ اُسکے چہرے کو چھو رہی تھی ایک دم آنکھ کھولنے سے اُسکی  
 .... آنکھیں چندھیا گئی تھی

پھر نظر پھرتے پھرتے اُسکی نظر سامنے بیٹھے شخص پر ٹھہر سی گئی  
 ..... اُسکے لیے یہ ایک خواب سا تھا

کئی لمحہ تک دیکھتی رہی ہر چیز سے بیگانہ ہو کر پھر ایک دم ہی اُس نے  
 اپنی آنکھیں موند لیں کہ کہیں یہ کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہی اُس نے  
 آنکھیں موند کر پھر سے کھول کے سامنے بیٹھے وجود پر نظریں ڈالی اور  
 .... ایک دم جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی

اُسکے یوں ایک دم اٹھنے سے لمبے گھنے بالوں کا جڑا کھل کر اُسکے شانوں پر کالی گھٹا کی طرح پھیل گئے تھے چھوٹی چھوٹی آوارہ لٹے چہرے پر آ کر جھول گئی تھی جبکہ اُس نے اپنے عنابی لبوں کو دانتوں تلے دبا لیے تھے.....

.....آپ؟ وہ بول کر اپنی نظریں جھکائے انگلیوں کو چیخانے لگی تھی“

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....جی میں !! وہ کھڑا ہوتا اُسکے پاس آیا تھا“

کیسی ہو؟ پاس پڑے سٹول پر بیٹھتے ہوئے پوچھا جبکہ نظریں اُسکے ہر“  
....انداز کا طواف کر رہی تھی

.....جی ٹھیک ! جواب ملا“

Will you marry me?

کیا تم مجھ سے شادی کرو گی غازی نے اُسکا ہاتھ تھامتے آہستہ سے اپنی  
آہنی گرفت میں دباتے ہوئے بہت ہی محبت پاش نظروں سے دیکھتے  
...پوچھا تھا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
محبت کے دیپ آنکھوں میں لیے یہ شخص اسکو بہت عزیز تھا اپنی جان  
سے بھی پیارا ... اُس نے اپنی جھالر نما پلکوں کو اٹھا کر غازی کی طرف  
..... دیکھا جہاں محبت کا ایک جہاں آباد تھا

..... اور ساتھ کہ ساتھ ہی نظریں جھکا کر گردن ہاں میں ہلا دی گئی تھی

“ہاں !!!



اور یہ تھا دونوں کی زندگی میں خوشی کا پہلا پل نا کوئی شکوہ کیا گیا تھا نا  
... کسی کو منایا گیا تھا

جو پل آپکو خوشی دیتے ہو اسکو قبول کرنے میں کبھی دیری نہیں کرنی  
چاہئے کیونکہ پل بدلتے دیر نہیں لگتی ، کب کیا ہو جائے کسی کو کچھ  
نہیں پتہ ؟



فردوس جب دلہن بن کر احمد حویلی آئی تھی تو ساری رسم رواج کے  
.. بعد اسکو احمد کے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا

ادھر احمد اپنے دوستوں میں وقت گزارنے کے بعد وہ اپنے روم میں  
...جانے لگا جب ایک ملازم دوڑتا ہوا آیا تھا

صاحب جی صاحب جی آپکو بڑے صاحب بلا رہے ہیں ...“ملازم نے“  
.. پیغام دیا تھا احمد کو

بابا سائے نے مجھے یاد فرمایا وہ خود سے مخاطب ہوا تھا اور فائر ملازم کو“  
...جانے کا بول کر وہ کمرالدین صاحب کے خوابگاہ کی طرف چل دیا تھا

اُس نے دروازہ نوک کیا تھا اندر سے اجازت لینے کے بعد وہ اب اپنے بابا  
سائے کے سامنے صوفے پر بیٹھا تھا اور اپنے بابا سائے کو غور سے دیکھ  
...رہا تھا

بابا سائے اتنا کیا سوچ رہے ہیں آپ؟ پانچ منٹ خاموشی کی نظر“  
..... ہونے کے بعد وہ اپنے بابا سائے سے مخاطب ہوا

..... ہسہہ ... بیٹا جو میں بتانے جا رہا ہوں اسکو اپنے ہی پورا کرنا ہے“



..... کمرالدین صاحب نے بولنا شروع کیا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



کمرالدین اور ریازالدین دو بھائی تھے .... کمرالدین بڑے تھے جبکہ  
..... ریازالدین چھوٹا اور اپنے گھر بھر کا لاڈلہ بھی تھا

وہ اس لاڈ پیار کی وجہ سے ہر برے کام میں مشغول ہو گیا تھا.. جب  
 وہ حد سے زیادہ بگڑنے لگا تو اُسکے بابا نے اسکو پیرس بھیج دیا اپنے  
 ..... چھوٹے بھائی حمزہ کے پاس

کچھ سال وہ وہاں اپنی سٹی مکمل کرتا رہا بلکہ یہ کہنا ٹھیک رہے گا  
 سٹی کی آڑ میں وہ وہاں دیں رات غائب رہتا اور کبھی کلب تو کبھی  
 کوٹھوں پر اپنی راتیں گزارتا تھا کئی کئی دن وہ گھر سے غائب رہتا اور  
 اس ہی وجہ سے حمزہ یعنی اُسکے چاچو کی اُسکے ساتھ لڑائیاں شروع ہونے  
 ... لگی تھی

حمزہ نے پریشان ہو کر اسکو واپس انڈیا احمد حویلی بھیجنے کا فیصلہ لیا تھا  
 کیونکہ اُسکی وجہ سے اُنکی جو اتنے سالوں سے بنائی گئی عزت تھی وہ دن  
 .... بادن ختم ہونے کا ڈر تھا

سارا پیرس ریازالدین کو اُنکے حوالے سے جانتا تھا اور اس چیز کا وہ بھر  
..... پور طریقے سے فائدہ اٹھا رہا تھا

جب ریازالدین کو پتہ چلا کہ اُسکے چاچو اسکو واپس انڈیا بھیج رہے ہیں تو  
بہت واویلہ ہوا جسکو خاطر میں نالا کر ایک دن حمزہ نے اسکو بڑی  
..... مشکل سے واپس انڈیا بھیج دیا تھا

وہ انڈیا واپس تو آ گیا تھا لیکن آئے روز کوئی نہ کوئی ایسا کام کر دیتا  
.... جس سے احمد حویلی کی شان و شوکت کو مٹی میں ملا دیتا

ایک دن ایسی ہی وہ آوارہ گردی کرتے پاس والے گاؤں میں چلا گیا  
وہاں اُس نے خان حویلی کی بیٹی شمع جرّار کے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا تھا

اپنے دوستوں کے ساتھ مل کرنے اُسے اُسکے ساتھ چھیڑ خانی کرنی چاہی  
تھی پر وہ کر نہیں پایا تھا کیونکہ شمع کے ساتھ ہر وقت گارڈ رہتے تھے  
..... اور وقت رہتے اُن گارڈ نے اسکو پکڑ لیا تھا

کئی روز جب وہ گھر نہیں آیا تو ہمیں لگا کہ ہوگا وہ اپنے کسی دوست  
کے پاس لیکن ایک دن ایک دن اس حویلی پر قیامت ٹوٹ پڑی تھی

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ریازالدین جو ہم سبکو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھا اُسکی لاش  
..... ہمارے اور پاس والے گاؤں سے نکلتی ہوئی ندی میں پڑی ملی تھی

بعد میں گاؤں والوں سے پتہ چلا تھا کہ ریازالدین کو خان حویلی کی  
بٹی کو چھیڑتے ہوئے آخری بار دیکھا گیا تھا اور اُسکے بعد کسی نے نہیں  
..... دیکھا تھا اسکو

پھر کچھ تحقیقات کے بعد پتہ چلا کہ یہ سب خان خاندان نے کیا ہے..... اُس دن میں نے اُسکے جنازہ اٹھنے سے پہلے قسم کھائی تھی کہ..... میں اپنے بھائی کی موت کا بدلہ ضرور لوں گا

وہ روتے ہوئے بتے رہے تھے جبکہ دم سادھے وہ اپنے باپ کو روتے..... سن رہا تھا

پیٹا اس دن سے میں نے یہ دن کا بہت انتظار کیا ہے میرا انتظار بہت“..... طویل ہے

میں کل کی فلائٹ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پیرس جا رہا ہوں اب جو“..... کرنا ہے اپنے کرنا ہے

یہ بول کر وہ لیٹ گئے تھے جبکہ احمد سن ہوتے دماغ کے ساتھ وہاں  
..... سے کھڑا ہو گیا تھا

اُسکے دماغ میں صرف ایک بات تھی کہ اسکو اپنے چاچو کی موت کا  
بدلہ لینا ہے .... اور وہ چل دیا تھا بدلہ لینے کے لیے اُسکے ایک ایک  
... قدم تباہی کی طرف بڑھ رہے تھے

جب وہ کمرے میں آیا تو دلہن بنی فردوس قیامت بنی اُسکے سامنے بیٹھی  
... تھی ... وہ اسکو دیکھتا رہا تھا

.... پھر ایک دم اُسکے دماغ پر جھماکا ہوا تھا

!! بدلہ بدلہ بدلہ !!





غازی میں اپنے نکاح سے پہلے آپکو کچھ بتانا چاہتی ہوں اپنا ماضی سب کچھ وہ روتے ہوئے بولی تھی جبکہ غازی نے اُسکا ہاتھ تھا میں اُسکی بولنے.... کی اجازت دی تھی وہ بولنا شروع ہوئی تھی

... احمد جب کمرے میں آیا تو اُسے آتے ہی چلانا شروع کر دیا تھا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھڑی ہو میرے بیڈ اور سے .. ”تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی ....“ وہ“  
گرایا تھا فردوس سہم کر کھڑی ہو گئی تھی ... اور اُسے پھر اُس پر ظلم کرنا شروع کر دیا تھا اسکو اپنی اس کہ نشانہ بنا کر اُسے شادی کی پہلی آدھی رات کو ہی اسکو طلاق دے کر اسکو تہ خانے میں بند کر دیا تھا آئے دن وہ اُس پر ظلم کرتا اور چلا جاتا روز وہ تڑپتی تھی روز مرتی تھی .... اور روز صبر کر کے بیٹھ جاتی تھی

چار سال چار سال میں نے اس ازیت میں کاٹیں ہیں غازی وہ پانی پر  
.... بیتی ساری داستان اُسکو سنا چکی تھی

.....جبکہ وہ ضبط کی انتہا پر بیٹھا اپنی جان پر ظلم کی داستان سن رہا تھا

فیری بھول جاؤ جو ہوا یاد رکھو آنے والے لمحہ کو جہاں میں اور تم اور“  
...ایک ہماری چھوٹی سی دنیا ہوگی

وہ مسکراتے جلموئے بولا تھا جبکہ اُس نے گردن جھکا لی تھی.... شام کو ہی  
اُن دونوں نے نکاح کر لیا تھا کچھ گواہوں کی موجودگی میں جس میں  
اکرم بھی تھا گواہ کے طور پر..... اور ایک نئی زندگی شروع کر دی  
..... تھی

.....

سعد صاحب نے سامنے کھڑے نو جوان کو دیکھتے ہی جھٹکا لگا تھا... اور  
...وہ زیر لب بڑ بڑاے تھے

.....غازی !! ہاں سامنے خدا شخص بلکل غازی احمد میں ملتا تھا“

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہی آنکھیں وہی ناک وہی رنگ روپ وس فرق تھا تو آنکھوں میں تھا  
.....غازی کی آنکھیں کالی تھی جبکہ اس نوجوان کی آنکھیں بلیو چمکیلی تھی  
برسوں پہلے کیے جانے والا ظلم سعد صاحب کی آنکھوں کے سامنے فلم  
بن کر یاد آیا تھا اسکے برعکس سمعان احمد کے سامنے بھی اپنا ماضی فلم  
بن کر چلا تھا۔۔

...ساری یادیں ساری اذیتیں سب یاد آ گیا تھا اسکو

..... چلے چلتے ہے سمعان احمد کے ماضی کی طرف

..... 

»»»» پانچ سال بعد

وہ دونوں بہت اچھی زندگی گزار رہے تھے... اس بیچ غازی نے اپنا بزنس دہلی میں سیٹل کر لیا تھا اب وہ وہیں رہ رہا تھا فردوس اور اپنے... چار سال کے بیٹے سامی کے ساتھ

سامی ایک بہت پیارا خوبصورت گول گول چہرا پھولے ہوئے گبارے جیسے گال گلابی خوبصورت لب اور بلیو آنکھوں کا مالک وہ بہت شرارتی... سا بچہ تھا

ماما ماما.... ماما بابا تب آئے گے؟ وہ لان میں کھیل رہا تھا جبکہ فردوس “

لان میں پڑی چیئر پر بیٹھی کوئی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی جب سامی  
..... اُسکے پاس آیا تھا

فردوس نے اپنے بیٹے کو دیکھ کر کتاب کو ایک جانب ٹیبل پر رکھ کر  
... اپنے بیٹے شامی کو گود میں اٹھایا اور اُسکے گالوں کو چومتی ہوئی بولی

ارے میرے شہزادے کیوں آپکو بابا کی یاد آ رہی ہے کیا؟ وہ پھولے“  
NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
... ہوئے گالوں کو مزید اور پھلائے بولا

ہاں نہ ماما؟ آپ تو پتہ ہے ماما جب میں ، آپ ، بابا اور ہماری گڑیاں“  
... وہ اپنی ماما کی ٹومی کی طرف دیکھتے ہوئے چہک کر بول رہا تھا..“

جب ہم تاتھ ہوتے نہ تو ہم تمپلیٹ ہو داتے ہے ..“ وہ اپنی توتلی“

...زبان میں بہت بڑی بات کہہ گیا تھا

ماشاللہ میرے شہزادے بھی بہت اچھی باتیں کرتا ہے ..“اُسکا چہرا“  
اپنے لبوں سے چومتی ہوئی وہ بولی تھی پیچھے سے غازی جو ابھی ابھی  
آفس سے آیا تھا اپنے بیوی اور سامی کو وہاں لان میں دیکھ کر وہیں آ  
گیا اور پیچھے سے چیمز کے گرد بازوں پھیلانے وہ اپنے بیٹے کا چہرے پر  
پیار کر رہا تھا جبکہ فردوس تو اُسکے اندر سے اٹھنے والی خوشبو کو  
...آنکھیں بند کیے محسوس کے رہی تھی

الے بابا آدے بابا آدے سامی نے نعرہ بلند کر دیا تھا جبکہ غازی“  
.....اپنے بیٹے کی خوشی میں بہت خوش تھا

بیگم ذرا کمرے میں آؤ نا !! غازی ایک دم سنجیدہ ہوتے ہوئے بولا“

..... اور کمرے کی طرف لاؤنج سے ہوتے سیڑھیوں کی جانب چلا گیا تھا

فردوس اپنے بیٹے اور ملازمہ کو اُسکا خیال رکھنے کی تنقید کرتے ہوئی  
.... غازی کے پیچھے پیچھے چلی گئی تھی



وہ جب کمرے میں آئی تو غازی کھڑکی کے پاس کھڑا باہر کو دیکھ رہا تھا  
..... جبکہ ایک ہاتھ سے اپنا سر بھی سہلا رہا تھا

فردوس پریشان سی اُسکی طرف بڑھی تھی، "پرنس چارمنگ کیا، ہوا  
.... طبیعت تو ٹھیک ہے آپکی؟ وہ سامنے کھڑی سوال کر رہی تھی

جی فیری ٹیل پرنس چارمنگ نے مسکراتے ہوئے اپنی فیری کو ہاتھ پکڑے،

..... کر لبوں سے لگایا اور مسکرا کر جواب دیا گیا تھا

پھر آپ اپنے سر کو کیوں ایسے سہلا رہے ہے؟ وہ منہ بصورتے ہوئے“  
..... اُسکے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھ رہی تھی

بھئی یہ اپنی فیری کو نزدیک بلانے کا طریقہ ہے وہ اُسکے اس سے پہلے“  
..... اور نزدیک ہوتا دھڑام سے دروازہ کھولتا ہوا اندر آیا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.... وہ دونوں جھٹکے سے دور ہوئے تھے

یہ دیکھو آ گیا ہمارے درمیان کا سب سے بڑا دشمن “اُسکی بات پر سامی“  
..... کا قہقہہ بلند تھا



یہ کیوں ہنس رہا ہے؟ غازی نے آئی برو اُچکائی تھی .. جبکہ فردوس“  
نے کندھے اچکا دیے تھے اور اشارہ کر کے کہا تھا کہ پوچھو خود اپنے  
..... صاحبزادے سے پوچھیں

... وہ بھائی ہو ! اُسکے ایسے بولنے پر فردوس نے حیرت سے دیکھا“

اوہ سوری بیٹے جی آپ ایسے کیوں ہنس رہے ہیں؟ غازی نے سامنے“  
..... کھڑے اپنے چار سال کے بیٹے سے پوچھا تھا

..... بت ایتے ہی؟ وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا“

بلکل اپنے باپ پر گیا ہے ... ”فردوس وہاں سے جا چکی تھی جبکہ پیچھے“  
..... سے وہ دونوں ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہنس دیے تھے

.....“ بابا بابا بابا بابا“



آج چھبیس جون تھی گرمی اور دن سے زیادہ تھی شامی اسکول سے  
جب سے آیا تھا بس ایک ہی رٹ لگائی ہوئی تھی کہ اسکو بھی اسپلش  
..... واٹر پارک جانا ہے اور آج ہی جانا ہے

بیٹا اگلے ہفتے چلے گے “فردوس نے سامی کو سمجھانا چاہا تھا جبکہ وہ“  
..... ضد پر اڑا ہوا تھا کہ نہیں اسکو آج ہی جانا ہے

نہیں مجھے آج ہی جانا ہے !! وہ ضد کرتے ہوئے بولا تھا ایک بات“

...پھر اس بار وہ رونے بھی لگا تھا

اسکو روتے دیکھ فردوس ایک دم گھبرا گئی تھی آج سے پہلے کبھی شامی  
..... نے اتنی ضد نہیں کی تھی

اچھا اچھا میرے شہزادے روئے تو نا میں آپکے بابا کو کال کر کے“  
بلائی ہوں پھر چلتے ہیں نا“ وہ اسکو بولتی غازی کو کال کرنے لگی تھوڑی  
دیر بعد کا آنے کہ بول کر غازی نے کال کاٹ دی تھی اور وہ سامی کو  
..... تیار کرنے کی غرض سے اسکو روم میں لے آئی تھی

تھوڑی دیر بعد غازی کے آنے کے بعد وہ تینوں اسپلش واٹر پارک  
کے لیے روانہ ہو گئے تھے اس بات سے بے خبر کہ اب دو وجود کبھی  
..... واپس نہیں آنے والے

.....♥♥♥♥♥

....جب وہ تینوں اسپلش واٹر پارک پہنچے تو عصر کا وقت گزر چکا تھا  
....سامی بہت خوش تھا اور اُسکی خوشی میں وہ دونوں

فردوس اور غازی دونوں ایک پتھر پر بیٹھے اپنے بیٹے کو انجوائے کرتے  
....دیکھ رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پرنس چارمنگ پتہ نہیں آج جو شامی کا طرز عمل تھا بہت عجیب سا تھا،  
....آج سے پہلے کبھی اس نے اتنی ضد نہیں کی تھی

فردوس پریشان سے غازی کو بتہ رہی تھی وہ شامی کی آج کی حرکت کو  
.....لیکر بہت پریشان دکھ رہی تھی

.... فیری جان !! غازی نے اُسکے گرد اپنا گھیرا کستے ہوئے کہا،

جان آپ پریشان نہ ہو بچہ ہے اور بچے اکثر اپنی بات منوانے کے لیے ایسی حرکتیں کرتے ہیں انکو لگتا ہے کہ ماں باپ اُنکی ایسے ضد کرنے سے اُنکی خواہشوں کو پوری کر دیتے ہے ...“ وہ بہت پیار سے اپنی بیوی کی طرف دیکھتے ہوئے شائستہ لہجے میں سمجھا رہا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور فیری جان تم ان باتوں پر دھیان دینا چھوڑ دو ... جب میں ہوں“ تمہارے ساتھ تو اور باتوں کا تو کوئی جواز ہی نہیں بنتا وہ اُسکے اور مجید قریب ہوتے ہوئے بولا تھا .... جبکہ دور سے کسی نے اُن دونوں کی فوٹو اپنے کیمرے میں قید کی تھی اور یہ منظر سامی کی نظروں سے او جھل نہیں تھا

How beautiful is this couple?

یہ کیل کتنا خوبصورت ہے؟

..... ایک لڑکی نے اپنے کیمرے میں دیکھتے ہوئے اپنی فرینڈ سے کہا تھا

.....ہاں یار بہت خوبصورت ہے“

وہ لڑکی بھی بولی تھی ..... تبھی اُن دونوں کے پاس ایک بچہ بھگتا ہوا آیا

..... تھا

آپی آپی آپتو نہیں پتہ؟ وہ گول مٹول سا بچہ اُن دونوں کو دیکھتے“

ہوئے پوچھ رہا تھا ..... اُن لڑکیوں نہ بچے کی طرف دیکھتے ہوئے پھر

ایک دوسرے کو دیکھا اور بچے سے ایک ساتھ دونوں نے سوال کیا

..... تھا

کیا بے بی؟“

پہلی بات پیاری گریز میں بے بی نہیں ہوں“ وہ منہ پھلائے اُنکی غلط“  
فہمی کو دور کرنے کی کوشش کرتا بولا... اُسکی بات پر وہ دونوں لڑکیاں  
.... مسکرائی تھی



... تو کیا ہے آپ؟ اُن دونوں نے پوچھا“  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

الحمد للہ میں تار سال تا ہینڈ سم بوئے ہوں.. ”وہ ایک ادا سے بالوں پر“  
ہاتھ پھیرتے ہوئے بتہ رہا تھا جبکہ وہ دونوں اسکو دیکھ کر ہنس دی  
..... تھی

ہاں تو میں آپتو کتہ بتہ رہا تھا... آپی تب کتی کی تعریف ترتے ہے نہ“

....تو ماشاء اللہ پہلے لدا تے ہے

اُسکی باتوں کو سن کر ان دونوں لڑکیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا  
....اور پھر مسکراتے ہوئے اُسکے گالوں کو کھینچتے ہوئے بولی



واؤ شہزادے یہ سب آپکو کس نے سکھایا ہے؟“

...وہ اپنے گالوں کو مسلتے ہوئے بڑ بڑایا تھا“

ایک تو میلے گالوں تے سب تو پلو بلیم ہے ... اور پھر اُنکے سوال کا جواب  
..دیتے ہوئے وہاں سے بھاگ گیا تھا

میرے ماما بابا نے ...“ اور وہ لڑکیاں اُسکے یوں بھاگنے پر بے تحاشہ“

.....ہنس دی تھی



یار کیا بچہ ہے کتنا کیوٹ سا؟ ایک لڑکی نے کہا تھا.. جبکہ دوسری“  
... لڑکی ہنستے ہوئے بولی

.... ہہہہہ !! نہیں نہیں ماشاء اللہ لگاؤ ورنہ ہینڈ سم بوئے نے سوں لیا تو“



.... ہاہاہاہاہاہا کمال کہ بچہ ہے“

..... وہ دونوں آگے بڑھ گئی تھی

بیگم دیکھو وہ ہمارا صاحبزادہ وہاں کیا کر رہا ہے؟ غازی نے سامی کو دو“  
.... لڑکیوں کے پاس کھڑے ہوتے دیکھا تو فردوس کو بتایا

دے رہا ہوگا انکو بھی کوئی مسئلہ ...“ فردوس نے مسکراتے ہوئے کہا“  
... تھا اور پھر دونوں ہنس دیے تھے

کون جانتا تھا اُنکے یہ ہنسی کب تک قائم رہے گی؟



سر سر آپ تو وہی ہے نہ جنہوں نے پچھلے ہفتے ہوٹل میں اپنے“  
دوستوں کے درمیان ایک سونگ سنایا تھا...؟

.... ایک لڑکے نے غازی کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

.....جی بلکل !غازی نے مسکراتے ہوئے کہا“

سر سر پلز ایک آٹو گراف ملے گا؟ وہ لڑکا ریکویسٹ کرتے ہوئے بولا“

.....تھا... جبکہ غازی مسکرا دیا



..... بلکل یار !! وہ اُسکی طرف آٹو گراف دیتے ہوئے بولا“

.... سر ایک ریکویسٹ اور ایک سونگ اور سنا دیں“

!! کسی اپنے بہت خاص شخص کے لیے“

پر یار !! وہ کچھ بولتا کہ وہ لڑکا بولا تھا... سر فکر نوٹ میرے پاس“  
..... گٹار بھی ہے وہ اپنے کندھے سے گٹار کو باہر نکلتے ہوئے بولا تھا

... واہ بھئی بہت ہی چلاک ہو.. ”غازی ہنستے ہوئے بولا رہا تھا“

بس ایسا ہی سمجھ لیں.... ”وہ بھی اُسکے ہی انداز میں بولا اور پھر دونوں“  
..... ہنس دیے تھے



غازی ایک بڑے سے پمٹر پر بیٹھا ہاتھ میں گٹار پکڑے ہوئے بیٹھا تھا  
جبکہ فردوس سامنکو گود میں لیے بیٹھی تھی جبکہ عانکے چاروں اطراف  
..... سے لوگوں نے گھیرا ہوا تھا

تو دوستوں یہ ہے ہمارے غازی احمد جنکی آواز بہت ہی پیاری ہے اور“  
آج یہ اپنی کسی خاص شخص کے نام سے ایک سونگ آپکو اپنی بہت ہی  
..... پیاری سی آواز میں سنانے والے ہے



دل تھام کر بیٹھ جائے“

..... محبت کا نگہ بکھیرنے جا رہے ہیں غازی احمد

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

..... گٹار کی آواز نے خاموشی کی تھی

.....

..... میوزک

.....

.....میوزک.....

تُتجھکو میں رکھ لوں وہاں

جہاں پہ کہیں ہیں میرا یقین

میں جو تیرا نہ ہوا

کسی کا نہیں  
NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کسی کا نہیں

وہ ہاتھ میں گٹار تھا میں بس اپنی فیری کو ہی دیکھ رہا تھا جسکے ساتھ وہ

.....اپنی ساری عمر بتانا چاہتا تھا

آنکھوں میں محبت کا تھلے مارتا ہوا سمندر لیے وہ اپنی جینے کی وجہ کو

.....دیکھ رہا تھا

.... اور سب اسکو

لے جائیں جانے کہاں

ہوائیں ہوائیں

لے جائیں تجھے کہاں

ہوائیں ہوائیں

بیگانی ہے یہ باغی

NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Ghazals

ہوائیں ہوائیں

لے جائیں مجھے کہاں

ہوائیں ہوائیں

لے جائیں جانے کہاں

..... نہ مجھکو خبر نہ تجھکو پتہ

..... اُ و و و و

.....اُو و و و و

.....میوزک

.....میوزک

.....بناتی ہے جو تُو

وہ یادیں جانے سنگ

میرے کب تک چلیں

.....انہی میں تو میری

صبح بھی ڈھلے

شام ڈھلے

.....موسم ڈھلے

....خیالوں کا شہر

تُو جانیں تیرے ہونے



سے ہی آباد ہیں  
..... ہوائیں حق میں  
وہی ہے آتے جاتے  
.. جو تیرا ہی نام لیں  
دیتی ہے جو صدائیں



.. ہوائیں ہوائیں  
نا جانیں کیا بتائیں

.. ہوائیں ہوائیں  
لے جائیں تجھے کہاں  
... ہوائیں ہوائیں  
لے جائیں مجھے کہاں  
... ہوائیں ہوائیں

لے جائیں جانے کہاں  
..... نہ مجھکو خبر نہ تجھکو پتہ

..... اُو و و و و

..... اُو و و و و

..... میوزک

..... میوزک



NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ایک ٹک بس اسکو ہی دیکھ رہا تھا دل حد سے زیادہ دھڑک رہا تھا  
..... جبکہ آنکھوں کی پیاس بجھ ہی نہیں رہی تھی

..... وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے

شدت جذبات اُنکے ہر رویہ سے عیاں ہو رہے تھے وہاں کھڑا ہے  
..... شخص اُن دونوں کی محبت پر رشک کر رہے تھے

...ایک بار پھر آواز گونجی تھی

...چہرا.... کیوں ملتا تیرا

...خوابوں سے میرے

یہ کیا راج ہیں

..... کل بھی میری نا تھی تو

...نا ہوگی تو کل

....میری آج ہیں

تیری ہے میری ساری

وفائیں وفائیں

مانگی ہے تیرے لیے

دعائیں دعائیں

لے جائیں تجھے کہاں

...ہوائیں ہوائیں

لے جائیں مجھے کہاں

...ہوائیں ہوائیں

لے جائیں جانے کہاں

لے جائیں تجھے کہاں

لے جائیں جانے کہاں

لے جائیں مجھے کہاں

.....اُ و و و و و

.....اُ و و و و و

.....میوزک

.....میوزک

وہ خاموش ہو گیا تھا ہے اطراف سے تالیوں کی آوازیں گونجنے لگی تھی

....

واہ بیٹا تمہاری محبت صدا !!.....! ابھی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی،

.....کہ ایک دم گولیوں کی آواز نے ہواؤں میں ارتعاش پیدا کیا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں سب ادھر ادھر بھاگنے لگے تھے ڈر کی وجہ سے

اور وہ تینوں وہاں کھڑے ماحول میں ایک دم افرا تفری کو سمجھنے کی

....کوشش کرنے لگے تھے

تبھی کچھ لوگوں نے ان تینوں کو چاروں اطراف سے گھیر کر اُن پر

.....بندوقیں تان لی تھی

فردوس ایسے صورتِ حال کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گئی تھی اور سامی کی  
..... آنکھوں پر زور سے ہاتھ رخ کر اسکو دیکھنے سے منع کیا تھا

.... کیونکہ وہ رونے لگا تھا اس صورتِ حال کو دیکھ کر

..... ایک گاڑی آکر رکی اسمیں سے ایک پینتیس سال کا شخص باہر نکلا تھا

بڑی بڑی مونچھیں کالی آنکھیں کندھوں پر شال ڈالے وہ کوئی پٹھان لگ  
..... رہا تھا

..... غازی نے اس شخص کو غور سے دیکھا لیکن پہچان نہیں پایا تھا

کون ہو تم؟ اور ہم سے کیا چاہتے ہو؟ غازی وہی پرانے والا غازی“  
....بن گیا تھا وہ دھاڑ کر بولا

....آنکھوں میں ناخوف تھا نا وہ موت سے ڈرتا تھا

ہاہاہاہاہاہاہاہا عاشق بھی بولتے ہیں!! وہ شخص ہنستے ہوئے مذاق بنا رہا“  
.....تھا

اور چند گھنٹوں کی ایکس وائف کیا حال ہے؟ سب سے ہے نا؟“

وہ تھوڑا نزدیک آیا اور فردوس کو چھونے والا ہی تھا جب غازی نے اُس  
.....شخص کا ہاتھ پیچھے کو جھٹکا تھا اور گرہ کر بولا

فیری کو ہاتھ لگانے کی ہمت مت کرنا میں جان گیا ہوں تو کون“  
....“ ہے بہتر ہو گا ہاتھ پیچھے رکھ

..ورنہ تو اچھے جانتا ہے کہ میں کیا کر سکتا ہوں“  
آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئی تھی جبکہ گردن کی نسیں خوب دکھ رہی  
تھی.....  
NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
نانا میں اسکو کیوں چھوں گا بھلا میں تو....”اُس نے اپنے آدمی کی طرف  
اشارہ کیا اور اُسکے آدمی نے ہاتھ میں تھامے پیٹروں کی بوتل کو کھول  
..... کر فردوس کے اوپر انڈیل دی تھی

غازی کو اُسکے آدمیوں نے مضبوطی سے پکڑ لیا تھا جبکہ سامی روتے  
ہوئے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا وہ اپنی ماں کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن



..... اس موٹے کالے ادھی نے اسکو پکڑا ہوا تھا

!!..... امی ی ی“

.... وہ چیخ رہا تھا رو رہا تھا لیکن کسی کو اس معصوم پر ترس نہیں آیا تھا

وہاں کھڑا ہے نفوس تماشہ دیکھ رہا تھا وہ دو لڑکیاں جنہوں نے اُن دونوں کی فوٹو بنائی تھی وہ اُس بچے اور غازی اور فردوس کو دیکھ کر بہت رو رہی تھی اُسکا کوئی رشتہ نہیں تھا لیکن انسانیت کے ناطے وہ ..... بھی بہت زیادہ اللہ سے دعا مانگنے میں لگی ہوئی تھی

احمد احمد تم ایسا کچھ نہیں کرو گے ...“ غازی اُسکا ارادہ جانتے ہوئے“  
..... پوری قوت سے چلایا

پرنس شامی ...“فردوس روتے ہوئے چلائی“

اور بس اُس بے رحم شخص نے ماچس کی تیلی جلا کر اُسکے اور پھینک  
دی.....

!!! فردوس س س“

!!! ماما ااا“



!!.. اللہ ہ ہ ہ“

نہیں ہے معبود اللہ کے سوا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے سچے  
..... نبی ہے

بی شک محبت دلوں میں قائم کرنے والا بادشاہ مکافات عمل تیری ہی  
..... بنائی ہوئی شے ہے

اے آدم ذات میری بد دعا ہے تیرے حق میں کہ وہ دن دور نہیں“  
 جب تیری اولاد تجھے مارے گی وہ دن دور نہیں جب تو پانی مانگے گا اور  
 تجھے نہیں ملے گا وہ دن دور نہیں جب تو موت مانگے گا لیکن آسانی  
 سے نصیب نہیں ہوگی اور وہ دن دور نہیں جب تجھے نا تو کفن میسر  
 .....“ ہوگا نا مٹی تو ہوا بن کر تا قیامت بھٹکے گا ..... میری بد دعا ہے  
 آگ میں جلتا وجود روتے ہوئے کراہتے ہوئے چلا چلا کر بد دعائیں  
 دے رہا تھا.....

!! فردوس س س“

اور ایک دم خاموشی چھا گئی تھی وہ شیطان ہنس رہا تھا زوردار قہقہہ لگا  
 ..... رہا تھا

.....ایک بار پھر آواز اُبھری تھی

آئی سسکیاں لو یوں غازی“

..... آئی لو میرے شہزادے“

اور سسکیاں دم توڑ گئی تھی ہاں آج اندھیرے کی ملکہ نئے سفر کے  
..... لیے نکل چکی تھی کبھی نا واپس آنے کے لئے

.....غازی کو وہ شیطان لے گیا تھا جبکہ سامی کو وہیں چھوڑ گیا تھا

سامی اپنی ماں کی راکھ کے پاس بیٹھا رو رہا تھا وہاں سے سب جا چکے

تھے جب وہ دونوں لڑکیاں اُس بچے کے پاس آئی اور اسکو کندھوں سے  
..... تھامے خود میں بھینچ کر خوب روئی تھی

... نہیں ہینڈ سم بوئے نہیں آپ بہت ہمت والے ہیں“



..... اور وہ دونوں اسکو اپنے ساتھ لے گئی تھی

NEW ERA MAGAZINE .COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



سامی کا بچپن تین بچوں کے درمیان کٹا تھا  
موجی یعنی محسن خان ، شانی یعنی شایان خان اور روحی یعنی سارہ نعیم

سامی کو جب اسماء اور حلیمہ اپنے ساتھ لائی تو وہ تھوڑا تھوڑا کھچا کھچا  
 رہتا تھا لیکن موجی اور شانی کے ساتھ مل کرنے وہ دھیرے دھیرے  
 ٹھیک ہو گیا تھا سارہ جب چھ مہینے کی تھی اور وہ تینوں اُس گڑیاں کے  
 ..... ساتھ خوب کھیلتے تھے



اس بچے کو کوئی نہیں جانتا تھا لیکن اس کے ساتھ جو ہوا اُسکے بعد سب  
 ..... اُسکا اچھے سے خیال رکھتے تھے

اُسکا اچھے اسکول میں ایڈمیشن دلایا جب وہ تھوڑا بڑا ہوا قریب بارہ سال  
 کا تو سامی نے وہاں کے بڑے یعنی اس گھر کے بزرگ امتیاز صاحب  
 سے اجازت لے کر ہوٹل میں رہنے لگا وہیں رہ کر اپنی پڑھائی کو سر  
 ..... انجام دینے لگا

وقت بیتتا گیا اور وقت کے ساتھ اُسکی نفرت اس شخص کے لیے بڑھتی  
..... چلی گئی تھی

وہ اے روز نفرت کی آگ میں جلتا تھا... کوئی نا کوئی طریقہ سوچتا رہتا  
.... تھا اُس نے اُس شخص کے بارے میں ساری معلومات حاصل کر لی تھی

... اور آج اکیس سال بعد اس شخص کے رو برو کھڑا اسکو گھور رہا تھا  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب سمجھ آیا تھا اسکو... فوٹو دیکھنے کے بعد وہ یقین کر گیا تھا لیکن اس  
..... شخص کی شکل دیکھ کر اُسکا یقین پل میں ختم بھی ہو گیا تھا

..... شایان جو کچھ بول رہا تھا ابھی اسکو سمجھ نہیں آ رہا تھا

.....اور جو اسکو سمجھ آیا وہ اب اسکو سر انجام بھی دینا تھا

کیا سامی بچا پائے گا اس بھیڑیا سے جیری کو؟

آپ سوچ رہے ہو گے سامی کون ہے تو بھی ہمارا سامی یعنی سمعان

.....غازی احمد ہے



»»» ماضی

روہیل خان ماں کے مرنے کے بعد حویلی کو چھوڑ کر دہلی آ گئے تھے

...کیونکہ اُنکی پوسٹنگ دہلی میں تھی



اُنہوں نے شادی کر لی تھی لیکن امتیاز صاحب اس رشتے کے خلاف تھے بہت لڑائی ہوئی لیکن روہیل نے گھر والوں کے خلاف جا کر شادی کر ... ہی لی تھی

عربا دہلی کے چیف منسٹر اقبال چودھری کی بیٹی تھی پڑھی لکھی خوبصورت اور چنچل سی عربا روہیل نے ایک جلسے کے دوران اپنے بابا کے ساتھ دیکھی تھی اور یہ نرم دل لڑکی روہیل کو بہت پسند آئی تھی....



اقبال چودھری بہت ہی نیک دل انسان تھے دہلی کو جس طرح ..... اُنہوں نے سنبھالا ہوا تھا اُنسے سب ہی بہت خوش تھے

روہیل ایک دن اپنا رشتہ لے کر خود ہی اقبال چودھری کے گھر چلے گئے اور جا کر عربا کا ہاتھ اپنے لیے مانگ لیا اور اقبال صاحب کو بھی

اپنی بیٹی کے لیے کوئی ایسے ایسے ہی لڑکے کے تلاش تھی اور روہیل  
اس کے لیے پرفیکٹ تھا

سادگی سے نکاح ہوا اور عرہا اقبال چودھری سے عرہا روہیل خان بن گئی  
....

رخصتی کے بعد روہیل اپنی بیوی کو لے کر حویلی بھی گیا تھا لیکن عرہا  
... کو امتیاز صاحب نے اپنی حویلی کی بہو ماننے سے انکار کر دیا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

..روہیل مایوس ہو کر عرہا کو واپس دہلی آگئی تھے  
اللہ نے شادی کے ایک سال بعد ہی اُنکے یہاں اپنی رحمت عطا کی تھی  
..... جسکا نام اُنہوں نے جیرش رکھا تھا

وہ دونوں اپنی اس زندگی سے بہت خوش تھے بہت زیادہ ایسا لگتا جیسے

.... خوشیاں انکے ہی مقدر میں خوشیاں اللہ نے لکھ دی ہو

ایک دن روہیل جلد ہی گھر آگئے تھے عرہا جیرش کو لیے لان میں بیٹھی تھی سردیوں کے دن تھے دھوپ اپنی چمکیلی خوبصورتی سے لیے..... پورے لان میں پھیل کر اُسکی خوبصورتی کو اور بڑھا رہی تھی

جب روہیل گیراج سے گزر کر لان میں آئے تو وہ بہت پریشان نظر آ رہے تھے

... عرہا جیرش کو ملازمہ کے حوالے کرتی روہیل کے پاس گئی

روہیل آپ ٹھیک ہے نہ؟ کیا بات ہے بہت پریشان نظر آ رہے“  
...ہیں؟ عرہا نے کندھوں سے تھام کر بہت ہی شاہستہ لحظے میں پوچھا تھا

... ہم !! ماتھے کو سہلاتے ہوئے انہوں نے جواب دیا،  
اچھا آپ روم میں چلے میں آپ کے لیے کافی لاتی ہوں بنا کر... “عرہا“  
..... نے روہیل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

روہیل گردن ہلاتے روم میں چلے گئی تھے جبکہ عرہا لیکن کی طرف  
NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
..... بڑھ گئی تھی

.. پندرہ منٹ بعد وہ لوازمات اور کافی ٹرالی میں رکھیں روم میں آئی تھی

.... روہیل بیڈ سے ٹیک لگائے آنکھیں موند کر لیتے تھے

آپکی کافی !! کافی کو روہیل کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی تھی جبکہ“  
.....پریشان چہرے پر سے جھلک رہی تھی

کیا بات ہے روہیل؟ آفیس میں کچھ ہوا ہے کیا؟“  
....عربا اُسکے سر کو اپنی مخروطی انگلیوں سے دباتی ہوئی پوچھ رہی تھی

روہیل نے ایک طرف کافی کا کپ رکھ کر عربا کا ہاتھ تھاما اور انکو،“  
....لبوں سے لگاتے ہوئے بولے

عربا میری بہن زندہ تھی دو آنسوؤں ٹوٹ کر گالوں پر سے پھسل کر عربا  
.....کے ہاتھوں پر گرے تھے

تم نے وہ نیوز تو سنی ہوگی جو اسپیش واٹر پارک میں ہونے والے

.. حادثے کی جو گرمیوں میں ہوا تھا

.. کچھ یاد آنے پر روہیل نے عرہا سے پوچھا

. جی !! عرہا نے نا سمجھی سے گردن ہاں میں ہلائی،

اُس حادثے کا شکار ہونے والی میری ہی بہن تھی .. ”روہیل بول کر“  
زاروں قطار رونے لگے تھے جبکہ عرہا بھی اپنے محبوب شوہر کو دیکھ کر  
..... اُس کے ساتھ ہی رونے لگی

روہیل روئے نہیں اللہ کی مرضی کیا پتہ اُس رب کی اس میں کیا،  
..... مصلحت چھپی ہو .. وہ سمجھانے کی کوشش کرنے لگی

ہم !! روہیل نے اپنے آنسوؤں کو پونچھ کر عرہا کی طرف ایک لیٹر،

... بڑھایا

عرہانے نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے لیٹر پکڑ کر اسکو کھولا جس میں روہیل  
..... کی پوسٹنگ ٹرانسفر لیٹر تھا

... اُسے حیرت سے روہیل کی طرف دیکھا

میں بابا سے کال کر کے بولتی ہوں کہ وہ آپکی پوسٹنگ کینسل کر دیں،  
..... وہ موبائل اٹھاتے ہوئے بولی ...

..... نہیں! اُسکے ہاتھ سے موبائل لیتے ہوئے روہیل نے منا کیا تھا“

.... لیکن کیوں؟ اب وہ اُلجھن زدہ سی اسکو دیکھتے پوچھ رہی تھی“

!! کیونکہ میرا فرض مجھے بلا رہا ہے“

لیکن روہیل ہم بھی تو آپکے فرض ہی ہے نا؟ وہ آس بھری نظروں“  
..... سے دیکھنے لگی


ہو! پر عرہا میرا جنون ہے یہ ملک میرا فرض تم سب سے پہلے ہے“  
میری زندگی میں پہلے یہ ہے اُسکے بعد آپ دونوں جہاں میرا ملک میرا  
..... جنون ہے وہی آپ دونوں میرا عشق ہو میری زندگی

اور کچھ مہینوں کی ہی تو بات ہے اُسکے باد پھر سے میرا ترنسفر دہلی ہو“  
..... جائے گا... ”روہیل نے عرہا کے متے پر لب رکھتے ہوئے کہا تھا



جی! عمرہا نے ضبط کرتے ہوئے بمشکل جواب دیا اور ایک دم روہیل،  
.... کے گلے لگ کر رونے لگی

آئی کو یو روہیل آئی لو یو. ”وہ روتے ہوئے آج اپنی محبت کا اقرار کر“  
گئی تھی اور روہیل وہ تو اپنی محبت سے محبت کا اقرار سن کر ہی سرسار  
..... ہو گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
آئی لو یو ٹو.. ”اُس نے بھی اُسکے ہی انداز میں اقرار کے بدلے اقرار کیا  
..... تھا

... اور پھر وہ گلے سے ہٹتی ہوئی نظریں جھکائے بولی

کب جانا ہے آپکو؟“

وہ اُسکا چہرا نظروں میں سموئے بولا“

آج رات اٹھ بجے ...“ وہ گردن ہلاتے ہوئے وہاں سے پیکنگ کرنے“  
کے ارادہ سے اٹھ گئی تھی جبکہ روہیل نے اپنے آنسوؤں کو پونچھے تھے  
..... اور عرہا کو جاتے ہوئے دیکھتا رہا



ہم جدا ہوئے بھی تو یوں“

کہ زندگی ویران ہو گئی

ایک شخص میں جانے کے بعد

راتوں کی تنہائی بھی اذیتوں میں تبدیل

”ہو گئی“

از خود

آج روہیل کو گئے ہوئے پورا دو سال ہو گئے تھے روہیل  
..... کچھ ہی دیر کے لیے ہفتے کے دن کال کرتا تھا

عربا کو اُسکی کال کا انتظار بے صبری سے کرتی تھی لیکن آج روہیل کی  
کال نہیں آئی تو وہ مایوس ہو کر سو گئی آج ہفتے کا دن تھا

جب روہیل یہاں سے گیا تھا جب جیرش ایک سال کی تھے لیکن اب  
..... جیرش تین سال دو مہینے کی ہو گئی تھی

وہ بھی اپنی ماں کے ساتھ ساتھ وہ بھی شدت سے اپنی توتلی زبان میں  
.... اپنے بابا کو یاد کرتی تھی

وہ لاؤنج میں بیٹھی چائے پی رہی تھی اور جیری نیچے کارپیٹ پر بیٹھ کر  
اپنی ڈول سے کھیل رہی تھی ساتھ ہی ساتھ بابا بابا بابا کے نعرے بھی  
..... گارہی تھی

تبھی باہر سے گاڑی کے ہورن کے آواز آئی عرہا نے چونک کر اینٹر  
.... اینس گیٹ کو طرف دیکھ

فوجی کٹ خاکی وردی پہنے اپنی تر وجاہت کے ساتھ روہیل گیٹ کے  
درمیان میں کھڑے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اپنی بیٹی اور بیوی کی

.... طرف مجت کے دیپ لیے انکو دیکھ رہے تھے

عربا جلدی سے کھڑی ہوئی اور ہنستے ہوئے بھاگ کر جلدی سے روہیل  
.. کے باہوں میں سما گئی تھی

.... خوشی سے آنسو بہ نکلے تھے



السلام وعلیکم !! کیسے ہے آپ؟ وہ شرمندہ سی اپنی بے اختیاری پر“  
.... نظریں جھکائے اب پوچھ رہی تھی جبکہ چہرا سُرخ ہو گیا تھا شرم سے

میں ٹھیک! آپ دونوں کیسی ہے؟ وہ اپنی پرنسز کو گود میں اٹھا کر“  
.... پوچھ رہا تھا

پہلے تھوڑے مایوس تھے لیکن اب آپ آگئے ہے نا تو بالکل چکاچک“  
.... ہو گئے ..“عرہا نے ہنستے ہوئے جواب دیا تھا

اور میری پرنسز بابا کو یاد کیا جا رہا تھا .“روہیل جیری کے گالوں کو“  
کھینچتے ہوئے بولا جبکہ جیری چہک چہک کر روہیل کہ منہ چومنے لگی  
تھی اور وہ دونوں میاں بیوی اپنی پرنسز کو دیکھ کر خوش ہو رہے

تھے.....  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روہیل کو صرف ایک چٹتی ملی تھی اور اس ایک ہفتے میں اُس نے حیدرآباد  
والا اپارٹمنٹ جیری کے نام کروا دیا تھا اور یہ بات اُس نے عرہا سے منفی  
.... رکھی تھی

.... کیوں؟ وہ صرف روہیل ہی جانتا تھا

وہ اُن دونوں کو کے اس ایک ہفتے میں حیدرآباد اور بھی بہت سی جگہوں  
...پر گھوما تھا اور ایک حسین یادیں لیے وہ آج واپس جا رہا تھا

عربا کا دل بہت گھبرا رہا تھا نہ جانے کیوں لیکن گھبرا رہا تھا ایسا لگ رہا  
... تھا جیسے بہت بُرا ہونے والا ہے کچھ تو

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عربا میری ایک بات مانو گی؟ روہیل آنکھوں میں محبت لیے وہ بے“  
...بس دکھ رہا تھا

!! جی“

اگر مجھے کچھ ہو گیا تو تم دوسری شادی کر لینا یہ میری آخری خواہش“

... ہے

ایک شخص اور وہ بھی جو محبوب ہے اُسکے لیے کتنا جان لیوا ہوتا ہے نہ  
..... یہ سب بولنا

وہ تڑپ ہی تو گئی تھی دل ڈوب گیا تھا اُسکا آنکھوں سے بے تحاشہ  
... آنسو بہنے لگے تھے

ایسا کیوں بول رہے ہیں آپ؟ مجھے جیری کو آپکی اسد ضرورت ہے“  
.... یہاں

ہمم لیکن میری جان میری جو جو ب ہے نہ اُس میں ہمکو اپنی جان“  
.... ہتھیلی پر لے کر گھومنی ہوتی ہے



اور یہ میرے لیے اعجاز کی بات ہوگی کہ .... سے پہلے وہ کچھ بولتا کہ  
.... عرہا نے اپنا ہاتھ اُسکے لبوں پر رکھا تھا

آنکھوں میں آنسوؤں کو لیے اُس نے اُسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے  
گردن نا میں ہلائی اور اسکو اس طرح دیکھ کر روہیل نے عرہا کو خود  
..... میں بھینچا تھا



NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.... پھر وہ بغیر پیچھے پلٹے وہاں سے چلا گیا تھا

بخت سے کوئی شکایت ہے نہ افلاک سے ہے  
یہی کیا کم ہے کہ نسبت مجھے اس خاک سے ہے

.. وہ چلا گیا تھا ..... شاید واپس نا لوٹنے کے لئے



راستے میں گاڑی روا دوا تھی وہ کسی آفیسرز سے کسی کیس کے سلسلے

... میں بات کر رہا تھا جب اُسکی گاڑی پر فائر ہوئی

گاڑی جھٹکے سے رکی تھی“..... کیا ہوا؟ سر لگتا ہے یہاں کوئی ہے؟  
ڈرائیور نے کہا“... تم یہی رہو میں دیکھتا ہوں وہ باہر نکلا ہی تھا کہ ایک  
..... گولی اُسکے سینے میں لگی تھی

اور پھر گولیوں کی برسات ہوئے تھی اور اُسکے سینے کو چھلنی کر گئی تھی

....

روہیل خان نے جو چہرا آخری بار آنکھیں بند ہونے سے پہلے دیکھا تھا  
..... اسکو پہچاننے میں اسکو لمحہ بھی نہیں لگا تھا

س ساد! اور ہمیشہ کے لیے الفاظ منہ میں رہ گئے تھے نا کھولنے،  
.... کے لیے آنکھیں بند ہو گئی تھی

روہیل خان سفر حقیقی کے لیے روانہ ہو گیا تھا آنکھوں کے سامنے دو  
وجود لہرائے تھے۔۔۔۔

.... بھائی!! میرا شہزادہ“

..... اُسکی ماں اور بہن کا اور پھر ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند ہو گئی تھی

..... 

..... نہیں نہیں ایسے نہیں جاسکتے مجھے میری بچی کو چھوڑ کر“

عربا رو رہی تھی چلا رہی تھی لیکن جانے والا کب سنتا ہے کسی کی  
جب اُسکا وقت طے ہوتا ہے پھر اسکو جانا ہی ہوتا ہے اور روہیل خان  
..... چلا گیا تھا ہمیشہ کے لئے



مجت حسنے کی وہ مارا گیا

عربا اپنے بابا کے پاس آگئی تھی وہ مستقل وہیں رہنے لگی تھی عربا کا  
..... ایک بھائی بھی تھا جسکی شادی اُسکی خالہ کے بیٹی سے ہوئی تھی

اُسکا دن جیری سے ہی شروع ہوتا اور اُس پر ہی ختم ہوتا وہ نا تو کسی سے بات کرتی تھی نا کسی سے بات کرتی بسس وہ جیری تک ہی محدود ہو کر رہ گئی تھی مانو اُسکی زندگی ہی رُک گئی تھی روہیل کے جانے کے..... بعد

سعد اُسکے بابا کے بزنس میں ففٹی پرسنٹ کا حصے دار تھا..... اُسکے بابا کو وہ عرہا کے حوالے سے بیسٹ لگا تو انہوں نے عرہا کا اُس سے شادی ... کرنے کا فیصلہ کیا

ایک دن رات کے کھانے کے بعد اقبال صاحب اپنے بیٹی کے کمرے... گئے تھے جب وہ جیری کو سلانے کی کوشش کر رہی تھی

...بابا آپ! اگر کچھ کام تھا تو مجھے بلا لیا ہوتا؟ اُس نے پوچھا“

نہیں بیٹا بس کچھ بات کرنی تھی.. اقبال صاحب نے اپنی بیٹی کو دیکھتے“  
ہوئے کہا تھا

.. جی بابا بولے “۔۔ اُسے بولنے کی اجازت دی“

بیٹا میں چاہتا ہوں کہ آپ شادی کر لیں ..“ اپنے بابا کی بات کو سن“  
... کر وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی

ب بابا آپ؟ بس اتنا ہی بول پائی تھی آنسوؤں کا گولا بن کر حلق“  
..... میں کہی پھنس سا گیا تھا

...اوکے بابا ! اُسے ہاں میں جواب دے دیا تھا“

..... لیکن سادگی سے صرف نکاح کرنے کے لیے بولا گیا تھا

کچھ دن بعد اُسکا نکاح ہو گیا تھا اور وہ عرہا سعد احمد بن کر احمد ویلہ آ گئی تھی جبکہ جیری کو فرحت بیگم یعنی عرہا کی ماما نے اپنے پاس ہی رکھ لی تھی یوں جیرش روہیل خان ہمیشہ کے لیے اکیلی ہو گئی تھی

چھوٹی سی عمر تین سال کی عمر میں جب ایک بچے کو اپنی ماں کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے اُس عمر میں جیرش روہیل خان راتوں کو روتے روتے تڑپتے گزارا کرتی تھی

خوبصورتی کی ملکہ کی آزمائش تین سال کی عمر میں شروع ہو گئی تھی اور نا جانے کب تک اس آزمائش سے اسکو گزرنا تھا یہ اللہ ہی جانتا تھا.....



.. عرہا شادی کے بعد دو سال تک آؤٹ آف کنٹری رہی تھی

....اللہ نے انہیں ایک بیٹے سے نوازہ تھا جس کا نام اُس نے عامر رکھا تھا



...عامر ایک سال کا تھا جب وہ انڈیا واپس آئی تھی

آج وہ اپنے گھر آئی ہوئے تھی سعد کے ساتھ اور اپنے ایک سال کے

.....بیٹے کو لے کر

... ماما جیری کب تک آئے گی اسکول سے؟ عرہا نے پوچھا“



پیٹا بسس انے ہی والی ہوگی... ”اُسکے ماما نے جواب دیا .. وہ پیاسی“  
..... آنکھوں سے گیٹ کی طرف دیکھنے لگی

فرحت بیگم نے اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر دل ہی دل میں بہت روئی  
تھی اُنکی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے تھے جنکو اُنہونے  
..... جلدی سے صاف کیا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں جانتی ہوں پیٹا ایک ماں اپنے بچے کو لے کے کتنا پریشان رہتی“  
ہے...

پر پیٹا جیری اکیلی نہیں ہے اُسکے ساتھ اُسکی نانی ہے ایک بہت پیار“  
... کرنے والا مامو

آئی نو پیٹا تمہاری بھابی تھوڑی روڈلی ہے پر اُسکے مامو اسکو بہت محبت“  
..... کرتے ہیں... فرحت بیگم نے اپنی بیٹی کو تسلی بخشنی چاہی تھی

اما جس وقت ایک ماں کو اُسکے بچے کے پاس ہونا چاہیے میں نہیں“  
... تھی اپنی بیٹی کو میں نے اکیلا کر دیا

وہ رونے لگی تھی تبھی دروازے کے وسط میں سے ایک چھوٹی پانچ  
سالہ بچی دوڑتی ہوئی آئی تھی اور اُسکے پیچھے ہی قریب سات سال  
... کا ایک بچہ بھی تھا

دادو نانوں !!! دونوں چلاتے ہوئے آئے اور فرحت بیگم کے گلے“  
..... میں باہیں ڈال کر جھولنے لگے تھے

میری دادو ہے... ریحام بولا... ان نہ میری نانوں ہے!! جیری چلائی،  
 اور ان دونوں کی فرحت بیگم کو لے کر لڑائی شروع ہو گئی تھی جبکہ  
 .... عرہا تو اپنی بیٹی کو دیکھ کر اپنی پیاس بجھا رہی تھی

لڑتے لڑتے جیری کی نگاہ اپنی ماں پر پڑی تھی اور وہ اُنکو دیکھ کر منہ  
 موڑتے ہوئے خاموشی سے وہاں سے اپنے کمرے میں چلی آئی تھی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.... اسکو خاموش جاتا دیکھ کر ریحام بھی اُسکے پیچھے ہی آیا تھا

جیری تیری نانوں ہی ہے تو ناراض نا ہو... سات سال کے ریحام کو،  
 ... لگا وہ ناراض ہو گئی تھی وہ اُسکی خوش کرنے کے لیے بولا

ریحام یہ آنٹی ہمارے یہاں کیوں آئی ہے؟ اُس نے آنکھوں میں آنسوؤں“  
..... لیے پوچھا

.....جیری وہ آنٹی نہیں ہے آپکی ماما ہے اور آپ سے ملنے آئی ہے“  
.....ریحام اُسکے روئی جیسے گالوں پر سے آنسوؤں پونچھتے ہوئے بولا

ریحام مجھے نہیں ملنا اُنسے ...وہ منہ موڑتے ہوئے چلائی تھی“

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باہر دروازے کے پاس کھڑی عرہا نے بخوبی سنا تھا اور وہ آنسوؤں کو  
.....پونچھتے ہوئے واپس لوٹ گئی تھی

پھر یہ ہے ہفتے کا کام ہو گیا تھا عرہا روز آتی اور وہ اُنسے ملنے سے منع  
..... کر دیتی وہ مایوس ہو کر واپس لوٹ جاتی

ایک سال بعد ہے اللہ نے اُنکو ایک رحمت دی جسکا نام اُنہوں نے افیرا  
.... رکھا تھا

ایسے ہی ایسے کئی سال گزر گئے تھے لیکن جیری نے ایک بھی دن اپنی  
.... ماں سے سیدھے منہ بات نہیں کی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک دن صبح کا وقت تھا جب عرہا جیری سے ملنے آئی اور اُس نے ملنے  
..... سے انکار کر دیا تو وہ اُسکے روم۔ میں ہی آگئی تھی

جیری میں آپکی ماما ہوں... اُس وقت جیری دس سال کی تھی جبکہ عامر“  
..... چھ کا ہو گیا تھا اور آفیرہ پانچ سال کی ہو گئی تھی

کون سی ماما وہ ماما جو اپنی تین سال کی بچی کو چھوڑ کر اپنے نیو گھر چلی،  
.... گئی تھی

جیری کے حاضر جواب پر عرہا دنگ رہ گئی تھی اور اپنی آنکھوں سے  
آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے ایک بار پھر وہ واپس مایوس ہو کر لوٹ گئی  
..... تھی



ریحام اور جیری لان میں بیٹھے لوڈو کھیل رہے تھے ... وہ دونوں عصر  
.... اور مغرب کے درمیان روز کھیلا کرتے تھے لوڈو

ری یہ چٹنگ ہے یہ لال والی میری یہاں رکھی تھی ... وہ زور سے

چلائی

... ”نہیں جیری میں نے چٹنگ نہیں کی بلکہ تو ہی کر رہی ہے چٹنگ“  
..... وہ لال والی کو دوسری جگہ پر رکھتے ہوئے بولا

.... جھوٹے میں نے نہیں کی تو کر رہا ہے... وہ پھر سے چلائی

NEW ERA MAGAZINE .COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.... تبھی ریحام کی ماما چلاتے ہوئے آئی تھی

.... جیرش یہ گھر ہے کوئی کھیل کہ میدان نہیں جو تم اتنا تیز چلاتی ہو“  
..... جیری نے پہلے اپنی ممانی کی طرف دیکھا پھر ریحام کی طرف

ممائی یہ بھی تو چلا رہا تھا..... ”نہیں میں نے تمہاری آواز سنی ہے اور“  
 تم میرے بیٹے پر الزام لگانا بند کر دو سبھی... ریحام کی ماما نے اسکو  
 ..... ورن کرنے کے سے انداز میں دپٹا تھا

ماما یہ آپ جیری سے کیسے بات کر رہی ہیں؟ ہم دونوں کھیل رہے“  
 تھے.... تو بہ بیٹا تم اسکو نہیں جانتے کیونکہ ابھی چھوٹے ہو بہت مگلا ہے  
 ..... یہ بلکل اپنی باپ کی طرح

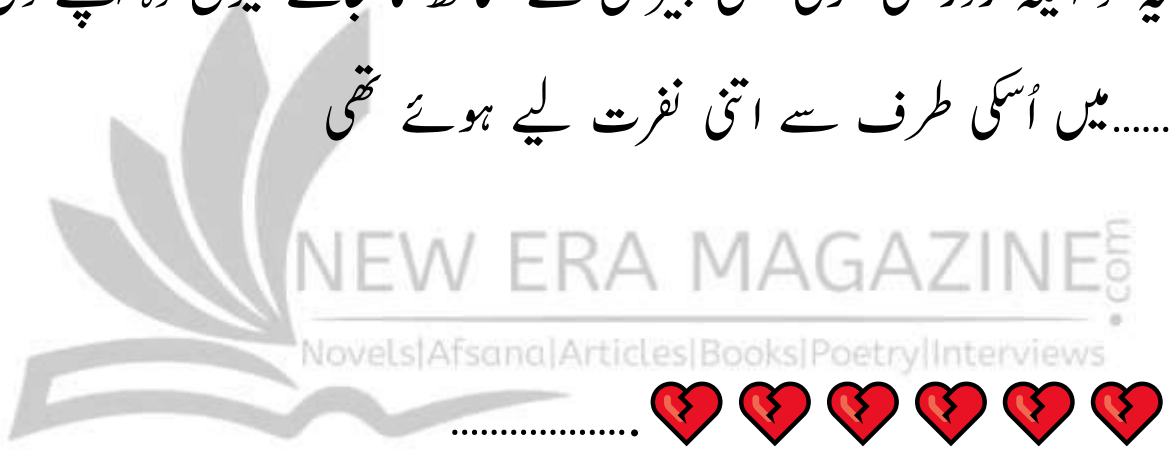
وہ جیری کو گھورتے ہوئے بولی تھی جبکہ اُنکے ہر انداز سے جیری کے  
 لیے نفرت چھلک رہی تھی

..... ماما! ریحام چلایا“



چپ کر اور جا اپنے کمرے میں .... اور وہ ریحام کا ہاتھ پکڑ کر اندر  
لے گئی تھی جبکہ جیری پیچھے آنسوؤں کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہی  
..... تھی

یہ تو انیلہ روز ہی کرتی تھی جیرش کے ساتھ نا جانے کیوں وہ اپنے دل  
..... میں اُسکی طرف سے اتنی نفرت لیے ہوئے تھی



گلابی آنکھوں والی وہ شہزادی

میرے حواسوں پر نہ جانے کیوں چھا گئی

ہر گزرتے دن کے ساتھ میرے وجود سے چمٹ کر

رہ گئی

لفظوں میں کیا بیان کروں اُسکی تعریف  
 جنت کی حوریں بھی اُسکی خوبصورتی سے پیچھے رہ گئی  
 دل کرتا ہے اُسکے سارے غموں کو خود میں سمیٹ لوں  
 دل کرتا ہے ازیت کے دنوں کو اُسکے مقدر سے مٹا دوں  
 کیا محبت اسکا ہی نام ہے \_\_\_؟

ہاں اگر ہے تو مجھے گلابی آنکھوں والی شہزادی سے عشق ہے  
 جب وہ روتی ہے میرے اندر بھی ایک طوفان برپا ہو جاتا ہے  
 جب اسکو کوئی کچھ کہتا ہے تو دل کرتا ہے کہ میں اسکو اس دنیا سے  
 .. کہیں دور چھپا لے جاؤں

وہ رائٹنگ ٹیبل پر بیٹھا اپنے لفظوں کو کاغذ پر اُتار رہا تھا جب دھڑام  
 سے دروازہ کھولتے ہوئے وہ طوفان کی سپیڈ سے اندر آئی تھی

.....ریحام نے جلدی سے ڈائری بند کی تھی کہ کہیں یہ دیکھنا لیں

ری تم یہاں بیٹھے ہو! اور میں کب سے ڈھونڈ رہی ہو تمہیں وہ کمر“  
.....پر ہاتھ رکھیں اسکو گھورتے ہوئے پوچھ رہی تھی

گلابی رنگ کی اونچا سا کمیز اور جینز پہنے بالوں کا جڑا بنائے وہ اپنے اُجلے  
.....سے حلیہ میں بھی کمال ڈھا رہی تھی

اب کیا ایسے گھور رہے ہو کھڑے ہو یہاں سے کتابی کیڑے... ”اُسنے“  
..... آرڈر دیا

ویسے محترمہ جیری صاحبہ مجھے کیوں ڈھونڈا جا رہا تھا بھئی اتنی مشگت“

اٹھانے کی کیا ضرورت تھی؟

..اُسنے آئی برو اچکا کے کہا”..... کیا مطلب؟ اُسکے ہی انداز میں پوچھا گیا

.....مطلب کہ دل میں ڈھونڈ لیتی نا!! وہ مخمور سا بولا تھا“

میں سمجھی نہیں ری ری ی!! وہ ایک دم زور سے چلائی اور وہ ہوش“

.....میں واپس لوٹا تھا

اں ہاں چلو بھئی محترمہ کیوں ڈھونڈ رہی تھی...؟

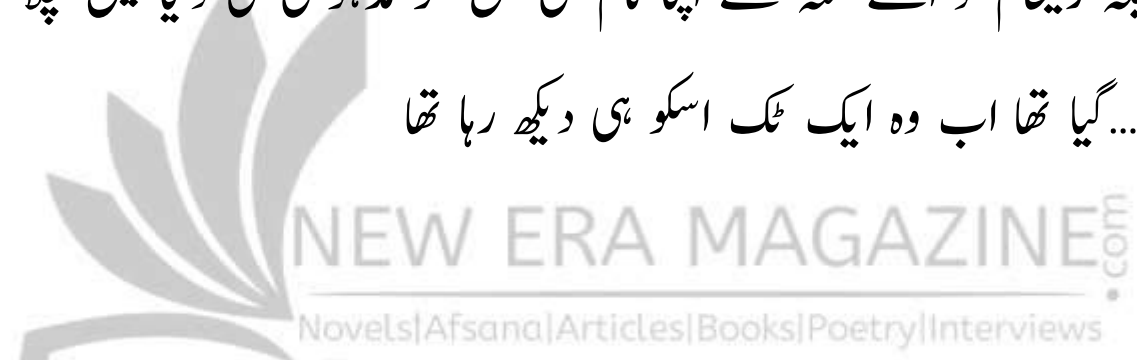
.....وہ ہوش میں اتے ہی گڑبڑاتے ہوئے بولا تھا

.... تو ایسے بولو نا !! وہ منہ بناتے ہوئے بولی“

.... اب پوچھ لیا ہے جناب ال بتہ دو“

... ہممم وہ احسان کرنے کے سے انداز میں ہنکاری تھی“

تو ریحام جی !! آج پہلی بار وہ اُسکے پورے نام سے پُکار رہی تھی“  
 جبکہ ریحام تو اُسکے منہ سے اپنا نام ہی سن کر مدہوشی کی دنیا میں چلا  
 ..... گیا تھا اب وہ ایک ٹک اسکو ہی دیکھ رہا تھا



باہر کا موسم بہت اچھا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ ہم دونوں باہر اس  
 موسم میں ڈھیر ساری موز مستیاں کریں وہ پر جوش سی بول رہی تھی  
 ..... جبکہ ایک عجیب سی خواہش اُسے ری کے سامنے رکھی تھی

..... اور ریحام تو اُسکی اس خواہش پر سرشار سا ہو گیا تھا

جی بلکل میری جیری خواہش نہ کریں اور اُسکا ری اُسکی خواہش کو کبھی،  
پورا نہ کریں ایسا ہوا ہے کیا؟

چلو جلدی سے چلتے ہیں اور پھر وہ دونوں ہنستے مسکراتے ہوئے باہر  
.... موسم انجوائے کرنے چلے گئے تھے

جبکہ ڈائری کا صفحہ پلٹا تھا اور ری کے جذباتوں سے بھرا ڈر اُجاگر کر  
..... گیا تھا

سنہرے الفاظوں کی لڑی میں پہنے میں نے جذبات کی مالا کیا کبھی ہم،  
دونوں ایک ہو پائے گے؟

آسمان اُداس ہو گیا تھا ری کے اس سوال پر جسکا جواب کوئی نہیں جانتا

..... تھا

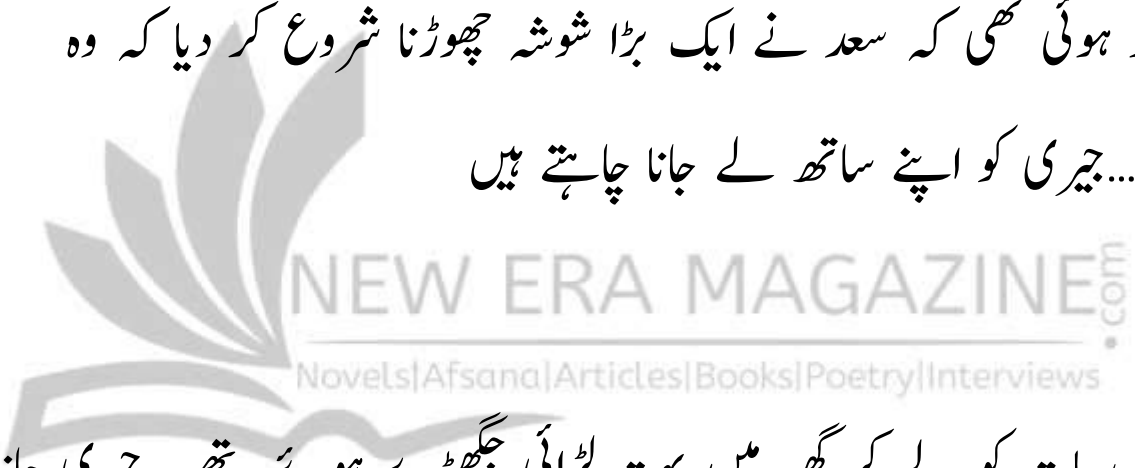
سوائے رب کے جو غیب کی باتوں کو جانتا ہے

..... 

دن گزرتے جا رہے تھے . اب جیری دسویں جماعت کے پیپر کر فارغ

ہو ہوئی تھی کہ سعد نے ایک بڑا شوشہ چھوڑنا شروع کر دیا کہ وہ

..... جیری کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں



اس بات کو لے کر گھر میں بہت لڑائی جگھڑے ہوئے تھے ... جیری جانا

نہیں چاہتی تھی اُسے صاف انکار کر دیا تھا جبکہ وہ لے جانا چاہتے

..... تھے

..... کیوں کس لیے؟ کوئی نہیں جانتا تھا

..... جیری اپنے کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی جب ریحام روم میں آیا

جیری میری جان کیوں خود کو تکلیف دے رہی ہو؟ نہیں جانا ہے تو“  
 تمنے منا بھی تو کر دیا ہے پھر کیوں کیوں رو رہی ہو؟ وہ ہمیشہ کی  
 طرح اُسکے برابر میں بیٹھتا ہوا بولا.... اور اُسکا چہرا اپنے ہاتھوں میں  
 بھرتے ہوئے اُسنے اُسکے آنسوؤں کو پونچھا تھا۔

ری م م مم !! اُس سے بولا نہیں جا رہا تھا گلے میں آنسوؤں کا“  
 ... گولا بن کر اٹک گیا تھا اُسکے

جیری کی عمر اُس وقت پندرہ کی ہوئے گئی تھی اور ریحام سترہ سال کا  
 ... ہو گیا تھا

نا روئے جیری یہاں تکلیف ہوتی ہے مجھے .. ”وہ دل پر ہاتھ رکھ کر“



.... بے بس سا اُسکی آنکھوں میں آنسوؤں کو دیکھ کر بولا

.... اُسکی گلابی آنکھیں رونے کی وجہ سے مزید اور گلابی ہو گئی تھی

آپکو پتہ ری میں ماما سے بہت محبت کرتی ہوں جب جب میں انکو“  
... تکلیف دیتی ہوں خود بھی سکون سے نہیں رہتی ... وہ روتے ہوئے بولی

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم مجھے پتہ ہے !! کیونکہ میری جیری بہت خوبصورت دل کی مالک“  
ہے .. وہ اُسکا ناک دباتے ہوئے بولا اُسکے اس انداز پر وہ روتے ہوئے  
..... بھی مسکرا دی تھی

لیکن ری اگر میں یہاں سے چلی گئی تو پھر مجھسے سارہ دور ہو جائے“  
گی !! ایک بار پھر وہ اُداس ہو گئی تھی ... کیونکہ سارہ اُسکے بیسٹ فرینڈ

..... تھی

بچپن سے اب تک دونوں نے ساتھ تک پڑھا تھا اور آگے بھی وہ  
..... دونوں ساتھ پڑھنے کا ارادہ رکھتی تھی

ہممم چلو کوئی نہیں کبھی کبھی فون پر بات کر لیا کرنا .. اُسے مشورہ دیا“  
اور اُسکے مشورے پر اُسے سعادت مندی سے گردن ہاں میں ہلا دی  
..... تھی

ریحام نے کس دل سے یہ سب کچھ کہا تھا وہی جانتا تھا لیکن اسکو اپنی  
..... پھپھوں کے قریب جیری کو لانے کا طریقہ یہ ہے ٹھیک لگا

..... وہ جیری کو ازیت میں نہیں دیکھ سکتا تھا

وہ جا رہی تھی اپنے کمرے میں پیننگ کر رہی تھی جب دھڑام سے  
..... دروازہ کھلا اور سارہ گھوڑے کی رفتار سے کمرے میں آئی

کمینی بتایا بھی نہیں اور مجھے چھوڑ کر جا رہی ہے اسکو مارتے مارتے“  
سارہ نے ایک دم سے اسکو گلے سے لگایا اور دونوں بے تحاشہ رونے لگی

تھی.....  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار کیوں جا رہی ہے تیرے بغیر میرا دل بھی نہیں لگے گا سارہ“  
... روتے روتے بولی

.. اوئے چڑیل میری کزن کو کیوں رُلا رہی ہے؟ ذرا رحم بھی کر یار“  
.... پیچھے سے ریحام نے اینٹری ماری اور سارہ کو چھیڑتے ہوئے بولا

تُو جُھپ کر تُو تو ہے ہی ہم دونوں کی دوستی کا پکا والا دشمن ۔۔ وہ“  
.....سارہ ہی کیا جو حاضر جواب نا دیں

یوں لڑائی جھگڑوں پیار محبت سے وہ رخصت ہو کر ایک آزمائش بھری  
...زندگی میں داخل ہو گئی تھی



اُسکے آتے ہی ریحام بھی ہائیر ایجوکیشن کے لیے آؤٹ آف کنٹری چلا  
..... گیا تھا

کیونکہ اب اُسکا یہاں رہنے کا کوئی مطلب نہیں تھا وہ یہاں صرف اپنی  
محبت کی وجہ سے تھا اور اُسکی تحفظ دینے کے لیے وہ کچھ بننا چاہتا تھا

تاکہ اُسکے ہر دکھ درد کو کم کر سکیں لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اُسکی یہ  
..... خوشنمیاں اُسکے لیے ساری زندگی کہ روگ بننے والی ہے



NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

..... اُسکا ڈر حقیقت میں بدلنے والا ہے

..... 

وہ آ تو گئی تھی لیکن یہاں اسکو سعد صاحب کی نظروں میں اپنے لیے  
.... عجیب سا محسوس ہوتا تھا

ہر گزرتے دن کے ساتھ اسکو ایسا لگ رہا تھا جیسے یہاں آکر اُس نے بہت  
..... بڑی غلطی مَر دی ہو

وہ اپنی ماں کو بھی نہیں بتہ سکتی تھی یہ سب وہ نہیں چاہتی تھی کہ  
..... اُسکی وجہ سے اُسکی ماں کا گھر خراب ہو

وہ سب برداشت کر رہی تھی آفیرہ کے چبھتے ہوئے الفاظ سعد صاحب  
کا ہوس بھری نظروں سے دیکھنا سب کچھ اسکو شدت سے ریحام کے  
..... ساتھ بتائے گال ہر پل یاد آنے لگے تھے

عامر اسکو بہت محبت کرتا تھا بلکل بڑی بہنوں کی طرح اور اُسکی ماں  
..... بھی لیکن وہ پھر بھی یہاں خوش نہیں تھی

اسکو لگتا تھا کہ یہاں اُسکی عزت کو خطرہ ہے۔۔۔

اور اُسکا ڈر حقیقت کا روپ لے گیا تھا ہاں آج وہ اس ڈر خوف کی وجہ سے.....  
سے حیدرآباد تک اکیلی آگئی تھی اپنی عزت کو بچانے کے خاطر

اور آج وہ شخص اسکو جلیل کرنے کے لیے یہاں تک پہنچ گیا تھا اسکو  
دیکھ کر جیری کو اپنا ہر ایک پل یاد آ گیا تھا۔۔۔۔۔

..... صبر کے آنسو اُسکے گالوں پر پھسل کر زمین بوس ہو گئے تھے

کیا اُسکی یہ آزمائش کبھی ختم ہو پائے گی؟



وہ گردن جھکائے پر نسیل روم میں کھڑی تھی اس شخص نے اسکی زندگی  
.... کا تماشہ بنا کر رکھ دیا تھا

سر آپ ایسے جیسے بغیر جانچ پڑتال کے کیسے کیسے پر بھی بُرا ہونے کا،  
الزام لگا سکتے ہیں؟ شایان کا تو دماغ ہی گھوم گیا تھا ان تصویروں کو



میں ال ابھی سر کچھ بولتے کہ سمعان احمد اُنکی بات کو درمیان میں،  
.... کاٹ کر اپنی بات رکھی تھی

میں مس جیرش روہیل خان سے نکاح کرنا چاہتا ہوں .. آنکھوں میں،  
... سنجیدگی تھی چہرے سے کوئی بھی اُسکی تاثرات کا پتہ نہیں لگا سکتا تھا



شایان نے جھٹکے سے سمعان کی طرف دیکھا سارہ کا بھی کچھ یہ ہی حال  
..... تھا اور سعد صاحب کو تو اپنے ہاتھوں سے سب کچھ جاتا نظر آیا تھا

.... سر اقبال نے حیرت سے سمعان کا چہرا دیکھا

سمعان بیٹا یہ آپ کیا بول رہے ہیں؟ سر اقبال کو بلکل بھی یقین نہیں،  
آ رہا تھا کہ سمعان جیسا لڑکیوں سے سو کوس دور رہنا والا یہ نوجوان  
لڑکا آج خود ہی ایسی لڑکی کے لئے نکاح کا پیغام دے سکتا ہے جسکی  
... پوری ذات پوری یونی میں اسکینڈل بنی پڑی ہو

سر میں جو بولا اور اپنے جو سنا یہاں کھڑے شخص کو جو بھی سنائی دیا،  
وہی میں نے بولا ہے اور پلڈز مجھسے سوال جواب نہ کریں.... ”وہ سنجیدگی

..... سے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کر رہا تھا

اُسکے بعد تو سر اقبال بھی کچھ نہیں بول پائے تھے .. سمعان نے اُس  
..... سامنے کھڑے شخص کو دیکھا تھا

اوائے لڑکے جی تمہارا کام ہے یہاں وہ کرو تم .. یہ میرا اور اس لڑکی“  
”... کا مسئلہ ہے تمہارا اُس میں کوئی بھی کام نہیں ہے

..... سعد صاحب کا دل کر رہا تھا کہ اس لڑکے کو کہی دور پھینک آئے

میرا مسئلہ نہیں تو آپکا بھی نہیں ہے سمجھے اور اگر اب اپنے انکے آس“  
..... پاس بھی نظر آئے تو میں بھول جاؤں گا کہ آپ مجھسے بڑے ہے

.....جیرش روہیل خان کی ذات کو سبنے چہ میگوئیاں بنائی ہوئی تھی

اب اور مزید اسمیں ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنی ذات کو چہ میگوئیاں بنتے  
....دیکھ سکے

انف انف !! بس بہت ہو گیا... ..آپ لوگوں نے مجھے کیا سمجھا ہوا“  
ہے؟ میں انسان نہیں ہوں یا پھر مجھ میں دل نہیں ہے... یا میں کوئی  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
! کھلونا گڑیا ہوں؟ ہاں

وہ دھاڑنے کے سے انداز میں چلائی تھی آنکھوں کچھ کر دینے کا غصہ  
واضح دکھ رہا تھا جیری ک دل کر رہا تھا یہاں کھڑے ہر شخص کو اپنے  
..سینے میں جلنے والی آگ سے جلا کر خاکستر کر دیں

میں خاموش ہوں اسکا مطلب نہیں کہ میں ڈر گئی ہوں میں روہیل  
خان کی بیٹی ہوں اور میرے بابا کا لہو مجھ میں دوڑ رہا ہے میں نہیں  
”.. ڈرتی کسی سے بھی

اور آپ سے تو بالکل بھی نہیں! وہ انگلی اٹھاتے ہوئے سعد صاحب  
... کی طرف موڑی تھی



NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں خاموش اب تک صرف اس لیے تھی کہ یہ آپ کے اور میرے  
درمیان کا مسلہ تھا پر جب آپ نے اب خود ہی سارا پیغام لوگوں تک  
پہنچا دیا ہے سارے عام تماشہ بنا کر رکھ دیا ہے تو یقین رکھیں اب میرا  
وہ روپ آپ دیکھو گے جو کبھی نہیں دیکھا ہوگا”..... اُسکی آنکھوں سے  
..... لہو چھلک رہا تھا

عورت ذات کو کبھی کمزور سمجھنے کی بھول نہ کرنا... اگر یہ نازک دل“  
 ہونے کے ساتھ ساتھ ہاتھ میں چوڑیاں پہننا جانتی ہے، اپنی کلائیاں  
 نازک رکھنا جانتی ہے، صرف جب تک، جب تک وہ محبت میں گندھی  
 اُسکی چادر میں لپیٹی ہوئی ہوتی ہے پر جس دن یہ ذات نازک دل سے  
 پھتر دل بن جاتی ہے تو ہاتھ میں خنجر پکڑ کر اپنی عزت پر الزام لگانے  
 ”..... والوں کا سر قلم کرنا بھی جانتی ہے

اُسکی آنکھوں میں اتنی سرد مہری تھی کہ ایک پل کو سعد صاحب بھی  
 خوف سے وہیں جم گئے تھے.. آنکھوں سے اُسکی شعلے بھڑک رہے تھے  
 .. جبکہ پورا وجود ایک چلتی بریک دھار والی تلوار بنا کھڑا تھا

وہ رکی نہیں تھی وہ وہاں سے چلی گئی تھی پیچھے سعد صاحب بس اسکو  
 دیکھتے رہ گئے تھے... جبکہ سارہ کو تو خوشی ہوئی تھی بہت آج اُسکی  
 ..... دوست نے اپنے لیے سٹینڈ لیا تھا

....وہ بھی اُسکے پیچھے پیچھے باہر نکل گئی تھی

سعد صاحب ایک اہم بات اب کچھ کرنے سے پہلے آگے کا سوچ“  
 لینا....” یہ شایان تھا بولنے والا جبکہ سمعان نے ایک شعلے بھڑکتی  
 ..... آنکھوں سے سعد صاحب پر ڈالی تھی

یہ ابنِ آدم کیسے ہوتے جا رہے ہیں..؟ یہ معاشرہ کی سوچ کیسی ہوتی  
 جا رہا ہے؟

ارے تمسے اچھا تو ابلیس تھا وہ انسان کے سامنے جھکنے پر ہی تو تیار نہیں  
 تھا لیکن اللہ کے سامنے تو جھک رہا تھا نہ وہ... بس ایک حکم نہ ماننے پر  
 .... اللہ نے اسکو ابلیس کا نام دے دیا پر یہ ابنِ آدم

ابلیس کا رویہ تھا کہ وہ اپنی غلطی پر سرمنده نہیں تھا اور ہم ابن آدم کا رویہ ایسا ہے کہ کسی معصوم کی عزت کی دھجیاں اڑانے میں منٹ نہیں لگاتے اسکو زلیل کر کے رکھ دیتے ہیں....اپنی کی گئی غلطی کو اُس پر تھونپ دیتے ہیں اور اگر کوئی اپنی غلطی کر کے شرمندہ ہو کر معافی....مانگ لیں تو پھر واہ واہ یعنی بیچارے کو زلیل کر کے رکھ دیتے ہیں....یعنی الٹا چور کو توال کو ڈانٹے والا کام اس معاشرے نے اپنایا ہوا ہے

جہاں مرد عورت کے لیے اُسکا محافظ ہے وہیں مرد اُسکے لیے ابلیس بھی ہے... ایک طرف باپ ، بھائی اور شوہر بن کر عورت کی عزت کا محافظ اُسکا سپے سالار ہے وہیں ایک بھڑیا بن کر اُسکی عزت کی دھجیاں بکھیرتا ہے.....

کیوں؟“



وہ سیدھی گھر آئی تھی اب اُسکا کوئی ارادہ نہیں تھا وہاں رکنے کا نا کوئی

.....جواز بچا تھا



NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....اُسنے ارادہ کر لیا تھا

وہ جلدی سے اپنے کمرے میں آئی الماری کھول کر نیچے کے حصے سے

.....ایک لیٹر نکالا

.....یہ لیٹر اسکو اُسکے نانا نے جب دیا تھا جب وہ پندرہ سال کی تھی



وہ اسکو سینے سے لگائے رونے لگی... .. سسکیوں میں گھٹی گھٹی آواز ... جو  
..... سسکیوں میں ہی دب کر رہ گئی تھی

بابا !! سسکیوں کے درمیان سے زبان سے ادا ہونے والا لفظ بابا تھا“  
.. جہاں اُسکا دم ٹوٹ گیا تھا.. آنسوؤں رخسار پر بھل بھل بہ رہے تھے  
..... جنکو اُسنے پوچھنے کی ذرا بھی کوشش نہیں کی تھی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پوری رات روتی رہی نا جانے رات کا کون سا پہر تھا جب اُسکی آنکھ  
لگی تھی اور وہ سر بیڈ کے کونے سے لگائے ٹھنڈے تھار فرش پر ہی سو  
..... گئی تھی



اگلے صبح صبح وہ رحمان خان انکل کے گھر کے سامنے کھڑی تھی ہاتھ  
میں لفافہ لیے وہ انٹرنس گیٹ کی طرف دیکھتی بہت نروس دکھائی دے  
.... رہی تھی

..... وہ نہیں جانتی تھی اُنکو پھر بھی وہ یہاں ایک اُمید لیے آئی تھی

اُس نے گیٹ نوک کیا تو گارڈ نے گیٹ میں سے اپنا سر باہر نکال کر اسکو  
..... سر تا پا دیکھا اور پھر عجیب سے لحنے میں بولا

کیا ہے کس سے ملنا ہے او میڈم آپنے؟“

وہ اُسکے لحنے سے گھبراتے ہوئے پوچھا”... کیا یہ رحمان خان کا گھر ہے؟

... ڈرتے ڈرتے سوال کیا گیا تھا

ہاں ہے لیکن بی بی تم کون ہو؟ لٹھ مار جواب دے کر سوال پوچھا گیا،  
تھا.....

... م م میں !! وہ کچھ بولتی کہ کوئی انٹرنس گیٹ کی طرف آیا تھا،

راہیل ایسے کس سے بات کر رہے ہو تم؟ وہ کوئی اکیس بائیس سال،  
... کا لڑکا تھا

صاحب جی و !! ہٹوں میں دیکھتا ہوں وہ اُسکی نظر انداز کرتے ہوئے  
... گیٹ سے باہر آیا تھا اور پھر

... کون؟ بولت ہوئے اُسے جیری کی طرف دیکھا تھا،

جیری آپ! ایک خوشگوار لہر اُس شخص کے اندر سرایت کر گئی،  
..... تھی

.. جیری کو بھی اسکو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی،

.. محسین یہ آپکا گھر ہے کیا؟ اُسے سوال داغ کیا،

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے کہاں مجھ غریب کا گھر کہاں ہے یہ! یہ تو مجھ غریب کے بابا،  
!! سائے کا گھر ہے جس میں بد قسمتی سے میں رہتا ہوں

... وہ ہنستے ہوئے بولا جبکہ اُسکی بات پر جیری نے اپنا سر پیٹا تھا

اُس نے کیشے سوچ لیا تھا کہ محسین اُسکے سوال کا جواب سیدھے طریقے سے دے گا

!!.. اچھا“

تم بتاؤ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ محسین نے جیری کو دیکھ کر پوچھا تھا“  
..... ابکی بار اُسکے چہرے سے اُلجھن چھلک رہی تھی

..... محسین یہ رحمان انکل کا ہی گھر ہے نہ؟ اُس نے پوچھا“

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لو بھئی پوچھ لو پورا کا پورا رحمان خان کا بیٹا تمہارے سامنے کھڑا ہے“  
!! اور تم پوچھ رہی ہو کہ یہ رحمان انکل کا گھر ہے نہ

یا اللہ تمہارا نہیں ہو سکتا کچھ بھی! اُس نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر بڑ“  
..... بڑائی تھی

اوبو نسل یار یہ اُنکا ہی گھر ہے ! وہ بلکل سنجیدہ ہو گیا تھا کیونکہ اسکو“  
.....جیری بھی پریشان نظر آئی تھی

.....مجھے اُنسے ملنا ہے..” اُسنے سپاٹ چہرے سے اسکو دیکھتے ہوئے کہا“

...سب ٹھیک تو ہے نہ ؟ جبکہ محسین نے اُس سے پوچھا تھا“

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تو مجھے بھی نہیں پتہ ! انکل سے ملنے کے بعد بتاؤں گی..” جواب“  
....دیا گیا

اچھا آؤ میرے ساتھ !! وہ اسکو اپنے ساتھ لیے لاؤنج میں آ گیا“  
.....تھا

لاؤنج میں سب ہے بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے جب اُنکی نظر  
..... سامنے سے آتے محسین کے ساتھ ایک لڑکی پر پڑی تھی

بھابی یہ محسین کسکو ساتھ لے کر آ رہا ہے؟ محسین کے بڑے بھائی کی  
... بیوی یعنی محسین کی بھابی نے اپنی دیورانی سے پوچھا

پتہ نہیں رمنہ یہ کسکو ساتھ لا رہا ہے؟ آج یہ تو گیا کام سے... محمونہ“  
..... نے رمنہ کی طرف ہنستے ہوئے کہا تھا

ہمم بھابی سچی میں اللہ نے ہمکو دیور نہیں بلکہ بہت بڑا دنیا کا آٹھواں“  
.. عجبوہ عطا کیا ہے

وہ دونوں ہنس رہی تھی اور یہ بات جیری نے بھی سنی تھی... اسکو اپنی

ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہوا تھا جبکہ وہ کر رہی تھی... محسین نے اپنی  
بھابیوں

کی طرف گھورا تھا اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتایا تھا، کہ اب کروانا  
آپ دونوں مجھسے کوئی بھی کام... آخر کو کام بھی یہ آٹھواں عجوبہ ہی آتا  
”..ہے آپ دونوں کے

اُسکی گھوری پر دونوں کو بریک لگی جبکہ رمنہ تو سیدھی ہی ہو کر بیٹھ گئی  
..... تھی  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور دیور جی یہ خوبصورت لڑکی سے ہمارا تعارف نہیں کرواؤ گے؟ آنکھ“  
..... مارتے ہوئے رمنہ نے پوچھا تھا جبکہ نظر جیری کا طواف کر رہی تھی

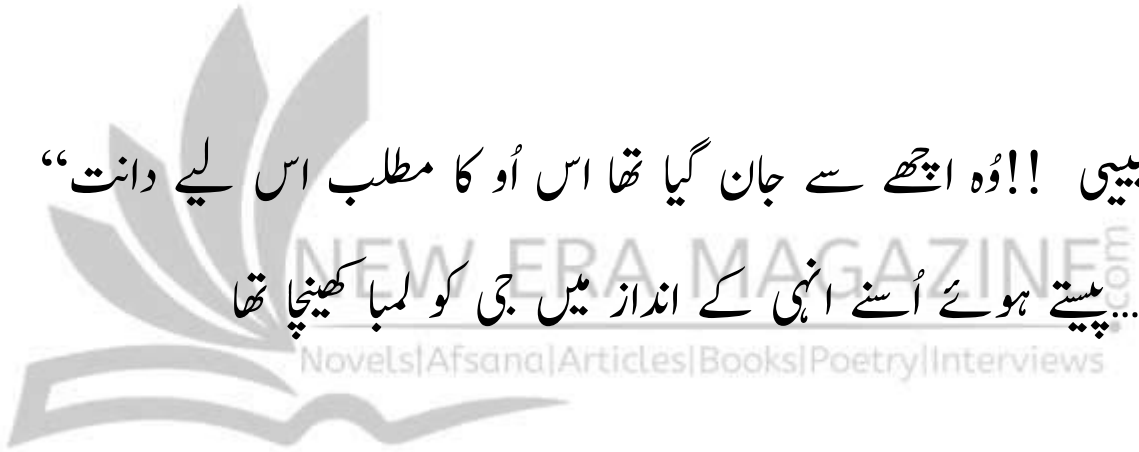
بھابی یہ ہے جیری سارہ افن چڑیل کی دوست! ایک اور جھٹکا لگا“



جیری کو..... اُس نے محسین کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو کہ یہ سارہ کا گھر ہے کیا..؟

....اُو و اچھا!! محمونہ نے اُو و کو لمبا کھینچا تھا

جیسی!! اُوہ اچھے سے جان گیا تھا اس اُو کا مطلب اس لیے دانت“  
.....پستے ہوئے اُس نے انہی کے انداز میں جی کو لمبا کھینچا تھا



تبھی رحمان صاحب سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے آئے تھے اُنکی نظر جب سامنے پڑی تو اُنکو لگا جیسے یہ نین نقش کہیں دیکھا ہے؟

محسین یہ بچی کون ہے؟ رحمان صاحب نے بڑے ہی روب دار انداز“

.....میں پوچھا تھا

و و بابا سائے! ایک دم پوچھنے پر وہ تو بھیگی بلی، ہی بن گیا تھا.. ایک“  
یہ تو شخصیت تھی جن سے محسین خان خان سے سیدھا بھیگی بلی بنتا  
تھا.....

اسکو دیکھ کر جیری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی جسکو اُس نے تورنت  
..... چھپایا تھا  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انکل یہ لیں!! جیری نے محسین کے جواب دینے سے پہلے ہی ہاتھ“  
میں پکڑا لفافہ رحمان صاحب کی طرف بڑھایا.. رحمان صاحب نے  
جیری کی طرف نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے لفافے کو پکڑا تھا.. اور اسکو  
..... کھول کر پڑھنے لگے

السلام وعلیکم بھائی“

!! کیسے ہے آپ سب؟ اُمید ہے کہ بہت اچھے ہوں گے“

مجھے نہیں پتہ کس عمر میں کب آپ سے یہ لڑکی ملے گی پر یقین مانے  
بھائی یہ لڑکی آپکی بیٹی یعنی آپکے چھوٹے بھائی روہیل خان کی بیٹی ہوگی  
!! جیرش روہیل خان

گلابی آنکھوں والی میری شہزادی جسکو میں بے انتہا محبت کرتا ہوں... بھائی  
میں اپنا یہ پھول آپ سبکے سپرد کر رہا ہوں .. مجھے پتہ ہے شاید بابا  
اسکو نا اپنائے لیکن بھائی مجھے آپ پر یقین ہے کہ آپ کبھی میرے مان  
کو ٹھیس نہیں پہنچائے گے جس اُمید سے میں نے یہ خط لکھا ہے آپکو  
اسکو کبھی نہیں توڑے گے ... بھائی جب تک یہ خط آپکے پاس پہنچے گا  
.... میں اس دنیا میں نہیں ہوں گا

آپ سبکو یہ روہیل بہت یاد کرتا ہے .. آپ سب کا چھوٹا بھائی روہیل  
... خان

..اللہ حافظ

رحمان صاحب کی آنکھوں میں بے تحاشہ آنسو تھے سب پریشان سے  
... کھڑے کبھی اس لڑکی کی طرف دیکھتے کبھی رحمان صاحب کی طرف

.... بابا کو کیا ہوا؟ رمنہ نے مہمونہ سے سرگوشی میں پوچھا،

.... پتہ نہیں!! جواب کندھے اچکا کر دیا گیا،

میری بچی!! ایک دم سے جیری کو رحمان صاحب نے اپنے اندر بھینچ،  
لیا تھا... جیری بھی حیران پریشان سی اُنکے سینے سے لگی آنکھوں میں  
... آنسوؤں کا سیلاب لیے گھٹ گھٹ کر رونے لگی

جیری کو رحمان صاحب کے سینے سے لگ کر ایک سکون اُسکے وجود میں  
.... سرایت کر گیا تھا

رحمان صاحب نے اُسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا... اور خود پر ضبط باندھتے  
.... ہوئے بولے

چپ کا جا بچہ آپکا تایا ابوں ابھی زندہ ہے!.. اور بس یہ سنتے ہی“  
..... محسین کو لگا تھا چار سو چالیس کا جھٹکا

..... کیا! پر بابا یہ یہ تو؟ وہ کچھ بولتا کہ رحمان صاحب بولے“

کیا یہ تو؟ یہ آپکی چھوٹی بہن آپکے چاچو کی بیٹی روہیل خان کی بیٹی“  
اور امتیاز خان کی پوتی ہے... اسکو گھورتے ہوئے بتایا گیا تھا... اور یہ  
..... سنتے ہے محسین نے ڈالنے شروع کر دیے تھے

بیسے!!! بند کر بد تمیز وہ مہمونہ کے ارد گرد اسکو چھیڑتے ہوئے“  
... بھنگڑے ڈالنے میں مشغول تھا

پوری فیملی ہی اُس سے دل کھول کر ملی تھی جبکہ اسماء آنٹی تو بہت

.....خوش تھی

بیگم بیٹی کو کچھ کھلاؤ پلاؤ.. یا ایسے ہی بٹھاؤ رکھو گی؟ رحمان صاحب“  
... نے مسکراتے ہوئے اسماء بیگم سے کہا تھا

جی جی بلکل میری بیٹی آئی ہے اور میں اسکا خیال نہیں رکھیں گی تو“  
..... کون رکھے گا؟ اسماء بیگم مصنوعی گھوری سے نوازتے ہوئے بولی

ماما مجھے نہیں بھولنا بیٹی کے آنے کے بعد! محسین نے منہ بصورتے“  
..... ہوئے کہا تھا

نہیں دیور جی وہ دن بھول جائے جب آپ چھوٹے بچے بنے پھرتے“  
تھے اب ہماری نند صحابہ نے آپکی جگہ پر قبضہ کر لیا ہے... سو گیٹ

...لاست . ہاہاہا ہاہاہا

..... سب ہی وہاں ہنس پڑے تھے جبکہ محسین کا چہرہ دیکھنے والا تھا  
کچھ ہی گھنٹوں میں سب نے جیری کو اتنی محبت اپنائیت بخشی تھی کہ  
..... اسکو یہاں بلکل بھی اجنبی پن محسوس نہیں ہوا تھا

شام ہونے کو تھی جیری کو آئے آٹھ گھنٹے سے زیادہ ہو گئے تھے اس  
..... بیچ سب نے اُسکا بہت خیال رکھا تھا

بڑی ماما میں اب چلتی ہوں.. ”وہ صوفی سے کھڑی ہوتی بولی سب“  
.... اُسکی آواز پر حیرانی سے اسکو دیکھنے لگے

... کہاں بیٹا؟ رحمان صاحب نے پوچھا“

بڑے بابا میں بابا کے اپارٹمنٹ میں رہتی ہوں انہوں نے وہ خاص میرے  
..... لیے بنوایا تھا... اُسے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا تھا

بیٹا اب آپ کہیں نہیں جاؤ گی سمجھ آئی! رحمان صاحب نے مصنوعی“  
..... غصے سے کہا تھا اُنکے غصے میں بہت محبت بھرا لمس تھا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

”.. جی بابا پر میں وہاں سے اپنا کچھ ضروری سامان لانا چاہتی ہوں“  
..... وہاں بیٹھے ہے نفوس کو دیکھتے ہوئے وہ بولی

..... محسین جاؤ بہن کے ساتھ اور اُسکا سامان لے کر آؤ... آرڈر دیا گیا“

..... جی بابا! محسین تو سر خم کیے کھڑا تھا“



چلو میری نئی نویلی بہنا جی! مسکرا کر بولا گیا اُسکی بات پر جیری دل“  
..... کھول کر مسکرائی تھی

کتنے خوبصورت ہوتے یہ اپنے خون کے رشتے انکے درمیان انسان اپنا ہر  
..... غم ہے درد بھول جاتا ہے

رشتوں میں جب اپنائیت ہو محبت ہو تو زندگی مشکل سے بھی آسان ہو  
..... جاتی ہے



وہ جب اپنے اپارٹمنٹ سے سامان لے کر خان ویلہ پہنچی تو محسین کے بڑے دونوں  
بھائی وسیم اور کریم بھی آفس سے آچکے تھے.....

سب لان میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے، وسیم کریم اور رحمان صاحب آفیس سے متعلق  
ڈسکس کر رہے تھے جبکہ محمود اور منہ اور اسماء بیگم باتیں کر رہی تھی محسین کے  
بھتیجہ بھتیجی کھیلنے میں مگن تھے...

جیری کو آتے دیکھا تو رمنہ اسکو وہیں اور آواز دے کر بلا لیا تھا...

"جیری سامان ملازم رکھ دے گا تم ادھر ہی آ جاؤ!"

"جی بھابی...!! وہ وہیں پر آ گئی تھی.... سب خوش گپیوں میں گم تھے.... محسین نے  
نئے شوئے چھوڑ رہا تھا مطلب کہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہونے کا ثبوت دے رہا  
تھا....."

ویسے بھابی آپکو پتہ ہے ایک بار ہم باہر گھومنے گئے تھے میں شایان اور سامی.. آپکو پتہ  
وہاں کیا ہوا تھا؟ اُسے شرارت سے آنکھ کا گوشہ دبایا تھا....

ہم جب کلو منالی کی سیر کونکے تو وہاں بیچارے سامی کے پیچھے ایک انگریز کی چلتی پھرتی

اولاد گھر سے فالتواؤں کے مٹی ڈیڑی نے بول دیا ہو گا جا بیٹا ہم تو تجھ سے پہلے ہی پریشان ہے  
جارجی لیس اپنی زندگی اور تباہ کر دیں لوگوں کا جینا.....

وہ کئی ناموں سے نوازتا ہوا بول رہا تھا.... تو جب وہ سامی کے پیچھے لگ گئی اور بیچارے  
شامی کو تو آپ جانتے ہی ہیں وہ کتنا دور رہتا ہے لڑکیوں سے؟ اُسکی باتیں کم ہوتی تھی  
بتانے کو بلکہ ڈیٹیلز زیادہ ہوتی تھی.....

اسکو غصہ ہی آگیا وہ تنگ ہوتے ہوئے وہاں سے غصے میں ہوٹل چلا گیا تھا.... اور ہمارا  
اتنا چھاڑپ اُس بے گھر اولاد کی وجہ سے خراب ہوا تھا....

میں ایسے ہے تھوڑی جانے دیتا اسکو میں نے بھی قسم کھالی تھی کہ میں بھی بدلہ لوں گا

.....

میں رات کو کسی کو بھی بتائے بغیر اسکو ملنے گیا تھا..... اُسکے ہوٹل روم کا دروازہ نوک

کرتے ہوئے میں نے اپنا کیپ تھوڑا چہرے پر کیا تاکہ وہ میرا چہرہ نہ دیکھ سکے.....

ویٹر کی ڈریس اور پہن لی تھی بڑی مشکل سے پچاس روپے کا لالچ دیا تھا ویٹر کو.....

"کیا پچاس روپے کا ہا ہا ہا ہا ہا کیا دیو راجی صرف پچاس روپے ہسہ ہا ہا ہا ہا ہا مہمونا اور رمنہ

دونوں ہی زور زور سے ہنسنے لگی تھی جیری کا بھی کچھ یہ ہی حال تھا.....

"اچھا سنو تو... "وہ منہ بصورتے ہوئے بولا تھا.....

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہسہ رمنہ ہنستے ہوئے بولی ہاں بتاؤ بتاؤ!

"ہم!! تو میں نے دروازہ نوک کیا تھا..... اُسے گوری چپتی نے دروازہ کھولا.....

Hello ..!!

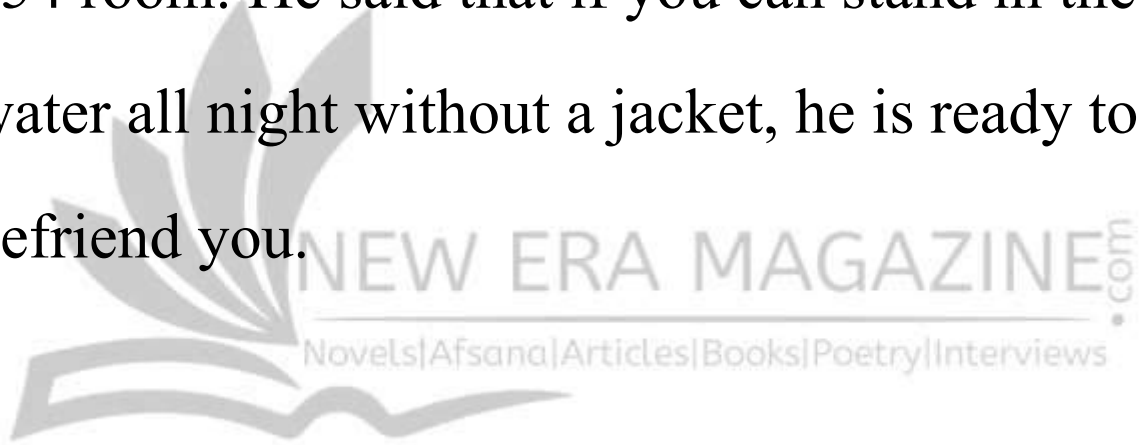
How are you ma'am

"ہیلو! کیسی ہے میم؟

I'm fine ... but who are you?

"میں ٹھیک ہوں! ... لیکن آپ کون؟"

Ma'am, I'm the waiter here. One of the 154 room no, ummmm, yes!! There's a boy in the 154 room. He said that if you can stand in the water all night without a jacket, he is ready to befriend you.



"میڈم، میں یہاں ویٹر ہوں۔ 154 کمرے میں سے ایک، اہممم، ہاں!! 154 کمرے میں ایک لڑکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ بغیر جیکٹ کے ساری رات پانی میں کھڑے رہ سکتے ہیں تو وہ آپ سے دوستی کرنے کے لیے تیار ہے....."

"آپ کو پتہ ہے وہ مجھے ایسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسیری باڈی کاسٹی سکین"

کر رہی ہو....

اُس لڑکی نے تھوڑی دیر تک مجھے دیکھا تھا اور پھر وہ مجھ سے بولتی ہے کہ

How can I believe you?



"میں آپ پر کیسے یقین کروں؟"

کیمینی زلیل سچ میں ہی اپنی اوقات دکھا رہی ہے میں نے اسکو بہت بہت گالیاں دی

تھی.....

میں بھی اپنے نام کا ایک تھا پوری تیاری کر کے گیا تھا....

Ummm right said ma'am why would you  
believe me? But don't worry

"امم ٹھیک کہا میڈم آپ میری بات کیوں مانیں گی؟ لیکن فکر مت کرو....."

میں نے اُسکی طرف ایک لیٹر بڑھایا تھا.... اُسنے وہ پڑھ کر میری بات ماننے کے لئے  
تیار ہو گئی تھی....



"ہاہاہاہاہاہا.. "محسین ہنسا تھا جبکہ اُن تینوں کا بھی یہ ہی حال تھا..... حالانکہ جیری کو  
ترس بھی آ رہا تھا اس بیچاری پر....."

"پھر کیا ہوا دیورجی! رمنہ نے پوچھا....."

"بھابی ہونا کیا تھا؟ پھر وہ پاگل پوری رات ٹھنڈے پانی میں کھڑی ہو گئی تھی..... اور  
میں تو اُسکی ویڈیوں بنا کر سو گیا تھا....."

اُسکی بات پر اُسکی دونوں بھابھیاں بہت ہنس رہی تھی... جبکہ جیری اس بار ہونکو کی طرح  
انکو دیکھ رہی تھی.....

.....

"محسین تمہیں اُسکے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا.. "جیری کو بہت ترس آ رہا تھا اُس  
لڑکی پر اس لیے اُس نے اپنی آنکھوں کو پھیلاتے ہوئے کہا تھا.. ابھی بھی وہ ہونکو کی طرح  
اُن تینوں کو ہنستے ہوئے دیکھ رہی تھی

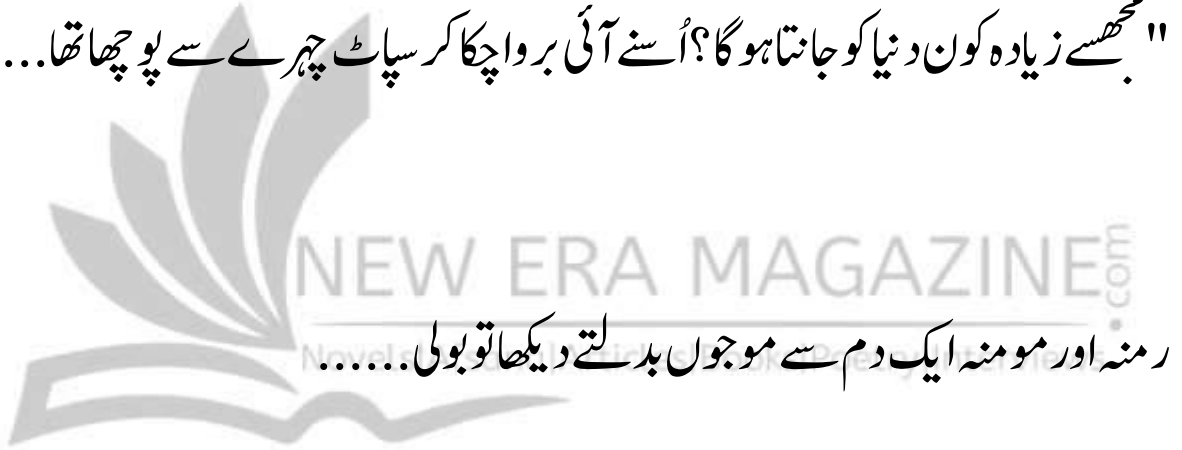
"او میری پیاری بہنایہ دنیا ہے جتنی دیکھنے میں معصوم ہے نہ! اُس سے کبھی زیادہ تیز  
طرا ہے..."



"تم نے دنیا دیکھی نہیں محسوس نہیں کی...." محسین سنجیدہ ہوتے ہوئے بولا....

"کیسے کہہ سکتے ہو محسین کہ میں نے دنیا دیکھی نہیں محسوس نہیں کی؟

"مُٹھسے زیادہ کون دنیا کو جانتا ہوگا؟ اُسے آئی براچکا کر سپاٹ چہرے سے پوچھا تھا....



"ارے ارے چھوڑو بھی اور اب بہت ہو گئی گپیاں کل کے لئے رکھ لیتے ہیں... اب

اندر چلو ڈنر لگ گیا ہے..... کھانا کھا لیتے ہیں.....

"جیری گردن ہلاتے ہوئے وہاں سے خاموشی سے کھڑی ہو گئی تھی.....

اُسکے پیچھے محسین اور اُسکی دونوں بھابھیاں بھی کھڑی ہو کر اندر کو بڑھ گئی تھی.....



"پھر سے وہی ہو رہا ہے!! جو اب سے بیس سال پہلے ہوا تھا....."



ہر گزرتے دن کے ساتھ یہ شخص ہر معصوم لڑکی کی زندگی برباد کرتا ہے اور اسکو کوئی سزا بھی نہیں دینے والا.... ٹریس پر کھڑا وہ آسمان کو دیکھ رہا تھا کل جو ہوا تھا وہ اُسکے دل میں اُس شخص کے لیے اور نفرت کی آگ لگا گیا تھا.....

اسکو بدلہ لینا تھا اپنی ماں کا اپنے باپ کا جسکا آج تک کسی کو نہیں پتہ تھا.....

وہ کھڑا سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا لیکن اس دھوئیں سے اندر کے بڑھتے دھوئیں کو  
 بالکل بھی کم نہیں ہو رہا جو آگ اُسکے وجود کو بیس سالوں سے اپنی لپیٹ میں لیے رکھی  
 تھی اُس آگ کو صرف ایک چیز ٹھنڈک پہنچا سکتی تھی.....

موبائل کی واٹریشن نے اسکو شانت ہونے کا سندیہ دیا اور اُس نے موبائل کی طرف  
 دیکھ کر کال اٹینڈ کر لی.....  
 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"السلام وعلیکم انکل! سلام بڑے ہی مہذب انداز میں کی گئی اُسکے پورے وجود سے  
 احترام چھلک رہا تھا ایسا لگتا کہ یہ موبائل پر بات کرنے والا شخص اُسکی زندگی کا اہم حصہ  
 ہو....."

"وعلیکم السلام بیٹا جی! بر خودار آج کل گھر نہیں آرہے ہو سب ٹھیک تو ہے نہ؟ مسکرا

کر شائستہ لحظے میں پوچھا گیا تھا.....

"جی انکل الحمد للہ بسس یونی کا بہت سا کام تھا اسکو ہی پورا کر رہا تھا..... اُس نے بھی اُنہی

کے انداز میں جواب دیا تھا.....

"ہنسن... چلو پھرا بھی گھر آ جاؤ بہت ہو گئی اکیلے پن کی محنت آپکی.... اُنہوں نے ہنستے

ہوئے کہا..

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی انکل دس منٹ میں آیا....!!" ہم جلدی آؤ کیونکہ ہم سب آپکا کھانے پر انتظار کر

رہے ہیں..

"اوکے...!! کال کاٹ کر اُس نے ہواؤں میں ایک لمبی سانس کھینچ کر ٹھنڈی ہوائیں کو

اپنے اندر اتارا تھا اور روم سے چابی لے کر رحمان ویلہ کے لیے نکل گیا تھا.....



آٹھویں عجبے کے نام پر محسین کامنہ بن گیا جس پر جیری مسکرا دی تھی..... اُسکی  
مسکراہٹ کسی نے بڑی گہری نظروں سے اپنے دل میں اتاری تھی...



"السلام و علیکم ایوری ون! ایک دم سے کئی آوازوں میں سلام ملی جس پر ڈائمنگ روم  
میں بیٹھے ہر فرد نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تھا.....  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"تم؟"

محسین تو اپنی جگہ سے اچھلتے ہوئے اٹھا تھا بلکل چھوٹی بچوں جیسا طرز عمل تھا اُسکا.....

کیا بات ہے آج تینوں نے اپنی شکل دکھا کر بڑی نوازش کر دی ہم پر وہ سارہ کے بالوں  
کو کھینچتے ہوئے بولا.....

"آں اب دیکھ محسین کے بچے تجھے میں بتاتی ہوں... سارہ غصے سے اُسکے پیچھے  
بھاگی تھی جبکہ جیراش نے آواز پر پیچھے موڑ کر اب دیکھا تھا....."

"حیرت اور خوشی سے سارہ کو دیکھا....."

"سارہہہہ!! بے اختیار خوشی سے چلائی...."

سارہ جو محسین کے پیچھے اسکو مارنے کے لیے بھاگ رہی تھی... آواز پر پلٹ کر جیری کو  
اپنے سامنے دیکھا کروہ اُسکی طرف لپکی اور گلے جا لگی تھی.....

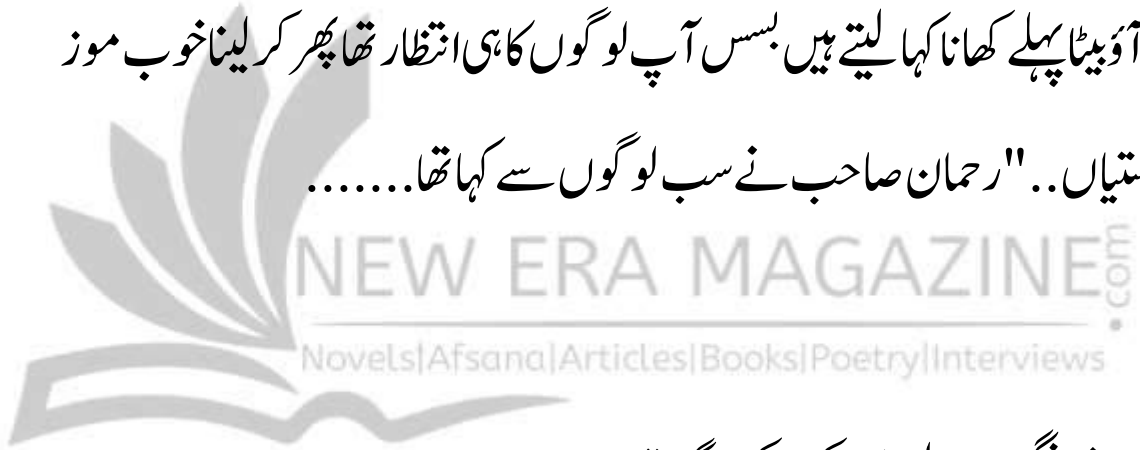
سب ہی حیرت سے اب اسکو دیکھ رہے تھے.....

ان سب کے درمیان کھڑے سمعان احمد کو بھی جیری کو یہاں دیکھ کر جھٹکا لگا تھا.....

لیکن اُس نے کوئی بھی ریاکت نہیں کیا تھا بس خاموش کھڑا اُن سب کو دیکھ رہا تھا....

"آؤ بیٹا پہلے کھانا کھا لیتے ہیں بسس آپ لوگوں کا ہی انتظار تھا پھر کر لینا خوب موز

مستیاں.. "رحمان صاحب نے سب لوگوں سے کہا تھا.....



ایک خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا تھا.....

اُسکے بعد چائے کا دور شروع ہوا.....

"بھابی میں بناتی ہوں چائے آپ جائے.... رمنہ ملزمہ سے چائے کا بول رہی تھی جب



جیری نے مسکرا کر کہا تھا.....

"ارے نہیں نہیں نند صحابہ بلکل بھی نہیں تم میرے ساتھ چلو آٹھویں عجبے کے  
کارنامے انجوائے کرتے ہیں ملازمہ بنا کر لے آئے گی چائے....."

رمنہ نے مسکرا کر کہا تھا جس پر جیری بولی...



"بھابی آج سے چائے میں بنایا کروں گی میرا بھی گھر ہے نہ یہ... چلو آپ جلدی سے  
جاؤ میں یوں آئی... وہ چٹکی بجاتے ہوئے کھل کھلائی تھی....."

وہ بیچاری اسکو کیا بتاتی کہ وہ سمعان احمد کا سامنا نہیں کرنا سکتی کل جو یونی میں ہوا تھا اُسکے  
بعد سے وہ ہر اُس شخص سے نظریں نہیں ملا پارہی تھی جو اُس واقعہ کا حصہ تھے.....

"او کے میڈم پر جلدی آنا.. رمنہ نے مسکرا کر کہا اور باہر کو چلی گئی تھی....."

"اوہ ہو میڈم چائے بنائی جا رہی ہے بھئی..... رمنہ کے باہر جاتے ہیں جب سارہ کو  
جیری کہیں بھی نظر نہیں آئی تو اُس نے رمنہ بھابی سے پوچھا تھا....."

رمنہ بھابی نے اسکو کچن میں بتایا تو اب وہ یہی پر آگئی تھی... اصل میں سارہ جیری سے  
اکیلے میں بات کرنا چاہتی تھی.. اور اس سے اچھا موقع اسکو کوئی نہیں دکھائی دیا  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
تھا.....

"ہاں یار! جیری نے مصروف سے انداز میں چائے کا پانی چولہے پر چڑھاتے ہوئے  
جواب دیا....."

"اچھا.....!! تمہاری ری سے بات ہوئی؟ وہی سیلف پر چڑھتے ہوئے سارہ نے پوچھا

تھا.....

"نہیں اب تو کافی عرصہ بیت چکا ہے رہے سے بات کیے... پہلے تو کبھی کبھی جب میں  
نانو کی طرف چکر لگاتی تھی تب ہو جایا کرتی تھی لیکن اب نہیں ہوتی....."

اب وہ چائے میں پتی ڈال پانی میں ڈال رہی تھی...

"ہہہہہ صحیح!! ایسے تم خود سے اُس سے رابطہ کیوں نہیں کرتی؟ سارہ نے کچھ سوچ کر  
ایک بار پھر سوال داغ دیا....."

"بس یار اب ہر رشتے سے یقین اٹھ گیا ہے میرا... آنکھوں میں آئی نمی کو اپنے اندر  
دھکیتے ہوئے اُس نے پانی میں چینی ڈال کر چچ چلائی تھی....."

"پر جیری...!! وہ کچھ بولتی کہ جیری نے ٹوک دیا تھا اُسکی درمیان میں ہی....."

"سارہ تم میرے ماضی اور حال دونوں سے بہت اچھے سے واقف ہو۔ پھر بھی میں نہیں چاہتی کہ میرے ساتھ اب تک جو جو ہو وہ کسی کو بھی پتہ چلے..... یہ جو رشتے مجھ سے ابھی جڑے ہوئے ہیں نہ وہ لمحہ بھی نہیں لگائے گے مجھ سے لا تعلقی برتنے میں....."

"پتہ نہیں کس گناہ کی سزا مجھے مل رہی ہے ان زلیل اھوانوں کی ہوس بھری نظریں میں بچپن سے لے کر اب تک برداشت کرتی آرہی ہوں اور آگے بھی کرتی رہوں گی

...

سارہ میں اُس شخص کو بظاہر دھمکی ضرور دے کر آگئی ہوں لیکن میں اُس شخص کا مقابلہ نہیں کر سکتی اکیلی... "اُس نے انگلیوں کے پروں سے اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کیا تھا اور پانی میں دودھ ڈالنے لگی تھی کیونکہ چائے کا پانی اب اچھے سے پک

گیا تھا..

وہ کچھ وقفہ کے لیے خاموش ہوئی اور پھر لمبی اہ بھرتے ہوئے بولی اُسکی آواز سے درد اور صدیوں کی تھکن محسوس ہو رہی تھی....

"کیونکہ یہ معاشرہ ایسا ہے کہ بھلے ہی غلطی مرد کی ہو لیکن ہمیشہ مورد الزام عورت ہی ٹھہرائی جاتی ہے....."

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پلٹی ہی تھی کہ کچن کے وسط میں کھڑے سمعان کو دیکھ کر وہ ایک دم سے گھبرا گئی تھی...

جبکہ وہاں سارہ کی جگہ سمعان احمد بازوؤں کو ایک دوسرے میں دیے اسکو ہی غور سے دیکھ رہا تھا.....

"آپ آپ یہاں؟ اُس نے اپنی سوکھے لبوں کو ٹر کرتے ہوئے بولنے کی کوشش کی تھی....."

"جی! بس اتنا بول کر پھر سے اُس کا جائزہ لینے لگا...."

کالا گھٹنوں سے اوپر تک آتا کمبیز اُس پر جینز پہنے دوپٹہ دور دور تک کہیں اور بھی نہیں تھا یہ کہنا ٹھیک تھا کہ دوپٹے سے بے نیاز آنکھوں کو کاجل لگائے ہونٹوں پر ہلکی سی لپ گلو ز لگائے بالوں کہ ڈھیلا سہ جوڑا بنا رکھا تھا اپنے اس اُجلی سے حلیہ میں وہ ہے کسی کو اپنی طرف مائل کر سکتی تھی...

اسکو اپنی طرف ایسا تکتا پا کر جیری خود میں سمٹی تھی۔ وہ پہلے ہی اس شخص کی شخصیت سے خوف خاتی تھی اور آج تو یہ شخص اسکے سامنے کھڑا اسکو ہی دیکھ رہا تھا.....

پھر ڈر اُسکا لازم تھا.....

"کک کچھ کام تھا کیا؟ مم میرا مطلب کہ کک کچھ چاہئے آپکو؟

اُس نے بول کر اپنی آنکھیں زور سے بند کر دی تھی.. اور یہ لمحہ تھا جو سمعان احمد کو اپنے شکنجے میں جکڑ گیا تھا..... اس وقت سمعان کو جیری روہیل خان دنیا کی سب سے معصوم اور ڈری سہمی سے یہ لڑکی بہت ہی حسین لگی تھی.....

وہ بے خود ہوا تھا اس منظر کو دیکھ کر دل بیکھتیا ردھڑکنا شروع ہو گیا تھا... آنکھوں میں الگ ہی چمک تھی اُسکے.....

بے خود سا اُس نے جیری کے جانب اپنے قدم بڑھائے تھے.. قدموں کی چاپ سے جیری

نے پٹ سے آنکھیں کھول کر دیکھا تو سمعان احمد اُسکی اور ہی بڑھ رہا تھا....

وہ خوف سے دھیرے دھیرے پیچھے کو اپنے قدم بڑھانے لگی... جیسے جیسے وہ پیچھے کو چل رہی تھی سمعان بھی اُسکی اور ویسے ہی اپنے قدم بڑھا رہا تھا.....

پیچھے ہٹتے ہوئے چولہے کی سیلف سے جا لگی اور آنکھوں کو خوب زور سے موند لیا تھا جبکہ سمعان اُسکے نزدیک تر ہوتے ہوئے اُسکے کندھے سے اپنا سر چولہے کی اور آگے کو کرتے ہوئے اُسے تھوڑا جھک کر چولہا بند کر دیا تھا... اس دوران سمعان کی تھوڑی جیری کے کندھے سے ٹچ ہوئی تھی....

وہ پیچھے ہٹا تھا اور ایک زوردار سانس لے کر بولا...

"ہمممم مس جیری میں یہ کر رہا تھا... " اور پھر سے بازوؤں کو ایک دوسرے میں



گھساتے ہوئے بولا.....

پٹ سے آنکھیں کھول کر جیری نے پہلے سمعان کو دیکھا اور پھر پیچھے پلٹ کر دیکھا جہاں  
چائے کے پین سے چائے ہلکی سی باہر نکل گئی تھی اور چولہا بند تھا.....

"سیلف کو پکڑتے ہوئے اُس نے آنسوؤں کو اندر دھکیلا اور خود کو کمپوز کیا....."

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو مس جیری اینڈ محترمہ جی! آپ نے کہا کہ پتہ نہیں مجھے کس گناہ کی سزا مل رہی ہے!  
ہیں نہ؟ سمعان نے بات کے آخر میں سوال کیا تھا.... جس پر جیری کی سانس ہی رُک  
گئی تھی.."

"چلو میں بتاتا ہوں آپ کو کہ آپ کی سب سے بڑی گناہ کیا ہے.. اب وہ جیری کے ارد گرد  
چکر کاٹنے لگا تھا.."

جیری نے نا سمجھی سے سمعان کی طرف دیکھا جہاں صرف اور صرف سنجیدگی  
تھی.....

”آپکی سب سے بڑی غلطی ہے کہ آپ بے پردہ ہے...“

اور ہمارے اسلام میں ایک عورت کے بال بھی اگر کوئی نا محرم دیکھ لیں تو اسکو بلکل  
نعوذ باللہ!

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکو بے پردگی اور زنا کاری میں قرار دیا جاتا ہے....

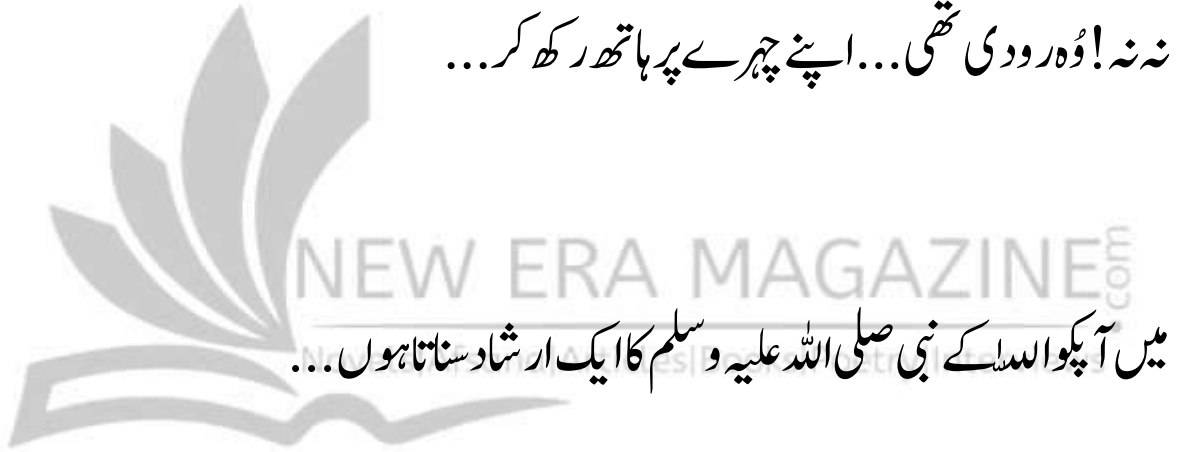
جیری کی تو آنکھیں ہی فٹ گئی تھی یہ سن کر آج ٹک ہر شخص نے اسکو صرف ہوس  
بھری نظروں سے ہی دیکھا تھا.....

پر اسکو یہ نہیں پتہ چلا کہ دوسروں کو الزام دینے کا اسکا کوئی تک نہیں ہوتا کیونکہ اصل

مجرم تو وہ خود ہی تھی اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی نظروں میں.....

اُسکی آنکھوں میں اشک بھر آئے تھے.. گلابی آنکھیں مزید گلابی ہو گئی تھی....

نہ نہ! وہ رو دی تھی... اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر...



میں آپ کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سناتا ہوں...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

الْعَيْنَانِ تَرْمِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظْرُ (صحیح بخاری) آنکھ بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا بد نگاہی ہے

(۲) وَلَيُضِرَّنَّ بِمُحْمَرِ بْنِ عَلِيٍّ جِيُوْبَهِنَّ (سورة النور ۳۱)

اور عورتوں کو چاہیے کہ اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہیں، یعنی دوپٹہ سروں سے چہرہ اور گلے کو ڈھانکتے ہوئے سینہ کو بھی اچھی طرح چھپائیں اور اگر صرف یہ مراد لیا جائے کہ سینوں پر ہی ڈالے رہیں تو بھی ضمناً چہرہ کا پردہ بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگا؛ کیونکہ چہرہ ہی اصل جمال اور فتنہ کا سامان ہے، حسن و فتح کا معیار چہرہ ہی ہے، لہذا چہرہ کا حجاب بدرجہ ضروری ہے...  
 اللہ تعالیٰ نے عورت کی پازیب کی چھانکار کو بھی پردہ میں رکھنے کا حکم دیا ہے پھر یہ تو خوبصورتی کا ایک مجسمہ ہے جسکو حاصل کرنا ہر مرد کی خواہش ہوتی ہے...

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ کیا ہے کہ

وَلَا يَضُرُّنَّ بِالرِّجْلِ لِيَعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ (سورة النور ۳۱)

عورتوں کو زمین پر پیر پٹخ کر چلنے کی ممانعت اس لیے ہے کہ کہیں پازیب کی جھنکار و زینت سے واقف ہو کر کوئی گرویدہ نہ ہو جائے؛ حالانکہ نقاب میں رہ کر پیر پٹخنے والی کالی، گوری، جوان، بوڑھی، حسین اور بد صورت کوئی بھی عورت ہو سکتی ہے۔ اگر پازیب کی آواز کو پردہ میں رکھا گیا ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ ایک حسین و جمیل جوان عورت کو سرخی، پاؤڈر اور زیب و زینت کی تمام فتنہ سامانیوں کے ساتھ کھلے چہرہ گھومنے کی اجازت ہو جائے، نہیں ہر گز نہیں۔

یہ سن کر جیری ایک دم ڈھے سی گئی تھی آج صبح معائنوں میں وہ بکھری تھی.... اسکو کبھی کسی نے دوپٹہ لینے کو نہیں بولا تھا کبھی کسی نے سمجھایا نہیں تھا وہ تو بچپن سے اب تک سوسائٹی کے ماحول کے حساب سے خود کو ڈھالے ہوئی تھی....

آج اگر کسی نے اسکو بتایا تھا تو ایک غیر مرد نے.... اور یہ اُسکے لیے سب سے بڑی شرمندگی تھی....

وہ بول کر خاموش ہوا تھا اُس نے جیری کی طرف نہیں دیکھا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ بات جو ماں باپ اپنی اولاد کو سمجھاتے ہے وہ سمجھا رہا تھا.....

وہ سمجھ سکتا تھا لیکن وہ اسکو اس دلدل سے باہر نکلنا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ یہ جو معاشرے کے بھیڑیا اسکے پیچھے بھاگ رہے ہیں اُن سے بچ جائے اور یہ تب ہی ممکن تھا جب وہ بے پردگی کو چھوڑ کر پردہ کریں.....

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آخر میں اُس نے فیروزیل میں ماٹھا منہال کی کہی بات بولی.....

Modesty is half of our faith and hijab is our adornment. It is our duty to maintain this adornment.

حیا ہمارے ایمان کا آدھا حصہ ہے اور حجاب ہماری زینت ہے۔ اس زینت کو برقرار رکھنا  
ہمارا فرض ہے۔

بغیر اُسکی طرف دیکھے وہاں سے چلا گیا تھا... جبکہ جیری وہی فرش پر بیٹھتی چلی گئی تھی..



دنوں کی رفتار بہتے پانی کی طرح بہ رہی تھی.. جیری نے اب حزب لینا شروع کر دیا تھا  
اور یہ بات پوری فیملی کے لئے خوشی کا باعث تھی جبکہ اُسکی دیکھا دیکھی رمنہ اور مومنہ  
نے بھی سروں کو دھماپنا شروع کر دیا تھا.....

"بھابی لاؤ میں بنا دیتی ہوں مسگی آپ چنٹو کو دیکھو وہ بہت رو رہا ہے... اُسنے ہاتھ میں  
سے پین لے کر کہا.....

"او کے! رمنہ مسکرا کر وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ جیری مسگی بنانے لگی....."

"واہ بہنا کس کے لیے پکوان بنائے جا رہے ہیں؟ محسین گھوڑے کی طرح کودتے

ہوئے آیا اور اب جیری سے جھانک جھانک کر پوچھ رہا تھا....."

"جو بھی پکوان بنا رہی ہوں بس تمہارے لیے بلکل بھی نہیں ہے.. اُس نے بھی اسکو منہ

چڑا کر جواب دیا....."

"ماما لڑکی بڑی ہو گئی ہے... اب ہمیں اس کی شادی کر دینی چاہئے کیونکہ ان میڈم کو

کھانا بنانا بھی آتا ہے تاکہ شوہر کا دل جیت سکیں غصہ کرنا آتا ہے تاکہ وہ کھانے میں کوئی

کمی نکالے تو بیلن سے غصے میں اُس کا سر بھی پھاڑ سکے بات بنانی بھی آتی ہے جب کھانا

نہیں بنانا ہو گا تو باتوں سے اُس بیچارے کا پیٹ بھر سکے..... وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب



جیری نے اُسکے جانب دیکھا تھا.....

"اور مجھے چاقو بھی اچھے سے چلانا آتا ہے اُس نے محسین کو چاقو دکھاتے ہوئے کہا  
تھا..... جبکہ چہرہ کسی بھی احساس سے عاری تھا اُسکا....

"ان نہ نہ تو تو میری بہت اچھی بہن ہے نہ؟ نہیں نہیں یار بھلا کوئی اپنے بھائی کو چاقو بھی  
دکھاتا ہے دیکھ میں تیرا شوہر بہت اچھا ڈھونڈ کر لاؤں گا ایک دم شہزادہ سا.....

اُس نے جب اپنی طرف چاقو ہاتھ میں پکڑے جیری کو دیکھا تو جلدی سے بولا تھا....

پچھے کھڑی اسماء بیگم اُن دونوں کو ایسے دیکھ کر ہنس دی تھی.....

"ہاہاہاہاہاہاہا.. کیا محسین تم اتنے ڈرپوک ہو؟ ہاہاہاہاہاہا اسکو ایسے ڈر کر بولتے ہوئے  
دیکھ کر جیری کا کہہ کا بلند تھا.....

"یار تم مذاق کر رہی تھی!! پتہ میری تو جان ہی نکل گئی تھی.... میں نے سوچا آج تو تم  
مجھے مار ہی ڈالو گی... اُس نے جب جیری کو ہنستے ہوئے دیکھا تو اپنی سانس بحال کرتے  
ہوئے کہا تھا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"ہاہاہاہاہاہاہاہاہا نہیں میں اپنے پارے سے بھائی کو بھلا کچھ کہ بھی سکتی ہوں اور اسکو تو  
بالکل بھی نہیں جو خود دنیا کے لیے آٹھواں عجوبہ ہو...

اُسکی بات پر جہاں محسین ہواؤں میں اڑنے لگا تھا آخری لفظوں پر اُس نے منہ بنایا تھا جیری  
اُسکے چہرے کو دیکھ پھر سے ہنسنے لگی تھی....

اُسکے ساتھ ساتھ مومنہ اور رمنہ بھی شامل ہو گئی تھی.....

رحمان ویلہ میں جب سے جیری نے قدم رکھے تھے جیسے خوشیاں ہی چاروں طرف  
پھیل گئی تھی...

"ماشاء اللہ اللہ نظر بد سے بچائے آمین.."



اسماء بیگم نے دل سے دعا مانگی تھی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی.....

"آج سے اس محسین کا نام ڈرپوک بلا ہے! جیری نے اُسکا نیا نام رکھا اور خود ہی ہنس دی

.....

سارہ کم تھی کیا اب تو بھی آگئی..... مجھے پریشان کرنے والی.. محسین نے منہ پھلا کر  
کہا.....

دیورجی آپ بھول رہے ہیں کہ ہم بھی نند صحابہ کے ساتھ ہے.....

"واہ بھابی اب اے گامز اور وہ چاروں ہی مسکرا دیے تھے..... لیکن کون جانتا تھا یہ  
لڑکی جو ہنس رہی ہے بول رہی ہے یہ راتوں کو اتنا ہی روتی بھی ہے.....  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
سوائے رب کے.....

..... 

زندگی جبر مسلسل کی طرح کاٹی ہے

جانے کس زرم کی پائی سزا یاد نہیں  
آؤ ایک سجدہ کریں عالم مدہوشی میں  
لوگ کہتے ہیں کہ ساغر کو خدا یاد نہیں

اُسکا ایک نیا سفر شروع ہو گیا تھا... اور وہ تھا اللہ کی طرف رجوع کرنے کا سفر جسکو اُسے  
تکمیل پانی تھی...

جیری نے باقاعدہ نماز پڑھنی شروع کر دی تھی اب وہ بغیر حجاب کے باہر بھی نہیں نکلتی  
تھی.....

جب سے اُس نے حجاب لینا شروع کیا تھا اُسکی زندگی میں جیسے سکون ہی سکون اُتر آیا  
تھا....

آج وہ سارہ رمنہ بھابی اور مومنہ بھابی وہ چاروشاپنگ پر جا رہی تھی...

نیلے رنگ کی لونگ کرتی اور اُس پر سفید ٹراؤزر پہنے سفید رنگ کا ہی حجاب اوڑھے وہ  
بغیر میکپ کے بھی بہت پیاری لگ رہی تھی.....

"بھابی آؤ جاؤ بھئی اور کتنا وقت لگے گا آپکو؟ محسن بار بار لاؤنج میں بیٹھا ہاتھ میں موبائل  
پکڑے اُس میں گیم کھیلتے ہوئے چلایا تھا....."

"واقعی عجوبہ تو ہمارا ہی انتظار کر رہا تھا کیا؟"

پچھے سے ایک دم جیری نے اُسکا موبائل چھین کر آئی برواچکا کر کمر پر ہاتھ رکھے بلکل  
لڑاکا عورتوں کی طرح پوچھ تھا....

"ایک تو قسم سے قسم سے میں اتنا پریشان اُن لڑکیوں سے بھی نہیں ہوا ہوں جو میرے

افیسر میں رہ چکی ہے... "وہ جانے انجانے میں بہت بڑی غلطی کر گیا تھا....."

"کیا؟؟؟؟"

"آج آجانے دو بچوں تایا ابا کو آج میں تایا ابا سے تمہاری چھترول لگواتی ہوں....."



نہ نہ میری بہن ہے نہ چل تو کیا یاد کرے گی آج میری طرف سے لہجہ باہر سے بہت ہی شاندار ہوٹل میں سے کروانا ہوں.... جیسے اُس نے لہجہ دینا چاہا تھا جیری کو.....

"نہیں مجھے لہجہ نہیں کرنا...." اُس نے بھی نخرے دکھائے تھے..... چل جو تو کہے گی وہ

مان لوں گا میری ماں. "وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا....

"او کے پکٹنہ؟

"ہمم میری ماں پکا! وہ بس بات کوئی دور دفن کرنا چاہتا تھا....



"پھر ٹھیک!! جیسے اُس نے بھی احسان کیا تھا اُس پر....

"بھئی چلو! پھر وہ سارے شاپنگ کے لئے نکل گئے تھے راستے میں سے سارہ کو بھی

پک کیا تھا ان لوگوں نے.....





گاڑی کو روڈ پر ڈال کر محسین نے گانے فل آواز میں لگا کر گاڑی ڈرائیو کرنے لگا...  
جھومتے ہوئے وہ گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جب سارہ چلائی.....

"اُووو بھائی ذرا اس دھو برے کو بند کرورنہ آج تو گیا میرے ہاتھوں سے..

"میڈم آپکی انفارمیشن کے لیے یہ دھو برا نہیں بلکہ گاڑی کارٹیڈیو ہے جن میں یعنی اس  
گاڑی کا مالک یعنی کے.....

"یعنی کے ڈرپوک بللاب خاموش ہو کر اپنے ڈھو برے کو بند کیے گاڑی چلائیں گا.....

کیوں عجوبے میں ٹھیک بول رہی ہوں نہ؟ جیری نے محسین کے چہرے کے ایکسپریشن  
کو انجوائے کرتے ہوئے زور دے کر محسین کی بات کو درمیان میں کاٹ کر پوچھا تھا

ہونٹوں پر آئی مسکراہٹ کو اُس نے بڑی مشکل سے دبایا ہوا تھا.....

"اے جیری کی بچی تو چپ کر! محسین نے اپنی ڈھاک بٹھانی چاہی تھی.....

"او کے چلو میں چپ ہو گئی ویسے سارہ میں سوچ رہی ہوں کہ کہ کہ.....؟ کن  
انکھوں سے محسین کی طرف دیکھ کر کہ کہ پر زور دے کر وہ سارہ کی طرح مسکراہٹ  
کو اچھالتے ہوئے بول رہی تھی....

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کہ میں تایا ابا سے اس عجوبے کی ساری کہ ساری شکایت کا پوٹلیہ کھول کر رکھ

دوں....

"کیا خیال ہے تم سب کا؟ رکھ دوں کیا؟.....

"پلڑ بھائی نہیں ہوں میں تیرا اچھا سن دیکھ کبھی تجھے کچھ بھی نہیں کہوں گا پکے....."

محسین کے چہرے پر ڈر کی لکیریں صاف نظر آرہی تھی جبکہ وہ تینوں اُسکی حالت سے  
انجوائے کر رہی تھی.....

"واہ واہ جیری تونے تو وہ کر دکھایا جو آج تک میں بھی نہیں کر پائی.... چل آج اس بات  
پر محسین ہم سب کو اچھی سی ٹریٹ دیگا....."

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں کیوں ٹریٹ دوں گا؟ میں نہیں دے رہا! محسین کی زبان پر پھر سے کھجلی ہوئی  
تھی...."

"اچھا!!! جیری نے اچھا کو لمبا کھینچا تھا...."

"نہ نہ وہ میں بول رہا تھا کہ میں ہی دوں گا تم سب کو ٹریٹ... بھلا میرے ہوتے ہوئے تم چار اپنے پیسوں کو برباد کر سکتی ہو وہ جلدی سے بات بدلتے ہوئے بولا تھا..."

"ہاں وہ تو ہے جیری ہم کبھی بھی عجبے کے ہوتے ہوئے اپنے پیسوں کو برباد کرنا تو دور بلکہ اپنے کلچ سے بھی نکلنے کے زحمت نہیں دے گے... سارہ نے بول کر کہہ کالگایا تھا....."

"ہا ہا ہا ہا ہا... "ہاں جیری عجبے نے یہی بولا ہو گا بس ہمارے کانوں کی غلطی ہے رمنہ بھابی نے ہنستے ہوئے کہا تھا....."

"ہاں نہ جیری رمنہ بالکل ٹھیک بول رہی ہے دیکھ تو ہمارے دیور جی کی بہت معصوم شکل ہے بالکل بھی بندر نہیں لگتے قسم سے....."



تھے.....

.....

گاڑی شاپنگ مال کے سامنے اُسکی پارکنگ میں رکھی تھی... وہ چاروں تو مول کے اندر  
شاپنگ کے لیے بڑھ گئی تھی جبکہ محسین صاحب مول کے سامنے والے ہوٹل میں  
چلے گئے تھے....

"وہ بیٹھا موبائل میں لگا ہوا تھا جب اُسکی نظر سامنے بیٹھی ایک لڑکی پر پڑی... اور وہی  
ٹھہر سی گئی تھی....

اُسکے دل کی گھنٹیاں بجنے لگی تھی....

دل زور و شور سے گنگنانے لگا تھا...

تُو تجھے دیکھا تو جانا سنم

پیار ہوتا ہے دیوانہ ستم  
تجھے دیکھا تو جانا ستم

وہ تو خیالوں کی دنیا میں نکل پڑا تھا...

ریڈ کار پیٹ پر سُرخ گلاب کی پنکھڑیاں پر چلتی یہ خوبصورت سی شہزادی سفید خوب  
گھر دار گاؤن کو پہنے بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا جو ہواؤں کی طرح ہواؤں میں اڑ رہے تھے

..

تجھے دیکھا تو جانا ستم

ہاتھ میں گٹار پکڑے وہ ایک چیئر اور بیٹھا تھا کالی سیاہ جینز پر سفید شرٹ پہنے وہ بھی کوئی  
ہیرو سے کم نہیں تھا اور بھئی یہ تو وہ خود ہی بتہ سکتا تھا کہ محسین خان سلمان خان کو بھی

پیچھے چھوڑ سکتا تھا.....

اُس نے جب اپنی شہزادی کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر گنگنایا

تُو تجھے دیکھا تو جانا ستم

پیار ہوتا ہے دیوانہ ستم

تُو تجھے دیکھا تو جانا ستم



ہونٹوں پر بڑی خوبصورت سی مسکراہٹ سجائے وہ اُسکے ہی جانب بڑھ رہی تھی.....

جیسے ہی وہ اُسکے پاس آئی اُس نے گٹار وہیں چیئر پر رکھا اور اُسکی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا

ہاتھ کو تھام کر گول گول دائرے میں ایک ہاتھ کو اُس نے پیچھے کی طرف کیا ہوا تھا اپنا جبکہ



دوسرے سے شہزادی کو گول گول دائرے میں گھماتے ہوئے گارہا تھا

اب یہاں سے کہاں جائے ہم

تیری باہوں میں مر جائے ہم

پھر ایک دم ہی اسکو اپنے قریب کرتے ہوئے اُسنے اسکو اپنے ایک ہاتھ کے بازو پر تھوڑا نیچے کی طرف جھکا کت اُسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا تھا...



اوپر سے گرتے ہوئے پھول اس منظر کو اور خوبصورت بنا رہے تھے..

درمیان قد، گورارنگ، پتلی ستواں ناک بڑی بڑی کالی آنکھیں، کندھوں تک آتے

سنہری بال پتلی سی تھوڑی وہ لڑکی بہت ہی پیاری لگی تھی اسکو...

تُجھے دیکھا تو جانا سُنم

پیار ہوتا ہے دیوانہ سُنم

تُجھے دیکھا تو جانا سُنم

اب یہاں سے کہاں جائے ہم

تیری باہوں میں مر جائے ہم



کئی لمحوں تک وہ اسکو دیکھتا رہا تھا... ابھی وہ خیالی پلاؤ ہی بنا رہا تھا... جب موبائل نے اسکو حقیقت میں لاپٹکا تھا....

ایک دم سارا منظر غائب ہوا اور وہ بد مزہ ہو گیا...

موبائل کی ٹون نے اسکو اپنی طرف متوجہ کروایا تھا..

اُس نے گھبرا کر موبائل کی سکرین میں دیکھا تھا جہاں! جیری کالنگ لکھا نظر آیا... اُس نے  
ٹپڑھے میڑھے منہ کے زاویہ بنا کر بڑبڑایا...

"یہ لورنگ میں بھنگ ڈالنے آگئی میڈم محترمہ..."

"کسی کو کبھی بھی میری خوشیاں بلکہ خوابی دنیا کی خوشیاں بھی برداشت نہیں ہوتی...."

کال اٹھاتے ہوئے چلایا... "کیا ہے اب کون سی نئی مصیبت پڑ گئی تمہیں...؟ وہ کاٹ  
کھانے کو دوڑا تھا.."

بھئی لازم تھا آخر کو ہمارے خان صاحب کو جو خیالوں سے جگہ ڈالا تھا.....

جبکہ دوسری طرف سے رونے کی آواز سن کر اُسکے پیروں کے نیچے سے زمین خشک  
گئی تھی.....



"مم مم محسین ج جیری! سارہ یہ بول کر رودی تھی....."

"کک کیا ہوا جیری کو؟ یہ بول کر وہ مول کے جانب بھاگا تھا....."

"جب وہ مول کے اندر پہنچا تو وہاں کا ماحول ہی بالکل بدلہ ہوا تھا.....

ایسا لگتا تھا جیسے یہاں فائرنگ کی گئی ہو..

"یہ سب دیکھ کر محسین کے تو دماغ کے فیوز اڑے ہوئے تھے....

"سارہ رمنہ اور مومنہ ایک کونے میں کھڑی رو رہی تھی جبکہ پبلک کھڑی تماشہ دیکھ رہی تھی.....

وہ ان تینوں کی طرف بڑھا تھا... "سارہ جیری کہاں ہے؟ اور یہاں کیا ہوا تھا..."

لیکن وہ تینوں تو بلسس رو رہی تھی...

"بھابی بتاؤ بھی کیا ہوا ہے یہاں جیری کہاں ہے؟

پھر بھی کوئی نہ بولا اور بس خاموش کھڑی آنسوؤں کو بہتی رہی تھی.....

"کچھ پوچھا ہے کہاں ہے جیری؟ اس بار وہ آنکھوں میں غصّہ لیے چلایا.....



"سارہ نے سہم کر محسین کی طرف دیکھا اور روتے ہوئے بولی....

"م محسین جب ہم مول کے اندر آئے تو ہم تینوں ایک شاپ پر کھڑے ڈریس چیک

کر رہے تھے....

آدھے گھنٹہ ہی ہوا تھا ہمیں جب کچھ لڑکے قریب تیس کی عمر کے تھے اور اُنکے ساتھ

ایک لڑکی بھی تھی اُن سب نے چہروں پر نکاب اوڑھا ہوا تھا.. جسکے باعث اُنکا چہرا نہیں دکھ رہا تھا....

اُنہوں نے فائرنگ شروع کر دی تھی اور فائرنگ کرتے ہوئے جیری کی طرف آئے تھے اور اُس اسکو اپنے ساتھ لے گئے... یہ بولتے ہوئے سارہ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر بمشکل اپنی ہچکیاں روکنے کی ناکام کوشش کی تھی.....

"اوہ گود!! جسکا ڈرتھا وہی ہو گیا... محسین نے اپنے سر کو پکڑتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا جبکہ اُسکی آنکھیں لال سرخ ہو گئی تھی....

اُس نے جلدی سے خود کو سمجھالا تھا اور بولا....

"اچھا تم سب گھبراؤ نہیں بہت جلد ہماری جیری ہمارے پاس ہوگی.. آپ سب گھر

چلے...

"وہ بولتا ہوا اُن تینوں کو کے لئے گھر کی طرف روانہ ہو گیا تھا... آدھا گھنٹے کا سفر پندرہ منٹ میں طے کرتے ہوئے اُس نے گھر سے باہر گاڑی روک کر اُن تینوں کو وہی اتارا تھا.....

"سارہ گھر میں کسی کو بھی اسکی خبر نہیں ہونی چاہئے جو جھوٹ بولنا پڑے بول دینا....  
لیکن کسی کو بھی پتہ نہیں چلنا چاہیے.. "وہ سُرخ آنکھوں سے سارہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اور جن سے گاڑی کو آگے بڑھادی تھی.....

وہ تینوں بھی شکستہ قدموں سے رحمان ویلہ کے اندر بڑھ گئی تھی.....





"اب پانی سر سے گزر چکا ہے کچھ کرنا ہو گا..... اُس شخص نے جیسے ایک حتمی فیصلہ  
سنایا تھا....."

"نہیں! کالم ڈاؤن... جوش میں ہوش مت کھو..... انشاء اللہ ہم اپنے مقصد میں  
کامیاب ہو گے....."

دوسرے شخص نے اسکو شانت کروایا تھا..... اور پہلا شخص بد اسکو گھور کر رہ گیا تھا.....

"ہاں یہ ٹھیک بول رہا ہے.. وہاں کھڑے تیسرے شخص نے دوسرے شخص کی تائید  
کرتے ہوئے پہلے سے کہا....."

"تو پھر کیا کریں یار! وہ بے بس دکھائی دینے لگا تھا....."

"وقت کا انتظار! دوسرے نے پرسکون ہو کر جواب دیا....." ہممم!!

"جیسا کہ تم سب جانتے ہو ہم جال بچھا چکے تھے۔ پر نہ جانے کس نے اُس کمینے کو جا کر بتہ دیا.... دوسرا شخص بہت غصے میں بول رہا تھا....."



"اب ہمکو کچھ ایسا کرنا ہو گا جس سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے....."

"تیسرے نے جیسے کچھ سوچتے ہوئے اپنی دلیل اُن دونوں کے سامنے رکھی تھی...."

"ایکجیکٹلی!

"اپنے ساتھیوں سے بولو کہ اُس پر چوبیس گھنٹے نظر رکھیں.....



"کب، کیا کرتا ہے؟ مجھے اُسکی ایک ایک پل کی انفارمیشن چاہئے جب تک میں کچھ سوچتا ہوں....

"اوکے! پر یار کچھ توبتہ؟ تیرے دماغ میں کیا چل رہا ہے؟ پہلے شخص کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا اس لیے اُسے پوچھا تھا.....

"تو زیادہ سوچ مت بس دیکھتا جا اب آگے آگے کیا ہوتا ہے..؟

اُن دونوں نے ایک آواز ہو کر پہلے کو پیٹھ ٹھپ ٹھپائی تھی....

"او کے لیکن کچھ تو پتہ چلے نہ؟ اُس نے ایک بات پھر اُن دونوں سے پوچھا تو وہ دونوں  
مسکرا دیے تھے...."



NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آخر تھے کون یہ تینوں؟



یہ کوئی اندھیرا نما کمرہ تھا خیر لائٹ آف تھی تو اسکو ایسا ہی لگا تھا....

وہ دھیرے دھیرے ہوش میں آرہی تھی اُسکا سر بہت بھاری سا ہو رہا تھا.... فائرنگ  
کی آواز ابھی بھی اُسکے کانوں میں گونج رہی تھی.....

وہ خود میں سمٹی تھی...

"آہہہہہہہہ! سر میں ٹیس اٹھی تو وہ کراہ اٹھی بے اختیار اپنے سر کو پکڑا تھا اُسنے....."



"کک کہاں ہوں میں؟ کیوں لائے ہے مجھے یہاں؟ وہ روتے ہوئے چلائی....."

تبھی کمرے کی لائٹ آن ہو گئی تھی ایک دم کمرہ روشنی سے نہا چکا تھا....

ایک بڑا اور خوبصورت سایہ کمرہ تھا جس میں ایک طرف ڈریسنگ ٹیبل تھی ایک بڑا سا

جہاز سائز بیڈ پڑا تھا ایک طرف دو چیر تھی جو جسٹ گلاس وال کے برابر میں رکھی ہوئی تھی.... بلاشبہ یہ کمرہ بہت پیارا تھا.....

روشنی سے ایک دم اُسکی آنکھیں چندھیائی گئی جس پر اُس نے جلدی سے آنکھیں موند کر پھر سے کھولی تھی...

اُس نے دیکھا گلاس وال کی طرف منہ کیے ایک نوجوان لڑکا کھڑا باہر کی جانب دیکھ رہا تھا یا پھر دیکھنے کہ نائک.....

”اک کون ہو تم؟ کیا چاہتے ہو مجھ سے؟ بمشکل وہ چلا پائی تھی جبکہ آنسوؤں کی لڑی اُسکے گالوں پر اپنا نشان چھوڑ گئی تھی.....“

وہ شخص پھر بھی نہ پلٹا تھا جبکہ یہ شخص اسکو جانا پہچانا سا لگ رہا تھا... کہی دیکھا تھا وہ سوچ

ہی رہی تھی... لیکن گر بھی نہ سوچ سکی تھی وہ کیونکہ ایک دم سر میں ٹیس کی لہر جو اٹھی تو بے اختیار رو دی تھی.....

"آپ ٹھیک تو ہے؟ اُسکی کراہٹ کو سن کر وہ شخص جلدی سے اُسکی طرف بڑھا اُس وقت جیری کا چہرہ نیچے کی طرف تھا.....

جیسے ہی وہ اُسکے قریب پہنچا تو اُس نے ہاتھ سے وہیں پر روک دیا... اور سر کو پکڑتے ہوئے اُس شخص کی جانب نگاہ اٹھائی تھی..... اسکو دیکھ کر جیری کی آنکھیں پتھر اگئی تھی.....

"آپ آپ؟"

پتھرائی آنکھوں سے اسکو دیکھ کر اُس نے سوال کیا تھا.....

وہ جانتا تھا اسکا پہلا سوال کچھ ایسا ہی ہوگا.. ایک لمبی سانس کھینچ کر وہ ایک سٹول کو پکڑ کر بیڈ کے نزدیک کرتے ہوئے بیٹھ گیا تھا.....

کچھ لمحوں تک سامنے بیٹھی لڑکی کا سر سے پاؤں تک جائزہ لیا تھا اُس نے..... پھر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے گویا ہوا تھا.....

"دیکھو پہلے میری بات گور سے اور تمہل سے سننا اُسکے بعد اپنا فیصلہ سوچ سمجھ کر سنا دینا....."

"جو تمہارا فیصلہ ہوگا ہم خوشی خوشی مان لے گے.."

جیری نے نا سمجھی سے اُس شخص کی طرف دیکھا تھا..... اسکو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا



تھا...

"خیر جو بھی تھا اسکو اتنا تو پتہ چل گیا تھا کہ یہ شخص اسکو ہر گز بھی نکسان نہیں پہنچا سکتا

ہے...



"مس جیری رو ہیل خان!!"

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا آپ جانتی ہے آپکے بابا کون تھے؟ اُس لڑکے نے سوال کیا....."

"جس پر جیری نے گردن ہلائی تھی.."

"ہاں!"

وہ آہستہ سے اُسکے انداز پر مسکرایا تھا.....

"اچھا! کیا آپ بتہ سکتی ہے کس فیلڈ سے آپکے بابا تعلق رکھتے تھے؟

"آرمی! اُسنے آہستہ سے ایک لفظی جواب دیا تھا..



"فائن! کیا میں جان سکتا ہوں کہ آپ اتنا گھبراتی کیوں ہے؟ آخر میں اُسنے شرارت

سے پوچھا تھا جس پر جیری کے چہرے کے ایکسپریشن بدلے تھے چہرے....

"اوہہ سوری! اگر آپکو بُرا لگا ہو.. اُس شخص نے اُسکے چہرے کے ایکسپریشن بھانپتے

ہوئے جلدی سے معافی مانگی تھی....

"کسی کے زخموں پر مریخ چھڑک کر معافی مانگ لینا یہ تو انسانوں کی فطرت ہے جو کبھی بدل ہی نہیں سکتی.. چٹان جتنی سختی لیے اُسے اُسکی معافی کو نظر انداز کرتے جواب دیا تھا....."

"بلکل صحیح کہا. ہم انسان ہے اور وہ کہاوت تو سنی ہی ہوگی آپنے..."

کسی نے بارہ سال تک ایک کتے کی پوچھ کو نو لکی میں رکھی تھی صرف اس وجہ سے کہ وہ سیدھی ہو جائے.. جب بارہ سال بعد وہ پوچھ نکالی تو فائر بھی وہ ٹیڑھی ہی تھی....

ایسے ہی انسان کی فطرت ہے جو کبھی بھی بدلے گی ہی نہیں... پھر وہ آفیسر زبن جاؤ، پرائم منسٹر، کوئی تدریسی استاد ہو یا سرحدی فوجی...

اسمیں ایک فطرت ضرور ہمیشہ رہتی ہے اور وہ ہے کسی کو طعنہ تشنی کرنے کا کسی کے  
زخموں پر مرچ لگانے کا....

اُس شخص نے مسکرا کر جواب دیا تھا.....

اُسکے جواب پر جیری نے اسکو دیکھا تھا....



""اچھا!! چھوڑوان باتوں کو جو بات کرنی تھی اسکو کرتے ہیں پہلے.....

جیسا کہ تم جانتی ہو سعد احمد جو ایک گھٹیا قسم کا انسان ہے.. اُس نے جیری کو دیکھا تھا جہاں  
سعد کے نام پر اُسکے چہرے پر خوف در آیا تھا....

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے مس جیری! بے فکر رہو یہاں وہ شخص کبھی نہیں آئے گا..."

اُس نے بول کر پھر سے اپنی بات جاری کی تھی

"ہسہ تو وہ ایک گھٹیا قسم کا انسان ہے.... نا جانے دن میں کو وہ کتنی معصوم زندگیوں کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہے... نا کتنوں کی وہ زندگی تباہ بھی کر چکا ہے..."

"وہ انڈر ورلڈ کاسب سے بڑا سمگلر ہے جو صرف لڑکیوں کے اسمگلنگ کرتا ہے....."

ہر ہفتے کئی کئی ٹرک لڑکیوں سے بھر کر وہ باہر ملک بھیجتا ہے اور وہاں کے دہشت گردوں کو وہ لڑکیوں کے فروخت کر ایک بہت بڑی رقم حاصل کرتا ہے.....

"تم سے زیادہ اسکو قریب سے کون جانتا ہوگا؟ تم نے اُسکے گھر میں کئی سال اُسکے ساتھ گزارے ہے...

وہ بول ہی رہا تھا جب جیری استعال سے چلائی..

"مجھے یہ سب بتانے کی وجہ؟ میں کیا کروں ان سب کو سن کر؟

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہہہہہ یہ سوال بہت اچھا کیا مس جیری کہ میں آپکو یہ سب بتہ کیوں رہا ہوں؟ اُس شخص نے پر سکون ہو کر سوال کو دہرایا تھا.....

"مس جیری وہ ایک صدی سے آپکے پیچھے پڑا ہوا ہے... آپ اُسکا مین ٹارگٹ ہے.....

کسی بھی حالت میں وہ آپکو نہیں چھوڑے گا....

"پتہ ہے کیوں؟"

"کیونکہ آپ کو بیچ کر کو کہ آپ پہلے ہی طے شدہ ہے باہر ملک میں... ایک بہت بڑی رقم جو آج تک اُس نے اتنی لڑکیوں کو فروخت کر نہیں کمائی وہ صرف آپ کے بدولت اسکو ملے گی....."

"مجھے ابھی پتہ چلا تھا کہ آپ کو وہ اغواء کرنے والا ہے.. میں نے تب ہی اپنے آدمیوں کو آرڈر دیا تھا کہ وہ آپ کو وہاں سے غائب کر دیں..... کیونکہ میرے آدمیوں کی نظروں میں آپ شروع سے ہی تھی...."

اُس نے ایک دھماکہ کیا تھا جیری پر.....

یہ سب بتانے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ تم ایک واحد راستہ ہو جو ان معصوموں کو اُس

عذاب خانے سے نکال کر محفوظ جگہ لاسکتی ہو....

"اُس شخص نے مین بات جیری کے سامنے رکھی تھی.....

"کیا آپ ہماری ہیلپ کر سکتی ہے؟ بھی آس بھری نظروں سے اُسے جیری کی طرف  
دیکھا تھا.....



"مم میں کیسے مدد کر سکتی ہوں آپکی؟ اُسے اتکتے ہوئے سوال کیا

"بس ایک بار آپ ہاں کا جواب دیں... یہ میں طے کر لوں گا.....

اُسے کہا تھا.....



بہت سوچنے کے بعد جیری نے فیصلہ کیا تھا.....

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں آپکی مدد کرنے کے لئے... لیکن لیکن اس سے پہلے مجھے وہ سب بتاؤ جو آپ لوگ کرتے ہیں کیونکہ میں کسی بھی غیر قانونی شخص کا ساتھ محض بدلے کی آگ میں جھلنے کی وجہ سے کسی کی بھی ہیلپ نہیں کر سکتی..."

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اگر مجھے لگا کہ آپ قانونی طریقے سے یہ سب کر رہے ہیں تو میں پھر آپکا ہر طریقے سے ساتھ دوں گی....."

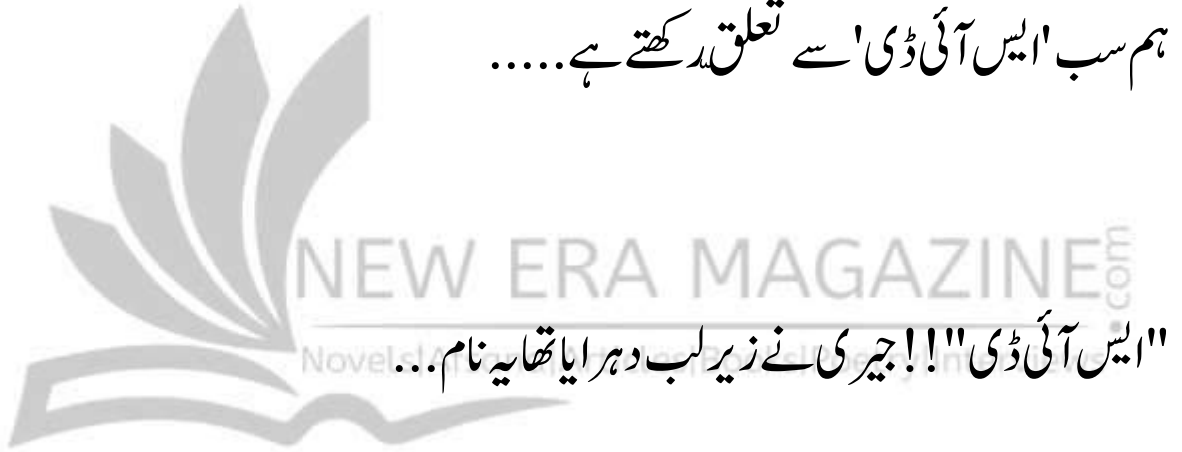
"او کے ڈن!"

.....

ہمارا دس آدمیوں کا ایک گروہ ہے..

میں ہوں میجر شام غازی.....

ہم سب 'ایس آئی ڈی' سے تعلق رکھتے ہیں.....



"ایس آئی ڈی!! جیری نے زیر لب دہرایا تھا یہ نام..."

شام ہلکے سے مسکرایا تھا....

"ہاں! ایس آئی ڈی (سیکریٹ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ) جہاں ملک میں ہونے والی ہر

چیز پر نظر رکھی جاتی ہے.....

ایس آئی ڈی کا منتخب ملک کے کئی ہزار فوجیوں میں سے کچھ کا انتخاب کیا جاتا ہے.. ایس آئی ڈی ایجنٹس کا کام ملک کے دشمن کی معلومات کو آگے منتقل کرنا ہوتا ہے....

وہاں کے ایجنٹس نہ صرف مقامی ہیں بلکہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں.... جو گپت طریقوں سے اپنے کام کو انجام دے رہے ہیں....

"ایس آئی ڈی انڈیا جیسے ملک کی حفاظت کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہے....  
"شام نے جیری کو سمجھایا تھا...."

"ہاں ایس آئی ڈی مطلب (سیکریٹ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ) وہاں کے ہیڈ "میجر سمعان غازی احمد" یعنی میں...."

سمعان احمد نے آج اپنا مکمل تعارف کروایا تھا....

جیری اس شخص کے ایک اور روپ کر دنگ رہ گئی تھی.....

بہت دیر تک وہاں خاموشی کا راج رہا تھا....



جسکو جیری کی گھبرائی اٹکتی آواز نے توڑا تھا..

"مم میں تو کوئی فوجی بھی نہیں ہوں نہ میں اتنی طاقتور ہوں میں تو بہت کمزور ڈری سہمی  
سی لڑکی ہوں..... کمزور سے دلیل جیری نے اسکو دی تھی..... جس پر وہ کھل کر  
ہنسا تھا....."

" کمزور ڈری سہمی ہسمہ!! یہ سب بیکار کی دلیل ہے مس روہیل خان..... انسان کے اندر نہ ڈر ہوتا ہے نہ وہ کمزور ہوتا ہے جب تک جب تک کہ وہ کسی خوفناک بیماری کی زد میں ناہ جائے....."

" میں اتنا پاگل نہیں ہوں کہ کسی کو بھی بغیر سمجھے اپنے ساتھ شامل کرنے کا فیصلہ سنا ڈالوں..."

" میں نے تمہارے اندر اُس شخص کی ٹھکانے لگنے کا عزم دیکھا ہے تمہارے اندر وہ جلتی ہوئی آگ ہے جو اسکو جلا کر خاکستر کر سکتی ہے....."

جس دن تم نے پروفیسر کے سامنے اُس شخص کو دھمکی دی تھی نہ.... اُس وقت تمہارے چہرہ کچھ اور ہی بیان کر رہا تھا.... اور مجھے اپنے انتخاب پر اتنا تو یقین ہے مس جیری کہ وہ کبھی غلط ہو ہی نہیں سکتا....."

آخری بات اُس نے ایک لمبائی سانس لے کر پوری کی تھی....

"مجھے اسکے بدلے کیا ملے گا؟ اُس نے سمجھتے ہوئے شام سے سوال کیا تھا.....



"جو تم چاہو! جواب دیا گیا تھا.....

"پھر ٹھیک ہے وقت آنے پر میں اپنی مانگ بتہ دوں گی.... جیسے اُس نے کام کرنے کے

لئے حامی بھری تھی.....

"میں ڈن۔ سمجھوں؟ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا....

ڈن!! اُس نے گرین سگنل دے دیا تھا.....

"اب آپ کو اپنے کہے کے مطابق پیچھے نہیں ہٹنا..... شام نے اسکو کہا اور پھر ایک پیر  
سے لدی فائل اُسکی طرف بڑھائی تھی.....

"یہ کیا ہے؟ جیری نے پوچھا.....



"ایگریمنٹ فائل! بتایا گیا..

اسمیں لکھا ہے جب تک آپ اس مشن میں رہے گی کسی سے بھی نہیں ملے گی پھر  
چاہے وہ آپ کے کتنے ہی قریب کیوں نہ ہو.....

آپکا معاشرے میں ایک الگ ہی نام ہوگا.....

اس مشن کو درمیان میں چھوڑ کر آپ بالکل نہیں جاسکتے اگر گئے تو آپکو ایجنٹس بغیر دیر  
کیے شوٹ کر دے گے.....

اگر آپکو منظور ہے تو اس پر سگنچر کر سکتی ہے...



اُس نے پین کو اُسکی طرف بڑھایا تھا... جسکو جیری نے بغیر کوئی تاخیر کیے پکڑ لیا تھا اور اللہ  
کا نام لے کر سیگنچر کر دے تھے.....

اب سعد جیسے درندے کو اُسکے انجام تک پہنچانا تھا پھر چاہے اسمیں اُسکی جان ہی کیوں نا  
چلی جائے اسکو کوئی پرواہ بھی تھی.....

"ٹھیک ہے مس جیری! کل آپ ٹریننگ سینٹر جائے گی..... جہاں آپکو کچھ الگ



طریقے سے ٹرین کیا جائے گا... آپکی یہ ٹریننگ صرف دو ماہ کی ہوگی...  
 ویسے تو چھ ماہ کی ہوتی ہے ٹریننگ بٹ آپکو اسپیشل ٹرین کیا جائے گا کیونکہ اس مشن کو  
 آپکی اسد ضرورت ہے..

چالیس دن آپکی ان چالیس دن میرے انڈر آپکی ٹریننگ ہوگی جسمیں شوٹنگ، جمپنگ،  
 فائٹنگ، سیلف سیکورٹی، رائڈنگ، جوڈو کراٹے کی چند ٹرکس میں ٹریٹ کروں گا اسکے  
 بعد آپکو ہیکنگ ڈیپارٹمنٹ میں پراگلیڈنگ ٹو ویکس رہنا ہوگا پھر آپکو اسٹنٹ  
 ڈائریکٹر مس نیلم نیازی ایک ویک اٹینڈ کرے گی اسکے بعد آپکو ایس آئی ڈی کا ٹیسٹ  
 کلیئر کرنا ہوگا

Physiological tests, out door test , Interviews  
 ,testing program

ان سب کی ڈیٹیلز میں آپکو ٹریننگ کے دوران دیتا رہوں گا... اوپر سے آرڈر ہے آپکو

ہر حالات میں ہمیں اس مشن میں شامل کرنا ہوگا آپکو ہم ریزیکٹ تو نہیں کر سکتے لیکن آپکی ٹریننگ باقیوں سے بہت ہارڈ ہوگی جو کہ ان ٹومونٹھ میں کمپلیٹ اور ہر سچو لیشن کو مد نظر رکھتے ہوئے آپکو کلیئر کرنی ہوگی.....

"کیا آپ کر سکتی ہے؟ آنکھوں میں سنجیدگی لیے شام نے پوچھا تھا... بہت دیر تک وہ خاموشی سے سوچتی رہی اور پھر ایک فیصلہ کن انداز میں جیری نے ہاں میں گردن ہلا کر جواب دے دیا تھا....."

"اوکے پھر صبح پانچ بجے تیار رہنا.... وہ جانے لگا تھا کہی اُسکے بڑھتے قدموں کو جیری کی پرسونج آواز نے رکنے اور مجبور کر دیے تھے.."

"ایک منٹ اگر میں اتنے دن باہر رہی اور پھر اچانک تایا ابا کے پاس اُنکے گھر واپس گئی تو آپ جانتے ہی ہیں ایک اغواء یا گھر سے بھاگی لڑکی کا مقام کیا ہوتا ہے....."

اُس نے اپنا بہت دیر سے دل میں چلنے والے ڈر کو اُسکے سامنے رکھا تھا.....

"سمپل ہے! اگر تم ساتھ دو تو؟ شام نے کچھ سوچ کر کہا تھا.....



"کیسا ساتھ؟ دھڑکتے دل سے اُس نے پوچھا.....

"مُجھ سے جب تک یہ مشن ہے تب تک کے لیے نکاح کر لو..... مشن مکمل ہوتے ہی میں

آپ کو آزاد کر دوں گا..... شام نے اُسکے سامنے پیش کش رکھی تھی....

"تم اسکو ایک ڈیل ہی سمجھو بتاؤ منظور ہے؟

"آنکھیں پھاڑ کر جیری اس شخص کو دیکھ رہی تھی جسکے لیے نکاح صرف ایک ڈیل تھی....."

بہت سوچنے کے بعد جیری جب اور کوئی حل نہیں دکھائی دیا تو اُس نے کہا تھا.....

"ہاں م م تیار ہوں..! اوکے آج شام تیار رہنا.. سنجیدگی سے جواب دے کر اُسے اسکو اپنے پیچھے آنے کا کہا اور باہر نکلتا چلا گیا تھا....."

وہ بھی اُسکے پیچھے باہر تک آئی اور خموشی سے آکر گاڑی میں بیٹھ گئی تھی.....

گاڑی کی سپیڈ بڑھی تھی... اور آگے روڈ پر روادا واہو گئی تھی.....



زندگی بھی بلکل اُن دوڑتے ہوئے شخص کے قدموں کی طرح ہے جن کو ہم کبھی  
کاؤنٹ ہی نہیں کر سکتے....

یہ دوڑتی ضرور ہے لیکن کب کیسے کہاں کتنی رفتار سے دوڑی کوئی اسکو کاؤنٹ نہیں کر  
سکتا.....  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب یہ زندگی میں طے ہے کہ کون لڑ کھڑاتا ہے بلکل بھاگتے ہوئے شخص کی طرح جیسے  
وہ بھاگتا بھاگتا ایک دم سے پاؤں میں موج آجانے کی وجہ سے نہیں دوڑ پاتا  
ہے..... لیکن اس دوڑتے ہوئے پاؤں کی موج اور زندگی کی موج میں بس اتنا  
فرق ہے کہ پاؤں کی موج پر مرہم لگا کر ٹھیک کر سکتے ہیں پر زندگی کی موج میں انسان  
اپنی سانسوں کو بھول کر سفر آخری طے کرتا ہے.....

جیری نے جو سفر اور جس منزل کا انتخاب کیا ہے کیا معلوم کسی کو وہ کون سا سفر طے کریگی؟

ہمیشہ بدلے کی آگ دوسرا شخص ہی بھڑکاتا ہے اور جب تک وہ آگ تکمیل نہیں پالیتی پھر بدلہ لینے والے شخص کو سکون نہیں ملتا.....

ایسے ہی جیری کے اندر بدلے کی آگ کو شام نے ہوا دی تھی... جسکی چنگاری بن کر کب فٹے گی یہ وقت ہے طے کرے گا.....

گاڑی رحمان ویلہ کے سامنے رکی تھی.. جیری نے شام کی طرف دیکھا تھا۔۔ شام نے پر سکون ہو کر اسکو اندر جانے کا اشارہ کیا جسکی تعمیل کرتی وہ رحمان ویلہ کے اندر چلی گئی تھی...

اُسنے جیسے ہی ہول میں قدم رکھا اسماء بیگم صوفے پر بیٹھی اسکو روتے ہوئے نظر آئی  
تھی اسماء بیگم کے ارد گرد میمونہ رمنہ اور سارہ کھڑی اُنکو تسلی دینے کے کوشش کر رہی  
تھی...

رحمان صاحب اور اُنکے تینوں بیٹے اُنکے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ رحمان صاحب نے تو  
اپنا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑا ہوا تھا.....

جیری نے جب یہ سب دیکھا تو خوف کی ایک لہر اُسکے وجود کو کاٹ کھانے کو دوڑی  
ڈرتے ڈرتے اُسنے اپنے قدم اندر کو بڑھائے تھے.....

"تت تایا ابا! اُٹکتے ہوئے اُسنے رحمان صاحب کو پکارا جبکہ چہرہ خوف کی وجہ سے زرد پڑ  
رہا تھا...."

جھٹکے سے سب نے آواز کے تعاقب میں دیکھا تھا...

مانتھے اور چوٹ کے نشان جس پر بینڈ لگائی ہوئی تھی... زرد پڑتا چہرا جس پر سے خوف کی لکیریں واضح طور پر دکھ رہی تھی گلابی آنکھیں جو رونے کی وجہ سے اور گلابی ہو چکی تھی میلے کچلے کپڑے جن پر جگہ جگہ مٹی کے نشان پڑے ہوئے تھے ابتر سی حالت تھی

جیری کی.....  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میری بچی یی! ایک دم اسماء بیگم اپنی جگہ سے اٹھی اور جیری کو اپنی آغوش میں لیا جہاں جیری کو دنیا جہان کا سکون میسر ہوا تھا جس سکون کی تلاش اسکو برسوں سے تھی.. ہے اختیار جیری کا دل بھر آیا تھا اور وہ اسماء بیگم کے سینے سے لگ کر بے تحاشہ رونے لگی....."



رحمان صاحب نے بھی جیری کے سر اور شفقت بھرا ہاتھ رکھا تھا اور اس ایک ہاتھ کی  
جگہ اُسکے سر پر کئی ہاتھوں کا سایہ ہوا تھا.....

"الحمد للہ! اُسنے آنکھیں بند کئے اللہ کا شکر ادا کیا تھا....."

"مجھے یقین ہے خود سے زیادہ بیٹی کبھی یہ مت سمجھنا کہ تم ہماری نظروں میں غلط  
ہو گی....."

جو تم کرو گی آئندہ زندگی میں ہم سب تمہارے ساتھ ہے اور جو تمہارے ساتھ ماضی  
میں ہوا اُسکے لیے ہاتھ جوڑ کر معافی چاہتا ہوں....

رحمان صاحب شرمندہ سے ہاتھ جوڑ کر اپنے باپ کی گئی غلطیوں کے طلبگار کھڑے  
جیری سے معافی مانگ رہے تھے.....

"تایا ابا! بے اختیار جیری نے رحمان صاحب کا ہاتھ پکڑا تھا اور ان پر بوسا دیتی ہوئی  
بولی....

"جو غلطی آپ نے کبھی کی ہی نہیں انکی کیسی معافی؟ تایا ابا میری قسمت میں یہ سب لکھا تھا  
جو ہو گیا اسکو بھول جائے آپ سب میرے اپنے ہے مجھ پر حق رکھتے ہیں ہر طرح  
کا....

اور ویسے بھی بڑے ڈانٹتے ہوئے اچھے لگتے ہے معافی مانگتے ہوئے نہیں..... وہ  
بول کر رونے لگی تھی..... اسماء بیگم نے اُسکا ہاتھ چما اور اسکو اپنے سینے میں بھینچ لیا  
تھا.....

جیری سے کسی نے بھی کچھ نہیں پوچھا تھا... تھوڑی دیر بعد جیری اپنے کمرے میں چلی  
گئی تھی...

رحمان صاحب بھی اپنے کمرے میں چلے گئے تھے جبکہ رمنہ اور مومنہ رات کے

کھانے کی تیاری کے لیے کچن میں گھس گئی تھی.... اسماء بیگم باہر لان میں ملازمہ کو کسی کام کی ہدایت دینے جبکہ ہمارے محسین صاحب گاڑی کی چابی اٹھا کر گاڑی لیے رفو چکر ہو گئے تھے سارہ بھی شکستہ قدموں سے جیری کے روم کی طرف بڑھ گئی تھی.....



رات کے سائے گہرے ہو چکے تھے فضاء میں ایک عجیب سی خاموشی پھیلی ہوئی تھی وہ ٹیس پر کھڑی آج شام کے ساتھ ہونے والی گفتگو کے بارے میں سوچ رہی تھی.....

"کیا زندگی اتنی جلدی پلٹا کھاتی ہے؟"

"میری زندگی آخر مجھے اور کتنے موڑ دکھائے گی؟"

سوچ کے تسلسل اتنے گہرے تھے کہ اسکوان کے علاوہ کچھ بھی نہیں دکھائی دے رہا تھا....

"کیسا ہو گا وہ سفر جسکو میں طے کرنے جا رہی ہوں؟

وہ سوچ ہی رہی تھی جب انٹرنس گیٹ سے اسکودو گاڑیاں اندر آتے ہوئے نظر آئی.... وہ اپنی گہری سوچ سے باہر نکلی تھی....

گاڑی پورچ میں آکر رکی تھی۔ ملازم نے دروازہ کھولا تھا جس میں سے ایک ستر سال کے بزرگ باہر نکلے تھے....

سفید کلف کے کرتا پاجامہ پہنے کندھے پر بڑی ہی خوبصورت سرداروں والی چادر ڈالی ہوئی تھی...  
NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاتھوں میں اسٹک پکڑے وہ اندر کی جانب بڑھے۔ جیری بہت گور سے دیکھ رہی تھی یہ سب دوسری طرف سے گاڑی کا گیٹ کھلا اور ایک شفیق سی پرنور چہرے کی ایک خاتون جو قریب اُنکے ہی ہم عمر تھی سفید سوٹ میں ملبوس بڑی سی چادر میں لپٹا پرنور چہرہ وہ خاتون بلاشبہ بہت پیاری تھی.... اُنکو ملزمہ نے پکڑا ہوا تھا..... وہ بھی اندر

کے جانب بڑھ گئی.....

جیری کو حیرت ہوئی تھی آج سے پہلے تو اُس نے نہیں دیکھا تھا کبھی انکو.....

"یہ کون ہے؟ وہ خود سے بڑ بڑائی..

تبھی دوسری گاڑی کا دروازہ کھلا اور اسمیں سے ایک فیملی باہر نکلی تھی... کون تھی وہ  
فیملی جیری نہیں جانتی تھی..... وہ فیملی بھی اندر کے جانب بڑھ گئی تھی.....

جیری نے ایک لمبی سانس لی اور اپنے روم میں آگئی اب اُسکا ارادہ لاؤنج میں جانے کا  
تھا.....



سادہ سے سلور سوٹ میں اُسکے ہی ہم رنگ حجاب کے ہالے میں خوبصورت چہرہ  
ہونٹوں پر ہلکی سی لپ گلو زلگائے آنکھوں میں کاجل ڈال رکھا تھا وہ بہت پیاری لگ  
رہی تھی.....

وہ کمرے سے نکل کر سیدھا چکن میں آئی جہاں رمنہ بھابی ملازماؤں کو کچھ ہدایت دے  
رہی تھی...  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باہر لاؤنج سے باتوں کی آواز آرہی تھی.... وہ اُنکو نظر انداز کرتی فریج کی طرف بڑھی  
تھی..

فریج میں سے بوتل نکالتے ہوئے اُس نے رمنہ کو مخاطب کیا تھا.....

"بھابی یہ باہر کون آئے ہوئے ہے؟ پانی کو گلاس میں انڈیلتے ہوئے اُسے پوچھا...."

رمنہ جیری کی آواز پر پلٹی تھی..

"ارے واہ بھئی نند صحابہ اٹھ گئی ہو؟ مسکرا کر رمنہ نے کہا جس پر جیری بھی مسکرا دی تھی...."



"جی بھابی جی! ویسے بھابی باہر یہ لوگ کون آئے ہوئے ہے؟ باہر کی طرف اشارہ کر کے جیری نے اپنا سوال پھر سے دہرایا تھا....."

"ارے ہاں! میں تو بتانا ہی بھول گئی باہر دادا جان، دادی جان اور شعبان چاچو کی فیملی آئی ہوئی ہے.."

"اوہہہہ اچھا اچھا! جیری نے سمجھتے ہوئے گردن ہلا کر کہا تھا....."

"کچھ کھاؤ گی؟ بھابی نے جیری سے پوچھا۔۔۔"

"نہیں بھابی ابھی دل نہیں کر رہا کچھ بھی کھانے کو، بھابی! میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔۔" وہ بول کر جانے لگی تھی جب اسکو اپنے پیچھے اسماء بیگم مل گئی۔۔۔۔۔

"السلام و علیکم تائی امی!"



"و علیکم السلام بچہ۔۔۔ اسماء بیگم نے سلام کا جواب دیا تھا۔۔۔۔۔ بیٹا آپ اٹھ گئی چوٹ کیسی ہے اب آپکی؟ اسماء بیگم نے فکر مندی سے بلکل سگی ماؤں کے انداز میں پوچھا تھا۔۔۔۔۔"

"تائی امی بلکل ٹھیک ہوں میں۔۔۔۔۔ اُس نے تائی امی کے ہاتھوں پر بوسا دیتے بتایا انکو۔۔۔۔۔"

"الحمد للہ! اچھا بچہ باہر آؤ اپنے دادا، دادی اور شعبان تایا کی فیملی سے ملو۔۔۔ اسماء بیگم نے"



مسکراتے ہوئے باہر آنے کو کہا تھا....

"جی تائی امی! پھر وہ اسماء بیگم کے ساتھ لاؤنج میں آگئی تھی... اسکو دیکھ کر سب اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے تھے.... جبکہ دادا اور دادی جان کی آنکھوں میں روگ اسکو دیکھ کر آنسو ہی آگئے تھے.....



"السلام وعلیکم! سر جھکا کر اُس نے سعادت مندی سے سبکو سلام کی تھی.....

اسکو دیکھ کر سب نے آہستہ سے اُسکی سلام کا جواب دیا تھا.....

"میری گڑیاں! ادھر آؤ دادو کے پاس رو بیٹھ بیگم تو اپنے شہزادے کی بیٹی کو دیکھ کر ہی تڑپ اٹھی تھی....

جیری کیا گلا شکوہ کرتی اُسکی تو خود کی ماں نے اسکو اکیلا چھوڑ دیا تھا جبکہ ان رشتوں نے پہلی بار میں ہی بہت عزت مان دیا تھا اسکو.....

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے روبینہ بیگم کی آغوش میں آکر بیٹھ گئی تھی... امتیاز صاحب خاموش بیٹھے اپنے روہیل کی بیٹی کو دیکھ رہے تھے.....

اُنکی نظروں میں شرمندگی محسوس ہوئی جیری کو..... دادو سے ملنے اور پیار لینے کے بعد جیری خود ہی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی اور امتیاز صاحب کے پاس اُنکے گٹھنے پر اپنا سر رکھا سب اسکو حیرت نظروں سے یہ سب کرتے دیکھ رہے تھے... جبکہ امتیاز صاحب کا تو دل ہی بھر آیا تھا آنکھوں میں آنسوؤں نظر آنے لگے تھے....

"داداجان! میں آپ سے بالکل بھی ناراض نہیں ہوں نہ میرے بابا تھے آپ سے ناراض.. داداجان بس مجھے آپکی دعائیں چاہئے مجھے آپکی آنکھوں میں میرے لیے

محبت چاہئے نہ کہ شرمندگی....

اُس وقت جو اپنے کیا بلکل ٹھیک کیا تھا... اُس نے آخری بات اُنکے ہاتھوں پر بوسادے  
کے کہا تھا....



جبکہ امتیاز صاحب نے جیری کے سر پر ہاتھ رکھا تھا....

"میری شہزادی! داداجان نے یہ اختیار جیری کا تھا چماتا تھا....."

ایسے ہی ایسے جیری کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری ہو گئی تھی.... آج اُسکی  
فیملی مکمل ہو گئی تھی..... ہاں اپنوں سے مل کر جیرش رو ہیل خان بلکل مکمل ہو گئی  
تھی.....



رات گیارہ کا وقت تھا جب سمعان احمد رحمان ویلہ آیا تھا... گھر کے سارے فرد ہی آج  
رحمان ویلہ میں اکٹھا ہوئے تھے.....

شایان، محسین، شایان کا چھوٹا بھائی ذیشان جو کہ پندرہ سال کا تھا محسین کے دونوں  
بھائی اسماء بیگم رحمان صاحب، شعبان صاحب، امتیاز صاحب، روبینہ بیگم رمنہ، مومنہ  
سارہ، اُکے مٹی ڈیڈی اور بھی بہت سارے شخصیات وہاں اور موجود تھی.....

سفید پشاوری سلوار کمیز میں پشاوری ہی چپل پہنے گولڈن واسکٹ پہنے وہ کم نہیں لگ  
رہا تھا.....

سب کے درمیان بیٹھا وہ بار بار اپنی ہاتھ میں پہنی واچ کی طرف دیکھ رہا تھا...

"کیا بات ہے بیٹا؟ رحمان صاحب بہت دیر سے سمعان کو دیکھ رہے تھی اب انہوں نے  
سرگوشی کے انداز میں سمعان سے پوچھا....

"کچھ نہیں انکل بسس ویسے ہی! اُسے مسکرا کر جواب دیا....

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا جی! رحمان صاحب ہنس دیے تھے یہ بول کر....

چھوٹی سی تقریب تھی یہ اپنی ایک دم ہوا تھا یہ سب کچھ... پورا رحمان ویلہ دلہن کی  
طرح دیکوریٹ کیا ہوا تھا.....

باہر لان میں مہمانوں کا انتظام کیا گیا تھا....

نکاح کا وقت ہوا تو رمنہ سارہ مومنہ اور کچھ اور لڑکیاں جیری کو لینے روم میں چلے گئے  
تھے.....



جیری گولڈن رنگ کا ہلکی سی ایمبرائیڈری والا گاؤن جو کہ خود سمعان احمد کی پسند کا  
تھا... وہ پہنا ہوا تھا گلے میں ہلکا سائیک لیس پہنے ماتھے پر ٹیکہ لگائے برائڈل لک میں وہ  
غضب ڈھا رہی تھی....

وہ سیسے کے سامنے بیٹھی خود کو نہا رہی تھی.. آج وہ آخری بار خود کو تسلی سے دیکھ لینا  
چاہتی تھی.... زندگی کا ہے پل ہر لمحہ اُسکے سامنے فلم بن کر چلنے لگا تھا...

باپ سے جدائی پھر ماں سے جدائی اُسکے بعد لوگوں کی جلی کٹی باتیں پھر اُس اہوان کا نیا

شوشہ پھر ری سے جدائی اور اب جب ایک فیملی محبت کرنے والی اسکو میسٹر ہوئی تو ایک اور سفر اُسکا شروع ہو گیا....

"یا اللہ نہ جانے میری قسمت میں تو نے کیا لکھا ہے؟ اُسنے آنکھوں کے گوشے سے آنسوؤں کو صاف کیا تھا..

"کیا یہ نکاح ہمیشہ ہی ڈیل رہے گا؟ اُسکے دل میں ایک دم سے دماغ نے دھماکہ کیا تھا....

"ہاں اور نہیں تو کیا؟ یہ صرف محض ڈیل ہے.. "جیری نے خود کو دپٹ کر شانت کروایا تھا

"ہہہہہ! اچھا.... تبھی دروازہ دھڑام سے کھلا تھا...

"اوہ ہائے میری پارسی دوست غضب ڈھا رہی ہے ماشاء اللہ! سارہ نے اُسکی بلائیں لیتے ہوئے شوخی سے کہا تھا وہاں کھڑا ہے فرد مسکرا دیا تھا...."

"ہاں نہیں تو کیا بھی آج تو نند صحابہ سامی بھائی کوئی کہی کا نہیں چھوڑے گی! رمنہ بھابی نے مسکرا کر چھیڑا جیری کو....."



جس پر جیری کے چہرہ الال گلابی ہو گیا تھا...."

"واہ بھی بلبش کر رہی ہے میری پرسنز!..."

سارہ نے اسکو تھوکا مارا..... "بس بس یار رہنے دو میری نند کو مزید پریشان نا کرو  
بھی....."



اور پھر اسکو لیے وہ سب باہر لان میں آگئے تھے جہاں دو لہاد لہن کا بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا....

جیری کی سب نے ہی نظر اتاری تھی.....

اُن دونوں کی جوڑی چاند سورج کی جوڑی لگ رہی تھی.....

امتیاز صاحب نے توجیری کے سے پر محبت بھرا ہاتھ رکھا تھا جبکہ سب بہت خوش نظر آ رہے تھے.....

امتیاز صاحب نے مولوی صاحب کو نکاح پڑھانے کا حکم دیا جس کی تعمیل کرتے ہوئے مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا تھا.....

سمعان احمد غازی آپکا نکاح جیرش روہیل خان کے ساتھ بعون ایک اسی لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت کیا جاتا ہے

مولوی صاحب: کیا آپ کو قبول ہے؟

مولوی صاحب نے سمعان کی طرف ریجسٹر بڑھایا تھا جہاں اُسکی دستخط کرنے تھے

سمعان احمد: "قبول ہے!"

مولوی صاحب: "کیا آپ کو نکاح قبول ہے؟"

سمعان احمد: "جی قبول ہے!"

مولوی صاحب: "کیا آپ کو نکاح قبول ہے؟"

سمعان احمد: "جی قبول ہے!"

جیری گردن جھکائے بیٹھی تھی ایک لمبا سا گھونگھٹ کیا ہوا تھا آنکھوں سے اشک جاری تھے جنکو روکنے کی سعی وہ کر رہی تھی.....

مولوی صاحب نے اب جیری سے اجازت لی تھی اور ریجسٹر اُسکے سامنے کیا.....

جیرش روہیل خان آپکا نکاح سمعان احمد غازی سے بعوج ایک اسی لاکھ حق مہر سکھ رانج  
الوقت کیا جاتا ہے۔

”کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟“

جیری کا ایک دم دل زور سے دھڑکنا شروع ہو گیا تھا بے اختیار آنسوؤں کا سیلاب  
شروع ہو گیا تھا اُسکے ہاتھ کانپنے لگے تھے جبکہ وجود پورا اٹھنڈا پڑ چکا تھا...

اُسکی دونوں تائی امیوں نے اُسکے گرد اپنا گھیرا تنگ کیا تھا جبکہ رمنہ اور مومنہ نے اسکو  
آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی بخشی تھی سارہ نے اُسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا.....

ان سب کی محبت کو دیکھ کر جیری کو راحت محسوس ہوئی تھی ایک نگاہ اُسنے سب کی  
طرف ڈالی تھی اور پھر نظروں کہ پھیر سمعان پر آکر رک گیا تھا...

یہ لمحہ جیری کے لیے بہت مشکل تھا پر کہتے ہیں نہ کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا ہے اور وہ یہی کرنے جا رہی تھی.....

اگر اُسکی زندگی داو پر لگ کر کروڑوں کی تعداد مینوں معصوموں کی زندگی کو سکون مل سکتا تھا تو وہ اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار تھی...

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نکاح محبت کی پہلی منزل ہے یہ خوشیوں کا مختصر جذبہ ہے احساس نیا راستہ لیکن اسکے لیے یہ نکاح سر پر کفن کے مانند تھا ہاں یہ نکاح صرف ایک ڈیل تھی اُس سے زیادہ کچھ بھی نہیں اس نکاح کے بعد اُسکی زندگی کا مقصد بدلنا تھا اُسکا صرف ایک مقصد تھا پھر اور وہ تھا

اس ملک سے اھوانوں کو ختم کرنا.....

نظریں جھکائی تھی اُسنے...

جیرش رو ہیل خان: "جی قبول ہے!

مولوی صاحب: "کیا آپکو نکاح قبول ہے؟

جیرش رو ہیل خان: "جی قبول ہے!

مولوی صاحب: "کیا آپکو نکاح قبول ہے؟

ایک آخری بار اُس نے پھر سے نظریں ہر جانب دوڑائی تھی سب ہنستے مسکراتے اسکو ہی دیکھ رہے تھے....

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیرش رو ہیل خان: "جی قبول ہے!

اُسکی زندگی ان تینوں لفظوں سے بدل گئی تھی اب وہ جیرش رو ہیل خان سے جیرش  
سمعان احمد غازی ہو گئی تھی....

دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے گئے تھے.... دعا ان دونوں کو دی گئی تھی پھر سب کو ایک  
دوسرے کو مبارکباد دی گئی تھی.....

جیری کو سمعان کی آغوش میں لا کر بٹھا دیا گیا تھا.....



کھانے کا دور شروع ہوا تو سب کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے تھے.....

ان دونوں کی درمیان بالکل خاموشی تھی جسکو سمعان کی بھاری مغرور آواز نے توڑا  
تھا.....

”مسز صبح چار بجے تیار رہیے گا.....“

وہ جو گردن جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی.. سمعان کی آواز اور اُس نے بے اختیار  
پلکیں اٹھا کر سمعان کی طرف دیکھا تھا.... کئی لمحہ تک دیکھتی رہی اور پھر نظریں جھکا کر  
جواب دیا تھا..

"جی!



کھانے کے بعد فوٹو سیشن شروع ہوا تو سب نے اُن دونوں کے ساتھ فوٹو کھجوائے  
تھے....

ہر کوئی اس لمحہ کو اپنے کیمرے میں قید کر لینا چاہتا تھا.... ایک خوشگوار لمحات کے ساتھ  
یہ دور بھی اختتام کو پہنچا تو.....

رخصتی کا وقت آیا سارہ شایان اور محسین رمنہ مومنہ اُن دونوں کے شوہر  
نامراد سمعان سے پہلے اُسکے اپارٹمنٹ پہنچ گئے تھے.....

دعاؤں اور قرآن مجید کے سائے میں جیری کو سمعان کے ہمراہ رخصت کیا گیا  
تھا.....

گاڑی سمعان خود ہی ڈرائیو کر رہا تھا.... پورے راستے اُن دونوں کے بیچ خاموشی رہی  
تھی.....

آدھا گھنٹے کے بعد گاڑی سمعان کے اپارٹمنٹ کے سامنے رکی.. ہورن دینے پر گارڈ نے  
گیٹ کھولا تھا...

استقبال کے لیے گیٹ پڑوہ سارے کھڑے تھے پھولوں پنکھڑیوں پر چلتے ہوئے جیری



کو سمعان کے روم میں جایا گیا تھا.....

جبکہ سمعان کو وہیں باہر گھیر لیا گیا تھا.....

جب جیری نے سمعان کے روم میں قدم رکھا تو اُسکے نٹھوسے گلاب کی خوشبو نے اُسکا استقبال کیا تھا.. اُسکی روح تک سرشار ہو گئی تھی.....

اسکو بیڈ پر بٹھایا گیا تھا.... وہ سب جاچکی تھی.. جیری نے کمرے کا جائزہ لیا تھا آج صبح ہی تو وہ اس کمرے سے گئی تھی اسکو نہیں پتہ تھا کہ اتنی جلدی پھر وہ اس کمرے میں واپس لوٹ کر آئے گی..

وہ ابھی جائزہ ہی لے رہی تھی جب باہر سے شور کی آواز آیا تھا.... اُسنے غور سے ان آوازوں کو سنا....



"اوہ بھائی اتنی بھی کیا جلدی ہے؟ چل بیٹا جلدی سے اپنا والٹ ہمارے حوالے کر دیں

یہ تھا آٹھواں عجوبہ 😏😏😏

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"کیوں کس خوشی میں، میں اپنا والٹ تمہیں دوں؟ سمعان نے آئی بروتن کر پوچھا  
تھا...

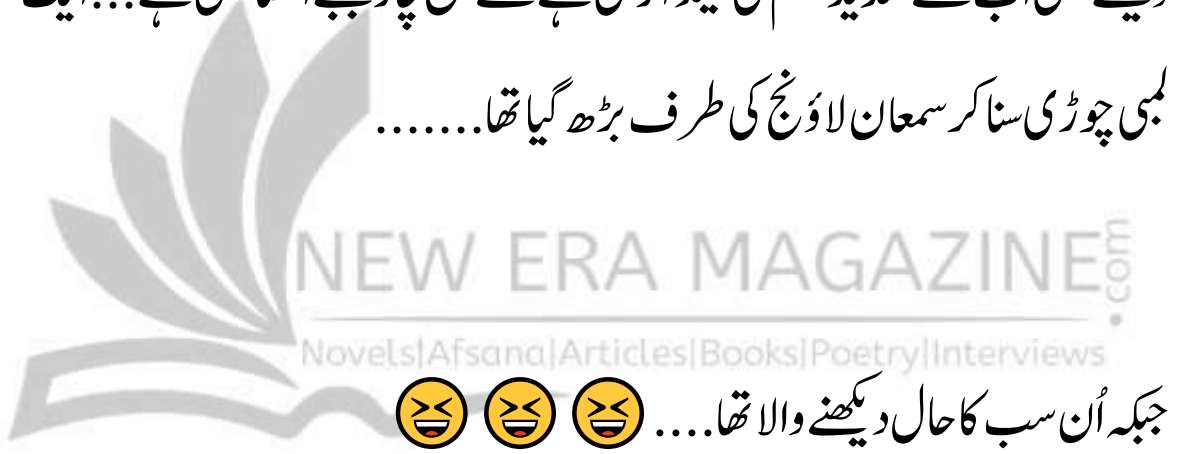
"یہ لو ان جناب کو اب پہلے سمجھنا پڑے گا! محسین نے ہنستے ہوئے مذاق اڑایا  
تھا.....

"دیکھ آج میرا ٹیچر بننے کا کوئی موڈ نہیں ہے اس لیے جلدی سے دیں اپنا والٹ اور اندر

جانے کاشرف حاصل کر لیں... ابکی بارشایان نے بھی اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھتا تھا

.....

"نہیں میں اپنا والٹ ہر گز نہیں دوں گا تم ہی چلے جاؤ اندر میں تہ باہر ہی سو جاؤں گا...  
ویسے بھی اب مجھے شدید قسم کی نیند آرہی ہے مجھے صبح چار بجے اٹھنا بھی ہے... ایک  
لمبی چوڑی سنا کر سمعان لاؤنج کی طرف بڑھ گیا تھا....."



"لو بھئی کس کنجوس سے ہم نے اپنی بہن کا نکاح کر دیا جس سے کوئی اُمید نہیں رکھی جا  
سکتی..."

محسین نے سر پر ہاتھ مار کر اونچی آواز میں کہا تھا مقصد سمعان کو سنانا تھا.....



شایان نے سارہ سے کہا تھا.... سارہ کو تو بریک ہی لگ گئی تھی شایان کی آخری بات  
پر.....

آؤ بھابی ہم چلتے ہیں سارہ منہ بنا کر بولی تھی...



"چلو! وہ دونوں بھی جانے کے لئے تیار کھڑی تھی..."

"گڑیاں اپنا نیک تولے جاؤ.. سمعان نے اپنا والٹ سارہ کی طرف بڑھایا جسکو اُس نے  
خوشی خوشی تھام لیا تھا....."

"شکر یہ بھائی! اور پھر اُن دونوں کو چڑھاتے ہوئے وہ باہر کی طرف بڑھ گئی تھی....."

"قسم سے تو ایک نمبر کا زلیل ہے مطلب ہم سے تو تیری دشمنی ہے محسین نے کچلچا کر  
گھورا تھا سمعان کو....."

"ہاں تو جس کا ننگ ہو گا اسکو ہی دوں گا نہ اور ویسے بھی فالتو لوگوں کے لئے میرے پاس  
کوئی پیسہ نہیں ہے....."

"ہاں بیٹا ابھی بہت موقع اسیکے دیکھ لینا گن گن کر بدلہ لے گے ہم تجھ سے.....  
دونوں اسکو دیکھتے ہوئے بولے..... جواب میں سمعان نے اُنکو گھوری سے نوازا  
تھا....."

"ہاں ہاں جا رہے ہیں... وہ دونوں اُسکی گھوریوں سے بچنے کے لیے جلدی سے بولے  
تھے... اور وہاں سے نودو گیارہ ہو گئے تھے...."



سمعان جب کمرے میں آیا تو جیری سادہ سے پینک رنگ کے سلوار سوٹ میں تھی  
شانوں پر دوپٹہ ڈالا ہوا تھا.. جبکہ چہرہ بالکل میکپ سے عاری تھا...

بالوں کو کھلا چھوڑ ہوا تھا جو کمر کے نیچے تک پھیلے ہوئے تھے.....

وہ آئینے کے سامنے کھڑی بالوں کو برش کے رہی تھی جب سمعان الماری کی طرف  
بڑھا تھا اور اسکو کھول کر اُس میں سے اُسے ایک سُرخ رنگ کا ڈبہ باہر نکالا تھا اور  
الماری کا پٹ بند کرتا جیری تک آیا تھا.....

جیری کا دل دھڑکنے لگا تھا.... "مسز! سمعان نے پُکارا جیری کو اُسے آہستہ سے بلکے  
اٹھائی تھی اور آئینے میں دیکھا تھا جہاں سے اُسکے پیچھے کھڑے سمعان احمد کا عکس اُبھرا  
تھا....."

"مس جیری! یہ آپکے لیے ایک بار فائر پُکارا لیکن اس بار اُسے مسز نہیں بلکہ مس جیری  
کہہ کر اسکو پُکارا تھا....."

وہ پلٹی تھی... "جی!"



"یہ آپکے لیے ہے اُس نے ہاتھ میں پکڑا سُرخ ڈبہ اُسکی طرف کیا تھا....."

جسکو جیری نے تھام لیا تھا..... اور سمعان کی طرف دیکھا تھا.....

"تو مس جیری یہ آپکو طب پہننا ہے جب آپکا مشن شروع ہوگا... اُس نے بتایا تھا جس پر  
جیری نے گردن ہلا دی تھی....."



NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کل آپکی ٹریننگ شروع ہوگی جو کہ میری نگرانی میں ہوگی....."

صبح کا الارم لگا لینا اب آپ سو جائے مجھے کچھ کام ہے وہ بولتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا...  
جیری نے بند دروازے کو دیکھا تھا اور پھر اُس ڈبے کو الماری میں رکھتے ہوئے وہ بیڈ پر آ  
کر لیٹ گئی تھی.... الارم لگانا وہ بالکل نہیں بھولی تھی---



وہ سو رہی تھی جب الارم کی آواز سے ایک دم اٹھ کر بیٹھ گئی تھی.. اُس نے آنکھیں مسلتے ہوئے سائڈ بلب جلایا تو سامنے سمعان بیٹھا نظر آیا تھا... اُس نے شانوں پر دوپٹہ کیا اور اٹھ کر واشروم چلی گئی تھی.....

جب وہ باتھ روم سے آئی تو سمعان اسکو ٹریک میں ملبوس تھا.... جیری نے پہلے تجھ ادا کی تھی....

جب وہ نماز ادا کر کے اٹھی تو سمعان نے جیری کی طرف ٹریک سوٹ بڑھایا....

"آپ انکو پہن لیں! سمعان نے کہا تھا...."

جیری نے ہاتھ میں تھام کر ہاتھروم کی طرف بڑھ گئی تھی.... پانچ منٹ بعد وہ ٹریک  
سوٹ میں تھی.. اب اُسے بالوں کا جڑا بنایا ہوا تھا.....

"آریوریڈی؟ سمعان نے ہاتھ میں وایچ پہنتے پوچھا..

"جی آئی ایم ریڈی! اُس نے کہا تھا پھر وہ دونوں آگے پیچھے روم سے باہر نکل کر اینٹری  
گیٹ کھول کر باہر روڈ پر نکل آئے تھے.....

"مس جیری کیا آپ نے کبھی جاگنگ کی ہے؟ شام نے جو گرز کو ٹھیک کرتے ہوئے جیری  
سے پوچھا....

"جی! اکثر میں "ری" کے ساتھ جایا کرتی تھی. پھر جب میں احمد ویلہ آئی تو میں عامر  
کے ساتھ روز صبح پانچ بجے جانے لگی تھی...

"ری.. یہ کون ہے؟ شام نے "ری" کا نام جیری کے منہ سے سنا جس میں دنیا جہان کی عقیدت اسکو محسوس ہوئی تو بے اختیار پوچھ بیٹھا تھا.....

"ری" وہ میرا کزن ہونے کے ساتھ ساتھ بیسٹ فرینڈ بھی تھا.... چہرے پر خوشی واضح طور پر نظر آ رہی تھی جیری کے....

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوہہہہ!! یو مین کہ آپکا بچپن اُنکے ساتھ گزرا ہے..."

"آئی ایم رائٹ؟ اُسنے اپنی بات کی تصدیق چاہی جس پر جیری نے زور زور سے گردن ہلا کے تشریح کر دی تھی....."

"او کے! چلو پھر دیکھتے ہیں آپ کتنی رفتار میں جاگنگ کر لیتی ہے.. "سنجیدہ سا اب وہ

بول رہا تھا....

"یہاں سے ایک کلومیٹر کی دوری پر زم ہے آپکو وہاں پر جاگنگ کرتے پہنچنا ہے....  
دیکھتے ہیں آپ کتنی دیر میں وہاں پہنچتی ہے.. "شام نے سمنجیدگی سے جیری کی طرف  
دیکھ کر کہا تھا... جیری تو اُسکے چہرے کو ہے دیکھتی رہ گئی تھی.. جو کسی بھی جذبات سے  
عاری نظر آ رہا تھا.....



وہ یہ بول کر وہاں سے جانے لگا تھا کہ پیچھے سے جیری نے اسکو آواز دی تھی....

"سنیے آپ کہاں جا رہے ہیں؟

وہ پلٹا اور گھور کر جیری کو دیکھا شاید اسکو اپنے پیچھے سے پکارنا اچھا نہیں لگا تھا....

"میں آپکو جم میں ملوں گا....!"

"وہاٹ ٹ ٹ؟ ہم یہاں پر ایسے سنسان روڈ اور اکیلے جاگنگ کریں گے؟ اُسکی آواز سے ہی پتہ لگ رہا تھا کہ وہ اندر سے بہت خوف زدہ ہو گئی ہے..."

"یس! اور بے فکر رہے یہاں آپکو کوئی بھی کچھ نہیں کہے گا کیونکہ یہ آرمی اریا ہے...  
وہ اپنی بات بول کر آگے بڑھ گیا تھا جبکہ پیچھے سے جیری بسس اُسکی گھور ہی سکتی  
تھی....."

"اوہہ! تو یہ آرمی اریا ہے... تبھی میں سوچوں کہ اس پاس اتنی خاموشی کیوں ہے  
یہاں اور اتنے بڑے بڑے درخت نہ کوئی موٹر کار وغیرہ یہاں...!! اب آیا سمجھ کہ یہ  
آرمی روڈ ہے جسکی وجہ سے یہاں اور اتنا ساٹھا ہے.. ہم بھی پتہ نہیں اپنی سوچو میں  
اتنا غرق ہو جاتے ہیں کہ اس پاس کا کچھ ہوش ہی نہیں رہتا." اُس نے خود سے بڑ بڑا کر

سے میں ہاتھ میں مارا تھا.....

"چل جیری ہو جا شروع! اُس نے جاگنگ کرنی شروع کر دی تھی کریب ٹو منٹی منٹ میں  
وہ جم کے سامنے کھڑی لمبی لمبی سانس لے رہی تھی.....

"مس جیری لگتا ہے آپ کے ساتھ مجھے زیادہ سر نہیں خپانا پڑے گا.. شام نے ایک تالیہ  
اُس کے طرف بڑھا کر سنجیدگی سے بولتے اندر کے جانب بڑھ گیا تھا.....

جیری بس دیکھتی رہی تھی.. دو تین منٹ ہی گزرے تھے کہ جب شام کی آواز  
آئی....

"مس جیری یہاں ہم نظارے نہیں دیکھنے آئے ہیں بلکہ ایک سرسائز کرتے ہیں یہاں  
مابدولت کو جم کے نام سے بلایا جاتا ہے..... گلاس ڈور سے اپنا چہرہ باہر کی طرف نکال

کر شام نے کہا تھا.....

جیری کا دل کیا کہ اس کھڑوس کو اٹھا کر یہیں پٹک دیں لیکن ہائے وہ بس سوچ ہی سکتی  
تھی ایسا.....

تین گھنٹے ایکس سائز کے بعد وہ بری طرح تھک چکی تھی.... وہ ایک چیئر اور بیٹھی لمبے  
لمبے سانس بھر رہی تھی... مس جیری ابھی بہت سی پریکٹس باقی ہے بیٹھنے سے کام  
نہیں چلے گا....

وہ تو ابھی باہر گیا تھا کچھ کام کا بول کر اتنی جلدی یہاں بھی پٹک پڑا تھا؟ وہ تو بس سوچ کر  
ہی رہ گئی تھی.....

شام کی باتوں سے وہ تنگ آگئی تھی... جھٹکے سے وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور بھڑک



ہی اٹھی...

"نہیں آپ بتے دیں مجھے بتے دیں کہ بندہ سانس بھی نہ لیں یا میں آج کی ہی ٹریننگ سے ایس آئی ڈی بن جاؤں گی ہاں؟

اسکو ایسے دیکھ کر شام کو غصہ تو بہت آیا تھا کب وہ کسی کی اونچی آواز کا عادی تھا لیکن ابھی کام تھا اسکو اس لڑکی سے اس لیے تھوڑا نرم پڑا تھا وہ..

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"او کے او کے کالم ڈاؤن! فائیو منٹ ہے آپ کو جو کرنا ہے وہ کر لیں.. احسان کرنے سے کے انداز میں اُسے اسکو پانچ منٹ کا وقت دیا تھا.....

"نہ آپ یہ بھی نہ دیں.. جیری غصے سے بولتی آگے بڑھ گئی تھی..

"او کے ایزیوش! کندھے اچکا کروہ بھی اُسکے پیچھے ہولیا تھا....."



گاڑی روڈ پر رواں دواں دی تھی وہ گاڑی کے شیشے سے باہر کا نظارہ دیکھنے میں محو  
بڑے بڑے درخت ایک سنسان سارو ڈجہاں ایک دکا گاڑیاں اپنی منزل کی طرف جا  
رہی تھی... روڈ کے دونوں طرف بڑے گھنے گھنے جنگل تھے کہیں چھوٹے چھوٹے  
گاؤں بھی آجاتے تو کہیں پرکھیت آجاتے تو کہیں بنجر علاقہ.....

وہ پہلی بار گاڑی میں بیٹھ کر یہ سب دیکھ رہی بغیر کسی خوف کے.... اُسکے چہرے سے

خوشی چھلک رہی تھی.... وہ خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا ایک دو بار جیری اور نظر  
ڈالتا اور پھر سے گاڑی ڈرائیو کرنے پر فوکس کر لیتا....

ساڑھے تین گھنٹے کے سفر کے بعد گاڑی علاقے میں آکر رکی تھی بڑے رقبے پر پھیلی  
یہ بڑی اونچی اونچی دیواریں جو شاندار چاروں اطراف میں ہی تھی.....



اُس نے ایک بڑے سے لوہے کے گیٹ کے سامنے ہو رن دیا تو گاڑی نے جلدی سے آگے  
بڑھ کر گیٹ کھولا تھا....

جیری سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی اب وہ اندر کا منظر دیکھ رہی تھی اینٹیں، پتھر دیواریں  
کھڑی کر کے بڑے بڑے مورچے بنائے ہوئے تھے

جگہ جگہ بوریاں پڑی ہوئی تھی پولیس آرمی کی یونیفارم میں اکادکا آدمی چل رہے تھے...

کہی اور بہت سارے کیڈٹس اسکوٹرینگ کرتے نظر ائے تو کوئی رسیوں کو پکڑ کر اوپر کو چھڑنے کی سے کر رہے تھے.....

اسکو یہ سب بہت انوکھا اور لطف اندوز لگا تھا ابھی وہ ان سب کو بہت غور اور دلچسپی سے دیکھ ہی رہی تھی جب گاڑی رکی اور شام نے اسکو نیچے اترنے کا حکم دیا وہ بغیر کچھ کہے نیچے اتر گئی تھی اور گراؤنڈ پر نظر گھماتے ہوئے وہ شام کے ساتھ چلتی چلتی ایک بہت بڑے کوری ڈور میں آگئی تھی... کچھ جو نیوز نے شام کو سلیوٹ کیا تھا شاید وہ ٹریننگ کر رہے تھے ایسا جیری کو لگا تھا...

ابھی رات کے سائے گہرے ہو چکے ہیں کچھ وقت تک سب اپنے اپنے کمروں میں چلے  
جائے گے.. ام ابھی سات بج رہے ہیں ٹھیک دس بجے ریڈی رہیے گا  
راہ داری سے گذرتے ہوئے شام ایک کمرے کا لوک کھولتے ہوئے بولا تھا...

"لیکن میں بہت تھک گئی ہوں... جیری کو اب صحیح معنوں میں اپنا بدن ٹوٹا محسوس ہوا  
تھا..

"مس جیری یہاں ہم ریست کرنے نہیں آئے ہیں... یہاں ٹریننگ کرنے آئے ہیں  
اور جو حالت آپکی مجھے ابھی سے ہی لگ رہی ہے نہ ایسے تو پورے سال بھی ٹریننگ آپکو  
دی جائے تو وہ بھی کم ہے.... کاٹ دار لختے میں بولتا ہوا وہ اُس کا سامان کمرے رکھ کر نکل  
گیا تھا.....

"ہائے السلامیر اس کھڑوس کے ساتھ کیسے یہ دو منٹھ گذرے گے.. آسمان کی طرف

منہ کرتے ہوئے اُسے ادا کو یاد کیا تھا.....

"بھئی اب تو تمہیں گزارا کرنا ہی پڑے گا جو بھی ہو.. اُسکے دل سے۔ آواز آئی تھی

جس پر اُسے منہ بصورتا تھا.....

وہ جلدی سے فریش ہوئی اور پھر تھوڑا بہت کھانا کہ کر جلدی سے بستر میں لیٹ گئی تھی  
.. صحیح تین گھنٹے بعد وہ اُسکے کمرے کے باہر کھڑا دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا....

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پہلے بھی زیادہ گہری نیند نہیں سوتی تھی وہ جلدی سے آنکھوں کو مسلتے ہوئے اٹھی اور

دروازہ یوں ہی نیند میں کھولا تھا.....

"مس جیری! بھاری مغرور آواز جو کہ اس وقت غصے میں لگ رہی تھی... فٹاک نے

اُسکی دھاڑ سے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تھا وہ اسکو ہی گھور رہا تھا.....

"اتنی دیر سے انٹرکام میں آپ سے رابطہ کرنا چاہ رہا ہوں پر آپ ہے کہ گھوڑے بیچ کر  
سورہی تھی..."

"اتنی لاپرواہی! حد ہے...."

"آپ کے پاس صرف پانچ منٹ ہے جو کرنا ہے کریں اب نو آرگو منٹ سمجھ آئی وہ غصے  
سے وارننگ دیتے ہوئے یہاں جاوہاں جا..."

"ہہہہ بڑے آئے پانچ منٹ والے.. جیسے پانچ تک گنتی آتی ہو جناب کو.. وہ اُسکی نکل  
اُتارتے ہوئے واشروم کی طرف بھاگی تھی.."



عجیب سا رشتا تیرا میرا

نہ وفا کا نہ بے وفائی کا

نہ شہقوے ہیں

نہ شکایتیں ہیں

نہ راز و نیاز کی باتیں ہیں

پھر بھی نہ جانے کیوں

NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

تیرے راستے سے

جڑی میری منزل ہے

تیری سانسوں سے

جڑی میری سانسیں

تیری راحتوں سے وابستہ

میری راحتیں ہے



نہ جانے کیوں  
تیری آنکھوں سے  
ٹوٹے میرے اشک  
ہاتھوں کی لکیروں سے  
جڑی میری تقدیریں  
کچھ تو عجیب ہے  
تیرے میرے درمیاں  
جسکا نہ تجھے پتہ  
نہ مجھے پتہ

از خود

وہ تیار ہو کر جب راہداری میں آئی تو میجر شام کسی سے بات کر رہے تھے.. وہ دھیرے  
دھیرے چلتی وہاں تک آئی تھی.....

"پر مود دھیان سے ٹریز کرو میں آپکو دیکھ رہا ہوں آپکا دھیان کیڈٹس کی طرف نہیں  
ہے....."

"نونو سر! پر مود نامی ٹریز نے جلدی سے صفائی دی مبادہ شام اُسکی کلاس ہی نہ لگا  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
دیں....."

"سوری سر آئندہ اور زیادہ کیئر فلی کروں گا.. پر مود نے دور سے آتی ہوئی جیری کو  
دیکھا تو اپنے دفاع کے لیے بولا رہا...."

"او کے! وہ سلیوٹ مارتا ہو اوہاں سے چلا گیا تھا.."

شام نے جیری کے جانب دیکھا اور آگے بڑھتے ہوئے کاٹ دار لفظ میں مخاطب ہوا

"مس جیری آپ تھرٹی سیکنڈ لیٹ ہیں... وہ اُسکے ہم قدم ہونے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے زور سے بولی.....

"میجر شام ہمارا آج فرسٹ ڈے ہے.... یونو ہر چیز کو سیکھنے میں وقت لگتا ہے، بھی ایسے ہی پیدا ہوتے ہوئے ہی نہیں سیکھ لیتا..."

"بٹ آئی ٹھینک یو مسٹ ہیولرنڈال ڈز فروم یور مدرز و امب. (لیکن میرے خیال میں آپ نے یہ سب کچھ اپنی ماں کے پیٹ سے سیکھا ہوگا۔) وہ اُسکے ہم قدم چلتے ہوئے آہستہ آواز میں بولی تھی....

شام کے ایک دم سے قدم ٹھہرے اور اُس نے مڑ کر جیری کو دیکھا جو صرف اُس سے ایک

قدم کے فاصلے پر تھی... اُسکے یوں اچانک ٹھہرنے پر اُس نے بھی خود کو وہی روکا مبادہ وہ  
شام سینے سے اپنا معصوم سا سر ہی نہ پھوڑ لیں.....

وہ اسکو گھورتے ہوئے غصے سے بولا.. "کیا کہا آپ نے؟ جیری کا تو گلا ہی خشک ہو گیا تھا..."

"آو وہ میں بول رہی تھی جلدی چلیں بہت رات ہو گئی ہے پھر کبھی اندھیرے کے  
باعث کچھ نظر بھی نہ آئے، ہمکو..... جلدی سے بات بناتی اُس نے سامنے کھڑے اس  
پتھر کو بقول جیری کے اپنے حق میں صفائی پیش کی تھی....."

"ڈونٹ ہیو آئیرز؟ ڈو آئی لک ڈیف ٹویو؟"

(کیا میرے کان نہیں ہیں؟ کیا میں تمہیں بہرا لگ رہا ہوں؟)

غصے سے دیکھتے ہوئے اُس نے جیری سے سوال کیا تھا.. شام کا غصہ دیکھ جیری کا دل حلق

تک اچھل آیا تھا..... گھبراتے ہوئے اُس نے چند قدم پیچھے کو لیے تھے اور پھر زور زور سے گردن نامیں ہلاتے ہوئے اُس کے غلط اندازے کی مناہی کی تھی اُس نے جیسے بول رہی ہو کہ میرے یہ مطلب نہیں تھا.....

"سر! پیچھے سے کسی نے پکارا تو شام نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہاں کوئی لڑکا جو نیو ہی لگ رہا تھا.. اُس نے آواز دی..."

"لیس! پھاڑ کھانے کے سے انداز میں اُس لڑکے سے بولا.... اُس کے اس انداز پر اُس لڑکے نے بھی اپنا تھوک نگلا...." اس سوری سر! غلط فہمی کے باعث مجھے لگا ٹریز راکیش سنگھ سر ہے وہ لڑکا کہتا وہاں سے نودو گیارہ ہو گیا....

"فالومی! وہ غصے سے کہتا آگے بڑھ گیا اور وہ بھی خاموشی سے سر جھکائے اُس کے پیچھے پیچھے چل دی تھی.....

وہ دونوں راہداری سے گزر کر ہو سٹل کے باہر گراؤنڈ سے ہو کر جہاں شوٹنگ کی ٹریننگ ہوتی تھی وہاں سے گذرتے ہوئے ایک بہت بڑے پارک میں آگئے تھے یہ ایک بہت بڑا ہری ہری گھاس والا پارک تھا جہاں کیڈٹس ٹیسٹ کی تیاری کرتے تھے... (Rope کے لیے کچھ سٹینڈ لگے ہوئے تھے تو) (chin up) روپ لگے ہوئے تھے.. رات کے اندھیرے کے باعث اسکو اتنی ہلکی روشنی میں کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا اور مقابل تو ایسے چل رہا تھا جیسے دن کی روشنی میں چلتے ہیں...

"آں! ایک دم کسی چیز کے ٹکراؤ سے جیری کرہ اٹھی.. وہ جو غصے سے چل رہا تھا.. آواز پر پلٹا.."

"مس جیری آریو او کے؟ پلٹ کر دور سے چلا کر پوچھا....."

"یس! آئی ایم او کے... پاؤں کو مسلتے اُس نے جواب دیا... اور پھر کھڑی ہوتے ہوئے  
چل دی اُس کے پیچھے دس منٹ کے بعد وہ دونوں ایک میدان نما کھلے پارک میں کھڑے  
تھے..... ہلکی ہلکی چاند کی روشنی، اور کچھ بلبو کی روشنی سے مل مر اس پارک اتنی تو  
روشنی ہو رہی تھی کہ اسکو نظر آجاتا....."

"یہاں ہمیں کیا کرنا ہوگا؟ جیری نے چاروں اطراف میں نظریں دوڑاتے ہوئے شام



"جو آج صبح سے کر رہی ہے! اُس نے پاکٹ سے موبائل نکال کر اس میں کچھ ٹائپ کرتے  
ہوئے جواب دیا...."

"مطلب؟ اسکو ابھی بھی سمجھ نہیں آیا تو پوچھ بیٹھی..."

"مطلب کہ یہ جو گراؤنڈ آپکی دونوں گلابی آنکھوں کو نظر آرہا ہے نہ اس میں آپکو دوڑنا ہے..."

چلے جائیں ایک راؤنڈ لگا کر آئے... حکمیہ انداز میں اُسے حکم دیا....

جیری نے پورے گراؤنڈ کو دیکھا پھر شام کے چہرے کو.. "آپ نہیں آئے گے ہمارے ساتھ؟ معصوم سی شکل بنا کر اُسے پوچھا....."

"آپکی ٹریننگ ہے یا ہماری؟ سوال کے بدلے سوال کیا گیا...."

"ہماری! جواب ملا.... پھر اصولاً کس کو راؤنڈ لگانا ہے؟ پھر سے سوال....."



"ہمیں! جواب دیا گیا....."

"ناویو کین گو..... روڈ لی لتھ مار جواب..."

وہ گھور کر پیر پٹکتی وہاں سے راؤنڈ کے لئے چلی گئی تھی.....

"دیواروں کے ساتھ ساتھ! زور سے چلا کر بتایا گیا تھا..... جیری نے دوڑنا شروع

کیا تو پورا ایک راؤنڈ پندرہ منٹ کا تھا اُسکا....."

"ہانپتے ہوئے وہ شام کے پاس آکر رکی ہی تھی کہ اُسکے کانوں میں شام کی آواز نے رس

گھولا...."

"یوہیوٹوڈن ٹو مورراؤنڈناوگو۔" (آپ کو ابھی مزید دور کرنا ہے)

"کیا؟ نہ نہ ہم بہت تھک گئے ہے پلز نہیں.... وہ جلدی سے بولی مبادہ اسکو بھیج نہ

دیں.....

"نوچانس نو آرگو منٹ! ناویو کین گو! سرد مہری سے جواب دیتے ہوئے وہ پھر سے

موبائل میں لگا گیا تھا..... یعنی صاف صاف "نو" بورڈ لگا دیا تھا شام نے.....

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بیچاری پھر سے راؤنڈ لگانے چلی گئی پر اس بار کی دوڑ پہلی دوڑ سے کم وقت میں اُس نے

پوری کی تھی.. یعنی کے ٹین منٹ میں.....

وہ دوڑ لگا کر آئی تو آتے ہی بول پڑی اب ہم کسی کی بھی کوئی بھی بات نہیں مانے گے پھر

چاہے کچھ بھی ہو جائے... چہرے سے پسینہ صاف کرتے جلدی جلدی بول کر وہاں

سے اپنے روم کی طرف بڑھ گئی تھی...

"شام کو اُسکے انداز پر پہلی بار ہنسی آئی لیکن اس ہنسی میں کچھ تو تھا... لیکن اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے وہ بھی اُسکے پیچھے چل دیا تھا.....

پر کیا؟ کسی کو کوئی اندازہ نہیں تھا اُسکا...



اُسکی ٹریننگ شروع دو دن گزر گئے تھے.. ان دو دنوں میں اُسکی دوڑ سات منٹ تک پہنچ چکی تھی مطلب 1.6m وہ سات منٹ میں ایک راؤنڈ لگا سکتی تھی.....

آج اُسکا فائنل راؤنڈ تھا سب کو حیرت ہو رہی تھی پر اپنی حیرت چھپائے وہ اسکو ٹریز کر رہا تھا..

"مس جیری آج ہم آپکو گن پکڑنا سکھائے گے.. وہ اُسکے راؤنڈ کے بعد اُسکے ساتھ چلتے ہوئے اُسنے جیری کو مخاطب کیا.....

"جی! مصروف سے انداز میں جواب دیا گیا.....

"نہ جانے یہ لڑکی معصوم بننے کا ناطک کرتی ہے یا خوبصورتی کے جال میں لڑکوں کو مائل کرنے کے لیے ہے اسکی یہ معصومیت؟ اُسکے ذہن میں عجیب عجیب باتیں گردش کرنے لگی تھی.....

"ہہہہ بہت جلدی اسکا پتہ چل جائے گا..... وہ سوچتا ہوا آگے بڑھ گیا.....



"مسٹر ایکس! اُس لڑکی کو قابو میں کرنے کی میں نے ہر ممکن کوشش کی ہے پر ناجانے کہاں سے اینڈ وقت پر کوئی نہ کوئی اُسکا مسیحا بن کر آجاتا ہے اور اسکو نکال لے جاتا ہے

.....

بہت دیر سے وہ اس خوبصورت محل نمالاؤنج میں بیٹھا دلیل پرد لیلیں دے رہا تھا پر

مقابل تو سننے کا راؤ دار ہی نہیں تھا.....

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اے بڈھے تجھ سے ایک لڑکی قابو میں نہیں آئی تف ہے تجھ پر.. پاس کھڑے مسٹر ایکس کے ملازم نے اُس شخص کو کہا تھا....

"مان لیا اُسکا کوئی نہ کوئی ساتھی نکل ہی آتا ہے." لیکن ان پیسوں کا کیا ہوگا جو تو نے اُس

لڑکی کے مول بھاؤ کر کے لئے ہے....



وہ شخص اس کا مطلب اچھے سے جانتا تھا وہ ایک بار کو سب کچھ داوا اور لگا سکتا تھا لیکن  
لیکن اپنی بیٹی ہر گز نہیں.....

"نہیں نہیں سر... م میں کرتا ہوں کچھ... وہ جلدی سے بولا...."



"دیکھتے ہیں تو بھی یہی ہم بھی یہی...."

مسٹر ایکس.... اسمگلنگ کی دنیا کا بادشاہ ہر وہ بُرا کام اُسکے لیے اچھائی کی نوعیت پر ہوتا تھا  
جو ایک سچا ایماندار آفیسر کے لیے اُسکا ایمان ہوتا ہے..

تیس پینتیس سال کی عمر، انگریزوں کی شکل صورت کا یہ نوجوان شخص جسکے اصل نام  
سے کوئی بھی واقف نہیں تھا.... کون کہاں کا کون کون اسکے انڈر کام کرتے کسی کو

نہیں پتہ..

وہ ہر طرح کی کمائی سے زیادہ لڑکیوں کی اسمگلنگ کو فوقیت دیتا تھا... اُسکے لیے لڑکیاں  
جوتی کی نوک پر رہتی....

خود کو دنیا کا بادشاہ کہنے والا یہ شخص جس نے اپنے باپ تک کو نہیں بخشا اُس سے کیا امید  
لگائی جہ سکتی ہے اس سے آپ سب بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں.....

"سرا ایک لڑکا آپ سے ملنا چاہتا ہے.. " ایک ہٹا کتا کا لاسیاء آدمی جس نے اسکو آجر اطلاع  
دی...

سگریٹ کے کش لگاتے ہوئے اُس نے سامنے بیٹھے آدمی کے میں پر دھواں چوڑا اور پھر  
آنکھوں سے اسکو اندر آنے کا کہا.....



وہ آدمی سر جھکا کر چلا گیا۔ "اے بڑھے اب یہاں کیوں بیٹھا ہے چل بے جا.... ایک بار پھر دھویں کی زد میں اُسکے چہرے کو لاتے ہوئے اُس نے کہا...."

وہ جلدی سے اپنی جگہ کھڑا ہو گیا تھا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا.....

تھوڑی دیر بعد ایک چوبیس سال کا نوجوان لڑکا آنکھوں اور موٹا سا چشمہ لگائے ایک کان میں بالی پہن رکھی تھی، ہاتھ میں بڑے عجیب قسم کے بریسلیٹ پہنے وہ کہی سے بھی شریف نہیں لگ رہا تھا.....

"ہاں تو یہ کو ہے بے؟ مسٹر ایکس مین آدمی نے اُس کا حلیہ دیکھتے ہوئے پوچھا....."

"سر یہ ہے ایگل! یہ اپنے اریا کا بہت بڑا گنڈا ہے..."

بیچارہ آپکا بہت بڑا فین ہے بہت دنوں سے یہ یہاں کے چکر لگا رہا تھا باہر باڈی گارڈ اسکو  
بھگادیتا....

"آج جب ہم گودام سے آرہے تھے تو یہ بار بار آپ سے ملنے کی درخواست کر رہا  
تھا.... ہم نے پوچھا تو اس نے ہمیں اپنے بارے میں ساری ڈیٹیلز بتے دی اور اسکا کہنا ہے  
کہ یہ اُس لڑکی کو جسکی تلاش میں آپ ہے اُسکا پتہ دے سکتا ہے....."

لڑکی کے نام پر مسٹر ایکس سیدھا ہو کر بیٹھا....

"ہہہہہ تو ایگل میاں آپ ہمارے فین کیسے ہوئے؟ سگار کی ٹرے میں سگریٹ کو  
ڈالتے ہوئے اُسے جانچتے نظروں سے پوچھا....."

"صاحب جی ہم آپکا پندرہ سال سے نام سنتے آرہے ہیں قسم سے جیتنا ڈر آپکا ہے نہ اتنا تو پر اٹم منسٹر کا بھی نہیں ہوتا.... ہم اگر آپکے ساتھ کام کرے گے تو یہ ہماری خوش نصیبی ہوگی صاحب جی آپ ہمیں بھی اپنے ساتھ کام میں لگالیں اگر آپ کہیں گے آپ کے پاؤں پکڑنے ہے تو ہم حاضر ہے....."

وہ لڑکا اُسکی کسمند کر رہا تھا.... "ٹھیک ہے!! ہم پہلے تمہارا انٹرویو لے گے....."

جانچتے ہوئے مسٹر ایکس نے ہامی بھری



"او کے صاحب جی! تھینک یو تھینک یو اُس لڑکے نے خوش ہوتے ہوئے جلدی سے مسٹر ایکس کے پاؤں چھونے چاہے تھے کہ اُس نے ہاتھ کے اشارے سے اُس لڑکے کو روک دیا تھا....."

"اب تم جاسکتے ہو.... وہ لڑکا چلا گیا تھا.. سریش اس لڑکے پر نظر رکھنا جب تک تب

تک کہ اچھے سے تسلی نہ ہو جائے...

"جی صاحب!! وہ بھی اُس لڑکے کے پیچھے ہی نکل گیا تھا....."

"اس بڑھے کہ ایک بیٹا بھی تو؟ دھر مپال پاس کھڑے اپنے ملازم کو پکارتے ہوئے

مسٹر ایکس نے پوچھا....."



"جی جی مسٹر ایکس! ہے تو لیکن وہ لڑکا پچھلے چھ مہینوں سے غائب ہے۔ اپنے باپ سے

لڑائی کر کے وہ گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا....."

"اوہہ اچھا....! یہ بڑھا کسی کا نہیں ہو سکتا... ہمیں کیا ہمیں تو کام نکالنا ہے...."

وہ کیا کہتے ہیں اپنا کام نکلتا بھاڑ میں جائے جتنا باہا باہا باہا باہا دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ  
کھکا لگایا.....



آج سے اُسکی شوٹنگ ٹریننگ شروع ہو چکی تھی اسے اکثر یاد تھا جب وہ "ری" کے  
ساتھ شوٹنگ کلب جاتی تھی تو وہ بھی مجھے سے اسکو دیکھتے ہوئے پر جوش انداز میں  
شوٹنگ کرنے کا بولا کرتی تھی  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ری میں نے بھی کرنی ہے شوٹنگ...! چودہ سال کی جیری نے منہ بصور کر رانفل کی  
طرف اشارہ کرتے ہوئے ریجام سے کہا.....

"نہیں جیری تمہاری بس کا کام نہیں ہے یہ.. شوٹ کرتے ہوئے سولہ سال کے ریجام

نے جواب دیا....

"سر کیا میں اسکو نہیں پکڑ سکتی..؟ ٹریز مسٹر پراڈیپ جو کہ ریحام کو ٹریننگ دے رہا تھا

اُس سے پوچھا....

"ارے کیوں نہیں کر سکتی میری باربی ڈول.. اکلورس کر سکتی ہے بھئی.... پراڈیپ سر

نے مسکرا کر جواب دیا.. اتنا سننا تھا کہ جیری کا چہرہ خوشی سے ٹمٹمانے لگا....

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہی میں بھی کر سکتی ہوں! اچھلتے کودتے وہ اپنی خوشی کو بیان کر رہی تھی اور اُسکی

خوشی کو دیکھ ریحام اپنی ٹریننگ ہی بھول گیا تھا....

"اوکے سر میں بھی کل سے آپ سے ٹریننگ لوں گی.. زور زور سے گردن ہلاتے

ہوئے اُسنے جواب دیا....

"بلکل! یہ بول کر پراڈیپ سر ریحام کی طرف متوجہ ہو گئے تھے....."

"مس جیری کن خیالوں میں ہے؟"

اتنا سوچنا کس بات کا؟ جلدی سے رائفل اٹھاو.. "خیالوں کی دنیا سے شام کی آواز نے  
اسکو باہر نکالا تھا

"ہاں م میں ابھی اٹھاتی ہوں.. ایک دم بوکھلاتے ہوئے جیری ٹیبیل کی طرف بڑھ کر  
وہاں سے رائفل اٹھاتی ہوئی نشانہ لگانے والی جگہ کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی تھی....."

اُسکا پکڑنے کا انداز ایسا تھا کہ جیسے یہ ہمیشہ سے اسکو پکڑتی ہوئی آرہی ہو اور یہ بات شام  
کے لیے حیرت انگیز تھی.... جو لڑکی خود کے لئے سٹینڈ نہیں لے سکتی تھی جو لڑکی کسی  
کی ایک نظر سے ہی خوف کھاتی تھی وہ لڑکی رائفل کو وہ بھی پہلی بار بنا کسی خوف کے

کیسے اٹھا سکتی تھی؟

شام نے جیری کو سب سے پہلے ایس ایم جی رانفل اور پوسٹل کے میگزین میں گولیاں بھرنا سکھائی، اس کے بعد جیری کو اسلحہ لوڈ اور ان لوڈ کرنے کی تربیت دی گئی پھر اُس کو پوزیشن لینے سے فائر کروانے تک کی پریکٹس کروائی گئی حالانکہ جو انداز جیری کا تھا اسکو نہیں لگ رہا تھا کہ اسکو شوٹنگ ٹریننگ کی ضرورت ہے پھر بھی وہ کروا رہا تھا

ایس آئی ڈی کے سبھی کیڈٹس کو ایس ایم جی رانفل اور پوسٹل کی ٹریننگ ضرور دی جاتی تھی اس لیے شام نے جیری کو بھی ایس ایم جی رانفل اور پوسٹل کی ٹریننگ خاص طور پر اسکودی تھی...

یہ سب اُس نے ففتی ففتی بار کروایا تھا.....



اور اس ٹریننگ کو دیتے چار دن گزر گئے تھے ان چار دنوں میں وہ بہت اچھی سے ایک شوٹر کے روپ میں کھڑی شوٹ کرنے کی تیاری میں تھی.....

آج اُس کا فائنل ڈے تھا شوٹنگ ٹریننگ کا... ایک لڑکا جسکے ہاتھ میں دو دوکانچ کی بوتل تھی جبکہ سر پر بھی ایک کانچ کی بوتل رکھی ہوئے تھی



وہ مجسمہ بنا ایک درخت کے پاس کھڑا تھا.. یہ کوئی سپاہی ہی تھا۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مس جیری آریوریڈی؟ چلاتے ہوئے شام نے دور کھڑی جیری سے پوچھا...

"یس سر آئی ایم ریڈی! اُس نے اپنی تیاری کا ہاتھ کے انگوٹھے سے چلا کر ہی بتایا..

"او کے! شوٹ ہم..... چلا کر آرڈر دیا گیا تھا..."

دور سے بھاگتی ہوئے جیری آئی تھی درمیان میں اینٹوں سے راستے میں بہت سی  
رکاوٹیں بنائی گئی تھی جنکو پار کر اسکو شوٹ کرنا تھا.....

وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی آئی اینٹوں سے گھومتے ہوئے اُتری اور شوٹ کر دیا، فائر کی آواز  
پورے گراؤنڈ میں گونجی اُس لڑکے کے دائے ہاتھ میں پکڑی ہوئے بوتل ٹوٹ کر  
چکنا چور ہو گئی.....

پھر دھڑادھڑتین فائر ایک ساتھ اور تینوں ہی چیز اور نشانہ بہترین انداز میں لگا تھا....

"گڈ! وہ نشانہ لگا کر جب شام کے پاس آئی تو رنے پھیکے سے انداز میں اسکو گڈ سے نوازتا  
آگے بڑھ گیا تھا..."

"ہہہہہ! بندہ مر جائے اور اس کھڑوس کا یہ لٹھ مار انداز نہیں جانا.. وہ ٹیڑھا میٹر ہا منہ کرتے ہوئے بولی اور اُسکے پیچھے ہو سٹل کی طرف بڑھ گئی تھی....."



دوسرا ہفتہ شروع ہو گیا تھا جیری جتنی جلدی ان سب چیزوں کو سیکھ رہی تھی ایسا لگتا کہ یہ چالیس دن سے پہلے یہ سب سیکھ لے گی...

جمپنگ ٹریننگ شروع ہو گئی تھی اسکو اس ٹریننگ کے دوران تھوڑی بہت مشکل ضرور آئی تھی لیکن اُسے مینج کر لیا تھا.....

ایک کے بعد ایک ٹریننگ ہوتی گئی ہر ٹریننگ سخت سے سخت تھی لیکن اُسے ہمت نہیں

ہاری تھی ہر ٹریننگ کو محنت لگن سے اُسے پورا کیا.. بلا آخر وہ دن بھی آ گیا تھا جس میں  
جیری کو ہیکنگ کے لیے حیدرآباد سے تیرہ سو پیسٹ کلو میٹر کے فاصلے پر تلنگانہ جانا  
تھا....

تلنگانہ (تیلگو) یہ صوبہ بھارت کے حیدرآباد نامی راجواڑے کے تیلگو زبان بولنے  
والے علاقوں سے مل کر بنا ہے۔ 'تلنگانہ' لفظ کا مطلب ہے 'تیلگو بولنے والوں کی زمین'

یہاں کی خوبصورتی دیکھنے لائک تھی.. ہری بھری یہاں کی سرزمین خوبصورت وادیاں  
یہاں کے خوبصورت شفاف بہتے چشمے خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت تھا.....

گاڑی اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی تھی وہ کبھی ایسی جگہوں پر جانے کا سوچا بھی نہیں  
تھا... وہ پُراشتیاق سی ان نظاروں سے لطف اندوز ہو رہی تھی

تلنگانہ کی یہ خوبصورت جھیلیں قدرتی خزانوں سے بھری پڑی تھی...

"واؤ کتنی خوبصورت جھیل ہے یہ؟ خوش ہوتے ہوئے جیری نے منہ پر ہاتھ رکھ کر چلتے ہوئے کہا بے اختیار شام نے جیری کی طرح دیکھا جو ان نظاروں کو دیکھ بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی....."

"میجر شام! یہ یہ کون سی جھیل ہے؟ وہ اُسکی طرف چہرہ موڑ کر چمکتی آنکھوں سے شام سے پوچھ رہی تھی..... شام نے بھرپور نظروں سے اُسکا جائزہ لیا.. بلیک گھٹنوں تک اتے کمیض پر بلیو جینز پہنے بلیک رنگ کی حجاب اوڑھے میکپ سے بالکل عاری تھا اُسکا چہرہ وہ بہت حسین لگ رہی تھی....."

جلدی سے نظروں کا زاویہ بدلہ اور سر سر سے سا جواب دیا گیا....

”کپھل جھیل! گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے ہوئے بولا...“

”کپھل جھیل.. اسکا مطلب ہم تلنگانہ کی حدود میں داخل ہو گئے ہیں بڑ بڑا کراؤ سننے

اندازہ لگاتے پوچھا تھا.....“

”ہمم! اتنا سا جواب ملا اسکو... مجھے اسکے بارے میں بتائیں نہ کہ اس جھیل کی کیا خاص

وجہ ہے؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

”مجھے نہیں پتہ؟ صاف انکار..“

”کیوں نہیں پتہ؟ ایسا ہو ہی نہیں سکتا جو ایک ایجنٹ کو نہ پتہ ہو...! مجھے بھی بتاؤ؟ حتمی

انداز میں ضد کرتے ہوئے بولی....“

"یار سردرد نہ کرو... تیوری چڑھا کر وہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے بولا....."

"آخر مسئلہ کیا ہے آپکے ساتھ؟ میں آپ سے کچھ بھی پوچھوں تو سامنے سے جواب موصوف کا ملتا ہے کہ "مجھے نہیں پتہ؟"

آپکو جب کچھ پتہ ہی نہیں ہے..... تو پھر پتہ کیا ہے آپکو؟ جیری بگڑ ہی تو گئی تھی وہ اس کے مجھے نہیں پتہ سے بہت عاجز آچکی تھی...

"جب آپکو پتہ ہے کہ آپکو یہ ہی جواب ملنا ہے تو پوچھتی کیوں ہے؟ ایک دم سے دائے جانب رفتار سے ٹرن لیتے ہوئے شام نے کہا تھا...."

جیری کا سر کھڑکی سے لگتے لگتے بچا تھا.. آہستہ نہیں چلا سکتے کیا گاڑی کو؟ غصے سے چلائی

..

"نہیں میں تو ایسے ہی چلاؤں گا! غصے سے جواب دیا....."

اس میں آپکے علاوہ بھی کوئی جی روح موجود ہے.. اُس نے اسکو یاد دلایا تھا کہ وہ بھی اُسکے ساتھ اس گاڑی میں موجود ہے....

"ہاں تو اُس جی روح کو بھی ہونا چاہئے کہ وہ بالکل خاموش رہے نہ کہ دوسرے شخص کا دماغ خراب کریں... شام نے اُسکے بولنے پر چوٹ کی تھی اور اسکو بتانا چاہا کہ وہ بہت بولتی ہے...."

"آپکا مطلب کہ میں بہت بولتی ہوں؟ تیوری چڑھائی تھی جیری نے..."

"اس میں کوئی شک نہیں! شام نے ناک سے سکھی اڑا کر جواب دیا....."

"ہہہہہ... تولائے کیوں تھے آپ مجھے؟ منہ چڑھا کر پوچھا..."



"مجبوری! ایک لفظی جواب ملا....."

"مجبوری" لفظ پر وہ سیدھی ہو کر بیٹھی اور بولی "کک کیسی مجبوری؟"

"وقت کے ساتھ پتہ چل جائے گا....! ایک دم جیری کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے.... پھر اُسے باہر دیکھتے ہوئے خاموشی سے پورا سفر کاٹا تھا...."

ڈھائی گھنٹے کی مسافت کے بعد گاڑی ایک بلڈنگ کے سامنے رکی... جیری نے بلڈنگ کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا جہاں بڑے بڑے انگریزی میں لکھا تھا

"ایچ ڈی" (ہیکنگ ڈیپارٹمنٹ)

"آؤ! گاڑی کو لوک کرتے اُسے جیری سے کہا جو گاڑی سے اتر کر چاروں اطراف کا جائزہ لے رہی تھی..

بڑی سی بلڈنگ اُسکے چاروں اطراف میں ایک بہت بڑا سا جنگل تھا جو اس بلڈنگ کے آدھے حصے کو ڈھانپے ہوئے تھا....

کانچ سے بنی اس بلڈنگ کو دیکھ جیری کی آنکھوں کی مزید بڑھ گئی تھی.. اسکو کانچ شروع سے بہت پیارا لگا تھا.... کتنی عجیب چوائس تھی اگر کسی کو پتہ چلتا تو ضرور ہنستا....

شام اندر کی طرف بڑھ گیا جبکہ وہ بھی اُسکے پیچھے پیچھے ہولی تھی.....

اندر جاتے ہی سٹوڈنٹس کی چہل پہل جگہ جگہ قطاروں میں کانچ کی دیواروں سے بنے

کمرے اُنکے اندر کا صاف نظارہ نظر آتا تھا..

ہر کمرے میں پانچ کمپیوٹر رکھے تھے... اور اُن پر چلتے تیزی سے سٹوڈنٹ کے ہاتھ...

وہ باریکی سے ہر چیز کا جائزہ لے رہی تھی... سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ ایک بہت بڑے کمرے کے سامنے رکی....



گارڈ نے اُنکی تلاشی لی جبکہ شام کو دیکھتے ہی اُس گارڈ نے سلیوٹ کیا تھا....

اندر سے اجازت ملنے کے بعد وہ اندر چلے گئے تھے...

یہ بہت بڑا کمرہ تھا جسکی ایک دیوار پوری کانچ کی تھی.... دیوار پر فننگرٹج انٹیر ایکٹو وائٹ بورڈ کا پیوٹر لگا تھا جس پر کسی جگہ کی تصویر لگی ہوئی تھی.....

"ویلیکم! ایک چالیس سال کی بڑی خوبصورت خاتون نے بڑی دل جوئی سے اُنکا استقبال کیا...."

"تھینک یو...! مسکرا کر ہاتھ ملاتے ہوئے شام نے کہا.."

"جیری یہ ہے مس نیلم نیازی! شام نے جیری کا تعارف کروایا جیری نے ہاتھ ملایا تھا...."

"اور یہ ہے جیرش روہیل خان.. آئی ایم رائٹ؟ ہاتھ تھامتے ہوئے مس نیلم نے پوچھا.... جس پر جیری نے گردن ہلادی تھی... تھوڑی دیر بات چیت کے بعد شام اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا.."

"میں اب چلتا ہوں.. ہاتھ ملا کر جانے کی اجازت طلب نظروں سے دیکھا اور پھر جیری کی طرف پلٹا..

"بیسٹ آف لک! آئی ہوپ آپ بہت اچھا سپانس دے گی....."

وہ باہر جانے لگا تھا.. جیری کا دل ایک دم زور سے دھڑکا تھا ایسا لگا جیسے کسی نے اُسکے جسم سے جان کھینچ لی ہو پندرہ دن ہنستے غصہ کرتے اس شخص کے ساتھ اسنے گزارے تھے... آج جب یہ شخص اُس سے دور جا رہا تھا تو ایسا لگ رہا تھا جیسے سب کچھ اُس سے چھینا جا رہا ہو...

جیری نے پلکیں اٹھا کر شام کی طرف دیکھا آج اُسکی نظریں کچھ اور ہی بیان کر رہی تھی...

نہیں بھاتا اب تیرے سوا

کسی اور کا چہرہ

تجھے دیکھنا اور دیکھتے رہنا

دستور بن گیا ہے

اُسکی نظروں سے نظر چرائی اور باہر نکلتا چلا گیا تھا... جیری نے بہت دور تک اُسکا پیچھا کیا تھا...  
NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُسکی بیتابی نے صبری نظریں نیلم نیازی سے۔ منفی نہیں رہی تھی....

"مسز شام آریو اوکے؟ نیلم نے اسکو دیکھ کر پوچھا...

"لیس! اُسنے آہستہ سے جواب دیا تھا...."

..... 

آنکھوں کی یہ پتلیاں تیری راہ نکلتی ہے

یہ ہونٹ تیرے سے لڑنے کو بیتاب ہے

ہم کبھی ایسے نہیں تھے میرے ہمسفر

پر جب تجھ سے ملے تو ایسے ہو گئے ہیں

جب تو ساتھ ہو ہر راستہ آسان لگتا ہے

جب تو پاس ہو ہر اجنبی اپنا سا لگتا ہے

جب تو غصہ ہوتا اُس میں بھی پیار جھلکتا ہے

نہ جانے کیوں پر تو اپنا اپنا سا لگتا ہے

تُجھ سے جڑی تو منزل بھی قریب ہو گئی میری

ہر بے رنگ چیز بھی رنگین ہو گئی میری

قسمتوں کے دروازے ایسے کھلے کہ

اب محبت بھی کہا جائے تو غلط نہ کہا جائے

ہم تو سیدھے عشق کے مسافر ہو چلے

کہاں گیا تو مجھے چھوڑ کر

اے ہمسفر لوٹ آنے مجھے تیری ہے ضرورت

راستہ ویران ہے میرا منزل مشکل ہے میری

آجگم گادیں راستے کو میرے

منزل کو لگا دیں قریب میرے

میرا رقیب ہے تو میرا ہمدم ہے تو

از خود



شام ہونے کو تھی سورج غروب ہو رہا تھا آسمان سے اڑتے پنچھی اپنے اپنے گھروں کو  
واپس لوٹ رہے تھے فضاء میں خاموشی کا راج تھا وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھی سب کو  
آتے جاتے بچوں کو کھیلتے دیکھ رہی تھی....

وہ مس نیلم نیازی کے ساتھ ہی اُنکے اپارٹمنٹ میں رہتی تھی آج ہالڈے تھا تو وہ نیلم  
کے ساتھ پاس والے پارک میں آگئی.. عجیب سی اُداسی اُس پر طاری تھی کسی بھی چیز  
میں دل نہیں لگا رہا تھا اُسکا.....

"یہ ہمیں کیا ہوتا جا رہا ہے؟"

ہم پہلے بھی تو رہتے تھے پھر اب کیوں اُنکی خواہش کر رہا ہے؟ اُنکا رویہ بھی ہمارے  
ساتھ ٹھیک نہیں ہے پھر کیوں اُنکے ساتھ رہنے اور بصد ہے یہ دل؟

سمندر کے پانی کی طرح ہمارا دل بھی اُنکی طرف بہ رہا ہے راجستھان کی ریت کی طرح  
ہمارے ہاتھوں سے ہمارا دل پھسلتا جا رہا ہے....

دور سے آتی دکھائی دی مس نیلم ہاتھوں میں دو اُنسکریم پکڑے اُسکی اور ہی بڑھ رہی  
تھی....

جب پاس آئی تو جیری کو آواز دی۔ "جیری جلدی پکڑو بھئی ورنہ ساری آئس کریم پگھل  
جائے گی...."

جیری نے آئس کریم پکڑی اور خاموشی سے سامنے دیکھنے لگی.. نیلم بھی اُسکے برابر میں  
بیٹھ گئی تھی.....

پانچ منٹ تک اُنکے درمیان خاموشی رہی تھی اور پتہ نہیں اور کتنی دیر رہتی اگر نیلم بولتی نہ...

"جیری کیا بات ہے؟ اُداس لگ رہی ہو؟ جیری نے نیلم کی طرف دیکھا تھا آنکھوں میں پانی بھر آیا..



"کک کچھ نہیں! گردن جھکا کر ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے جواب دیا....

"شام کے جانے سے اُداس ہونہ؟ کتنی جلدی وہ اسکے دل کی حالت تک رسائی حاصل کر گئی تھی..

وہ کچھ نہیں بولی بسس آنکھوں کے گوشے کو اُس نے خاموشی صاف کیا تھا.....

"یہ ہے بات ہے نہ؟ اپنے۔ سوال کو دہراتے ہوئے نیلم نے اُسکی شانوں سے پکڑ کر  
اپنی طرف گھمایا..."

وہ نظریں جھکا گئی تھی... جی! آہستہ سے جواب دیا تھا.....



.....  
"شام کی یاد آرہی ہے؟ شانوں سے تھام کر مس نیلم نے اُسکا چہرہ اپنی طرف کیا  
تھا.....

بے اختیار جیری روپڑی تھی... صحیح معنوں میں مس نیلم بہت زیادہ پریشان ہو گئی  
تھی.....

ہچکیاں لینے لگی تھی وہ باقاعدہ طور پر..

"میری جان کیا بات ہے؟ کیوں رو رہی ہو؟

جیری کو جب اپنی پوزیشن کا خیال ہوا تو سیدھی ہو کر بیٹھ گئی آنکھوں سے اشک اپنے  
پوروں سے صاف کئے تھے اور نظریں جھکائے کسی مجرم میں مانند بیٹھ گئی.....

مس نیلم کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا.. جیری کا شام کا نام سن کر بے اختیار رونا اور پھر  
خود ہی خاموش ہو کر بیٹھ جانا..

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"فیملی کی یاد آرہی ہے کیا؟ آنکھوں میں دیکھ کر پھر سے پوچھا گیا..

"مس نیلم نہ جانے ہمارے دل ہمارے اختیار میں نہیں ہے، ایسا لگتا ہے جیسے ہم  
ادھورے سے ہیں کچھ ہے جو ہمارے نزدیک تر ہوتے ہوئے بھی ہم سے بہت دور  
ہے، اُنکے بقول ہمارا نکاح صرف اور صرف ایک ڈیل ہے لیکن مس نیلم ان پندرہ

دنوں میں یہ نکاح ڈیل نہیں رہا..

ہم جب جب یہ سوچتے ہیں کہ "کہ اس مشن کے بعد وہ وہ ہمیں طلاق دے دیں گے تو ہم کو سانس نہیں آتا ایسا لگتا ہے جیسے کوئی ہم سے ہماری روح چھین رہا ہو..

"آپ نہیں جانتی مس نیلم آج تک کبھی ہم نے خود سے جڑے جائز رشتے کو محسوس نہیں کیا صحیح طریقوں سے کبھی ہمیں جائز رشتے میسر ہی نہیں ہوئے بابا کے بعد ماما نے دوسری شادی کر لی تھی ہم چاہ کر بھی انکو کچھ نہیں بول پائے.. ہم نے ہمیشہ ان سیکیور محسوس کیا ہے خود کو کبھی یہ تحفظ ہی نہیں ملا کہ ہم اس جگہ محفوظ تھے

"لیکن جب سے ہمارا نکاح میجر شام سے ہوا ہے ایسا لگتا ہے جیسے ساری دنیا کا تحفظ ہم کو عطا کر دیا گیا ہو.....

اُسنے آنسوؤں سے لبالب اپنی پلکیں اٹھا کر نیلم کے جانب دیکھا تھا.. نیلم بھی رو رہی تھی..

"آپ کو پتہ ہے جب جب وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ ہم اُنکو لیے بہت دور چلے جائیں جہاں میں اور شام ہی صرف کوئی نہ ہو درمیان میں. ایک سکون ہم اُنکے ہونے سے خود میں سرایت کرتا محسوس کرتے ہیں....."

وہ ہوتے ہیں تو ہر کام خود بخود ہو جاتا ہے اور جب وہ نہیں ہوتے تو ایک پتھر میں ٹھوکر مارنا بھی ہم کو دنیا کا مشکل ترین کام لگتا ہے....

"ہم تو اتنے بے بس ہے اور چاہ کر بھی اپنی محبت اپنے جذبات کو اُن تک نہیں پہنچا سکتے کیونکہ ہمارے پاس کوئی وجہ ہی نہیں ہے...."

وہ اپنا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں چھپا کر بے تحاشہ رونے لگی تھی اُسکے رونے میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا مس نیلم بھی اُسکے درد پر رونے لگی تھی.. محبت کیا ہوتی ہے نیلم نیازی سے بہتر کون جان سکتا تھا بھلا.....

"جیری میری ڈول روئے نہیں! آپ ہمت ناہارو... نیلم نے اسکو سینے سے لگا کر تسلی دی.. جس پر جیری کی ہچکیاں بندھ گئی..

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"محبت ایک نہ ایک دن اپنا آپ منوالیتے ہیں جاناں! یہ محبت ہے اور پھر اللہ کی کار دگی دیکھو.. جس نے تمہیں پہلے سے ہی نکاح میں ڈال دیا ہو پھر محبت بھی دلوں میں وہی ڈالے گا.. مش نیلم نے اُسکے پیٹھ کو ٹھپ ٹھپا کر اسکو سمجھایا..

وہ جو اُسکے دل میں کافی دنوں سے ایک بے سکونی تھی اب وہ کافی حد تک شانت ہو گئی تھی....



جیری پیچھے کو ہٹی اور اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"آپنے صحیح کہا اب بس میرے پاس تحمل کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے بیشک دلوں کو بدلنا اُس رب کے اختیار میں ہے...."

"بے شک! بھئی یہ لو اتنے گرم گرم آنسوؤں سے تمہاری یہ آنس کریم بھی پگھل گئی ہے.. نیلم نے مسکرا کر اُسکا دھیان بٹایا تھا اور وہ کامیاب بھی ہو چکی تھی اپنی اس کوشش میں...."

جیری نے اپنے ہاتھ میں پکڑی آنس کریم کی طرف دیکھا جہاں آنس کریم کی جگہ بس اُسکی ایس اسٹک ہی بچی تھی... باقی آنس کریم تو پگھل کر ہری ہری گھاس کو ٹھنڈا کر چکی تھی.....

"کوئی بات نہیں! میری وجہ سے کم از کم گھاس کی گرمی تو دور ہوئی۔" اُس نے مسکراتے ہوئے کہا..

"ہہہہ! یہ تو ہے بھئی ہماری جیری کا دل بہت پیارا اور بڑا ہے.. پیار سے اُسکے چہرے کو چھوتے ہوئے نیلم نے کہا.... جیری بس مسکرا کر رہ گئی تھی...



"آج میں مسٹر ایکس کے پاس گیا تھا.. ایک لڑکے نے آکر شام کو اطلاع دی..  
"مسٹر ایکس! کھڑکی کی طرف چہرہ کیسے شام جلدی سے پلٹا..."

"ہاں مسٹر ایکس! اُس لڑکے نے پھر سے دہرایا تھا..."

"کیا انفارمیشن ملی ہے؟ شام نے پوچھا....."

"ابھی فلحال اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ تیس پینتیس سال کا ہے جو دیکھنے میں انگریز کی اولاد لگتا ہے.. "اُس لڑکے نے اپنے چہرے کے تاثرات کو کئی ہے تک نارمل رکھنے کی کوشش کی تھی....."



اُسکی انفارمیشن پر شام مسکرا کر رہ گیا... "کیا ہوا تم مسکرا کیوں رہے ہو؟ جب اُس لڑکے نے شام کو مسکراتے دیکھا تو پوچھا...."

"کچھ نہیں! خیر تم اُس پر نظر رکھو اور اُسکے آس پاس رہنے کی ہر ممکن کوشش کرنا.. ایک اور بات مجھے جو سمجھ آ رہا ہے اگر وہ ٹھیک ہوا تو.."

وہ رُکا تھا چہرے کے تاثرات سرد پڑ گئے تھے اُسکے..

"تو کیا؟ اُس لڑکے نے پوچھا...."

"تو یہ کی اُن تک یہ بات پتہ کل گئی ہے کہ اُنکے پیچھے ایس آئی ڈی لگ چکی ہے....  
ہاتھوں کی مٹھی بند کرتے اُسے پھر سے چہرا کھڑکی کی طرف کر لیا تھا....."

"شام مجھے ایک بات بالکل نہیں سمجھ آرہی ہے کہ یہ اسمگلنگ اتنے سالوں سے ہو رہی  
ہے مطلب یہ مسٹر ایکس نامی شخص کافی دنوں سے میں اُسکا نام سنتا آرہا ہوں پھر یہ  
تیس پینتیس سال کا کیسے ہو سکتا ہے؟ لڑکے نے اپنا خدشہ شام کے سامنے رکھا  
تھا....."

"صحیح بول رہے ہو تم! تمہاری بات میں دم ہے۔ یہ ہے بات مجھے بھی بہت پریشان کر

رہی ہے....

"اچھا اللہ سب بہتر کرے گا.. بزتم اُنکی پل پل کی خبر مجھ تک پہنچاتے رہو...!"

"او کے! وہ لڑکا وہاں سے چلا گیا تھا.. شام کو بلکل بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ مسٹر ایکس کا چہرہ کون سا ہے؟ اتنی آسانی سے یہ ملنے کی ہامی کیسے بھر سکتا ہے؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ ایس آئی ڈی اُسکی طاق میں بیٹھی ہے....."

"کچھ تو ہے جو نظروں کے سامنے ہے پر پوشیدہ ہے؟ کچھ تو ہے جو نظر آ رہا ہے اور منفی اثرات چھوڑے ہوئے ہے؟"

"لیکن کیا ہو سکتا ہے؟ دو ہی صورت میں انسان گمراہ رہ سکتا ہے..."

"ایک تو سامنے ہو لیکن آنکھیں دیکھنے سے انکاری ہو دوسرا سب کچھ نظر آ رہا ہو لیکن  
اسکو گمراہ کیا جا رہا ہو.... سوچوں کے طانے بانے جوڑتے ہوئے وہ ان اُلجھی ہوئی  
گتھیوں کو سلجھانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا....."

ایک دم گھڑی نے دوپہر کے تین بجنے کی اطلاع دی تھی وہ سوچوں کے ارتکاب سے  
باہر نکلا.... تین بج گئے! خود سے بڑبڑایا تھا.....

"اور گاڑی کی چابی اٹھائے باہر کو نکل گیا.. کیونکہ آج اسکو تلنگانہ جانا تھا... آج جیری کو  
گئے ہوئے پورے ایک ہفتہ ہو گیا تھا.. اس دوران وہ اپنے کام میں اتنا مصروف رہا کہ  
سانس لینے کو بھی اُسکے پاس وقت نہیں تھا... اوپر سے آرڈر ملنے کی وجہ سے وہ ناچاہتے  
ہوئے بھی تلنگانہ جانے پر مجبور تھا....."

.....

عثمانیہ یونیورسٹی میں آج اُسکا پہلا دن تھا اور وہ بہت زیادہ متجسس نظر آرہی تھی...  
ہالف سیمسٹر میں ویسے کسی کا ایڈمیشن نہیں ہوتا لیکن اس لڑکی کا ہو گیا تھا.....

ہاں بھی ہوتا بھی کیوں نہ آخر کو سعد احمد کی بیٹی تھی اس ہندوستان کے بڑے معروف  
بزنس مین کی بیٹی.... خیر کوئی نہیں آج کل بات تو وہی ہے "پیسہ دیکھ تماشہ دیکھ" والی  
خیر جسکے پاس پیسہ اُسکے پاس سب کچھ.....

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھلے بال ٹائٹ جینز پر ٹاپ پہنے آنکھوں میں بھر بھر کر کا جل لگائی ہوئی تھی ڈارک  
لپسٹک لگائے وہ پیاری لگ رہی تھی.....

لڑکوں لڑکیوں کی فوج اُسکے پیچھے پیچھے تھی

بلکہ بگڑے امیر زادوں نے تو گانا ہی فل ولیمز میں اپنے اپنے موبائل میں لگا ڈالے

تھے..

کچھ تو خود ہی گنگنا نے لگے تھے....

”کلیوں جیسا حسن جو پایا

ہر ادا میں نور ہے آیا

ساتھ میرے اور ستھڑھتر

بلیم دوں رب کو کیوں ایسا بنایا؟

وہ ایک ادا سے بالوں کو جھٹکتے اندر بڑھ رہی تھی

اسکو اچھا لگ رہا تھا اپنے آگے پیچھے لڑکوں کو مدھوش ہوتے..



تیرا جس سے پڑ گیا پالا

اجھے کو غلط کر ڈالا

تیرا... نہیں تیرا دوش دوش

تیرا حسن ہی زبردست

ایک لڑکے زور و شور سے گاتا ہوا اُسکے سامنے آیا تھا اسکو دیکھو وہ زور سے ہنس دی....



تُو چیز بڑی ہے مست مست

تُو چیز بڑی ہے مست

تُو چیز بڑی ہے مست مست

اور پھر اسکو پیچھے کودھکیلتے ہوئے وہ گاتی آگے بڑھی گئی تھی...

میں چیز بڑی ہوں مست

"ہائے دل ہی لے گئی ظالمہ...! ایک بگڑے ہوئے لڑکے نے دل پر ہاتھ رکھ کر زور سے کہا تھا... وہ ہنستے ہوئے مسکرا دی...."

"ہا ہا ہا ہا ہا ہا! یہ تھی آفیرہ سعد احمد... اُسکی خواہش تھی کہ اسے بھی جیری کی طرح سب رشک کی آنکھوں سے دیکھا سب اُسکے دیوانے ہو جائے اُسکی خوبصورتی کے سب خوب گن گائے....."

ایک بہن اس دلدل سے باہر نکلنا چاہتی تھی تو دوسرے اس میں غوطہ لگانا چاہتی تھی.....

اس بات سے بے خبر کی حسن پر غرور انسان کو سرے عام بے عزت کرواتا ہے...  
عورت کا حسن پر ڈے میں رکھنے کا حکم ہے لیکن یہاں اپنے حسن کی نمائش وہ چاہتی  
تھی.....

خدا گواہ ہے آج تک جس نے اپنے حسن کی نمائش کی وہ جہنم کی آگ سے کبھی نہیں بچ  
پائے گی....



NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چلتے ہوئے آفیس کے سامنے رکی اور بغیر اجازت لیے اندر کو بڑھ گئی تھی....

"آؤ آؤ بیٹا! اس یونی کے ڈیم اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے بہت ہی پیار سے بولے  
تھے.... وہ ایک اداسے بالوں کو جھٹک کر وہیں پر بیٹھ گئی تھی..."

"کیا چاہیے کافی یا چائے؟ ڈیم نے کریڈٹیل پکڑ کر اُس سے پوچھا...."

"مجھے کچھ نہیں چاہیے...." آپکو ڈیڈ نے سمجھا تو دیا ہوگا..؟ آئی برواچکا کر اُس نے  
پروفیسر اقبال سے پوچھا....

"جی جی بلکل! آپ فکر نہ کریں جیسے مرضی رہے کوئی آپکو کچھ نہیں کہے گا....!"

"اوکے! وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی اور اپنے پرس میں سے کچھ نوٹوں کی گڈی سامنے ٹیبل  
پر پھینکنے کے سے انداز میں رکھتے ہوئے آفیس سے باہر نکل آئی تھی....."

"کہتے ہیں حرام کا کھاؤ گے تو حرام ہے بنو گے!"

حرام کا ایک قطرہ بھی سالوں کے بنائے گئے ایمان کو ختم کر دیتا ہے..... پھر وہ تو خود  
ہی اُس شخص کی بیٹی تھی اُسکا لہوا اُسکے اندر گردش کر رہا تھا....

ایسی بیباکی کی اُسے توقع کی جاسکتی تھی....



"چل ٹھیک ہے میں آتا ہوں کلاس میں جب تک تو نوٹس تیار رکھ محسین کان پر  
موبائل لگائے کسی سے باتوں میں مشغول سا آگے بڑھا تھا جب راہداری میں اسکو بھیڑ  
نظر آئی....

"اچھا ایک منٹ ہولڈ رکھ! وہ جلدی سے آگے کو بڑھا جہاں بھیڑ ہی بھیڑ نظر آرہی  
تھی....

بھیڑ میں سے گزرتے ہوئے وہ جیسے ہی آگے بڑھا کہ ایک لڑکی کسی کو بہت بری طرح

مار رہی تھی...

"کیا ہوا ہے یہاں؟ بھیڑ کو چھتے ہوئے وہ جیسے ہی بولا تو بیٹنے والی لڑکی نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا.... اور ایک نظر دیکھتے پھر سے بیٹنے لگی..."



"کریم! جلدی سے وہ اُسکی طرف بڑھا.. اور اسکو اُس لڑکی کے چنگل سے چھوڑا یا تھا...."

"اے مس ذرا تمیز سے! آپکا گھر نہیں ہے یہ." "بھڑکتے ہوئے وہ چلایا...."

"چل چل اپنا کام کر" وہ بولتے ہوئے پھر سے کریم کی طرف بڑھی...

"اوائے زبان سمجھال کر بول لڑکی ہے اس لیے لحاظ کر رہا ہوں ورنہ! وہ چبا چبا کر ہے لفظ ادا کر رہا تھا....."

"ورنہ ہاں ورنہ؟ چل بتہ کیا کر لے گا تو میرا؟ وہ کچھ زیادہ ہی پھیل رہی تھی...."

"تو میرے باپ کو نہیں جانتا اگر میں چاہو تو ایک منٹ میں یہاں سے نود و گیارہ کروا سکتی ہوں.. اُسے اپنے باپ کی ڈھاک بیٹھانا چاہی تھی پر مقابل محسین خان تھا...."

"جا جا اپنے باپ کو بلا لیں میں بھی دیکھتا ہوں تو کیا کر سکتی ہے؟ اُسے جیسے ناک پر سے مکھی اڑائی....."

"دیکھ لوں گی تجھے بھی میں! وہ پیر بٹکتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھی.... "ہاں دیکھ لینا میں بھی یہی ہوں تم بھی یہی ہو.. "محسین نے پیچھے سے ہانک لگائی...."

وہ جلتی بھنتی آگے بڑھ گئی تھی جبکہ کچھ لڑکوں کی ہیلپ سے وہ کریم کو لیے میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں بڑھ گیا تھا... کیونکہ کریم کے سر سے بہت خون بہ رہا تھا.....



ٹریفک کی وجہ سے بہت دیر سے گاڑی کھڑی ہوئی تھی وہ کوفت سے بار بار گھڑی کی طرف دیکھتا پھر باہر کی طرف ہر جانب اتنا رش تھا کہ اللہ معاف کریں....

خیر جو بھی تھا اب انتظار تو کرنا ہی تھا ٹریفک کھلنے کا....



”ٹکٹکٹک..... وہ جو سامنے دیکھ رہا تھا ٹک ٹک کی آواز پر اُسے گاڑی کے شیشے کی طرف دیکھا جہاں سے ایک بارہ طرح سال کا لڑکا ہاتھوں میں پھول اور گزرے لیے کھڑا گاڑی کی کھڑکی کا شیشہ نوک کر رہا تھا....“

اُسے شیشہ نیچے کرتے ہوئے پوچھا....

”ہاں چھوٹوں کیا بات ہے؟ آئی برو اچکا کر پوچھا گیا....“ صاحب جی اپنی وائف کے لیے یہ گزرے لے لیں... اُسے پھولوں کی ٹوکری اُسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا....

”لیکن چھوٹوں مجھے تو ضرورت نہیں ہے....“

”صاحب جی بہت تیز بھوک لگی ہے آج صبح سے کچھ نہیں کھایا مالک جب تک کچھ بھی

کھانے کو نہیں دے گا جب تک سارے یہ پھول میں بیچ نہ دوں... "

اُس بچے نے پیٹ اور ہاتھ پھیرتے ہوئے اسکو اپنی پریشانی بتائی.... اُسکی حالت دیکھنے والی تھی...

"اچھا! چلو آپ مجھے یہ سارے دے دو...! اُسنے پیسوں کی گڈی اُس بچے کو دیتے ہوئے کہا.."

"پر صاحب جی یہ تو بہت سارے ہے" اُس بچے نے حیرت سے شام کی طرف دیکھا تھا... "مہمم! بہت سارے ہے جو تمہارے ان پولوں کی قیمت ہے وہ تو اپنے مالک کو دے دینا اور باقی کے پیسے اپنے ماں کو دے دینا...."

"پر صاحب جی میرے تو ماں باپ ہی نہیں ہے میں یتیم ہوں.. " گردن جھکاتے

ہوئے اُس بچے نے اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کو چھپانے کی ناکام کوشش کی تھی....

"اچھا پھر آپ رکھ لو اور مجھے اپنے مالک کے گھر کا ایڈریس بتاؤ میں آتے ہوئے اُن سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں..... کچھ سوچتے ہوئے شام نے پیسوں کو اُس بچے کے ہاتھ میں تھما کر کہا تھا....

اُس بچے نے پیسوں کو خوشی خوشی اپنی جیب میں رکھے اور پھولوں کا پورا کا پورا ٹوکرا شام کو تھمایا اور ایڈریس بتہ کر چلا گیا...

کچھ دیر بعد ٹریفک کھل گیا تھا اُس نے اپنی گاڑی آگے کو بڑھادی.....

جب وہ پیکھل جھیل سے گزرا تو بے اختیار اُسکے سامنے جیری کانارا ضلگی بھرا چہرہ لہرایا تھا...

"پگلی کہی کی! مسکرا کر وہ خود سے بڑبڑایا اور اپنی منزل کی طرف بڑھ گیا....."



وہ مس نیلم کے ساتھ آفس میں بیٹھی تھی اُسکے نیکسٹ کلاس ہیکنگ کی تھی وہ اس ہفتے میں کمپیوٹر کو اچھے سے چلانا سیکھ گئی تھی ہے چیز کو باریکی سے سیکھ رہی تھی خوب دھیان لگا کر...

"ہہہ مس نیلم ویسے میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں؟ ہاتھ میں کافی کاگ پکڑے وہ پر سوچ انداز میں مخاطب ہوئی...."

"بلکل پوچھو! مسکرا کر نیلم نے کہا....."

"ابھی نہیں پہلے اپنی ہیکنگ کی کلاس اٹینڈ کر لوں اُسکے بعد.. ہاتھ میں پہنی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے اُسنے کہا....

"اوکے جان جب مرضی پوچھ لینا ہماری سیوا آپکے لیے چوبیس گھنٹے موجود ہے... مسکراتے ہوئے مس نیلم بولی....

"اوکے میں اب کلاس اٹینڈ کر لوں آتی ہوں.. "مگ کو سامنے پڑی کانچ کی ٹیبل اور رکھتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور دروازہ کھول کر اپنے ڈیپارٹمنٹ کی جانب چلی گئی تھی.....

سب ہی کلاس میں موجود تھے بس پروفیسر کے آنے کا انتظار تھا جو کہ اُنکو لمبا نہیں کرنا پڑا....

پروفیسر ویو یک جب کلاس میں آئے تو سب سٹوڈینٹ اُنکا ہی انتظار کر رہے تھے...

پروفیسر ویو یک نے فننگر ٹچ انٹیر ایکٹو وائٹ بورڈ کا پیوٹر آن کیا اور اپنی انگلیوں سے سکیپ کرنے لگے ایک جگہ جا کر اُنکی فننگر ٹھہر گئی تھی... سب سٹوڈینٹس غور سے دیکھ رہے تھے...



آج کا ہمارا چیپٹر ہے ہیکنگ...

"ہیکنگ کیا ہے؟"

کمپیوٹر ہیکنگ ایک ایسا عمل ہے، جس کے ذریعے ہم کسی بھی کمپیوٹر سافٹ ویئر یا ہارڈ ویئر میں ترمیم کرتے ہیں، تاکہ خالق کے اصل مقصد کے علاوہ کسی اور مقصد کو نافذ کیا

جاسکے۔ ہیکنگ سافٹ ویئر کی غلطی قرار دینے کا فن ہے۔ چونکہ لفظ 'ہیک' زیادہ تر ان لوگوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، جو اپنے 'پیشے' میں کمزور ہوتے ہیں، اس لیے کچھ ہیکرز اس اصطلاح کے بارے میں بتاتے ہیں، کہ یہ ناگوار ہے اور ان کی اصل مہارت کو پہچاننے سے قاصر ہے۔

ہیکنگ لفظ سنتے ہی ہمارے دماغ میں پہلا سوال یہ آتا ہے کہ "ہیکرز کون ہیں؟"



ایک ہیکر یا سفید ٹوپی ہیکر، ایتھیکل ہیکر کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ایک کمپیوٹر سیکورٹی ماہر ہے، جو دخول کی جانچ اور دیگر جانچ کے طریقوں میں مہارت رکھتا ہے، اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کمپنی کا انفارمیشن سسٹم محفوظ ہے یا نہیں۔ یہ لوگ کمپنیوں میں کام کرتے ہیں اور یہ لوگ جوتے کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔

ٹائیس آف ہیکرز:

ہیکرز کے بنیادی طور پر تین اقسام ہوتے ہیں

پہلا:- وائٹ ہیٹ ہیکر ہم اسے اچھے ہیکر کہہ سکتے ہیں، وائٹ ہیٹ ہیکرز اپنی صلاحیتوں کو دوسرے لوگوں اور کمپنی کی حفاظت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہم اسے سیکورٹی ایکسپٹ اور اخلاقی ہیکرز کے طور پر جانتے ہیں

دوسرا:- بلیک ہیٹ ہیکر بلیک ہیٹ ہیکرز کریکرز کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، وہ اپنی مہارتوں جیسے اکاؤنٹ ہیکنگ، آن لائن فٹنگ وغیرہ کے ذریعے غیر قانونی کام کرتے ہیں۔

تیسرا:- گرے ہیٹ ہیکرز یہ ہیکر سیاہ اور سفید ٹوپی ہیکرز سے بنا ہوتا ہے، بعض اوقات وہ اچھا کام کرتے ہیں اور بعض اوقات غیر قانونی کام کرتے ہیں لہذا انہیں گرے ہیٹ ہیکر کہا جاتا ہے۔



اب آتے ہیں!... ' crackers

کریکرز کیا ہیں؟

کریکرز وہ ہوتے جو بلیک ہیٹ ہیکرز جنہیں کریکرز کہا جاتا ہے یہ لوگ غیر قانونی طور پر کمپیوٹر سسٹم میں داخل ہوتے ہیں اور اپنے فائدے کے لیے منافع، تفریح اور غیر قانونی کام کرتے ہیں۔ وہ یہ کام زیادہ تر ڈیٹا میں ترمیم اور تباہی کے ذریعے کرتے ہیں۔ وہ لوگ کمپیوٹر وائرس اور انٹرنیٹ کیڑا تقسیم کر سکتے ہیں، بوٹ نیٹ کے ذریعے سپیم پہنچا سکتے ہیں۔

اسکرپٹ کڈز کون ہے؟

یہ ایک اسکرپٹ کڈیز ایک وانا بی (عام قسم) کے پٹانے ہیں، یہ لوگ کمپیوٹر کے کام کرنے کے بارے میں اچھی معلومات رکھتے ہیں، لیکن یہ لوگ معروف اور آسان تکنیک کو اپناتے ہوئے کمپیوٹر میں داخل ہوتے ہیں اور اہم فائلیں اور ڈیٹا چوری کر سکتے ہیں۔

وہ سب بیٹھے بڑے غور سے سُن رہے تھے... وقت کا پتہ ہی نہیں چلا کب ختم ہوا  
 پروفیسر وویک کل کا بول کر کلاس سے نکل گئے وہ بھی اپنی نوٹس اٹھاتے ہوئے بلڈنگ  
 سے باہر پارک میں نکل آئی تھی...:

وہ ایک بیچ پر بیٹھتے ہوئے پھولوں کو دیکھ رہی تھی...

"میرا حال بالکل ان گلاب کے پھولوں کے مانند ہے جو اپنی خوبصورتی کے باعث  
 لوگوں کے ہاتھ ذلیل ہوتے ہیں کچھ وقت کے لئے خوبصورت لگتے ہیں اور جب من

بھر جائے تو پھینک دیتے ہیں....

خوبصورت چیز پھر وہ انسان ہو یا کوئی اور شے کچھ وقت کے لیے اپنی طرف ضرور کھینچتی ہے پھر جب وہ ملی جائے تو اپنی چمک کھو دیتی ہے....

"کاش اُنکو میری ذرا بھی پرواہ ہوتی!

"جیری مت سوچ اتنا نہیں ہے تیری پرواہ اسکو جس جذبے میں تو اُسکی محبت خود کے لئے تلاش رہی ہے وہ کبھی تیرا ہو ہی نہیں سکتا.... دل سے آواز آئی تھی.....

اس راستے سے اپنے قدم پیچھے ہٹالیں جیری جسکی کوئی منزل ہی نہیں ہے کیوں خود کو خوار کر رہی ہے تو...

تو محض ایک ضرورت ہے اُسکی جب ضرورت پوری ہوئی تو تو بھی دور ہو جائے گی وہ

لمحہ بھی نہیں سوچے گا تیرا نام خود کے نام سے علیحدہ کرنے میں....

آنکھ سے آنسوؤں ٹوٹ کر گالوں پر نشان چھوڑ گیا تھا اسکے....

اُس کا موبائل واٹس ایپٹ ہوا تو ہاتھ میں تھا موبائل کی سکرین کو دیکھا تھا جہاں نیلم  
نیازی لکھا ہوا تھا....



کال اٹھاتے ہوئے بولی "ایس! دوسری طرف سے نہ جانے کیا کہا گیا کہ وہ اپنا سامان  
اٹھاتے ہوئے آفیس کی طرف بڑھ گئی تھی....



وہ آفیس میں بیٹھا ہوا تھا مس نیلم جیری سے فون پر بات کر رہی تھی.... فون کاٹ کر  
نیلم شام کی طرف متوجہ ہوئی....

"جناب آج کیسے آنا ہو گیا؟ ہنستے ہوئے پوچھا گیا....

"مس نیلم اپنی ذمہ داری نبھارہا ہوں.. بول کر خاموش ہو گیا....

"تم جانتے ہو وہ بہت اکیلی ہے! نہ جانے مس نیلم اسکو کیا باور کروانا چاہتی تھی....

"ہہہہ! آئی نوبٹ مس نیلم میں اُسکا اکیلا پن ہی تو دور کر رہا ہوں... اُسے جواب دیا...

"وہ کیسے؟ مس نیلم نے بھوہیں چڑھا کر پوچھا..

"کام میں مصروف کر کے! بتایا گیا تھا....."

"تم اسکو مصروف نہیں بلکہ موت کے منہ میں دھکیل رہے ہو... مس نیلم کے

تاثرات بدلے تھے...

"میں نے کوئی زور زبردستی نہیں کی اُسکے ساتھ.. سپاٹ چہرے سے جواب دیا گیا



"نکاح کیوں کیا؟ کاٹ دار لفظ میں پوچھا گیا...

"مجبوری تھی! اُسکے ہی انداز میں جواب دیا تھا...

"کیوں کر رہے ہو ایسا تم اُسکے ساتھ؟ مس نیلم نے پوچھا تھا....."

"سزا! ایک دم سے دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ دونوں خاموش ہو گئے تھے....."

"نیلم نے اپنے چہرے کے تاثرات بدلتے ہوئے جیری کی طرف مسکرا کر دیکھا تھا....."

NEW ERA MAGAZINE  
"آؤ آؤ! ہو گئی کلاس آپکی؟ مس نیلم نے جیری سے پوچھا تو اُس نے گردن ہلادی  
تھی....."

"دیکھو بھئی کون آیا ہے آج؟ نیلم نے شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جیری سے کہا

...

جیری میں دشمن جان کو دیکھا تھا...

لال شرٹ کالی جینز پہنے بالوں کو ترتیب سے سیٹ کیے وہ ہمیشہ کی طرح اُسکے دل کو چھو  
گیا تھا...

آنکھوں کی پیاس بجھاتے ہوئے اُسنے سامنے بے شخص کو دل میں سمو یا تھا.....



پھر احساس اور موقع کی نزاکت ہوتے ہوئے اُسنے آہستہ سے اسکو سلام کیا....

"السلام وعلیکم!

شام نے جیری کو دیکھا جو اتفاق سے آج لال کرتی اور کالی جینز پہن رکھی تھی اُسکے ہی  
ہم رنگ حجاب لے رکھا تھا وہ بلشبہ بہت پیاری لگ رہی تھی



"کیسے ہے آپ؟ کھڑے کھڑے ہی اُسنے اُسکا حال پوچھا جسکا جواب بڑے ہی عجیب  
روکھے سے انداز میں اسکو موصول ہوا تھا....

اُسکا دل کٹ کر رہ گیا تھا... مس نیلم ضروری کام کابول کر آفیس سے باہر نکل چکی  
تھی...

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ٹریننگ کسی جا رہی ہے مس جیری؟ شام نے پوچھا

"ٹھیک! ایک لفظی جواب دے کر وہ خاموش ہو گئی تھی... کوئی پریشانی تو نہیں؟ اسکو  
دیکھ کر شام نے پوچھا...

"نہیں!.....! گڈ!....."

"یہ لیں پاس پڑے گزرے اُسکی طرف بڑھاتے ہوئے شام بولا تھا...."

"جیری نے خاموشی سے وہ گزرے پکڑ کر ایک طرف رکھنے ہی والی تھی جب شام بول

پڑا.."

"پہن لیں! جیری نے پلکوں کی باڑا اٹھا کر شام کو دیکھا جہاں کچھ بھی نہیں تھا....."

اور پھر نظریں جھکاتے ہوئے نے دلی سے بولی "بعد میں پہن لوں گی...."

"بعد میں کب؟ جب یہ مر جھا جائے گے؟ اُسنے پوچھا....."

"کیا فرق پڑتا ہے؟ آج کل تو انسان ہی مر جھا جاتے ہیں پھر یہ تو پھول ہے" پتہ نہیں وہ  
کی کہنا چاہتی تھی.....

"ہسہ! اب جلدی سے اپنی ٹریننگ پوری کر لو مشن اب جلد از جلد پورا کرنا ہے ہمکو  
--"



"او کے پھر میں چلتا ہوں وہ اُسکی طرف ایک نظر بھی ڈالے بغیر آفیس سے نکل گیا تھا  
.... اپنی ذمے داری نبھا کر وہ چلا گیا.. پیچھے بس وہ اسکو جاتا دیکھتی رہ گئی تھی....

بڑی بے لگام سی ہو گئی ہیں میری

آنکھیں

مسلسل تیری دید کے بہانے ڈھونڈتی ہے



ٹوویک اسکوٹرینگ میں پورے گزر گئے تھے اس بیچ پھر نہ تو شام اُس سے ملنے آیا تھا اور نہ ہی رابطہ کیا تھا.... آج اُسکا نیلم نیازی کے ساتھ آخری دن تھا... نیلم نیازی نے اُسکا بہت خیال رکھا تھا....

پورے تین ہفتے اُس نے ہیکنگ ٹرکس سیکھیں تھی وہ اتنے اچھے سے ہیکنگ کر رہی تھی کہ نیلم نیازی اُسکے ٹیلینٹ سے بہت متاثر کن تھی چار دن پہلے اُنہوں نے اُسکا ٹیسٹ لے کر فنشنگ دے دی تھی.....

آج آخری ڈے تھا اُسکا تیلنگانہ میں اُس نے فنشنگ کے بعد ہی physical test دے دیا تھا...

آج اُسکا زلت آنے تھا وہ بہت نروس تھی.. "پتہ نہیں کیا ہوگا؟ پریشان سی وہ ٹریس پر  
ٹہل رہی تھی جب نیلم اُسکے برابر میں آکر کھڑی ہو گئی اور جیری کو غور سے دیکھنے لگی

.....

وہ جو اپنی ہی دھن میں ادھر سے ادھر چکر چکر کاٹ رہی تھی نیلم کے ایسے خود کو گور  
سے دیکھتے پا کر ٹھہری... NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہاٹ پیننڈ؟ آئی برواچکا کر پوچھا گیا...."

اممیسیم دیکھ رہی ہوں کہ بھئی شام نے جو تمہارے بارے میں مجھے بتایا تھا کیا وہ سچ ہے  
؟ نیلم نیازی نے پُر سوچ انداز میں جیری کو دیکھتے ہوئے جواب دیا....

شام کے نام پر اُسکے کان کھڑے ہو گئے تھے.. "کک کیا بتایا تھا میجر نے آپ کو میرے بارے میں؟ اسکو کتنی بھی اُمید نہیں تھی کہ شام اُسکے بارے میں کچھ اچھا بولے...."

"بتا رہا تھا کہ تم بہت ڈرپوک کم گو خود کے لیے سٹینڈ نہ لینے والی لڑکی ہو... صاف گوئی سے نیلم نیازی نے اُسکے گوش گزار کی تھی شام کی بتائی ہوئی بات...."

"بلکل صحیح کہتے ہیں میجر شام" جیری نے شام کی بات کو صحیح ٹھہراتے ہوئے کہا تھا  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 نیلم۔ نیازی سے...."

"لیکن مجھے نہیں لگتا.. میرے سامنے جو جیرش کھڑی ہے وہ بلکل مختلف ہے شام کی جیری سے..."

"ہممم! مجھے نہیں پتہ میں پُر اعتماد ہوئی بھی ہوں کہ نہیں، میں اپنے لیے سٹینڈ لے بھی

سکتی ہوں کہ بھی نہیں..... پر.....؟

ایک بات میں اچھے سے خوب اعتماد کے ساتھ بول سکتی ہوں اگر میرے سامنے کوئی دشمن کھڑا ہو تو میں لمحہ نہیں لگاؤں گی اپنے ہاتھوں کو خون سے رنگنے میں.. سپاٹ چہرہ آنکھوں میں سرد پن پتھر کی لکیر جیسے بولے گئے الفاظ اُسکے اس بات کی تصدیق تھے کہ وہ ضرور کر دے گی اس کام کو.....

"گڈ! ایک محافظ کو ایسا ہی ہونا چاہئے اگر کوئی ہمارے سے ہمارا احترام ہمارا فخر چھینے گا اسکو پورے اعتماد سے بغیر کسی خوف کے اُکھاڑ پھینک دینا چاہئے... اُسکے شانوں کو تھامتے ہوئے مس نیلم نیازی نے کہا تھا...."

"یس اب ایسا ہی ہو گا میرا مان میری وردی ہے!! جسکی میں نے اُس وقت قسم کھائی تھی جب میں نے ہاتھ میں رائفیل پکڑی تھی..."

آخری سانس تک میرے جان میرے ملک کے لیے قربان ہے.. اگر میرے لہو سے  
اس ملک کو سکون ملتا ہے تو ایسے سولہو قربان ایسے سو جنم قربان... " آنکھوں میں  
ایک الگ ہی چمک تھی اُسکی....



"انشاء اللہ تم اپنے ہر مشن میں کامیاب ہوگی!

آمین ثم آمین! سچے دل سے اُنہونے دعا مانگی تھی...

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب چلو میجر شام ایس آئی ڈی ہیڈ کوارٹر میں ہی ملے گے" ابھی کال آئی تھی اُنکی  
اُنہونے ہی کہا ہے کہ جلد از جلد میں تمہیں ہیڈ کوارٹر لے کر پہنچو....

"اوکے مس نیلم میں بسس فائونٹ میں آئی وہ بولتے ہوئے روم میں چلی گئی تھی  
جبکہ مس نیلم باہر پورچ میں چلی گئی تھی.....





معمول سے ہٹ کے آج محسین جلد ہی اٹھ گیا تھا.. سب گھر والے حیران تھے کہ آج یہ عجوبہ اٹھ کیسے گیا ہے؟ خیر جو بھی تھا آج رمنہ بھابی کی بچت ہو گئی تھی....

"بھابی جلدی سے ناشتہ لگائے! ہاتھ میں واچ ٹھیک کرتے ہوئے محسین نے مصروف سے انداز میں کہا...

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ تو ٹھیک ہے دیور جی! پر مجھے ایک بات نہیں سمجھ آتی کہ آج سورج کدھر سے نکلا ہے... اپنی ہنسی کو چھپاتے ہوئے مومنہ بھابی نے لکھ دیا....

"مسئلہ کیا ہے آپ سب کو؟ اگر بندہ لیٹ اٹھ جائے تو پرو بلم اگر جلدی آٹھ جائے تو بھی پرو بلم... وہ جو ابھی چیئر اور بیٹھنے ہی والا تھا مومنہ بھابی کے مذاق اور بگڑ ہی پڑا

تھا....

"اک کیا ہوا محسین مم میں تو جسٹ مذاق کر رہی تھی.. محسین نے کبھی ایسی بات پر ریاکت نہیں کیا تھا لیکن آج سب ہی اُسکی اس ردِ عمل پر حیران تھے....

"محسین کر خدا ر تیز آواز میں رحمان صاحب چلائے.. محسین نے اپنے ڈیڈ کی طرف دیکھا جو اُس سے بھی زیادہ غصے میں تھے..."

"یہ کیا بیہودگی ہے؟ اُنہوں نے غصے سے اپنے چھوٹے بیٹے سے پوچھا... گھر کے ہنستے کھیلتے ماحول میں ایک دم ہی سکوت طاری ہو گیا تھا.....

اسماء بیگم نے جب ماحول میں کشیدگی پیدا ہوتے دیکھی تو جلدی سے بول پڑی.. "کیا ہو گیا رحمان صاحب؟ آپ غصہ نہ کریں یہ بچے ہے آپس میں خود سلجھالیں گے..."

"ہہہ بچہ!! یہ بچہ نہیں رہا ہے اسماء بیگم... تیس سال کا کون بچہ ہوتا ہے۔ اسکی عمر کے بچے اپنے گھروں کو چلا رہے ہیں اور یہ ہے کہ خود کا بھی خرچہ نہیں اٹھا سکتا۔" غصے سے گھورتے ہوئے چبا چبا کر الفاظ ادا کر رہے تھے.....

"ہو جائے گا رحمان صاحب فکر نہ کریں آپ..! آنکھوں سے یہاں سے جانے کا اشارہ کرتے ایک بار پھر اسماء بیگم نے اُنکو خاموش کروانے کی کوشش کی تھی.....

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہہہ دیکھتے ہیں.. چیئر سے کھڑے ہوتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے.. اور محسین بھی غصے سے وہاں سے بغیر ناشتہ کیے یونی کے لیے چلا گیا تھا..

پچھے سب پریشان سے کھڑے دیکھتے رہ گئے تھے..

جبکہ مومنہ تو باقاعدہ رونے ہی لگی تھی...

"میری ہی غلطی ہے مجھے نہیں بولنا چاہئے تھے یہ سب نہ تو میں کچھ بولتی اور نہ بات اس نوعیت تک پہنچتی... روتے ہوئے مومنہ نے اسماء بیگم سے کہا...."

"نہیں بیٹا تمہاری غلطی نہیں ہے... جو ہونا تھا ہو گیا.. یہ تو ہونا لکھا تھا.. اور جو لکھ دیا گیا ہو فائر وہ مٹایا نہیں جاسکتا.... سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسماء بیگم نے اپنی بہو بیٹی کو تسلی



دی... مومنہ خاموش ہو گئی تھی لیکن اسکو خود ہی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی کہ اس کی وجہ سے گھر کے ہنستے مسکراتے ماحول میں کشیدگی پیدا ہو گئی ہیں....."

"چل جا دیکھ ملزمہ کیا کر رہی ہے ذرا میں بھی باہر لان کا چکر لگا آؤں.. " اسماء بیگم نے جب مومنہ کہ اتر اہو امنہ دیکھا تو اسکا دھیان بٹانے کے لئے اسکو کچن میں جانے کو کہا

جس اور وہ تو رنت کھڑی ہو گئی تھی اور ملزمہ کو دیکھنے کچن کی طرف بڑھ گئی تھی جبکہ  
اسماء بیگم لان کی طرف چل دی تھی...



گاڑی ہیڈ کوارٹر کے پارکنگ اریا میں آکر رکی تھی..

NEW ERA MAGAZINE  
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

”چلیں؟ نیلم نے مسکرا کر جیری کو کہا تھا جس پر جیری نے گردن ہاں میں ہلا دی وہ  
دونوں ہیڈ آفس کے اندر چلی گئی تھی.....

وہاں جا کر انہوں نے شام کے ساتھ میٹنگ آفس کی طرف بڑھ گئے تھے وہاں انہوں نے  
ایک میٹنگ اٹینڈ کی جس میں ان تینوں نے شمولیت اختیار کی تھی اب وہ ڈرپوک نہ  
بولنے والی جیری نہیں رہی تھی...

اب وہ کپٹین جیرش سمعان احمد تھی وہ پر اعتماد، بے خوف ہر کسی کی کسی بھی وقت مدد کرنے والی ہاں وہ کپٹین جیری تھی.....

"مبارک ہو! سب سے پہلے جیری کو نیلم نے مبارک باد دی تھی جسکو شکریہ کہتے جیری نے مسکرا کر لی تھی.... جبکہ میجر شام بس کھڑے یہاں وہاں نظریں دوڑائیں جا رہے تھے..



NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُنکے انداز سے ایسا لگتا جیسے اس سے زیادہ اہم کو کام ہی نہ ہو....

"م میں چلتی ہوں! مایوسی سے شام کے جانب دیکھتے ہوئے جیری نے مس نیلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا....  
"کہاں؟ مس نیلم نے پوچھا...."

"مجھے کل مشن پر جانے کا جو ٹنگ لیٹر مل جائے گا.. اگلے دن مجھکو مشن پر جانا ہوگا  
اُسکی تیاری بھی کرنی ہے.. نظریں جھکاتے ہوئے اُسنے مس نیلم کو بتایا....

"چلو میں چھوڑ دیتی ہوں! مس نیلم اُسکی حالت کا بخوبی اندازہ لگا سکتی تھی...

"نہیں مس نیلم آگے کا سفر ہمیں اکیلے ہی طے کرنا ہے.. ہم تو وہ لڑکی ہے نہ ہو خود کے  
لئے کبھی سٹینڈ نہیں لے سکتی ہم تو ڈرپوک ہے..."

"لیکن مس نیلم ایک بات ضرور ہے ہم بھلے ہی خود کے لئے سٹینڈ نہیں لے سکتے ہم  
ڈرپوک بھی ہے پر ہم شروع سے ہی تنہا تھے ہے اور ہمیشہ رہے گے....

"اور ایک تنہا لڑکی جسکے سر پر کوئی نہ ہو بلکہ یہ کہنا بہتر رہے گا جسکے سر پر سائے تو بہت  
ہے لیکن صرف نام کے....

تو اُسکا کبھی ڈرنا کبھی خود کے لئے سٹینڈ نہ لینا یا کبھی کچھ زیادہ ہی مضبوط بن جانا.. اور پھر  
نظریں جھکائے خود پر لگے تہمت کو قبول کر لینا...

یہ ہماری کاہلی نہیں ہے بزدلی نہیں ہے بلکہ ہمارا صبر ہے جو ہم شروع سے تین سال کی  
عمر سے ہی کرتے آرہے ہیں.....

اور ہاں اب ہمیں کسی کی کوئی ضرورت نہیں یہاں تک پہنچانے کے لیے آپ سب کا  
جتنا شکر یہ کیا جائے کم ہے.. لیکن اب ہم آگے کا سفر اکیلے تنہا طے کرنا چاہتے ہیں...

چہرہ موڑتے ہوئے اُسنے اپنی پوروں سے آنکھوں کے گوشے۔ کو صاف کرتے ہو کہا  
اور وہاں سے چلی گئی تھی.... وہ دونوں بس خاموشی سے اُسکی سنتے رہے تھے... جبکہ  
شام کو تو اُسکے ردِ عمل کا سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ آخر کس وجہ سے اتنا سب کچھ بول کر



چلی گئی تھی....



روح میں شامل ہیں فقط نس نس میں نہیں

وہ ایک شخص جو میری دسترس میں نہیں



حل یہی ہے کہ میں بھول جاؤں اُسے

اور یہی ایک بات میری بس میں نہیں

وہ بے دردی سے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے ہیڈ کوارٹر سے باہر نکلی تھی اسکو

کوئی گمان نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے کون سی اُسکی منزل ہے؟

اُس نے ہاتھ کے اشارے سے آٹو پکڑا اور ایڈریس بتہ کر اُس میں بیٹھ گئی... قریب آدھا گھنٹے بعد وہ میری اسٹیشن پر کھڑی تھی...

حیدرآباد کا ٹکٹ لیتے ہوئے... میٹرو کے آنے کے بعد وہ اُس میں بیٹھ کر حیدرآباد کے لیے روانہ ہو گئی تھی.....



NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



"شایان شایان سنو تو یار؟ سارہ مسلسل اُسکے پیچھے پیچھے آواز لگاتی ہوئی جا رہی تھی جب اُسکی ٹکمرہ بہت زوردار طریقے سے کسی سے ہوئی..."

"آؤ بیچ! جس سے سارہ کی ٹکمرہ ہوئی تھی وہ لڑکی اپنے سر کو تھامتے ہوئے چلائی...."

"یو بسٹرڈ.... مزید کچھ اور بولتی کہ چٹاخ کی آواز پر باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے...."

گالوں میں چنٹیاں دوڑنے لگی تھی ایک کان نے تو مانوسنے کی ہی صلاحیت خوب بیٹھا تھا جبکہ ایک جانب سے چائٹا لگنے کی وجہ سے ہونٹ سے خون کی ایک لکیر پھوٹ پڑی

تھی....  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سارہ نے اپنے سر کو پکڑا ہوا تھا کیونکہ اُس کا سر اور اُس لڑکی کا سے ایک دوسرے سے بہت تیز جا کر ٹکرایا کو تھا.. چلانے کی آواز پر شایان نے پیچھے مڑ کر دیکھا... جبکہ گال پر ہاتھ رکھیں آفیرہ اسکو دیکھ رہی تھی جس نے اسکو تمانچا مارا تھا....

بلو جینز پہنے سفید شرٹ ایک ہاتھ میں مہنگی واچ پہن رکھی تھی بالوں کو ترتیب سے

سیٹ کیا ہوا تھا.. سنجیدہ سپاٹ چہرا جو اس وقت غصے سے تناہوا تھا....

"تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے مارنے کی؟ وہ لڑکی اس شخص کو دیکھ کے اپنا دماغی توازن خو بیٹھی تھی.....

"ہاں میں! اور میری ہمت تو بہت کچھ کرنے کئی ہے محترمہ یہ مت سمجھنا کہ تمہارے باپ کی دھمکی سے تم مجھے محسین خان کو ڈرا بیٹھو گی.....

"دنیا میں صرف ایک شخص سے ڈر لگتا ہے مجھے اور اُسکے بعد دنیا کی کسی بھی طاقت سے مجھے نہ ڈر لگتا ہے اور نہ کوئی مجھے ڈرا سکتا ہے....

"یوانڈر سٹینڈ؟ انگلی اٹھا کر پوچھا گیا تھا....

اور ہاں ایک اور لاسٹ بار سمجھا رہا ہوں.. "یہ جو تم پورے یونی میں اپنے باپ کا  
ڈھنڈورا پیٹتی فر رہی ہونہ اسکو بھول جاؤ آئندہ کبھی اگر میرے دوست میری بہن یا اور  
کوئی بھی کسی کے بھی ساتھ بد تمیزی سے پیش آئی تو مجھ سے انسانیت کی توقع مت  
کرنا...."

"اب دفاع ہو یہاں سے... اس بار وہ پوری قوت سے چلایا تھا... وہ اس لڑکی کے روز  
روز کے اس بد تمیزی سے بہت پریشان ہو گیا تھا... اُس نے تو جیسے روز کا ہی معمول بنا لیا  
تھا سب کو پریشان کرنے کا.. آج اُسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو گھر کی بھی ساری بھڑاس  
اُس پر ہی نکال دی تھی....."

"ابھی تو جا رہی ہوں مسٹر محسین خان لیکن یاد رکھنا آفیرہ سعد احمد کبھی اپنا بدلہ لینا نہیں  
بھولتی....."

"میں آؤں گی اپنا بدلہ لینے اسکے لئے تیار رہنا تم سب!! دھمکی دیتے ہوئے وہ وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ سب دم سادھے آج محسین کو دیکھ رہے تھے شایان جیسے ہی اُسکے پاس آیا اور اس سے کچھ کہنا چاہا تو وہ ہاتھ جھٹک کر کلاس روم کی طرف بڑھ گیا تھا.... آج محسین کا رویہ بہت عجیب سا تھا جو سب ہی سمجھنے سے قاصر تھے....."



"ماماما!! زور زور سے چلتے ہوئے وہ لاؤنج میں آئی تھی....."

"کیا ہو گیا بھئی اتنا شور کیوں مچا رہی ہو؟ عرابیگم جو کچن میں کام کر رہی تھی اُسکے شور مچانے پر جلدی سے باہر آئی تھی...."

"بابا کہاں ہے؟ بد تمیزی سے ماں سے پوچھا گیا...."

"روم میں ہے! انہوں نے اپنی اس بد تمیز بیٹی سے کہا..

کچھ مہینوں سے وہ لوگ حیدرآباد میں ہی رہ رہے تھے... اب انکا کچھ مہینے یہاں رہنے کا ارادہ بھی تھا..

عربا بیگم کو جیری اور عامر کے جانے کے بعد جو روپ ان باپ بیٹی کا دیکھنے کو ملا تھا کہ اب اُنکو رہ کر خود پر غصہ آتا تھا....

اُنکو غصہ آتا تھا کہ کیوں انہوں نے اپنی بیٹی اور بیٹے کا یکین نہیں کر لیا.. خیر اب کیا ہو سکتا تھا پچھتاوے کے علاوہ اور کیا کر سکتی تھی.....

جب سے جیری اور عامر گھر چھوڑ کر گئے تھے وہ بہت بیمار رہنے لگی تھی کبھی کبھی تو وہ اپنا دماغی توازن بھی خود ہتی تھی کبھی خود کو اتنا مصروف کر لیٹی تو کبھی غصے سے بُرا حال

کر لیٹی خود کا...

سعد اور افریہ نے اُنکو اُنکی حالت پر چھوڑ دیا تھا اُن پر غور کرنا بند کر دیا تھا سب اپنی اپنی زندگی میں مست مگن تھے اور وہ زندگی سے بے زار.....

آفریہ جلدی سے اپنے بابا میں روم میں گئی... سعد صاحب کسی فائل کا مطلع کر رہے تھے.. بیٹی کو یوں تن فن کرتے آتے دیکھا تو اُنہوں نے فائل کے طرف رکھ کر پوچھا...

"کیا بات ہے میری پر نسز؟ لاڈ سے اپنی بیٹی سے پوچھا گیا...."

"بابا اُس کمینے زلیل انسان کو میں نہیں چھوڑوں گا مجھے بدلہ لینا ہے اُس سے آپ اپنے آدمیوں سے کہے کہ اُسکی ہڈی پسلی توڑ کے اُسکے ماں باپ کے پاس بھیج دیں...."



غصے سے وہ چلتے ہوئے بولی... "شانت شانت بیٹا!! اور یہ بتاؤ میری شہزادی کو کس نے پریشان کیا ہے! سعد صاحب نے اسکو شنت رہنے کا بول کر پوچھا تھا...."

آفیرہ نے سب کچھ سعد صاحب کے گوش گزار کر دیا۔ جسکو سن کر سعد صاحب تیش میں آگئے اور بولے.. "بیٹا آپ فوٹو دیں مجھے اُسکا اور باقی مجھ پر چھوڑ دیں... اُس نے جلدی سے اپنے بابا کو اُس کا فوٹو دیا اور وہاں سے یہ بولتی چلی گئی۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ڈیڈ آپ دنیا کے بیسٹ ڈیڈ ہے!"

انسان اپنے مال دولت اور خوبصورتی کے نشے میں اتنا چور ہو جاتا ہے کہ خدا کو خدا کہنا بھول جاتا ہے.. افیم، گانجھا شراب اور بھی نشا اور چیزوں سے کئی زیادہ خطرناک مال دولت کا نشا ہوتا ہے.. مشروب وغیرہ تو صرف وقت سوچنے کی صلاحیت ختم کرتا ہے جبکہ یہ نشا انسان کو کہی کا نہیں چھوڑتا اس سے زیادہ خطرناک نشا دنیا میں کسی بھی نشا اور

چیز میں نہیں ہے.... غرور اللہ کو کبھی نہیں پسند غرور کرنے والا ہمیشہ منہ کے بل گرتا ہے اور گرنے کی چوٹ اس قدر دردناک ہوتی ہے کہ کبھی نہ درد جاتا ہے اور نہ چوٹ کا زخم مندمل ہوتا ہے.. بچپن غرور سے اللہ کی نہ پسندیدہ چیزوں میں سے ایک غرور بھی ہے.....

"اے ابنِ آدم

تجھے غرور کس بات کا ہے

تُو خاک کا ہے

اور خاک میں ہی سونا ہے

پھر غرور کس بنا پر تو کرتا ہے

سمجھل اور رکھ قدم ہوش کی طرف

کہی یہ نہ ہو لے ڈوب جائے غرور تیرا

کبھی نہ اٹھ پائے تو

اور الزام لگائے قسمت پر

از خود



"بات کیا ہے؟ شایان نے اُس سے پوچھا جو پچھلے ایک گھنٹے سے کچھ بھی نہ بولنے کی قسم کھایا بیٹھا تھا....."

"تو نے سنا نہیں میں کیا پوچھ رہا ہوں تجھ سے؟ اس بار شایان کو غصہ ہی آگیا تھا.. غصے سے دھاڑتے اس نے محسین نامی اس بلا کا منہ کھولنے کے لیے اپنا غصہ دکھانا ضروری سمجھ

"ہاں محسین بتہ نہ کیا بات ہے؟ اُسکے غصے سے خوف زدہ ہو کر سارہ نے محسین سے

پوچھا....."

"بتہ بھی دیں یار کیا بات ہے؟ کیوں تو اپنے ساتھ ساتھ ہمیں بھی پریشان کر رہا ہے..؟  
شایان اس بار بے بسی سے اپنے جان جیسے بھائی سے پوچھ رہا تھا.....

"شایان بھائی شایان بھائی!!! ایک لڑکا ہاپتا ہو ان تینوں تک آیا تھا... ایک ساتھ  
تینوں نے اُس لڑکے سریش کی طرف دیکھا جو لمبے لمبے سانس لے رہا تھا.....

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا بات ہے سریش؟ محسین نے جلدی سے پریشانی سے پوچھا.....

"بھائی وہ سراقبال آپ تینوں کو آفس میں بلا رہے ہیں... اُس لڑکے نے اپنی سانسوں  
کو درست کرتے ہوئے بتایا تھا.....

"کک کیوں؟ سارہ کے چہرے کا رنگ ایک دم جیسے سفید پڑ چکا تھا.

"دی دی جی یہ تو نہیں پتہ مجھے بسس سراقبال نے مجھے کہا تھا کہ اُنکا پیغام میں آپ تینوں تک پہنچا دوں.. اُس لڑکے نے باری باری نظر ڈالتے ہوئے بتایا...."

"او کے آپ جاؤ سریش ہم آتے ہیں.. محسین نے اسکو بھیج دیا تھا جبکہ خود تنے ہوئے چہرے کے ساتھ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتے ہوئے بولا... "چلو سراقبال یعنی کے سعد احمد صاحب کے تہچے سے بھی ملاقات کر آتے ہیں..."

وہ آگے بڑھ گیا تھا شایان اور سارہ نے اسکو نا سمجھی سے جاتا ہوا دیکھا اور پھر ایک دوسرے کے جانب دیکھا اور کندھے اچکا کے محسین کے پیچھے ہو لئے تھے.....



یہ آئینہ ہے یا تو ہے  
جو روز مجھکو سنوارے  
اتنا لگے سوچنے کیوں  
میں آج کل تیرے بارے



تُو جھیل خاموشیوں کی  
لفظوں کا میں تو لہر ہوں

احساس کی تو ہے دنیا  
چھوٹا سا میں ایک شہر ہوں

وہ آہستہ آہستہ سے اپنے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی کھلے لمبے کالی گھٹا ابشار جیسے بال  
جو بہت ہی دل نشین تھے...

"جیری آج کی رات ہے تیرے پاس صرف آج کی رات اس رات میں اپنا درد اپنا حال  
دل جو بھی تیرے اندر ہے اسکو باہر نکال دیں.. وہ خود سے مخاطب تھی..

"جیری کیا تو اس شخص کو اپنے دل سے نکال دے گی؟ اُسکے دھڑکتے دل نے ایک دم  
سے شور برپا کر دیا تھا اس سوال پر...

"ان نہیں میں کبھی اسکو نہیں نکال سکتی اپنے دل سے وہ میرے وجود کا بہتا لہو ہے اور لہو  
کے بغیر انسان زندہ نہیں رہتا تو تو میں کیسے رہ سکتی ہوں.. آنسوؤں آنکھوں سے بہ کر  
اُسکے گالوں اور پھسل گئے تھے اور وہ مجسمہ بنی آئینے میں اپنے عکس کے پیچھے سے  
ابھرتے ہمسفر کے عکس کو دیکھ رہی تھی آنکھوں سے مسلسل آنسوؤں کی لڑیاں ٹوٹ  
رہی تھی.....

میں اسکو بھولوں بھی تو

بھولوں کیسے \_\_\_؟

وہ تو ایک خواب ہے میرا

میں خواب کو چُھوں لوں

بھی تو کیسے \_\_\_؟

اُسکی تصویر سے

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Print|www.neweramagazine.com

منسوب ہے آنکھیں میری

میں کسی اور کو دیکھوں بھی تو

دیکھوں کیسے \_\_\_؟

وہ میری سوچ کے پردے

میں چھپا بیٹھا ہے

میں کسی اور کو سوچوں بھی تو



سوچوں کیسے \_\_\_؟

وہ میرا لہو ہے

اور وہ لہو میرے اندر دریا بن کے بہتا ہے

قسمت پر چھوڑ کر بیٹھ جاؤں تو

جاؤں کیسے \_\_\_؟

وہ تو دعاؤں کا ایک جہان ہے

کہ زندگی بدل جائے گی میری ان دعاؤں سے

از خود

محبت ایک ہوا کہ جھوکا ہے جو کسی کو اپنے احساس سے دوچار کر دیتا ہے پھر کیا ہوتا ہے؟

پانے کی کوشش، نہ ملے مر جانے کی حد اور اگر مل جائے تو کھونے کا ڈر سکون کبھی میسر

نہیں ہوتا محبت کے دائرے میں آکر...

تبھی دروازہ کھلا کوئی اندر آیا وہ اپنی سوچو میں پور پور ڈوبی ہوئی تھی.. پتہ ہی نہیں چلا  
جب شام اُس تک چل کر اُسکے پیچھے آن کھڑا ہوا تھا...

اُس نے نگاہ اٹھا کر دیکھا ابھی بھی دشمن جان وہیں کھڑا تھا بلکل اُسکے پیچھے.. اس بار وہ  
خاموش نہیں تھا کچھ بول رہا تھا... پر کیا...؟ وہ سننا چاہتی تھی...

اپنے اندر میں شور کے باعث وہ سننے میں کمیاب نہیں ہو پارہی تھی... اُس نے نگاہ جھکا کر  
آنکھوں کو بند کیا اور پھر خود کو پرسکون کرتے ہوئے نگاہ اٹھائی اب وہ اپنے اندر میں شور  
کو کئی حد تک خاموش کروا چکی تھی....

"اپنی زندگی کو انتہاء فضول نہ بناؤ کہ تم یہی تک رہ جاؤ یہ محبت احساس اور بے فضولی  
کاموں کو چھوڑ کر اپنے مشن پر دھیان دو کل سے تمہارا مشن شروع ہو جائے گا کیا کرنا  
ہے کیسے کرنا ہے تمہیں طے کرنا ہوگا... میری ذمے داری یہی تک تھی.. اگر تم

احساس جیسے جذبے سے جڑ گئی تو کبھی اپنے مشن میں کمیاب نہیں ہو پاؤ گی.. دل کی نہیں  
دماغ کی سنو....

کیا وہ حقیقت تھا جو اُسکے پیچھے کھڑا تھا\_؟ اس سوال پر وہ جھٹکے سے پیچھے پلٹی تھی... اور  
دنگ رہ گئی تھی.....

"سمعان احمد سے کبھی محبت بھرے الفاظ کی توقع ہے نہیں کی جاسکتی تھی نہ تو خوابوں  
میں اور نہ ہی حقیقت میں.... وہ احساس سے عاری شخص تھا یہ حیرت رول ہیل خان اچھے  
سے سمجھ گئی تھی...

وہ کمرے سے نکل گیا تھا جیری نے لمبی سانس اپنے اندر کھینچی اور رائٹنگ ٹیبل کی طرف  
بڑھ گئی تھی....

اُس نے ایک گھنٹے چیئر پر بیٹھ کر کچھ لکھا اور پھر ایک پیپر پھاڑ کر اُس میں کچھ لکھ کر ڈائری

کے نیچے اس طریقے سے رکھ دیا کہ وہ آدھا نیچے لٹک رہا تھا اور آدھا ڈائری کے نیچے تھا... اور ایک آخری نظر کھڑکی سے نظر آتے چاند کو دیکھا اُسکے بعد دروازے کے جانب اور آکر بیڈ پر سو گئی تھی....



صبح ہوئی تو محسین جلد ہی گھر سے نکل گیا وہ ایک جگہ کھڑا گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا جب کچھ لڑکے جو شکل سے ہی گنڈے موالی نظر آتے تھے اُسکے پاس آکر رکے تھے.....

"ہاں بھئی بڑی جوانی چھارہ ہی ہے تمکو.. " بد تمیزی سے اُسکے پاس آکر اپنا روبرو جھماتے ہوئے بولے..

"بوس چلو آج اسکی جوانی کو اڑن چھوں کرتے ہیں.. " ایک لڑکے نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے اپنے بوس سے کہا....

وہ خاموشی سے اُنکی بقوا اس سنتا رہا.. "کیا رے ایسے ٹو کر ٹو کر کیوں دیکھ رہا ہے ہمکو تو کیا کوئی بڑا ہیرو ہے جو ہم تجھ سے ڈر جائے گے... جو بوس تھا وہ اسکو دیکھ کر بولا....

وہ پھر بھی خاموش رہا کچھ نہیں بولا بس اُنکو گھورتا رہا تھا..... "بوس لگتا ہے یہ گونگا ہے بیچارے کی زبان چپک گئی ہے ہم سبکو دیکھ کر.. " بول کر قہقہہ لگایا گیا تھا۔

"ہاہاہاہاہاہاہہ....."

پھر ان میں سے ایک کو اُنکے بوس نے مارنے کا اشارہ کیا جسکی تعمیل کرتے ہوئے اُن میں سے ایک گنڈے نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ڈنڈا اسکو مارنے ہی والا تھا کہ کسی نے پیچھے سے اُس ڈنڈے کو پکڑ کر اس طریقے سے گھمایا تھا کہ اُسکے ڈنڈے کے ساتھ ساتھ اُسکا

ہاتھ بھی گھوم گیا تھا اور اس وجہ سے وہ بیچارہ اپنے ہاتھ سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا..... ایک زوردار چیخ کے ساتھ وہ لڑکا اپنے ہاتھ کو دیکھ کر ہی رہ گیا تھا یہ اتنی جلدی ہوا کہ کسی کو بھی سمجھ نہیں آیا کہ ہوا کیا ہے؟

محسین سیدھا کھڑا ہو گیا وہ بھی اس خوش نصیب کو دیکھنے کو ہے تاب تھا جسے یہ کارنامہ سرانجام دیا تھا.....

وہ سارے پیچھے کی طرف پلٹے اور اُس حسنی کو سر تا پا دیکھا..... کالی سیاہ جینز پر گرے رنگ کی ڈھیلی سی ٹوپ پہنے اُس پر لیڈر کر جیکٹ پہن رکھی تھی آنکھوں پر گلاسز لگائے بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا.. جینز اور کالے رنگ کے ہی اونچے اونچے زو گر ج پہنے رکھے تھے اُسے.....

سب حیرت سے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے جس نے اُن کے ایک آدمی کو ہاتھوں سے

محروم کر ڈالا تھا.. اُسنے اُنکی طرف دیکھا اور ہلکے سے مسکرا دی..

اے یہ لڑکی ہے موقع کا فائدہ اٹھا کر یہ سب انجام دیا ہے اس نے ابھی اس س.....  
! باقی کے الفاظ منہ میں رُک کر ہی فل سٹاپ لگا گئی تھی....



یہ منظر محسین بہت ہی انجوائے کر رہا تھا... "واؤ امیزنگ!!! اُسکی آنکھوں کی چمک  
بڑھی....

"کیوں بے نکل گئی ساری ہوا؟ جب وہ بولی تو بالکل اُنکی ہی لینگویج میں بولی.... "ہاہاہاہا  
ہاہاہاہا.... اُس آبیوٹیفیل لینگویج.....! محسین لبوں سے نکلا جس پر جیری ہلکے سے

مسکرائی.....

"ن نہ میم صاحب نہ اب ہم نہیں کرے گے ایسا کبھی بلکہ سوچے گے بھی نہیں.....  
!! اُنکے بوس نے اُن دونوں کی حلت جلدی معافی مانگی اور وہاں سے دفاع ہونا چاہا...

"ہاں بھئی وہ تو تُو اب زندگی میں کبھی ایسا کرے گا ہی نہیں پیچھے سے کو لڑ پکڑ کر محسین  
نے ایک زوردار طمنچہ مارا اور اسکو اپنے ایک آدمی جو کہ اُسکے ساتھ ہی تھا بلس پانی لینے  
کی غرض سے دکان پر گیا ہوا تھا اسکو سونپ کر لے جانے کو کہا اور خود اُسکی طرف متوجہ  
ہو گیا.....

"ہیلو کیپٹن جیا! اپنا ہاتھ اُسکی طرف بڑھا کر اسکو ہیلو کہا گیا.... ہیلو! جسکو خوش دلی سے  
تھام لیا گیا تھا.....



"کمال کر دیا یہ مطلب تم وہی ہو نہ جو جلدی سے کسی کے آگے نظریں بھی نہیں اٹھاتی تھی اور آج؟ واؤ واؤ واؤ میری بہن کمال!! یہ تھا ہمارا اُجلی دنیا میں واپس لوٹنے والا پہلے جیسا محسین خان....."

"ہمم دیکھ لو اب تمہاری بہن کسی سے ڈرنے والی نہیں ہے بے خوف ہر مشکل کے سامنے سینا تان کر کھڑی ہونے والی.. اُسے ہنستے ہوئے کہا....."

"ہاں... بلکل میں بہت خوش ہوں... اُسے جیری کے چہرے کو دیکھ کر کہا تھا محسین کا چہرہ آج بہت دنوں بعد کھلا کھلا محسوس ہوا تھا....."

"لیکن لیکن اس فیلڈ میں آنے سے پہلے تم نے سوچا تو ہو گا نا؟ نہ جانے وہ کیا جانا چاہتا تھا....."

"ہممم یہ ہم نے خود اپنی مرضی سے اس فیلڈ میں شمولیت لی ہے... ہمارے ملک ہمیں پکار رہا ہے اس ملک کی سر زمین پر ہم نے جنم لیا ہے اگر ہم اسکے ہی کام نہیں آئے گے تو پھر کیا فائدہ ہمارے جینے کا... میں چاہتی ہوں مجھے بھی بابا کی طرح شہادت نصیب ہو... اُسکی آخری بات پر محسین کا دل ہی کانپ اٹھا تھا....."

"اچھا تم یہ بتاؤ گھر پر سب کیسے ہے؟ تائی امی کیسی ہے؟ اُس نے پر جوش انداز میں پوچھا...

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"الحمد للہ سب ٹھیک ہے.. سب تمہیں بہت مس کرتے ہے... محسین نے آنکھوں کی نمی کو چھپاتے ہوئے کہا لیکن وہ تو کیپٹن جیری تھی کیسے اُسکی نظروں سے چھپ سکتا تھا...."

"اچھا چلو اب یہ بتاؤ تم نے ہمیں اتنی جلدی میں یہاں کیوں بلایا؟ اس بار اُسکا چہرہ بہت سنجیدہ تھا....."

"تمہارا مشن آج سے ہی شروع ہے نہ؟ سوال کے بدلے سوال.. "ہاں! جیری نے جواب دیا..... کہاں سے شروع کرنے کا آرڈر دیا گیا ہے؟ پوچھا گیا....."

وہ کچھ دیر میں خود ہی پتہ کل جائے گا.... جیری نے اسکو بتایا..... "ہمممم ٹھیک ہے!! اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی امان میں رکھے آمین ثم آمین!! دل سے دعادی تھی اُس نے اپنی بہن کو... آمین!!"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا میں چلتا ہوں! اُس نے کہا جب جیری بول پڑی "ایک منٹ بات تو بتاتے جاؤ؟ بعد میں مشن کے بعد وہ گاڑی میں چلا گیا تھا جبکہ جیری بھی وہاں سے چلی گئی تھی....."



وہ جلدی سے اٹھی تھی اپنے ہر کام کو نبٹا کر اب اُسکا ارادہ یونی جانے کا تھا... اُس دن

کے بعد جب سے سعد صاحب اور اُسکی آخری تکرار ہوئی تھی اُسکے بعد سے آج اُسکا پہلا دن تھا یونی میں....

جب وہ یونی سے آخری بار روتے ہوئے نکلی تھی اُس وقت اُس نے قسم کھائی تھی کہ کبھی وہ اُس جگہ پر قدم نہیں رکھے گی جہاں سے اُس منسوس شیطان کا سایہ پڑتا ہے...

پر اُسکو کیا معلوم تھا کہ جو چیز مقدر میں لکھ دی جائے وہ ہو کر ہی رہتی ہے.. اتنی جلدی وہ دوبارہ یہاں آئے گی کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا اُس نے...

ہلکا ہلکا موسم تبدیل ہو رہا تھا.. یہ موسم تبدیل ہونا اس بات کا پتہ دے رہا تھا کہ سردیوں کی آمد شروع ہو چکی ہے.. کھلی کھلی چمکدار دھوپ، آسمان میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں کا جھونکا اُسکو آج بہت اپنا اپنا اور بھلا سا لگ رہا تھا...

لال کرتی کے ساتھ بلیو جینز پہنے بالوں کو کھلا چھوڑ ہوا تھا.. ہلکے سے میکپ میں وہ آسانی سے ہر کسی کا دل مٹھی میں قید کر سکتی تھی...

اُس کا دل تو حجاب لینے کو کر رہا تھا لیکن ابھی وہ حجاب نہیں لئے سکتی تھی.. خیر اللہ مالک!!  
 "ویسے جیری غلط بات ہے یہ تیری اللہ سے ڈرنا چاہیے نہ تجھے.. " اُسکے ضمیر نے اسکو لتاڑا....

"پر میں کیا کروں؟ اُس نے منہ خود ہی بصور کر ضمیر سے جواب مانگا تھا.... "تو حجاب لے لیں دیکھا جائے گا جو ہو گا.... ضمیر نے جلدی سے جواب دیا جس پر جیری کا دل ایک دم پر سکون ہو گیا تھا....

اب وہ آئینے کے سامنے کھڑی حجاب لے رہی تھی جب سمعان احمد روم میں ایبا جیری نے ایک نگاہ اُس پر ڈالی اور اسکو نظر انداز کرتی حجاب ٹھیک کرنے لگی.. سمعان نے گاڑی کی

چابی اٹھائی اور جلدی آنے کہ بول کر وہاں سے نکل گیا.. "کدّوں کہی کاہسہ!! بڑ بڑاتی ہوئی سامان اٹھاتی باہر نکل آئی تھی..

جب وہ پورچ میں آئی تو سمعان نے گاڑی سٹارٹ کی ہوئی تھی.... اُس نے جلدی سے فرنٹ ڈور کھولا اور جیری کے سر تا پا اور نظر ڈالی تھی... وہ ابھی گاڑی سٹارٹ کرتا کہ کچھ یاد آنے پر ایک دم رُکا اور جیری کے جانب گھوما تھا....

"میں نے نکاح کی رات کو تمہیں جو گفٹ دیا تھا وہ پہن لیا کیا؟ بھانویں اچکا کر پوچھا گیا... جیری نے نا سمجھی سے گردن نا میں ہلائی تھی.... اسکو تو یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ پوچھ کیوں رہا ہے؟

ایک دم سمعان کے چہرے کے ایکسپریشن بدلے تھے.. وہ غصے سے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولتے باہر نکلا اور اندر کے جانب اپنے اپارٹمنٹ میں چلا گیا جیری نے اسکو حیرت سے

جاتا ہوا دیکھا تھا... قریب تین منٹ میں محترم جناب سمعان احمد صاحب کی آمد ہوئی تھی جیسے گیا تھا ویسے ہی گاڑی میں آکر بیٹھا اور زور سے دروازہ بند کرتے ہوئے بولا...

"حجاب اُتاروں...!! اُسکی اس نئی بے تکی فرمائش پر جیری کو اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی تھی.."



"کک کیا؟ ایک دم گھبراتے ہوئے بولی...."

"کان سننے کے لئے دیے گئے ہے اور میری خیال سے ایک ایجنٹ کو اتنا تو محتاط ہونا چاہیے کہ جو آواز ایک عام آدمی نہیں سن سکتا وہ اسکو سنائی دے.."

طنز کرتے ہوئے اُس نے جیری کو گھورا... جب بھی اسکو جیری کے اندر کوئی حل چل محسوس نہیں ہوئی تو گرا کر بولا تھا.....

"آئی سیڈ ٹیک آف یور حجاب!! ایک بار پھر اپنی بات کو دہرائی تھی... "مم میں نہیں اتاروں گی! ہاتھوں سے اپنے حجاب کو پکڑے اُس نے بھی ڈھیٹ پن سے جواب دیا....."

"مس جیری!!! اس بار اسکو بہت غصہ آنے لگا تھا سامنے بیٹھی اس لڑکی پر جو اُسکے صبر کا امتحان لے رہی تھی...."

اُس نے وہ ڈبہ سامنے دیش بورڈ اور رکھا اور اپنا ہاتھ جیری کی طرف بڑھایا اسے دیکھ جیری کے پاؤں کے نیچے سے زمین ہی کھسک گئی تھی جبکہ گلا خشک ہو گیا تھا اُسکا....

"مم میں اترتی ہوں.. "جلدی سے بول کر اُس نے حجاب اتارا تھا... سمعان نے جب دیکھا کہ جیری نے حجاب اتارا دیا ہے تو بولا...."



"گردن آگے کو کرو کرتی کیا نہ کرتی اُس نے آنکھیں بند کیے گردن آگے کو جھکا دی..

سمعان نے اُسکے گردن سے بالوں کو ایک طرف کیا جیری کی سانسیں اٹھل پٹھل ہو گئی تھی جبکہ دل تھا کہ باہر نکلنے کو تیار تھا... پھر سمعان نے اُسکے گلے میں ایک خوبصورت سی چین گلے میں ڈالی چین ڈالتے ہوئے اُسکا ہاتھ جیری کی گردن سے مس ہوا تھا.. جیری کے وجود میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی... یہ سب کرتے ایک منٹ لگی تھی اُسکے بعد سب نارمل تھا..."

"اب یہ چین گلے سے نہ نکلے اور ہاں مشن کے دوران تک تم حجاب نہیں لینا.. آرڈر دے کر اُسے گاڑی کو یونی کی طرف بڑھادی... جبکہ جیری تو خود کی آنکھوں میں آنے والی آنسوؤں پر بندھ باندھنے کی کوشش کر رہی تھی....."

"وہ محبت ہی کیا

جسمیں محبت کی خوشبو نہ ہو

وہ عشق ہی کیا

جسمیں رشتوں کی خوبصورتی نہ ہو

وہ دل ہی کیا

جسمیں احساس محسوس کرنے صلاحیت نہ ہو



NEW ERA MAGAZINE.COM

اور سمعان احمد میں دل ہی نہیں تھا جو وہ اُسکے احساس کو محسوس کر پاتا...



وہ پر اعتماد سی اُسکے ساتھ یونی میں اندر کی جانب بڑھی تھی.. سامنے ہی گیٹ کے پاس  
اُن دونوں کو سارہ، محسین اور شایان نظر آگئے تھے..

"السلام وعلیکم! ایک آواز سلام کی گئی وہ تو سارہ کے گلے ہی لگ گئی تھی آنکھوں میں  
بے حساب آنسوؤں آگئے تھے...."

دو مہینے بعد آج وہ اپنے خوبصورت رشتوں کو دیکھ رہی تھی... حال احوال کے بعد وہ  
سب اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئے....

وہ پڑھائی میں دھیان کم لگا رہی تھی بلکہ یونی کے چاروں اطراف میں نظریں۔ دوڑائے  
باریکی سے اُنکا جائزہ لے رہی تھی بہت سے چہرے اسکو نئے لگے تھے... اور ہالف  
سیمسٹر کے درمیان یہ سب سے زیادہ حیرت کی بات تھی اُسکے لیے....

پہلی کلاس ختم ہوئی تو اُسے یونی کے بارے میں چھوٹی سے چھوٹی انفارمیشن محسین سے  
لے لی تھی....

وہ گراؤنڈ میں آئی تھی ایک ہاتھ میں شو لڈ ریگ تھا ماہوا تھا جبکہ دوسرے میں کچھ کتابیں پکڑی ہوئی تھی.. صبح کے گیارہ ہو رہے تھے. وہ بیچ پر بیٹھی اسائنمنٹ کا مطلع کر رہی تھی جو پچھلے دو مہینے سے اُسکا ہو نہیں پایا تھا... تبھی اسکو کچھ شور سنائی دیا...

اُس نے حیرت سے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا.. سامنے کوئی لڑکی زور زور سے چلا کر کسی کو کچھ بول رہی تھی. جیری کو یہ آواز جانی پہچانی سی لگی.. پر وہ اندازہ نہیں لگا پائی کہ کس کی آواز ہے یہ؟

اُس نے وہی اپنا سامان بیچ پر رکھا اور اٹھ کر وہاں چل دی جہاں سے چلانے کی آواز آرہی تھی.. "یہ آواز کچھ جانی پہچانی سی لگتی ہے! خود سے مخاطب وہ جلدی جلدی قدم بڑھا رہی تھی...

"کس کی آواز ہو سکتی ہے یہ؟ جتنی قریب وہ اُنکے ہوتے جارہی تھی سوچ اتنی ہی گہری ہوتی جارہی تھی....."

"اس شخص کی مجھے ہڈیاں چاہئے سنا آپ لوگوں نے ورنہ میں تمہاری جان لینے۔ میں ذرا بھی دیر نہیں لگاؤں گی! زور سے چلتے ہوئے وہ کسی سے بول رہی تھی...."

"وہاٹ؟ جان، ہڈیاں؟ اسکا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ ایک دم جھٹکے سے وہ رکی اندازہ لگایا اور جیسے ہی دماغ نے سائرن دیا وہ دوڑی تھی اُسکی طرف..."

کانوں پر ہاتھ لگا کر بلیوٹو تھ آن کی گئی... "ہیلو محسین جلدی سے باہر گراؤنڈ میں پہنچو... بھاگتے بھاگتے اُسے محسین سے کہا اور وہاں جا کر اسکو بریک لگی تھی....."

اونچی ٹاپ ٹائٹ جینز کھلے بال ڈارک میکپ کیے وہ کہیں سے بھی آفیرہ نہیں لگ رہی

تھی اسکا لک ہی بدلہ ہوا تھا ہے لحاظ سے.....

"آفیرہ!! ازیر لب بڑ بڑائی تھی.... پھر انجان بنتے ہوئے آگے بڑھی...

سامنے کچھ لوگ ہاتھوں میں ڈنڈا لیے کھڑے تھے جنکو گائیڈ آفیرہ محترمہ کر رہی تھی

....



ان گنڈے موالیوں میں سے صبح والا ایک لڑکا بھی تھا جو صبح لڑائی کے دوران وہاں سے بھاگ گیا تھا...

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟ جیری اپنے آپکو نارمل کرتے ہوئے کر خدا رکھنے میں وہاں جا کر

اُن سب سے مخاطب ہوئی تھی...

اس آواز پر سب ہی اُسکی طرف متوجہ ہوئے... جبکہ آفیرہ سعد احمد کو تو جھٹکا لگا تھا جیری کو یہاں دیکھ کر....

"آآپی!! ازیر لب بڑ بڑائی.. اُن موالیوں نے سامنے کھڑی خوبصورت حسینہ کو دیکھا تھا.. جو ایک نظر میں ہی گھائل کرنے کا ارادہ رکھتی تھی... "ممّ ج جی! یہ یہ ہمکو پکڑ کر لائی ہے سچیہ ہم اپنی مرضی سے نہیں آئے یہاں پر.... اُس لڑکے کا چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا خوف سے اُسکی آواز حلق لیگ باہر نکلنے سے انکاری تھی وہ اپنے ساتھیوں کی اس لڑکی کے ہاتھوں ہونے والی ابتر حالت کو نہیں بھولا تھا.. اسکو دیکھ اُس لڑکے کی آنکھوں کے سامنے فلم چلنے لگی جو دیکھنے میں ہی بہت بھیانک تھا...

جیری کے ہونٹوں پر ہلکا سا تبسم نے احاطہ کیا. جسکو وقت رہتے اُس نے چھپا لیا تھا آفیرہ نے حیرت سے اُس لڑکے کی طرف دیکھا جو خوف سے تھر تھر کا مپ رہا تھا...

"اے تو ڈر کیوں رہا ہے؟ ابھی تو بہت بڑا ڈون بن رہا تھا... طنز کرتے ہوئے آفیرہ چلائی تھی... "ہم نہیں ہے کوئی ڈون وون.. ہم جا رہے ہیں اور اگر تم لوگوں کو اپنی جان ہاتھ پاؤں پیارے ہو تو تم سب بھی یہاں سے کھسک لو ورنہ جو حالت یہاں اب سے دو تین منٹ بعد ہوگی اُسکے بعد تم سب کے پاس سوچنے کے لئے صرف اور صرف "کاش" ہی بچے گا... "جاتے جاتے وہ اُن لوگوں کو بھی اپنے مشورے سے نواز گیا تھا..

وہاں کھڑے ہے شخص کی ہنسی بے اختیار چھوٹ گئی تھی "ہاھاھاہاہہہہ...!!"

آفیرہ کو تو ابھی بھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ہو کیا رہا ہے ایک دم سے آپی کو دیکھ یہ اتنا کیوں خوف زدہ ہو گیا.. نئے نئے سوال اُسکے دماغ نے اُس سے کر ڈالے جنکو وہ ابھی سوچ نہیں سکتی تھی...



"تم سب کو جو کہا گیا اُس پر عمل لازمی کرنا مجھے وہ شخص زندہ نہیں چاہیے۔" کھلے عام وہ اُن لوگوں کو ہدایت دے رہی تھی کسی کی جان لینے کی..... بلکل وہی انداز بے باقی انسانیت سے عاری کہیں سے بھی کوئی اسکو جیری کی بہن نہیں بتہ سکتا تھا....

"میں بھی دیکھتی ہوں کون مجھے روک سکتا ہے؟ آنکھوں میں آنکھیں گاڑے وہ جیری کو کھلے عام چیلنج کر رہی تھی...."

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ارے یہ لڑکی کیا روکے گی؟ جو خود کو نہیں بچا سکتی وہ اور کسی کو کیسے بچائے گی.. وہ پاگل تھا جو بلا وجہ اُس سے خوف کھا رہا ہے تم سب اپنا کام کرو.. تمہارے پیسے تمہیں میل جائے گے..."

اسکو نیچا دکھانے کی عادت اُسکی ابھی بھی نہیں گئی تھی.... وہ خاموشی سے اسکو دیکھ رہی تھی.. فلحال وہ ابھی کچھ نہیں کر سکتی تھی....

جب تک محسین بھی وہاں پہنچ گیا تھا پوری یونی کے سٹوڈنٹ وہاں کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے..... چہ میگوئیاں کر رہے تھے.....

"مس آفیرہ!! یونولاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے..... اور یہ تم پر پرفیکٹ طریقے سے فٹ کرتا ہے....."

اُس نے آواز پر پیچھے مڑ کر دیکھا... محسین کی شکل دیکھ کر وہ تیش میں آگئی تھی... "اوہہ مسٹر زیادہ آسمان میں نہ پنکھ پھیلاؤں ورنہ جتنی اڑان بھر رہے ہونہ اُس سے کہی زور دار طریقے سے منہ کے بل نیچے گروگے.. اس لیے بہتر ہوگا اپنی لمٹ میں رہو.. " انگلی اٹھائے وہ چلائی....

"گائیز! دیکھو یہ محترمہ مجھے لمٹ میں رہنا کاسکھا رہی ہے... ارے ارے تم سب بھی



"محسین محسین!! کچھ بھی نہیں سنائی دیا جیری اسکو آواز پر آواز دے رہی تھی....  
 "آفیرہ تم جاؤ یہاں سے.... جیری چلائی وہاں پر سمعان اور شایان بھی آگئے بڑی مشکل  
 سے انہونے محسین کو قابو میں کیا تھا.... سمعان جیری کو گھور رہا تھا.. اُسکے گھورنے  
 پر جیری کی سانسیں ہی اٹک گئی تھی....."

شایان کو محسین کو سونپ کر سمعان چبا چبا کر بولا.... "مسز شام!! ذرا میرے ساتھ  
 آئے.... اور بولتا ہوا یونی سے باہر نکل گیا.... جیری نے اُن سب کے جانب دیکھا  
 .. "تم جاؤ جیری ہم ہے یہاں پر.. شایان نے اسکو اشارے سے کہا.. خوف زدہ سی وہ  
 اُسکے پیچھے پیچھے ہوئی....."

"پہلے دن ہی یہ بیہودگی.... کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی ہاں...!! ایک اندھیرا  
 نما کمرہ تھا.. اُس کمرے میں ایک روشن دان تھا جس میں سے ہلکی ہلکی روشنی اندر آرہی  
 تھی... یونی سے نکل کر جیری کو گاڑی میں بیٹھنے کا بولا اور یہاں پر لا کر اندر سے لوک  
 کرتے ہوئے وہ اُسکی طرف قدم بڑھا رہا تھا...."

وہ دھیرے دھیرے اپنے قدم پیچھے کو ہٹا رہی تھی خوف کے مارے اُس نے آنکھوں کو زور سے بند کیا ہوا تھا۔ "کیا پوچھ رہا ہوں میں..؟ دھاڑ کر پوچھا گیا آنکھوں میں بہت عجیب خوفناک پراسراریت تھی.."

وہ دیوار سے جا لگی تھی.. وہ اُس کے اتنے قریب تھا کہ سانسوں کی تپش اُس کے چہرے کو جھلجھار ہی تھی آنکھوں میں آنسوؤں اہ گئے تھے اُس کے "مم میں نے کچھ نہیں کیا وہ میں نے آ آئی ک کو کسی کو مارنے کی دھمکی دیتے سنا تو بسس م محسین کو بلا لیا میم مجھے نہیں پتہ تھا کہ محسین اتنا آؤٹ آف کنٹرول ہو جائے گا...." کانپتے ہوئے سے بمشکل وہ بول پائی تھی.... شام نے اسکا شاننا پکڑ کر ایک دم اتنی زور سے گھمایا تھا کہ جیری کا ہاتھ کسی نوکیلی چیز پر جا کر لگا تھا....

"آں..!! ایک چیخ بلند ہوئی تھی اندھیرے کے باعث کچھ بھی دیکھنے سے انکاری

تھا.. ہاتھ سے خون کی فوار پھوٹ پڑی... لیکن اس وقت شام کو غصہ اتنا شدید تھا کہ  
اسکو جیری کی چیخ نہیں سنائی دی...

وہ غصے سے روم سے نکل گیا اسکو دیکھے بغیر جبکہ اُس نے اپنے خون سے لبالب ہاتھ کو پکڑا  
اور اپنے آنسوؤں کو بمشکل روکے وہ باہر ہی نکل آئی تھی.....

نہ جانے سمعان اُس سے کس چیز کا بدلہ لے رہا تھا.. "میں میں نہیں رہوں گی اب دل  
میں پکارا دہ کرتے ہوئے وہ باہر نکل گئی....."

"ہمیشہ میرے حصے میں ہی اذیت کیوں؟ سوچتے ہوئے وہ قدم بڑھا رہی تھی آنکھوں  
سے اشک جاری تھے... رونے کی وجہ سے اُسکی ناک اور آنکھ دونوں ہی سُرخ گلابی ہو  
گئی تھی...

"خیر جو بھی میں اپنی زندگی کا یہ حصہ بھی تنہا ہی گزاروں گی اور اس مشن کو کامیاب کر کے یہاں سے بہت دور چلی جاؤں گی ایک عزم کے ساتھ اُسے دل میں پکارا رہ کر لیا تھا....."

.....❤️❤️❤️❤️

"کیوں کیوں؟ آخر کیوں میں اپنا ہوش خوب بیٹھتا ہوں؟ کیوں؟ وہ مسلسل پینچنگ بیگ پر تیج مارتے ہوئے سوال کر رہا تھا....."

وہ تو تیری مدد کر رہی ہے پھر کس چیز کا بدلہ تو اُس سے لے رہا ہے؟ اپنے آپ سے مخاطب سوال پر سوال کیے جا رہا تھا وہ....."

"جب جب اسکو دیکھتا ہوں دل میں آگ جلنے لگتی ہے دل اسکو ختم کر دینے کو کرتا ہے"

ایسا دل کرتا ہے جیسے اسکو زندہ کو اتنی اذیت دوں کہ بے انتہا ہو اذیت..... جب جب  
اُسکی شکل دیکھتا ہوں اُس شخص کا چہرہ میری آنکھوں میں رقص کرنے لگتا ہے۔۔

پسینے سے شرابور اُسکا پورا وجود ہو رہا تھا لیکن اسکو کوئی پرواہ نہیں تھی پورے ہول میں  
پہنچنگ بیگ پر لگنے والے تیج کی آواز گونج رہی تھی

وہ اندر سے ایک بھڑکتی آگ میں جل رہا تھا اور اُسکی آگ کے شعلے اتنے بھڑک رہے  
تھے کہ اُسکا دل اس آگ کے شعلے میں اُس لڑکی کو جھونکنا چاہتا تھا.....

"اللہ کریں اس مشن کے دوران یہ مر جائے! کبھی کبھی دعائیں بڑی جلدی قبول ہوتی  
ہے جو دعا آج اُسکے لبوں سے ادا ہوئی تھی اُس پر کن کہ دیا گیا تھا.....

ایک دم سے سانس لینے میں دشواری ہونے لگی تھی اسکو... ن نہ یہ یہ کیا بول رہا ہے تو



؟ شام وہ تیری بیوی ہے دل کانپ اٹھا تھا اس دعا پر جسکو دماغ نے جھٹکا تھا...

"میں جائے گی تو کیا ہو جائے گا؟ ویسے بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کون مرتا ہے کون جیتا ہے؟ دماغ نے دل سے کہا تھا....."

"تجھے فرق نہیں پڑتا لیکن مجھ سے پوچھ ہر غصہ اُس پر نکالتا ہے تو لڑائی جھگڑنے کرنے کے بعد بھی اُسکی فکر کرتا ہے پتہ ہے کیوں؟ دل نے آئینہ دکھانے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔۔"

اُسے نظریں چرائی تھی اس سوال پر... مجھے نہیں پڑتا کوئی فرق...!! جھوٹی سے دلیل پیش کی گئی تھی.....

"فائن! پچھتاؤ گے تم!..... دل نے آخری الفاظ کہے تھے اور پھر خاموش ہو گیا"

تھا.....

اور اُسکے اندر کاشور بڑھتا ہی جا رہا تھا.. تبھی ہاتھ میں پہنی رسٹ و ایچ موبائل فون  
و ایبٹ ہو ایک لال رنگ کی روشنی جلنے لگی تھی..... اُسنے کال پک کی اور بلوٹو تھ  
لگائی اور خود کو کمپوز کرتے ہوئے جلدی سے بولا....



"سر!! کیپٹن جیری کوٹھے پر پہنچ گئی ہے..... اس انفارمیشن پر چلا ہی اٹھا تھا....

"وہاٹ؟ کیا بول رہے ہو تم؟ لیکن کیسے پیروں کے نیچے سے یہ سن کے جمین ہی کھسک  
گئی تھی اُسکے۔ غصے سے اُسکا چہرہ سُرخ ہو گیا تھا....

"میں آتا ہوں!! کال کاٹ کر اُسے ایک مکہ بیچ پر مارا...." یہ لڑکی آخر کیا ثابت کرنا چاہتی ہے؟ سمجھتی کیا ہے خود کو یہ؟ غصے سے تن فن کرتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا.....



"سٹریٹ لائٹ کی روشنی میں ایک وجود سکستہ قدم اٹھاتے ہوئے جا رہا تھا۔ آنکھوں سے آنسو ہونٹ سوکھے ہاتھوں پر خون کے نشان... وہ بالکل ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی..."

ابترا سی حالت میں وہ چل ہی رہی تھی جب کسی نے اسکو پیچھے سے دبوچا اور نشے کارومال اُسکے ہل پر رکھا اسکو گاڑی میں ڈال کر وہ گاڑی اپنی منزل کی طرف بڑھ گئی..

بھڑی بھڑی سی گالیوں سے وہ وین بمشکل ہی اپنا راستہ بنا پار ہی تھی.... کچھ دیر بعد

بھڑی گالیوں سے گزرتی ایک سنسان روڈ پر وہ وین جا کر ٹھہر گئی.... اُسکے بیہوش وجود کو دو آدمیوں نے مل کر اٹھایا اور سامنے کھڑی کالی کار میں ڈال دیا تھا.. وہ کالی کار آگے بڑھ گئی تھی جبکہ وہ آدمی آپس میں کچھ بات کر رہے تھے....

"یار قسم سے کتنی خوبصورت خدو خال کی یہ دوشیزہ ہے.. بس چلے تو جان بیک کر اسکو حاصل کر لوں... آنکھوں میں عجیب سی ہوس پن تھا اُس آدمی کے..." ہسہہ کہہ تو ٹھیک رہا ہے تو.. پر کیا کر سکتے ہیں؟ بڑے لوگوں کی امانت ہے اُن تک تو پہنچانی ہی ہے.... اُس آدمی نے اُس شخص کی ہاں میں ہاں ملائی اور ایک لمبی آہ بھر کر کہا...

اور مگر وہ ہنسی ہنستے ہوئے وین میں بیٹھ وہاں سے چلے گئے تھے....



یہ ایک کوٹھے کا منظر ہے.. عجیب عجیب پہناوا پہنے چھوٹی بڑی عمر کی لڑکیاں یہاں اور  
موجود تھی انکی حرکتیں بڑی بے باکی تھی....

"ہائے میں مر گئی.. کیا چیز ہو آپ؟ عجیب سے انداز میں ایک عورت نے اپنی ادائے  
دکھاتے ہوئے کسی مرد سے کہا.... وہ مرد ابھی کچھ بولتا کہ دروازہ نوک ہوا تھا....

"کون؟ غصے سے پوچھا گیا مطلب کہ انکو اس آمد پر ذرا بھی خوشی نہیں ہوئی تھی بلکہ  
انکی گفتگو کو درمیان میں رکنے پر اس عورت کو یہ شدید ناگوار گزرا تھا.....

"میم آج ایک نیا مال آیا ہے آپکو بڑی بیگم نے یاد فرمایا ہے.... دروازے کے پیچھے سے  
آواز ابھری اس عورت نے جلدی سے اس شخص کی طرف دیکھا جو اسکو ہی دیکھ رہا  
تھا...

"ہم ابھی آتے ہیں... اپنا حلیہ درست کرتے ہوئے اُس عورت نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آئی..."

بڑے سے بنگلے میں عجیب سی بدبو پھیلی ہوئی تھی.. دیکھنے میں جیتنا خوبصورت لگتا تھا اُس سے کئی زیادہ یہ بد صورت بھی تھا.. عجیب سے کراہیت نما جگہ تھی یہ ایک ڈراونا قبرستان نما یہ جگہ جہاں زندہ لڑکی کو روز روز موت دی جاتی اور روز زندگی دی جاتی یہاں آئے روز کئی معصوم لڑکیوں کی عزت کا جنزہ نکلتا تھا.. آج بھی یہاں دو لڑکیاں لائی گئی تھی....

ایک اپنی مرضی سے آئی تھی تو دوسری کو زبردستی لایا گیا تھا...

"مم مجھے چھوڑ دیں خدار مجھے چھوڑ دیں!! ہاتھ جوڑتے ہوئے وہ بے تحاشہ رو رہی تھی آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہ رہے تھے.. ایک ڈرا ایک خوف تھا جو اُسکی آنکھوں

میں رقص کر رہا تھا.....

حجاب میں لپٹا چہرہ اپنی ڈبلی سی یہ لڑکی کم عمر یعنی سولہ سترہ سال کی لگتی تھی...

وہ مسلسل اُنکے سامنے رورہی تھی چلا رہی تھی اور کہتے ہیں نہ جہاں پر شیطان اپنا سایا  
چھوڑ دے تو پھر ہر آواز ہے تکلیف سب بے مول جاتی ہے..

"لے جاؤ اسکو! ایک پچاس سال کی عورت نے اپنے گارڈ سے کہا اور وہ حبشی غلام وہاں  
سے اسکو لے گیا وہ روتی چلاتی رہی لیکن سارے کار تھا بھینس کے آگے بین بجانا اسکو ہی  
کہتے ہیں...."

"ہممم وہ لڑکی کہاں ہے جو ہمارے لیے بہت ہی ضروری ہے. اُس عورت نے اپنے  
آدمی سے پوچھا.."

"بیگم وہ وہ چھوٹی مبین بیگم کے پاس ہے.. "اُس نے ڈرتے ڈرتے بتایا... "ہوش آیا اسکو...؟ اشاروں سے پوچھا...."

"ہاں بیگم جی!!....." ٹھیک ہے ہم ابھی آتے ہے جب تک آپ رات کے جلسے کا انتظام کرو... وہ بولتی کھڑی ہو گئی پیروں کی پائل کی چھنکار گونجی تھی... بھاری بھر کم یہ عورت لہنگا پہنے اونچی بلاؤز پہن رکھا تھا جس کا گلاب بہت گہرا تھا بالوں کو کھلا چھوڑ ہوا تھا ہاتھوں میں بھر بھر کر چوڑیاں پہنی ہوئی تھی میکپ سے بھر پور چہرہ اپنے آپ کو آج بھی وہ دلکش خوبصورت دکھانے کا پورا انتظام کے ساتھ وہ چلتی ہوئی ایک کمرے کے سامنے رکی...

دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی... "ہاں بھئی اسکو تیار کیا!!! وہاں کھڑی دو لڑکیوں سے اُس نے پوچھا...."



"بڑی بیگم یہ یہ روئے ہی جا رہی ہے...!! ایک لڑکی نے نظریں جھکا کر کہا..... تو میں کیا کروں آج یہ موقع ہمیں نہیں جانے دینا کیسے بھی کرو مارو پٹو کیسے بھی کرو آج اسکو تیار کر دو..... آج کا جلسہ بہت بڑا جلسہ ہے.. "اُس عورت نے غصے سے اُن دونوں سے کہا تھا....."

"پر میڈم! وہ کچھ بولتی کہ وہ دھاڑ کر بولی.. مبین حمزہ کو بلاؤ وہ تیار کرے گی اسکو..."

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایک منٹ میڈم!! پیچھے سے کسی نے دروازے کے وسط میں کھڑے اُس عورت کو پکارا..."

سب نے پیچھے پلٹ کر دیکھا... "آپکی تعریف؟ اُس عورت نے پوچھا... "میرا نام جیا ہے میں اپنی زندگی سے بڑی ہی تنگ ہوں ماں باپ ہے نہیں کوئی روزی روٹی دینے کو

تیار نہیں رشتے دار پاس رکھنے کو نہیں تیار میں اب رات کو یہی پر آرہی تھی.. لیکن  
دیکھو میرا کام آسان آپکے آدمیوں نے کر دیا...

"میں جانتی ہوں میں بہت حسین ہوں اتنا پیسہ کبھی مجھے نوکری سے نہیں حاصل ہوگا  
میں نے سوچا چلو کوئی دھندا ہی کر لوں سو بس یہاں آنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ آپکے  
آدمیوں کی آمد نے میرا کام آسان کر دیا....."

وہ ہنستے ہوئے چاروں اطراف کا جائزہ لیتے ہوئے منہ میں چوینگم چباتے ہوئے بتے رہی  
تھی....

"اوہ تو آپ ہے وہ..... سامنے کھڑی دو لڑکیوں میں سے ایک نے کہا تھا جس پر اُس  
لڑکی نے نا سمجھی کے تاثرات چہرے پر سجائے اُس لڑکی کو دیکھا..... وہ جو پیاری سے  
لڑکی مسلسل رورہی تھی اُسکی کہانی کو سن کر وہ بھی خاموش ہو گئی تھی بلکہ اپنا رونا ہی

بھول گئی تھی.....

"چلو بھئی تمہارے ساتھ زیادہ مسئلہ نہیں ہوگا.. اُس عورت نے کہا.... "اچھا! اگر آپ سب کہو تو میں اس لڑکی کو تیار کر دوں.... اُس نے سامنے بیٹھی اس لڑکی کی ٹرا اشارہ کیا....."

"تم کر سکتی ہو کیا یہ؟ ہاں اکلورس کر سکتی ہوں!! اُس نے اترا تے ہوئے جواب دیا..."

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ویسے مجھے ایک بات آپ لوگوں سے کہنی تھی..!!! وہ جو بات یہاں کرنے آئی تھی بولی...

"ہمم بولو...!!! یہ آپ سب جانتے ہو کہ پورے کوٹھے پر میری جتنی خوبصورت کوئی نہیں کیونکہ ابھی تک میری نظروں میں تو کوئی آئی نہیں ہے.."

میری قیمت بھی بہت ہوگی.. لیکن میں اس کام کو کرنے سے پہلے کچھ شرط رکھوں گی  
آپکو منظور ہے تو ٹھیک ورنہ میں.....

"اُس نے بالوں کو ایک اد سے جھٹکتے ہوئے اپنے گلے میں پہنے لاکٹ کو گھمایا تھا.....  
ارے ارے نہیں نہیں آپ جو بھی کہو گی بات مانی جائے گی.. جلدی سے بولو.. لالچ  
بری بلا ہے یہ کسی نے ٹھیک ہی سوچ سمجھ کر کہا ہوگا....."

اُس نے دل میں سوچا اور چالاکی سے بولی.. ہہہہہ!!

"پہلی شرط میں اپنی مرضی سے دھندا کروں گی کسی کی کوئی زبردستی نہیں چلے گی

دوسری میں ہر ویک اینڈ پر باہر شاپنگ پارلر وغیرہ جاؤں گی کوئی مجھے روکے گا

نہیں... اور تیسری اور آخری بات....

"میرے ساتھ جو بھی رہے گا مطلب کہ جو بھی ایک لڑکی یہاں مجھے پسندائے گی اور اسکو میں اپنے ساتھ رکھوں گی اُس پر بھی کسی کی حکومت نہیں چلے گی صرف میرے علاوہ..... تینوں شرتوں کو سن کر وہ تینوں ہی گم سم ہو گئے تھے۔ ایک دوسرے کی طرف دیکھا کچھ اشارے ہوئے اور اُسکی توقع کے مطابق ہاں بول دی گئی...."

"ٹھیک ہے ہم کو منظور ہے آپکی تینوں شرطیں.. مسکرا کر کہا گیا....." یا اللہ لاچ کتنا

ہے ان لوگوں کو... دل ہی دل میں سوچا تھا.....  
  
 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں نے ابھی تک سنا ہی تھا کہ پیسوں کو دیکھ لوگ اندھے ہو جاتے ہیں لیکن۔ آج دکھ بھی لیے کانوں۔ کے پاس حلقے سے پریس کرتے ہوئے وہ بڑبڑائی تھی....."

"اوکے!! ڈن اب آپ۔ سبھی یہاں سے اسکو تیار کرتی ہوں.... اُنکو جانے کا بول کر وہ اُس لڑکی کی طرف بڑھی....."

وہ لڑکی حیرت کا مجسمہ بنی اس لڑکی کی ایک ایک بات کو نوٹ کر رہی تھی....

"اور ہاں جاتے ہوئے دروازہ بند کرتے جانا اور اپنے اس سو کو لڈ کالے کلوٹے کو ساتھ میں لے کر جانا مجھے کسی گاڑی کی ضرورت نہیں ہے... اُسے پیچھے سے ہانک لگائی تھی۔۔۔"

سارے باہر چلے گئی تھے... جیانا نے جلدی سے دروازہ اندر سے لو کڈ کیا اور اس لڑکی کی طرف بڑھی... اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ لڑکی پھر سے رونے لگی تھی....

"پپ پلڈز مجھے چھوڑ دیں پلز آپکے کوئی نہیں ہے لیکن میرے تو ماں باپ ہے سب ہے میرے پلز... روتے ہوئے اُسے ہاتھ جوڑے...."

"چپ بے بی ڈول چپ اُسنے آہستہ سے اسکو خاموش کروانا چاہا جس پر وہ اور زور سے  
رونے لگی... جب ہر حربہ استعمال کر لیا اُسکار و نابندا نہی ہوا تھا اُسنے ایک دم سے اُسکے  
زوردار ٹھپڑ مارا تھا...."

"ایک دم۔ طمانچے کی آواز گونج کر خاموشی چھا گئی تھی...." چپ بلکل چپ بیوقوف  
لڑکی.. ایک گھنٹے سے میں تمہیں خاموش ہونے کا بول رہی ہوں پر مزال ہے جو  
خاموش ہوئی ہو...."

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب منہ سے ایک سسکی بھی نہ نکلے آئی سمجھ.."

خاموشی سے میری بات دھیان سے سنو... میرا نام کپٹین جیرش سمعان احمد ہے.. میں  
سیکریٹ ایجنٹ ہوں... اب میں جو تمہیں کہوں گی وہ تم خاموشی سے کرنا یکین کرو  
تمہیں میں کچھ نہیں ہونے دوں گی.... اُسکا ہاتھ تھام کر اُس لڑکی کو بہت ہی پیار سے

سمجھایا.....

"لیکن آپنے تو؟ وہ اُسکی بات بیچ میں کاٹتے ہوئے گویا ہوئی.. "ارے بیوقوف اگر میں اُنکو یہ سب بتاتی تو میرے ساتھ ساتھ تمہاری بھی جان جاتی اس لیے خاموش رہو اور جیسا میں کہو ویسا ہی کرتی جانا..."

"کروگی نہ؟ آخری میں اُسنے پوچھا تھا جس پر اُس لڑکی نے جلدی سے گردن ہلادی تھی..."

"گڈ!! اب چلو جلدی سے اٹھو اور تیار ہو جاؤ اسکو پچکارتے ہوئے اُسنے کہا.. وہ روبروٹ بنی کھڑی ہوگئی آدھا گھنٹے کے بعد وہ مکمل تیار بیٹھی تھی.."

"ویسے آپنے نام نہیں بتایا؟ جیری نے اُسکا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے پوچھا....."



"میرا نام عمامہ ہے میرے.....!!! دروازے کی نوک پر وہ دونوں خاموش ہو گئی تھی... " ایک منٹ چلا کر بولا.. تو دروازہ نوک ہونا بند ہو گیا تھا...

"اُس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور آنے والے کو نظر انداز کرتے ہوئے کمرے سے نکل گئی تھی....

"بیگم میں نے اُس لڑکی کو تیار کر دیا ہے.. پر مجھے نہ ایک بات کہنی تھی.. اگر آپ اجازت دی تو!! وہ اب جیوری نام کی عورت کے سامنے بیٹھی تھی...

"ہہہہہ بولو کیا بولنا ہے؟ ہو کے کاکش لیتے ہوئے اُس عورت نے اسکو بولنے کی اجازت دے دی....

"مجھے لگتا ہے آج اس لڑکی کو محفل میں نہیں لانا چاہیے.... اُس نے اپنی رائے اُسکے سامنے رکھی... جس پر جیوری بیگم سیدھی ہو کر بیٹھ گئی....."

"لیکن کیوں؟ تیوری چڑھائی تھی بیگم نے....."

"میں نے سنا ہے طوائفوں کے کوٹھے پر سال میں ایک چہلم کا میلہ لگتا ہے اُس میں خوبصورت لڑکیوں کی فروخت کی جاتی ہے...."

"تو میں سوچ رہی تھی کہ... یہ جو لڑکی آج آئی ہے کیوں نہ اسکی قیمت چہلم کے میلے میں شرکت کر کے لگائی جائے...."

کیا چل رہا تھا کیپٹن جیری کے دماغ میں آخر کیا تھا اُسکا اگلا قدم؟



"ہہہہہ! بول تو ٹھیک رہی ہو تم... وہ خاتون اُسکے اس اس مشورے سے متفق نظر آ رہی تھی.. ہلکی سی مسکراہٹ جیری کے چہرے پر رنگ گئی.. جسکو باوقت اُس نے چھپایا تھا..

طویل خاموشی کے بعد جیری نے بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ... "جیوری اتنا کیا سوچ رہی ہو.. ارے میرا مشورہ ہے کہ تمہیں ہاں کرنی چاہیے کیونکہ وہ لڑکی تمہارے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہوگی.... مبین چھن چھن کرتے ہوئے آئی تھی اُسکی آواز پر جیری نے پلٹ کر دیکھا.... تیس پینتیس سال کی یہ پتلی خوبصورت عورت جسکا بناؤں سنگھار بالکل نئی نویلی دلہن والا تھا... وہ چلتی ہوئی جیوری کے برابر میں بیٹھ گئی تھی... اور جیری کو دیکھتے ہوئے جیوری سے گویا ہوئی...

تم اچھے سے جانتی ہو چہلم کے میلے میں بڑے بڑے رئیس زادیں آتے ہیں اور انکی

ڈیمانڈ خوبصورت لڑکیوں کی ہوتی ہے... اس وقت ہمیں لڑکیاں نہیں مل پارہی..  
کیونکہ ہاتھ پاؤں دھو کر پولیس ہمارے پیچھے لگی پڑی ہے

"اور اس وقت چہلم کا میلہ زیادہ دور نہیں ہے اور لڑکیاں ہمارے پاس ہے بھی نہیں  
اس لیے آج تم اس لڑکی کو پیش نہ کرو۔" مبین بیگم نے جیوری سے کہا تھا....

"ٹھیک ہے! جیوری بیگم نے ہامی بھری تھی.. جیری کی توقع کے مطابق ابھی تک سب  
کچھ ٹھیک چل رہا ہے..."

"ہہہ! اللہ بس ایسے ہی کامیاب کرتا ہے.. اچھا ہے ابھی زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی  
خیر مجھے بہت جلد ان سب کا ڈیٹاچیک کرنا ہوگا... "وہ آہستہ سے سر پر ہاتھ پھیرنے  
ہوئی خود میں ہی بڑبڑائی تھی.."

"میں چلتی ہوں!! وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تو مبین بیگم نے اب اُسکا جائزہ لیا تھا....  
 "تو آپ ہے وہ خوبصورت دوشیزہ.... اوپر سے نیچے تک اُسکا جائزہ لے کر مبین نے  
 پوچھا جس پر جیری مسکرا دی....."

"جی! مسکرا کر جواب دیا گیا...." ویسے حسن تو بڑا کمال کا ہے تیرا.. ایک ایک ساتھ کئی  
 کو قابو کر سکتی ہو تم.... ستائش نظروں سے مبین بیگم نے اُس سے کہا تھا... ایک دم  
 جیری کا فیس ایکسپریشن بدلے تھے جنکو اُس نے ایک لمبی سانس بھر کر بھرپور طریقے  
 سے کوشش کی تھے....

ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لی گئی تھی... "ہاں کر سکتی ہوں لیکن میں یہاں کے مردوں  
 سے نہیں.... گھورتے ہوئے اُس نے مبین بیگم کو جواب دیا ایک ایک لفظ چبا کر ادا کر رہی  
 تھی وہ....."



!!..

میرے نام کی بہت ملے گی لیکن مجھ جیسی کوئی نہیں میں ہر طرح کا ہنر خود میں رکھتی ہوں.... پتھر جیتنے سخت تاثرات لیے وہ کچھ قدم چل کر مبین بیگم کے نزدیک آئی اور تھوڑا سا جھکتے ہوئے اُسکے کانوں میں سرگوشی کی تھی....

پھر اپنا چہرہ اتر چھا کیا تھا اور جیوری بیگم کی طرف دیکھا جو اُسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی....

"سمجھا دینا اسکو.. اور مبین بیگم کے چہرے کی طرف آنکھوں میں آنکھیں دیکھ کر اُسکے کنپٹی پر اپنی شہادت کی انگلی رکھی اور بولی...

"اچھے سے سن کر اس دماغ میں بیٹھا لینا...!!! جھٹکے سے کھڑی ہوئی اور پلٹ کر لمبے

لبے قدم بھرتے ہوئے نکل گئی تھی.... ایک مسکراہٹ اُسکے چہرے پر تھی پہلا قدم  
اٹھا کر کچھ پالینے کی..

ایک درد کی رمت تھی اُسکے چہرے پر کسی کے لئے اپنی جان وار کر اُس سے دور ہونے  
کی.....



ہائی عمر بھر منتظر رہوں گی مگر

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آنے میں عمر نہ لگا دینا



انڈیا کے حدود میں جیسے ہی اُس نے اپنے قدم رکھے تو ایک احساس اُسکے حواسوں پر چھا گیا  
تھا..



"دنیا کا کوئی بھی جہاں دیکھ لو لیکن جو سکون اپنے گھر اپنے وطن میں میسر ہے وہ کہی نہیں...

اُسے چاروں اطراف میں نظریں دوڑا کر کوڑ سے کہا..

صحیح کہا کسی نے چڑیاں سارے جہاں میں اپنا کھانا تلاشتی پھرتی ہے لیکن رات میں آئے گی واپس اپنے ہی گھونسلے میں...

"چل بیٹاری تو بھی آگیا اپنے گھونسلے میں!! مسکرا کر اُس نے ٹرائی پکڑی اور آگے کو چل دیا.....

"ہائے جیری کتنی خوش ہوگی--- جیری کے نام اور اُسکی آنکھوں کی چمک بڑھی

تھی... نہ جانے کیسی ہوگی؟ کیا کرتی ہوگی؟ مجھے بھی یاد کرتی ہوگی کہ نہیں؟ کئی ساری سوچ جیری کے حوالے سے لیے وہ اپنے قدم بڑھا رہا تھا.....

ریحام حسین اس ملک کے چیف منسٹر کا پوتا تھا اُسکا انٹریسٹ شروع سے ہی سوشل میں تھا وہ بھی اپنے دادا کی طرح ایک ایماندار لیڈر بن کر عوام کی خدمت کرنا چاہتا تھا...

آج وہ لندن سے ہائیر ایجوکیشن مکمل کرواپس انڈیا لوٹا تھا... لمبا قد گندنی رنگ گرین کانچ سی آنکھیں ترتیب سے بال سیٹ کیے واضح نمایاں ہوتا جسم وہ خوبصورت تھا اپنی عادت اور اپنے نام کی طرح..

وہ چلتا ہوا ایئر پورٹ سے باہر نکلا تو اُسکا دوست منیش ملہو تر اُسکا گاڑی سے ٹیک لگائے اُسکا بے صبری سے انتظار کرتا پایا....

"ویکم ٹوانڈیا.. گلے ملتے ہوئے منیش نے ریحام سے کہا... اور سفر جیسا گزرا؟ اب وہ اُسکے گلے میں اپنا ہاتھ ڈالتے ہوئے پوچھ رہا تھا....."

"الحمد للہ!!! اٹ واڑ آگریٹ ٹرپ.... مسکرا کر ریحام نے اسکو بتایا...."

"اومے انگریز کی اولاد اپنی یہ انگریزی یہی پر چھوڑ دیں.. اور شرافت سے ہندی بول لیں یا پھر اپنی اردو پردیکھ یہ رہے میرے ہاتھ ان پر رحم کھا اور انگریزی نہ بول....."

معصومیت سے وہ اسکے سامنے ہاتھوں کو جوڑے کھڑا تھا ریحام کو اُس پر بہت ہنسی آئی.....

اور بے اختیار اُس کا قہقہہ بلند تھا "ہاھاھاھاھا....."

"اچھا اچھا نہیں بولتا۔ ویسے ابھی بھی اتنی چڑا نگلش سے حد ہے بھئی... ایک بار پھر قہقہہ لگایا گیا تھا....."

"ہاں تو بندہ اپنے ملک میں آیا ہے بھئی ہم ہے دیشی لوگ ہمکو اپنی ہی زبان پسند ہے...  
اُسے محبت سے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا...."

"بلکل وہ بات اور کہی ہے ہی نہیں جو اپنے وطن میں ہے... ریحام نے دل سے اُسکی  
بات کی تائید کی تھی...."

"اچھا بتہ شادی کا کھانا کب کھلا رہا ہے؟ ریحام نے فرنٹ ڈور بن کرتے ہوئے سیٹ  
بیلٹ لگا کر اُسکے چہرے کے جانب دیکھ کر پوچھا تھا....."

"بہت جلد!! مسکرا کر بتایا تھا.... ویسے ابھی تو ایک مشن ہے اسکو سرانجام دینا ہے  
پہلے اُسکے بعد سب کچھ ہوگا... گاڑی کو ڈرائیو کرتے ہوئے منیش نے بتایا.."

"اچھا!!! کیسا مشن؟ اُسے منیش سے پوچھا تو وہ خاموش رہا تھا...." معافی چاہوں گا  
میرے جگری دوست لیکن میں اس مشن کے بارے میں کچھ نہیں بتہ سکتا.... منیش  
نے سامنے دیکھتے ہوئے بتایا....

"ہہہ!!! کوئی بات نہیں! اچھا سب کیسے ہے گھر پر؟ ریحام نے باتوں کا موضوع  
بدلتے ہوئے بطوں کا رکھ دو سری جانب کیا...."

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"سب ایک دم فٹ ہے! خوشگوا ری سے بتایا گیا تھا.."

اُسکے بعد چھوٹی موٹی شرارتیں اور لڑائی جھگڑے کرتے وہ دونوں اپنا سفر بہت یادگار  
بناتے ہوئے اپنی منزل کی طرف بڑھ گئے تھے....



"چل لگا اسکو فون لگا اور بول کہ وہ بڈھا یہاں سے غائب ہو گیا.. شام نے اسکو نے اسکو گردن سے دبوچ کر اُسکے منہ میں اپنی انگلیوں کو گاڑتے ہوئے چلایا۔۔۔"

"نہ میں نہیں کروں گا فون... اُس آدمی نے گردن نامیں ہلا کر بمشکل ہی جواب دیا تھا....." پکا نہیں لگائے گا تو اسکو فون...؟ شام نے چلا کر اُسکے چہرے پر گھونسا جڑ دیا... و حشخص درد سے بلبلا اٹھا تھا....."



NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بول کرے گا فون کہ نہیں؟ ایک بار پھر پوچھا گیا۔۔"

"نہیں!!! ایک بار پھر گردن نامیں ہلائی گئی تھی.."

"بلال ل ل؟ شام نے اپنے کسی آدمی کو زور سے آواز دے کر پکارا تھا وہ آدمی "جی سر!!! کرتا ہوا جن کی طرف حاضر ہوا تھا...."

"ذرا مجھے میرا چاقو دے نہ.. اُسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے اپنی آدمی کو حکم دیا گیا تھا کچھ دیر بعد ہی اُسکے ہاتھ میں چمکیلی دھار والا بہت تیز دھار کا چاقو تھا... اُس شخص کی مانوا سکو دیکھ جان ہی نکل گئی تھی....."

شام نے اُسکی ہتھیلی پر ایک دم سے بہت تیز رفتار میں کٹ لگایا تھا جس پر اُس آدمی کی چیخ کے ساتھ ساتھ خون کی فوار بھی پھوٹ پڑی تھی.....

"لاست بارلاست بار لگائے گا فون کہ نہیں؟ اس بار اُسکی آنکھوں میں دیکھو وہ شخص خوف زدہ ہو گیا تھا اُسکی آنکھوں سے اسکو اتنی وحشت نظر آرہی تھی کہ اسکو اپنی موت نظر آنے لگی تھی...."

"مَم میں کروں گا فون جلدی سے نکاہیت سے اُسنے اسکو دیکھ کر کہا.. شام کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی تھی....."

وہ سیدھ کھڑا ہوا اور پھر سپاٹ چہرے سے اسکو حکم دے دیا گیا.... "بلال جلدی سے اس نمبر کو ٹریس کرو یہ کہاں کس جگہ پر موجود ہے...."

اپنے آدمی کو حکم دے کر اُس نے اُس شخص کو موبائل تھمایا تھا.... "چل لگا فون اپنے اُس بوس کو... کانپتے ہاتھوں سے اُس آدمی نے نمبر ڈائل کیا اور کان سے لگایا تھا..... دو تین بیل کے بعد کال اٹھائی گئی تھی...."

"سسر سر وہ بڑھا بھاگ گیا ہے... درد کی وجہ سے اُس شخص سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا..... بلال نے لیپٹوپ پر جلدی سے انگلیاں چلائی اور اُس نمبر کی لوکیشن چیک کی جس سے یہ کیشوبات کر رہا تھا....."

شام نے اشارے سے بلال سے پوچھا تھا اُس نے انگوٹھے کے اوکے کا اشارہ کیا تھا اور پھر



کال کٹ گئی تھی.....

"ہاں بلال کہاں کی ہے یہ لوکیشن؟ شام نے جلدی سے پوچھا تو بلال بولا...

"سر یہ نمبر حیدر آباد اور تلنگانہ کے درمیان واقع ارآباد کے قریب موجود اننت گیری ہلز کے گھنے جنگلات کی لوکیشن دکھا رہا ہے... بلال نے اسکو بتایا تھا۔۔۔۔۔"

"ٹھیک میں نکلتا ہوں ایک کام کرو تم اسکو لے کر یہاں سے خدمت خانے پہنچو میں رات تک آتا ہوں... وہ جلدی سے بول کر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔"

.....

"ہیلو آج شام کو کوٹھے کا چکر لگا آنا.. اُس جیوری سے پوچھ لینا کہ کتنی لڑکیاں اُسے جمع کر لی ہے.."

سعد احمد صاحب فون پر کسی سے بات کر رہے تھے.. "جی سر میں دیکھتا ہوں..!!  
دوسری جانب سے اُس نے جیسے اسکو کام ہو جانے کا یکمین دلایا تھا...

"ٹھیک ہے!!!! سعد صاحب نے کال کاٹ کر ابھی موبائل کو ٹیبل پر رکھا ہی تھا کہ  
موبائل کی چنگھاڑ نے اسکو اٹھانے پر مجبور کر دیا تھا....

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"کیشو!!!!!! انہوں نے بڑبڑا کر فون اٹھا کر کان سے لگایا..

"کیا بات ہے؟ سب ٹھیک تو ہے؟ انہیں کچھ غلط ہو جانے کی بوں آگئے تھی جسکو غلط  
ٹھہرنے کے لئے انہوں نے تصدیق چاہی....

"سسر سرووہ وہ بڈھا بھاگ گیا ہے!!! یہ خبر اُنکے پاؤں سے زمین نکال گئی تھی...

"کیسے تم سب کہاں مر گئے تھے جب وہ بھاگا وہاں سے.. " بھڑکتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر چلائے تھے.....

"میں آتا ہوں.. جلدی جلدی میں سعد صاحب اپنی اہم فائل وہیں چھوڑ گئے تھے.....

سعد صاحب جس وقت گھر سے نکلے تھے رات کے نو بج رہے تھے... یہ گھر ناتو زیادہ بڑا تھا اور نہ ہی زیادہ چھوٹا... دور رہائش پزیر علاقے سے دور ایک سنسان جگہ اور یہ مشتمل گھر دیکھنے میں جیتنا کھنڈر لگتا تھا اُس سے کہی زیادہ یہ اندر سے خوبصورت اور محفوظ گھر تھا ایک کالے دھندے کے حوالے سے.....

چاروں جانب سے جنگلوں سے گھرایہ گھر کسی کو بھی اس جگہ کا نہیں معلوم تھا سوائے سعد صاحب اور اُسکے آدمی کیشو کے جسکا ابھی فون آیا تھا...

جیسے ہی اس گھر سے سعد صاحب کی گاڑی اس گھر کے حدود سے باہر نکلی تھی کہ ایک نوجوان چھپکے سے اس گھر میں اندر چھپتے چھپاتے چہرے کو کالے کپڑے سے ڈھانپا ہوا تھا کالے ہی کپڑوں میں ملبوس یہ شخص اٹھارہ سال کا کوئی لڑکا تھا....

سہ سہ قدم رکھتا ہر جانب نظریں دوڑاتا ہوا وہ اندر لاؤنج میں گیٹ تک گیا تھا ایک ہاتھ میں گن پکڑے وہ وہ محتاط انداز میں گیٹ سے لگ کر کھڑا ہو گیا تھا.. اندر کے جانب اُس نے جھانک کر دیکھا جہاں دو جہتی نما شخص سو فو کے برابر میں کھڑے ہوئے اپنی ڈیوٹی دے رہے تھے...

وہ جلدی سے محتاط ہوا.. دروازے لگ کر ایسے کھڑا ہو گیا جیسے یہاں مجسمہ بنایا ہوا ہو... گن کا ٹریگر ٹھیک کیا اسکو لوڈ کیا اور نشانہ باندھتے ہوئے سائٹلنسر گن کا ٹریگر دبا دیا....

بس ایک لمحہ لگا تھا ان دونوں کو شوٹ کرتے ہوئے اور وہ دونوں شخص وہی ڈھیر ہو گئے تھے.. اُس نے اچھے سے چاروں اطراف میں دوبارہ دیکھا جب اسکو تسلی ہو گئی کہ یہاں کوئی نہیں ہے تو محتاط انداز میں اندر بڑھا تھا گن کو اپنے پیچھے جینز میں دی اور وہاں ٹیبل کے پاس جا کر اُن پیپرز کو اٹھایا.. وہ ابھی مشاہدہ کر رہا تھا پیپر ز وہاں پڑی فائلوں کا کہ اسکو کسی کے بوٹ کی آواز ادھر ہی اتے ہوئے سنائی دی تھی....

وہ الرٹ ہو اور جلدی سے ادھر ادھر نظریں دوڑائی کہی چھپنے کے لیے.. سامنے اسکو الماری نظر وہ برک رفتاری سے اُسکے پیچھے جا چھپا تھا....

ایک شخص گھر کے اندر آیا کروں اطراف میں دیکھا اور زور سے بڑ بڑایا....

"ان سالوں کو کتنا بھی سمجھا لو کہ سامان کو ایسے نہیں چھوڑ کر جایا کرو لیکن نہیں ہمیشہ ایسے ہی جائے گے۔" گندی سے والی دیتے ہوئے اُس نے سامان سمیٹا اور اسکو اٹھا کر

الماری کی طرف چل دیا... اُس لڑکے کی سانس ہی رُک گئی تھی.. بمشکل وہ اپنی سانس روکے کھڑا تھا جب تک اُس نے الماری میں وہ کاغذات نہ رکھ دیئے الماری لوک کر کے وہ شخص جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس لوٹ گیا تھا...

وہ الماری کے پیچھے سے نکلا ایک گہری سانس جو کب سے روکے ہوئے تھا اسکو لی اور الماری کے پٹ کھولنے لگا لیکن وہ تو لوک تھی کھلتی کیسے...

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے جلدی سے اپنی جیب میں سے کچھ بریک سی چیز نکالی اور الماری کا لوک توڑ کر اُس میں سے کاغذات فائلیں وغیرہ نکالی اور وہاں سے چھتے چھپاتے جیسے تیسے وہ اس علاقے سے نکل آیا تھا...

ایک کلومیٹر دور علاقے سے آگے نکل کر اُس نے کسی کو میسج کیا اور اُس کا رپلائی آنے کا انتظار کرنے لگا قریب تیس سیکنڈ بعد اسکو رپلائی موصول ہو تو اس نے اپنی بائیک سٹارٹ کی



جیری کے قدم ٹھہرے تھے.... اور اسکو دیکھ کر پھر سے سے چکر لگانا شروع کر دیا  
تھا....

"آپی کچھ تو بولے کیا ہوا کیوں اتنا پریشان ہے آپ میں آپکو دیکھ رہی ہوں دوپہر سے  
بہت پریشان نظر آرہی ہے....

وہ کھڑے ہوتے ہوئے جیری کے پاس گئی تھی اور اب پریشان سے پوچھ بھی رہی  
تھی ---

"نہیں گڑیاں کچھ نہیں آپ سو جاؤ! اُسے عمامہ کو مطمئن کرنے کے لیے چہرے پر  
مصنوعی مسکرہٹ سجا کر کہا....

"اوکے آپی!! وہ بولتے ہوئے کونے میں پڑی چارپائی پر جا کر لیٹ گئی تھی آنکھوں کو



بند کر لیا تھا جبکہ جیری نے پھر سے ٹہلنا شروع کر دیا تھا.....

ایک دم سے کان میں لگی بلیو ٹوٹھ میں کچھ واہبر لیشن ہوئی تو جیری نے ایک دم کان پر ہاتھ لگایا اور آہستہ آواز میں جلدی سے بولی...

"ہاں ہو گیا کیا کام؟ اور اتنا لیٹ کیوں کال کی؟"

دوسری طرف سے نہ جانے کیا کہا گیا تھا کہ جیری مطمئن ہوتے ہوئے بولی.... "ٹھیک ہے کل دوپہر میں تمہیں انڈیا چوک پر ملوں گی اُسکے بعد طے کرتے ہیں دونوں مل کر اوکے...!! کال کاٹ کر وہ بھی اپنے پلنگ پر آکر لیٹ گئی تھی....."

رات نہ جانے کون سا پہر تھا جب وہ آہستہ سے اپنی چارپائی سے اٹھی تھی پاؤں میں چپیل اڑیستے ہوئے اُسے اندھیرے میں ہی اپنے مطلوبہ ضروری سامان کو لیا اور آہستہ

بغیر آواز کیے روم سے باہر نکل آئی..... پورے ہال میں اندھیرا گپ تھا... وہ جس جگہ قیام فرماتھی وہ رقص اور باقی کے فضولیات کام والی جگہ سے الگ تھا یہ کوٹھا دو الگ الگ حصوں میں بننا ہوا تھا ایک پورشن تورقص موسیقی اور باقی کے کام کے لیے تھا جبکہ دوسرا پورشن وہاں پر آرام کرنے کی غرض سے رکھا ہوا تھا...

اس وقت دونوں پورشن میں اندھیرا تھا کیونکہ آج کوٹھا بند تھا.... پتہ نہیں کس وجہ سے لیکن آج کی رات ہر باہر کے ایرے غیرے انسان کا کوٹھے میں آنا ممنوع تھا... اور یہ ہی بات کیپٹن جیری کو ہضم نہیں ہو رہی تھی....

اُس نے جیسے ہی ہال میں قدم رکھا تھا کہ اسکو کئی آوازیں سنائی دی تھی... "یہ یہ کیسے آوازیں ہے؟ اور کدھر سے آرہی ہے؟ وہ آوازوں کے تعاقب میں توجہ سے لگاتے ہوئے خود سے ہی بولی تھی....

بہت توجہ کے بعد بلا آخر اسکو پتہ چل گیا تھا کہ یہ آواز کہاں سے آرہی تھی.... وہ اُس طرف بڑھ گئی جہاں سے اسکو آوازیں آرہی تھی.... جیتنا قریب وہ جا رہی تھی اتنی ہی باآسانی سے وہ آواز کو سن سکتی تھی.....

ایک کونے سے ہلکی ہلکی روشنی اسکو نظر آئی اُسکے قدم ایک دم ٹھہرے اور فرغور سے دیکھا جہاں سے روشنی نظر آرہی تھی.... وہ ایک دیوار تھی جبکہ غور کرنے پر وہ دروازہ لگا اسکو.... اُس دروازے پر بھی بلکل دیوار کی طرح پینٹ کیا گیا تھا اس لیے اسکو دیکھ کوئی بھی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہی یہ دروازہ ہے یا دیوار.....

آہستہ آہستہ بغیر آواز پیدا کیے وہ اُس گیٹ تک پہنچی اور ہلکے سے دروازے کو واہ کیا... اور اندر دیکھنے کی کوشش کی گئی...

اندر جو دیکھا اُسکے حواس سلب کر گئے تھے اُنکو دیکھ کر....

"بارہ سے پچیس چھبیس سال تک کی نوجوان لڑکیاں تقریباً ساٹھ ستر ہوگی جن پر تشدد کیا جا رہا تھا.... بیچاری وہ لڑکیوں درد سے بلبلا رہی تھی..

"ایک بچی جو قریب سولہ سال کی ہی ہوگی محض اُس پر ایک شیطان.. استغفر اللہ!!  
بے اختیار اُسکے آنکھوں سے آنسو بہ نکلے تھے... اسکو اُن لڑکیوں کے درد کے آگے  
خود کا درد رائی کے دانے کے برابر بھی نہیں لگ رہا تھا...."

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جبری ظلم کرنے والے سے بڑا ظالم ظلم دیکھنے والا اور اسکو سہنے والا ہوتا ہے.. "نیلم  
نیازی کے کہے گئے الفاظ اسکو اپنے کانوں میں سنائی دیے تھے...

"صحیح کہا تھا مس نیلم نیازی آپنے!!!! ظلم کرنے والے سے زیادہ ظالم ظلم دیکھنے والا  
ہوتا ہے.. اور میں ہر گز ظالم نہیں ہوں...

"جب تک میرے جسم میں اس ملک کہ لہو دوڑ رہا ہے اور میرے وجود میں سانسیں  
رقص کر رہی تب تک میرے دین کی رحمتوں اور اُسکی نعمت کو کوئی بھی اب گندی  
نظروں سے دیکھیں گا میں اُسکا سر قلم کر دوں گی یہ میرا خود سے وعدہ ہے..

"جب تک میں ہوں کوئی نہیں چھو سکتا اور جس دن میری روح پرواز کر گئی اُسکے بعد"  
فی امان اللہ!!! اُسکی آنکھوں سے خون چھلک رہا تھا.. آنکھوں میں اتنی سختی اُسکی کے  
دیکھنے والا ڈر جائے.. وہ ایک عزم سے کہتی ہوئی وہ پلٹی تھی... واپس اپنے کمرے میں  
آئی اور ایک نظر عمامہ کے اوپر ڈال کر لیٹ گئی تھی.....

اسکو نیند پھر بھی نہیں آئی تھی. منظر کو نقطہ نظر رکھتے ہوئے وہ پوری رات سوچتی رہی  
بلا آخر فجر تک وہ ایک نتیجے پر پہنچی اور پرسکون ہو کر نماز ادا کرنے کے لیے بستر سے اٹھ  
گئی تھی



اسکو یہاں پہنچتے پہنچتے ڈھائی گھنٹے لگ گئے تھے.. وہ اکیلا تھا پوری تیاری کے ساتھ وہ یہاں آیا تھا... گاڑی کو اس اریا سے تھوڑا الگ کھڑے کرتے ہوئے وہ پیدل ہو لیا اور ایک مسافر کی طرح پیدل چلتے ہوئے وہ انت گری ہیلز کے گھنے جنگلات میں پہنچ گیا



اُس نے اپنی سائلنسر گن باہر نکالی اور محتاط سا اپنے قدم اُس گھنے جنگل میں رکھ دیئے تھے.... ہر چیز پر باریکی سے نظر رکھیں۔ وہ آگے بڑھ رہا تھا اسکو یہاں پر کو۔ بھی غیر معمولی بات ابھی تک نظر نہیں آئی تھی.... جھاڑیوں کو ہاتھوں سے ہٹاتے ہوئے وہ آگے بڑھ رہا تھا جب اُسکا پاؤں کسی چیز میں پھنس گیا... "جیری خیال سے!! بے اختیار منہ سے نکلا تھا....."

حیرت کی بات تھی کہ وہ پھنسا خود تھا اور خیال کرنے کو چیری کو کہا جا رہا تھا... اسکو خود پر حیرت ہوئی.... "ہسہ یہ لڑکی ہمارا پیچھا نا جانے کب چھوڑے گی.... کھڑا ہوتے ہوئے اُسے سوچا اور پھر خود کو سنبھالتے ہوئے آگے بڑھ گیا.. گرنے کی وجہ سے اُسکے ہاتھ پر ایک کٹ لگ گیا تھا جو بہت گہرا لگتا تھا خیر یہ شام احمد کے لیے معمولی سا تھا....

محتاط سا وہ چاروں اطراف میں دیکھ رہا تھا جب اُسکی نظر ٹوٹے پھوٹے ایک گھر پر پڑی... ایسا لگتا جیسے اس جگہ برسوں سے صفائی نہ ہوئی ہو..

"یہ جگہ ہے جس پر وہ حرامی کتا اپنا کالا دھندا کرتا ہے... بھڑکتے دل سے اُسے اسکو گالی سے نوازتے ہوئے آگے بڑھ گیا ہر طرف خاموشی کا سماں تھا..

"اتنی خاموشی؟ اسکو یہاں کوئی بھی آدمی نظر نہیں آیا.. بڑی حیرتناک بات تھی...

"کبھی یہ ٹریپ تو نہیں!!! دماغ نے سائرن دیا.. جبکہ دل دماغ کی منفی کرتے ہوئے  
گو یا ہوا... " نہیں ٹریپ نہیں ہے آگے بڑھو تم ڈرتے نہیں ہو... تمہارا مقصد ڈرنا  
نہیں ہے بلکہ ڈر کو ڈرا کر بھگانا ہے....

"ڈر سے ڈر کے جو بھاگ گیا وہ ڈر پوک کہلا یا جو ڈر کے سامنے سینا تان کھڑا ہوا وہ بادشاہ  
کہلایا.

ایک آخری جھاڑی کو ہاتھوں سے ہٹا کر وہ اس گھر کے سامنے جہ کھڑا ہوا تھا... اس  
بھیانک جنگل میں جانوروں کا بہت ڈر تھا جسکے وجہ سے یہاں پر کوئی بھی آنے سے پہلے  
سو بار سوچتا تھا... وہ محتاط سا چھپتے چھپاتے دروازے کے پاس پہنچا اور دھڑام سے  
دروازہ کھولا تو سامنے خالی گھر نے اُس کا استقبال کیا....

سامان ادھر ادھر پھیلا ہوا تھا الماری کا پٹ کھلا ہوا تھا خون کے دھبے سوکھ گئے تھے..  
صورتِ حال کو دیکھ کر اسکو سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ یہاں اُس سے پہلے کوئی آکر



جاچکا ہے.....

ساراسامان الٹ پلٹ کیا ہوا تھا... یہاں اُسکے کام کی کوئی بھی چیز نہیں تھی.... وہ غصے سے الماری کی طرف بڑھا اور اس میں ایک ایک سامان کو تلاشنے لگا... لیکن بے سود ٹھہرا... "کوئی بہ نینن؟ کون آیا تھا یہاں؟ ہمارے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے؟ دماغ کے گھوڑے دوڑانے پر بھی وہ پتہ نہیں لگا پایا تھا کہ کون ہو سکتا ہے؟ غصے سے اُس نے ساراسامان الماری سے باہر نکال پھینکا... کچھ گر کر ٹوٹنے کی آواز پر وہ ایک دم سے ٹھہرا اور فر فر فرش پر دیکھا جہاں کانچ ٹوٹ کر چکنا چور ہوا پڑا تھا جبکہ اس میں سے کچھ گول گول چمکتی ہوئی چیز دکھائی دی....

وہ جلدی سے فرش پر بیٹھا اور اس چیز کو جھک کر اٹھایا.. وہ اور کچھ نہیں بلکہ ایک CD تھی جس میں کوئی ویڈیوں فلم وغیرہ محفوظ رہتی ہے...

"یہ کس چیز کی ہے؟ آگے پیچھے سے اُسکا جائزہ لیتے ہوئے بولا اور پھر اسکو پکڑ کر جلدی سے کھڑا ہوا ہے جانب ایک بار پھر تلاشی لی اس بار بھی کچھ ہاتھ نہیں لگا تو وہ اُس سی ڈی کو لیے وہاں سے نکل آیا....."

وہ جب اپنے اپارٹمنٹ پہنچا اُس وقت رات کے ڈھائی ہو رہے تھے.. سب سے پہلے اُس نے شاور لیا اُسکے بعد اپنے لیے کافی بنائی اور بیڈ پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ ٹانگوں پر رکھ کر بیڈ کر اُون سے ٹیک لگائے اُس نے وہ سی ڈی، سی ڈی پلیئر میں ڈالتے ہوئے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلانے لگا... اُسکی انگلیاں پوری رفتار سے اسکورل کر رہی تھی.. ایک جگہ جا کر اُسکی انگلیوں نے ہلنا بند کیا اور ایک پرپریس کرتے ہوئے ایک ویڈیوں اُسکے سامنے کھلی تھی. سمعان ویڈیو اور غور کرتا کہ اُسکے موبائل فون کی گھنٹی نے اسکا دھیان اپنی طرف مبذول کرایا تھا.... اُس نے ویڈیو کو فیوز کیا اور کال اٹینڈ کرتے ہوئے کان سے لگایا تھا.....

"ہیلو! دوسری طرف سے بلال نے شام کو انفارمیشن دی "سر آپ ابھی تک نہیں

آئے ہیں اور ان انکل کی حالت بہت ابتر ہے..

"سوری یار بسس دھیان سے نکل گیا!!! اچھا میں آتا ہوں بولتے ہوئے اُس نے ویڈیو بعد میں دیکھنے کا ارادہ کیا اور لیپ ٹاپ کو سوئچ آف کرتے ہوئے اُسکی جگہ اور رکھ کر اپنی گاڑی کی چابی اور بھی مطلوبہ ضروری سامان لے کر اپنے اپارٹمنٹ سے باہر نکل آیا تھا.....

وہ گاڑی کا دروازہ ابھی کھول کر بیٹھنے ہی والا تھا جب اُسکی نظر اپنی گاڑی کے کھڑکی کے کنارے پر ایک کاغذ پر پڑی....

"یہ یہ کیا ہے؟ کاغذ کا ٹکڑا اٹھا کر اُس نے اُسکا جائزہ لیا جو کہ کئی تہ میں بند تھی.....

شام نے کاغذ کو کھولا تھا اور اسکو آگے پیچھے سے دیکھا جو کہ بالکل بلینک تھا کچھ بھی نہیں

لکھا ہوا تھا اُس کا غز پر.....

"ابھی وقت نہیں ہے بعد میں دیکھتا ہوں۔ یہ بول کر اُس نے اسکو ویسے ہی فولڈ کیا اور گاڑی میں بیٹھ کر اسٹیئرنگ کو سنبھالتے ہوئے گاڑی کو خدمت خانے کی طرف موڑ لی تھی.....

خدمت خانے تو اسکو ویسے ہی بولتے تھے اصل میں یہاں پر مجرم سے پوچھ تاچھ کی جاتی تھی اور اگر مجرم نابتے تو اس پر اسکو وہاں پر سزا دے کر زبردستی سچ کو اُگلوا یا جاتا تھا.... اس لیے اسکو خدمت خانہ کہتے تھے ویسے یہ ایس آئی ڈی کا ایک فاؤنڈیشن تھا جس میں مجرم کو رکھا جاتا تھا....

(ایس بی پی) یعنی سکیرٹلی ڈائریسیس آف پینشمنٹ خفیہ طور پر سزا کی بنیاد نام تھا اُسکا....

یہ ایس آئی ڈی ہیڈ کوارٹر سے کچھ ہی دوری پر تھا۔ اسکو وہاں جانے میں ایک گھنٹہ لگ

جانا تھا۔ رات کا پہرہ تھا ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھا.. اس لیے وہ ریش ڈرائیو کرتے ہوئے وہ ایس بی پی جانے کی پوری کوشش کر رہا تھا.....

خیر جو بھی تھا اسکے دماغ میں بس ایک ہی چیز چل رہی تھی اور وہ تھی ویڈیو...

"آخر کیسی تھی وہ ویڈیو اسمیں کون سا راز چھپا ہوا تھا؟ جو بار بار شام جیسے سنجیدہ بندے کو بھی اپنی طرف کھینچ رہا تھا... وہ کوشش کرنے کے باوجود بھی اپنا دھیان ڈرائیونگ پر نہیں لگا پارہا تھا....."

"کیوں آخر کیا وجہ تھی؟"



دن اپنی رفتار سے گزر رہے تھے جیری کو اس کو ٹھے پر آئے ایک مہینے سے زیادہ ہو گیا تھا اس دوران اُس نے اُس کو ٹھے کے ہر ایک شخص کا ڈیٹا حاصل کر لیا تھا۔ یہاں پر موجود ہر شخص برے کاموں میں ملوث تھا۔

اور اُنکے ہیڈ تھے۔ جیوری، مبین اور ایک آدمی جو کہ ہفتے میں ایک بار یہاں پر آتا اور یہاں کا حساب کتاب لے کر جاتا جیری بہت جدوجہد کے بعد بھی اُس شخص کو نہیں دیکھ پائی تھی

وہ شخص کون تھا کہاں رہتا تھا اور اس کا مقصد کیا تھا کچھ نہیں پتہ لگا پائی اُس شخص کے بارے میں۔ بس اتنا جانتی تھی کہ یہ شخص ان سب کا سردار ہے.....

اس ایک ماہ میں جیری نے بہت سی فائلیں اور بہت سے خفیہ لوگوں کا پتہ لگا لیا تھا حیرت کی بات یہ تھی جو ڈیٹا اسکو مسٹر ایکس کے بارے میں ملا اُسکے لیے ناقابل یقین

تھا...

اسکو جوڈیٹا ایک آفیسر ز سے موصول ہوا اور جوڈیٹا اسکو خود سے موصول ہوا اس میں زمین آسمان کا فرق تھا..... انسپکٹر منیش جو کہ جیری سے کانٹیکٹ میں تھا اُس نے اپنی معلومات کے حساب سے جیری کو بتایا تھا کہ مسٹر ایکس کوئی تیس پینتیس سال کا بی جوان ہے جبکہ جیری نے جس مسٹر ایکس کو دیکھا وہ ایک پچاس سال کا آدمی تھا.....

بات یوں تھی کہ کوٹھے پر چہل پہل تھی معمول سے ہٹکے سب اپنے اپنے کاموں میں لگے پڑے تھے آج کی رات کوٹھے پر مسٹر ایکس کی آمد تھی اور اس وجہ سے سب طوائفیں اپنی اپنی تیاریوں میں مہو مسٹر ایکس کو لبھانے کے انتظام میں سر دیے جٹی پڑی تھی.....

"آپی یہ لوگ اتنے خوش اور اتنی تیاریاں کیوں کر رہے ہیں؟ عمامہ جو کہ جیری کے

ساتھ کوٹھے پر راؤنڈ لگانے کی غرض سے نکلی تھی باہر کی چہل پہل کو دیکھ اُس نے جیری سے پوچھا....

"پتہ نہیں عمامہ!! ہمیں بھی آج حیرت ہو رہی ہے کہ کیوں اتنی تیاریاں اس کوٹھے پر ہو رہی ہے آج؟ سوچتے ہوئے جیری نے اُن سب کو دیکھ کر کہا....

"آپی کوئی تو بات ہوگی نہ جسکی اتنی تیاری چل رہی یہاں پر؟؟؟ اندازہ لگاتے ہوئے عمامہ نے ایک بار پھر پوچھا۔۔۔

"ہاں کچھ تو بات ہے!! اُسکی تائید کرتے ہوئے جیری نے اپنے قدموں کی رفتار بڑھا دی... عمامہ آپ روم میں جاؤ میں آتی ہوں! وہ بول کر وہاں سے جیوری بیگم کے خواب گاہ کی طرف چل دی جبکہ عمامہ کمرے کی طرف چل دی....



وہ جب جیوری بیگم کی خواب گاہ کے باہر پہنچی تو اندر سے اسکو آواز سنائی دی....

"جی مسٹر ایکس مال بہت اچھا ہے! ہاں!!! آپکی توقع کے مطابق بہت اعلیٰ.... ہاں  
آج بلکہ ابھی کچھ دیر میں چہلم کا میلہ لگ جائے گا.. جس میں سب سے زیادہ پیسہ ہمیں  
ایک لڑکی سے موصول ہوگا...."

"آج عمامہ کی فروختی کے بعد میں کیسے بھی کر کے جیانا کی لڑکی کو آپ کے پاس بھیجتی  
ہوں پھر آپکو جو کرنا ہے کر لیجئے گا...." بس بس مسٹر ایکس ہماری رقم وقت پر ہمارے  
پاس پہنچا دیجئے گا اور ہاں.. آج رات بارہ بجے اسمگلنگ میں جانے والی لڑکیاں آپ کے  
پاس پہنچا دی جائے گی اور اُسکے ساتھ مبینائے گی آپ اسکو چیک دے دیجئے گا...."

جیری کو اب سمجھ آیا تھا کہ بات کیا ہے؟ "اوہ تو یہ ماجرا ہے!!! خیر جیوری بیگم جتنی  
دیکھنے میں تم بیوقوف لگتی ہو پر ہو نہیں!!! --"

"خیر جو تم چاہو گی ہو گا وہی۔ موہر آپ ہو گی جبکہ چال میری.....! اُسے مسکراتے ہوئے دروازے پر دستک دی..

ٹھٹٹیک!!! دو تین دستک کے بعد اندر سے دروازہ خول دیا گیا.....

"گڈ مارنگ جیوری!! کیسی ہے آپ؟ مسکراتے ہوئے جیری نے پوچھا جبکہ چہرے کے ایکسپریشن ایسے بنا لیے تھے جیسے اُسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔

جیری کو دیکھ جیوری کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا ہوائیں اُسکے چہرے سے صاف اڑتی نظر آرہی تھی...

"اک کیا ہوا جیوری؟ آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟ چہرے پر فکر مندی کا تاثر سجائے

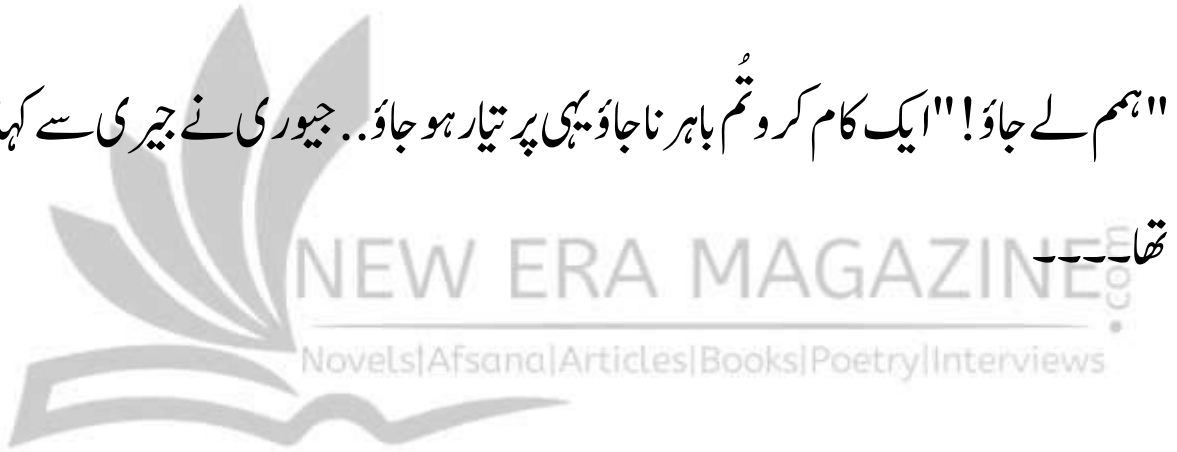
اُس نے جیوری کا ماتھا چھوا تھا... "ہائے!! آپکا تو بلڈ پریشر کافی ہائی لگ رہا ہے ایک منٹ میں ڈاکٹر کو بلاتی ہوں.. پاکٹ سے موبائل نکالتے ہوئے اُس نے ایک نمبر ڈائل کرنے لگی تھی کہ جیوری بیگم جلدی سے بولی...

"ارے نہیں نہیں جیا میں ٹھیک ہوں!! آئی ایم فائن.. تم تو ایسے ہی بے وجہ فکر مند ہو رہی ہو. ارے باہر کیوں کھڑی ہو؟ اندر آؤ بھی!! جیوری نے جلدی سے خود کو سمجھالا اور بولی تھی...."

"اوکے آپ کہتی ہے تو مان لیتی ہوں...!! وہ اندر آتے ہوئے بولی تھی. "بائے داوے جیوری!! آج کوٹھے پر کچھ خاص ہے کیا؟ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے جیری نے کہا تھا... جیوری اُسکے ہی برابر میں بیٹھ گئی تھی. "ہاں!! بہت خاص یہ دن ہم طوائفوں کے لیے بہت اہم دن ہوتا ہے... آج ہمارے طوائف خانے میں بڑے بڑے لوگ آئے گے. اور پھر اُنکے سامنے ساری طوائفیں ایک ایک کر کے رقص کرے گی یہ پروگرام پوری رات کا ہوگا اُسکے بعد اُن لوگوں کو جو بھی طوائف پسندائے گی اُسکی بڑی قیمت لگائی

جائے گی.. جسنے بھی سب سے زیادہ قیمت دے دی اسکو وہ فروخت کر دی جائے گی...  
 مسکرا کر جیوری بیگم جیری کو بتہ رہی تھی.... "ارے واہ یہ تو بہت ہی لطف دینے والا  
 لگتا ہے... " چلے پھر میں بھی چلتی ہوں اور ساتھ میں عمامہ کو بھی لے کر جاتی ہوں  
 کیونکہ آج آپ اسکو پیش کر دینا... خوشی سے جیری نے جیوری سے کہا تھا...

"ہم لے جاؤ!" ایک کام کرو تم باہر نا جاؤ یہی پر تیار ہو جاؤ.. جیوری نے جیری سے کہا



جیری کے ایک دم سے چہرے کے تاثرات بدلے تھے.. اُسکے چہرے کے تاثرات کو  
 دیکھ جیوری بیگم جلدی سے بولی.. "ارے میں تو ویسے ہی بول رہی تھی کہ کہیں تھکنا  
 جاؤ.. خیر تم جاؤ!! اور جلدی آجانا..."

"ہہہہ!!! وہ کھڑی ہو گئی تھی اور پھر بولی "آئی میٹ یوان سلیریشن.. " ایک نئے زور

دارد ہما کے کے ساتھ یہ بات اُس نے دل میں سوچ کر مسکرا دی اور کمرے سے باہر نکل  
گئی تھی آنکھوں کی چمک کچھ اور ہی بیان کر رہی تھی۔۔۔

پالینا مجھے جب میں کچھ پاؤں

بھول جانا مجھے اگر میں کچھ کھودوں

از خود



ساراسامان اپنے بیگ میں ڈالتے ہوئے اُس نے عمامہ سے پوچھا تھا "عمائمہ آپ تیار ہے نہ  
؟ عمامہ جو آج اپنی آزادی پر بہت خوش تھی اس بات سے بے خبر کہ اس کی یہ خوشی  
چند پیل کی ہی ہے..

"آپی ایک بات پوچھے؟ عمامہ نے جیری کی طرف دیکھ کر پوچھا.. "جی جانِ آپی پوچھو!! اُسے مسکرا کر پلنگ سے اپنا دوپٹہ اٹھایا..."

"آپی اتنے دن ہمکو یہاں کوٹھے پر ہو گئے ہیں.. "کیا ہماری فیملی ہمیں قبول کر لے گی؟ کئی دنوں سے یہ ڈر عمامہ کے دل میں بیٹھا ہوا تھا کہ اُسکی فیملی اسکو قبول کرے گی بھی کہ نہیں...."



NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے جیری کے ہاتھ ٹھمیس تھے.. لبوں پر کفل لگ گیا تھا جبکہ ہاتھوں میں لرزش واضح طور نظر آرہی تھی..

تھوڑا وقت جیری نے خود کو کمپوز کرنے میں لیا تھا اور چہرے کے تاثر ٹھیک کیے نہ چاہتے ہوئے بھی اسکو اپنے چہرے پر مسکراہٹ لانی پڑی حالانکہ دل دھاڑے مار مار کر رونے کو کیا تھا.. وہ دن اسکو یاد آیا تھا جب اس کی ماں نے اُس سے کچھ بھی پوچھنا گوارا نہ

نہ کیا تھا اور اپنی شوہر نامراد کی باتوں اور ایمان لاتے ہوئے اسکو گھر سے نکل جانے کا  
آرڈر سنا ڈالا تھا....

یہ زندگی ہے گڑیاں زندگی کیا کچھ نہیں سکھاتے یہ انسان کو انسان کے ضمیر کو مار کے  
بے خوف بنا دیتی ہے یہ کمزور کو طاقتور اور طاقتور کو کمزور کب یہ انسان کی شکل صورت  
دیکھتی ہے اسکو نہ شکل سے پیار ہے نہ صورت سے اور نہ ہی سیرت سے

اگر اسکو کسی چیز سے محبت ہے وہ ہے سانسیں۔ سانس ہے تو زندگی ہے ورنہ زندگی کے  
کوئی معائنے نہیں ہے...

وہ مجسمہ بنی سوچ رہی تھی.. زخم اتنے گہرے تھے کہ بھرنے کے بجائے اور زیادہ زخم  
ہوتے جا رہے تھے.. ہے زخم میں اتنا شدید درد تھا کہ خون نے بھی رسنے سے منہا ہی کر  
دی تھی.. ساتھ چھوڑ دیا تھا سب نے تنہا کر دیا اسکے وجود کو سب نے اگر کوئی ساتھ تھا

تو وہ تھا اُس کا درد جو شاید کبھی ساتھ نہ چھوڑتا اور نہ چھوڑنے کا وعدہ بھی کے چکا تھا...

"آپی اتنا کیا سوچ رہی ہے؟ مجھے بتائے نہ کہ کیا مجھے میرے فیملی قبول کرے گی؟  
کندھوں سے جھنجھوڑ کر ایک بار پھر عمامہ نے آنکھوں میں آنسوؤں کو لیے جیری سے  
سوال کیا..."



میری بات غور سے سنو!! دیکھو جان آپکو چھوٹی بہن مانتی ہوں.. اس لیے جو بھی آپکو  
بتاؤں گی آپکے بہتری کے لیے ہی کہوں گی۔۔

جان! میں نہیں جانتی آپکی فیملی آپکو قبول کرے گی بھی کہ نہیں. لیکن میں اتنا جانتی  
ہوں ایک عورت کو جب وہ سوچ سمجھ والی ہو جائے تو اسکو چاہئے کہ وہ زیادہ کسی سے



امیدیں وابستہ نہ رکھیں..

"لیکن آپنی وہ میرے ماں باپ ہے اُن سے میں اُمید کیوں نہ رکھوں؟ عمامہ نے عجیب سی نظروں سے جیری کو دیکھ کر کہا تھا...

"جان پتہ ہے وہ آپکے ماں باپ ہے. لیکن کبھی کبھی حد سے زیادہ امیدیں انسان کو لے ڈوبتی ہے. امیدیں انسان سے نہیں الٹا سے رکھو وہ جو کر گا اچھا کرے گا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پر آپنی!! وہ ابھی مزید بولتی کہ جیری نے اسکو کندھوں سے تھاما تھا اور اُسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا اور بہت ہی شائستہ لحظے میں بولی

"زندگی نے مجھے سکھایا ہے کہ ہمیں کبھی بھی کسی سے زیادہ وابستہ نہیں ہونا چاہیے جب تک کہ وہ بھی آپ کے ساتھ ایسا محسوس نہ کریں، کیونکہ ایک طرفہ توقعات

آپ کو ذہنی طور پر تباہ کر سکتی ہیں۔

"اور اب زیادہ نہ سوچو والدین پر چھوڑ دو سب قسمت وہ لکھتا ہے جو آپ کی قسمت میں ہوگا بہتر ہوگا.. باتیں بعد میں اب جلدی سے چلو میرے ساتھ.. جیری نے مسکرا کر کہا تھا ایک درد تھا اسکی مسکراہٹ میں جو عمامہ نے محسوس کیا تھا...."



"جی!! وہ دونوں آگے پیچھے باہر نکلے تھے.."

"جی! تم کہاں جا رہی ہو؟ جب وہ اپنے کمرے سے نکل ہول کی طرف جا رہی تھی جب ایک لڑکی نے جو کہ بہت سزی سنوری دکھ رہی تھی اُسے اُن دونوں کو دیکھ کر پوچھا.."

"ارے ارم تمہیں پتہ نہیں ہے کیا؟ چلو میں بتاتی ہوں جی پاپا لڑ میں تیار ہونے کے لیے جا رہی ہے رات کے فنکشن کے لیے.. جیری کے بجائے عمامہ نے مسکرا کر بتایا"

تھا... "اور تم؟ ایک ادا سے اُس لڑکی نے منہ کو ٹیڑھا میڑھا کر کے پوچھا...

"اور یہ بھی میرے ساتھ جا رہی ہے! اس بار جیری نے بتایا تھا.. "میں ابھی جیوری کو بتہ کر آئی کہ آپ اس عمامہ کو باہر لے کر جا رہی ہے.. اُس لڑکی نے منہ چڑھا کر کہا..

"محترمہ ارم صاحبہ اچھا ہو گا کہ اپنے کام سے کام رکھوں ورنہ جیسا سے زیادہ زبان درازی کرنے کہا خمیازہ بہت مہنگا پڑے گا اور ہاں آئندہ جب میں کہیں باہر جاؤں تو ٹوکنہ نہیں کیونکہ پھر مجھے صدقہ دینا پڑتا ہے...

وہ بول کر آگے بڑھ گئی تھی.. پیچھے سے ارم نے بھرپور طریقے سے اسکو گھورا تھا... "ہمہ نہ جانے خود کو کیا سمجھتی ہے! بالوں کو جھٹکتے ہوئے وہ آگے بڑھ گئی تھی...

جیری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی جبکہ عمامہ کا توتقمہ بلند تھا "ھاھاھاھا

..... 

"سر!! سیلوٹ کرتے ہوئے ایک آفیسر شام کے پاس آیا۔

"کیا انفارمیشن لائے ہو؟ مددے پر آتے ہوئے شام نے سامنے کھڑے آفیسر سے

پوچھا۔

"سر آج رات اسمگلنگ ہونے والی ہے جسکو ریسیو خود مسٹر ایکس کرے گا اور تو اور سر کوٹھے سے جو انفارمیشن ہم کو ملی ہے وہ بہت عجیب ہے..."

"کون سی انفارمیشن؟ شام اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔ "سر جو ہمکو دکھایا جا رہا ہے وہ ہے نہیں اور جو ہم سے پوشیدہ ہے وہ ہے..."

اُس آفیسر نے شام کو بتایا۔ "ایس ایچ او منیش!!! آپ پہیلیاں بھوجانی بند کریں اور

صاف صاف بتائے۔۔ چہرے پر سختی کے تاثرات لیے میجر شام نے منیش سے کہا  
تھا...

"سراصل میں بات یہ ہے کہ جو کیپٹن جیری نے منیش سے کہا تھا سب شام کے گوش  
گزار کردی تھی...."

"ہہہہہ!! یعنی میرا شک صحیح تھا... اچھا ایک کام کرو کیپٹن جیری سے میری ملاقات  
کرو او... شام نے کچھ سوچتے ہوئے منیش سے کہا تھا..."

"سر آئی ول ٹرائے بٹ!!! شام نے منیش کی طرف دیکھا.."

"سر کیپٹن جیری آج رات مسٹریکس کے ساتھ!! یہ بول کر منیش نے میجر شام کی  
طرف دیکھا جسکی آنکھوں میں غصے کی چنگاری اٹھتی نظر آئی منیش کو دیر نہیں لگی تھی

یہ سمجھنے میں کہ میجر شام اگلی بات کو سن کر مشتعل نہ ہو جائے۔۔

خیر بتانا تو تھا.. سر!! آج کی رات کیپٹن جیری مسٹر ایکس کے ساتھ اُنکے فارم ہاؤس  
جائے گی. اور اُنہوں نے یہ بات آپکو بتانے سے منع کی تھی..

"یہ نہیں ہونے دوں گا میں!!! اُسے منیش کی بتائی گئی باتوں کو دل میں غصے سے سوچا  
تھا۔۔۔"

"میں تمہیں کھونے کا رسک نہیں لے سکتا!!!!!! وہ سوچوں کہ بھنورے میں ڈوبا ہوا  
تھا منیش کی آواز پر وہ جلدی سے اُسکی طرف متوجہ ہوا...."

"سر!!! آریو اوکے؟ فکر مندی سے منیش نے پوچھا وہ پریشان ہو گیا تھا ایک دم میجر  
شام کے اس کہی خو جانے والے رویہ سے..."

"یاہ!! ایس ایچ او منیش.... آپ بتائے آپ کچھ بتا رہے تھے نہ مجھے... شام نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا....

"ہاں وہ سر!!! یہ کچھ فائلیں ہے جس میں کوٹھے پر جیتنے بھی شخص ہے جو کہ اسمگلنگ میں اتنے ہی حصے دار جیتنے مسٹر ایکس ہے ان سب کی اس فائل میں لسٹ ہے...

آپ چیک کر لیجئے اور ہمیں اگلا قدم اٹھانے کا آرڈر دے.. فائل کو سامنے رکھتے ہوئے منیش نے کہا تھا....

"او کے میں دیکھتا ہوں!!! یہ بول کر شام فائل کا مطالعہ کرنے لگا تھا جبکہ منیش سلیوٹ کرتے ہوئے آفس سے نکل گیا تھا....

ایک گھنٹے کی گردگانی کے بعد شام نے فون اٹھاتے ہوئے ایک ار جنٹلی میٹنگ کا بولا

جس میں سارے آفیسرز کی سمولیت ضروری تھی...

"جے ہند سر! جے ہند میجر شام.. دوسری طرف سے بھی جے ہند کہا گیا.. "سر مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے کیا آپکے دس منٹ مجھے مل سکتے ہیں.."

میجر شام نے اپنے ہیڈ سے کہا تھا.. "سیور میجر شام آپ میرے آفس آجائے.. فون کاٹ دیا گیا تھا.. میجر شام اپنی کیپ اٹھاتے ہوئے آفس سے نکل گیا تھا دس منٹ بعد وہ اپنے کرنل محمود کے آفس میں کھڑا تھا...."

"سر یہ فائل! فائل دیتے ہوئے وہ سیدھا ہوا.."

"سر آج رات یو ایس اے میں اسمگلنگ جو کہ لڑکیوں کی ہوگی ہمارے ملک سے ہونے والی ہے. اور آج رات ہی سر تیلنگانہ کے بہت بڑے شاپنگ مول میں دھماکہ ہونے



والا ہے۔۔۔ پر سرتیلنگانہ میں چار مول بہت بڑے ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ اب کون سا شاپنگ مول ہے۔۔ دونوں کام ایک ہی وقت پر ہو گے سر۔۔

ساری بات کرنل محمود کو بتہ کے وہ اُنکے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔ سراب کیا آرڈر ہے؟  
جب کوئی جواب نہیں ملا تو میجر شام نے پوچھا۔۔

سارے بڑے بڑے ہائی وے پر ناکہ بندی کر دو ہے ایک چھوٹے سے چھوٹے گاڑیوں کو وہاں سے نکلنا نہ پائے سب کو چیک کیا جائے۔

اور آپ لوگ پتہ لگاؤ کہ کون سا شاپنگ مال ہے وہ جس میں بمب بلاشٹ کی پلاننگ کی جا رہی ہے۔۔

"پر سر! وقت نہیں ہے یہ سب کرنے کا ہمارے پاس۔۔"

"جو ہو سکے کرو میجر شام.. آپکو پورا اقتدار ہے

آئی اینڈ ڈز کنٹریز آرو ٹھہ یو۔ گوڈ بلیس یو۔

مسکرا کر کرنل محمود نے شام سے مصافحہ کیا اور آخر میں گلے سے لگا کر بیسٹ آف لک  
بولتا تھا...



اُسکے بعد میجر شام سلیوٹ کرتے ہوئے وہاں سے نکل گیا تھا.....

آج کا مٹن بہت خطرناک تھا۔ کون زندگی موت کے درمیان تھا کوئی نہیں جانتا تھا..  
ایک گھنٹے کے اندر اندر پوری حیدر آباد اور اُسکے آس پاس کی سیٹی کو بند کر دیا گیا تھا ہے  
راستہ ہر جنگل سب جگہ ناکہ بندی لگا دی گئی تھی مہاراشٹر کی پولیس کو انفارم کر دیا گیا  
تھا... کہ وہ الرٹ رہے...



"منہال اپنا خیال رکھیے گا۔ منشا منہال کے سینے سے لگی بول رہی تھی..

"ہمم! انشاء اللہ میری جان آپکی اور ماما اور باقی کے افراد کی میرے ساتھ دعائیں ہے پھر مجھے کیا ہونا ہے.."

"بس آپ دعا کرنا کہ آج کا یہ مشن کمیاب ہو جائے۔ منہال نے مانشا کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تو مانشا نے شدت جذبات سے آنکھیں موند لیں تھی اور اُس کا لمس کو محسوس کیا جان منہال پر کشش آواز میں مانشا کو پکارا اور پھر اُسکی نوز پین کو اپنے لبوں سے چھو کر سرگوشی کی تھی.."

"انا حبک!! بد لے میں اُسے اُسکے سینے میں اپنا وجود چھپایا اور آہستہ سے سرگوشی کی

گئی" اُحبک ایضاً!!

اُسکے اس انداز پر منہال کھل کر مسکرایا تھا اور بولا "آپکی یہ عادت نہیں جانے والی اور ہم کو یہ ہی آپکی عادت بناتی ہے دیوانہ.... اپنے اندر بھینچتے ہوئے منہال نے اُسکے کانوں میں رس رس گھولا تھا اور دعاؤں مجت کے درمیان سے ہو کر وہ مشن کے لیے روانہ ہو گیا تھا...."

ایک بار پھر اُسکے ملک نے اسکو یاد کیا تھا اور وہ جی جان سے اپنے ملک کی طرف بڑھ گیا تھا..

My country is my passion, in whose arms is  
my peace...



اُس نے کسی کو کال کی دس منٹ کے بعد ہی وہ شخص اُس کے سامنے کھڑا تھا.. جیری نے  
سامنے اپنے بھائی کو دیکھا تو آنکھوں میں بے شمار آنسو آگئے تھے....

"کیسی ہو آپ؟ آنکھوں میں آنسو لیے عامر نے اپنی آپنی سے پوچھا..."

"بہت اسٹرونگ تمہاری توقع کے مطابق آنکھوں میں آنسو ہونٹوں پر مسکراہٹ  
لیے جیری نے اپنے بھائی سے کہا.. اس بیچ عمامہ بالکل خاموش نظریں جھکائے بیٹھی  
تھی..."

"عامر! کین یو ہیلپ می؟ ایک آس سے جیری نے اپنے بھائی کو دیکھتے ہوئے پوچھا...."

"سیور آپی! آپکے لئے آپکے بھائی کی جان بھی موجود ہے.. عامر نے آج بہت دنوں  
بعد اپنی بہن کو دیکھا تھا....."

"تم عمامہ سے نکاح کر لو! یہ سنت ہے عمامہ کے پاؤں تلے سے زمین خشک گئی تھی  
جبکہ بے اختیار عامر نے عمامہ کو دیکھا تھا.."

"پر آپی؟ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا جسکو جیری نے درمیان میں ہی روک دیا تھا.. " کبھی کبھی  
کسی کی جان بچانے کے خاطر ہمکو وہ کرنا ہوتا ہے جان جسکو ہم کبھی کرنے کا سوچتے  
نہیں ہے.."

"اور اگر آپکے دل میں یہ خیال آرہا ہے کہ یہ کوٹھے اور رہنے والی ہے تو یہ ہر گز نہیں  
ہے کیونکہ میں اسکی پاک دامن ہونے کہا منہ بولتا ثبوت ہوں عامر میں نے کی ہے اسکی  
حفاظت...."

"جیری کو لگا اُسکا بھائی غلط لے اور سوچ رہا ہے پر وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ جیرش رو ہیل خان کا بھائی ہے جو کبھی غلط سوچنے کا بھی نہیں سوچے گا پھر یہ تو کہی آتا ہے نہیں خاطر میں...."

"نہیں آپنی ایسی بات نہیں ہے!! اچھا میں کرتا ہوں نکاح آپ ان سے پوچھ لیں..."



عمائمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عامر نے اپنی آپنی سے کہا تھا عمائمہ کی صرف آنکھیں چمک رہی تھی کیونکہ اُس نے اپنے ارد گرد چادر کو دھنمپا ہوا تھا...

اور ایک لڑکی کا کردار اُسکے پہناوے اُسکے انداز سے پتہ چل جاتا ہے..

"عمائمہ کی تم فکرنا کرو وہ میری بہن ہے کبھی میری بات نہیں رد نہیں کرے گی تم اپنا

بتاؤ۔ "جیری نے عامر کو دیکھا تھا...."

"میں بھی آپکا بھائی ہوں کبھی آپکا سر نہیں جھکنے دونوں گا میں نکاح میں لیے تیار ہوں... عامر نے اپنی بات پوری کرتے ہوئے اپنی بہن کے ہاتھوں کا بوسا لیا تھا...."

"او کے پھر آؤ میرے پیچھے! یہ بول کر وہ عمامہ ماہاتھ پکڑے ریسٹورانٹ سے باہر نکل گئی تھی جبکہ عامر بھی اُسکے پیچھے ہو لیا تھا۔۔۔"

"ایک گھنٹے کے بعد عمامہ اقبال سے عمامہ عامر احمد بن گئی تھی... آج اُسکی عزت کا محافظ بن کر عامر سامنے آیا تھا... کبھی کبھی خواہشیں بہت جلدی پوری ہو جاتی ہے...."

ہلکے پھلکے سے انداز میں وہ دونوں تیار ہو کر کوٹھے پر پہنچی تو اُن دونوں نے دیکھا کہ



کوٹھے کو بہت ہی خوبصورت انداز میں سجایا گیا ہے ہر طرف رنگ برنگی روشنیوں سے  
جگمگاتیہ کوٹھا آنکھوں کو چندھیارہا تھا....

"تیری تو دیکھو جیسے بارات آنے والی ہو.... عمامہ نے ستائش نظروں سے کوٹھے کو  
دیکھ کر کہا تھا....

"ہسہ بارات تو آنے والی ہی ہے لیکن انکو حوالات کی ہوا اٹھانے کے لیے۔ جیری نے  
دل میں سوچا اور آگے بڑھ گئی

جب وہ دونوں اندر گئی تو سب انکی طرف متوجہ ہوئے انکو ستائش بھری نظروں سے  
تک رہے تھے....

جیری نے گولڈن لہنگے پر فل آستین والا جیکر کی کوٹی کا لہنگا پہنا ہوا تھا ہاتھوں میں بھر بھر

کرچوڑیاں پہن رکھی تھی گولڈن رنگ کی ہی اور اُسکی ہم رنگ جویلری میں ہلکے سے میکپ میں وہ ہیرا بن کے چمک رہی تھی اُسکے سامنے سب کی تیاری پھیکی سی لگی وہاں پر موجود ہر فرد کو اپنی...

عمائمہ مستانی گھیرا دار فروک پر پلاز و پہنے ہلکے سے میکپ میں ہلکی جویلری پہنے وہ بھی ایک پاری سے کم نہیں لگ رہے تھی.....

"واہ جیا کمال حسن رکھتی ہو بھئی تم تو.. مبین نے اسکو سر تا پا دیکھ کر کہا اور پھر بولی تمہارے اس حسن کی آگ میں نہ جانے کتنے لوگ جل کر خاکستر ہونے والے ہے۔۔ مبین بیگم نے جیا کی تعریف کی تھی...

اُنکی نظر جیا کی گردن اور ٹھہری تھی.. جیا کے گلے میں ایک لاکٹ تھا جسکی چمک بہت ہی خوبصورت تھی جو کہ ہے کسی کو اپنی جانب کھینچ سکتی تھی...

"جیہ لاکٹ بہت خوبصورت ہے کہاں سے لائی تم اسکو؟ مبین نے لاکٹ کی طرف اشارہ کرتے پوچھا..

"یہ جیہ اپنی گردن میں پہنے لاکٹ کو دیکھا اور ہاتھ سے چھوا تھا.. ایک احساس اُسکے اندر گردش کرنے لگا آنکھوں کی چمک بڑھی تھی جبکہ چہرے اور درد کے آثار اور بڑھ گئے تھے

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجت بھی کیا عجیب سے ہوتی ہے انسان کو کیا سے کیا کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔۔۔

"ابھی خریدا ہے اچھا لگا تو پہن لیا چاہئے آپکو؟ ٹرانس سی اسکو بھی پتہ نہیں چلا کہ وہ کیا بول رہی ہے...

"نہیں جیایہ آپ پر ہی اچھا لگ رہا ہے۔ عمامہ اُسکی حالت کو سمجھ گئی تھی جلدی سے

بولی

وہ ایک دم ٹرانس سے باہر نکلی تھی.. اور سختی چہرے پر اُسکے ڈرائی تھی "فنکشن کب شروع ہوگا؟ اُسنے مبین کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے چبا چبا کر پوچھا....

"بس گیارہ بجے تک.. مبین سے پہلے جیوری بیگم نے جواب دیا تھا... "ٹھیک عمامہ آپ روم میں جاؤ ابھی میری تیاری باقی ہے. ویسے بھی ابھی میں تیار نہیں ہوئی آپکو تو پتہ ہی ہے آج رات مجھے مسٹرایکس کے ساتھ جو گزارنی ہے.. ایک ادا سے بالوں کو ہاتھوں سے پیچھے کرتے ہوئے جیری نے اُن سب کو دیکھا اور کسی کی بھی سننے بغیر وہ باہر نکل گئی تھی جبکہ مبین بیگم تلملا کر رہ گئی تھی۔

"جیوری تم پوچھتی بھی ہو اس سے کہ یہ کہاں کیسے بغیر بتائے چلی جاتی ہے؟ مبین نے

غصے سے جیوری سے کہا تھا.. جیا کی اس حرکت سے اُنکو بھی اُس پر بہت غصہ اتا تھا لیکن  
وہ برداشت کر جاتی تھی۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا مبین صبر کرو ویسے بھی اسکے ہوا تنے پر نکلے ہوئے ہے وہ مسٹر ایکس بہت  
جلد کاٹ دے گے ہمیں کیا ہمکو تو بس اس کمائی کرنی ہے۔ آہستہ سے مبین کے  
نزدیک ہوتے جیوری نے کہا تھا...

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور وہ تو سنا ہی ہو گا کام کرنے پر گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے...." سوریلیکس اینڈ  
کالم ڈاؤن...

جیوری نے مبین سے کہا جس پر وہ خاموش ہو گئی تھی....

کبھی کبھی انسان دوسروں کو بیوقوف بناتے بناتے خود ہی بیوقوف بن جاتا ہے اس لیے

کسی انجان پر حد سے زیادہ بڑھ کر اعتماد کرنا ایسا ہوتا ہے جیسے آستین میں سانپ پالنا آج کل تو اعتماد کے لائق اپنے خون کے رشتے ہی نہیں دور کے رشتوں سے کس بات کی توقع پھر..

Trust but don't overdo it.

(بھروسہ کریں لیکن زیادہ نہ کریں)

Confidence is a precious virtue, but overconfidence is a sign of a sick mentality.

(اعتماد ایک قیمتی خوبی ہے، لیکن زیادہ اعتماد بیمار ذہنیت کی علامت ہے۔)



"ہاں! بار بار کال کیوں کر رہے ہو؟ جی اُس علاقے سے بہت دور مارکیٹ علاقے میں آگئی تھی بلوٹو تھ آن کرتے ہوئے اُسے بالوں کو ٹھیک کیا..."

"میم آپ سے میجر شام ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف سے ایس ایچ او منیش نے بتایا..."

"کب؟ اُسے خود کونار مل کرتے ہوئے پوچھا تھا جبکہ شام کے نام پر اُسکے دل کی حالت ابتر ہو گئی تھی دل تھا کہ دیکھنے کو مچلنے لگا تھا جبکہ دماغ منا کر رہا تھا ملنے سے...."

"ابھی! منیش نے بتایا... "اُن سے کہو کہ میں نہیں ملنا چاہتی اُن سے۔ اور خٹاک سے فون کاٹ دیا..."

اور ایک شاپ کے اندر چلی گئی تھی.. وہ شانڈ بیوٹی سیلون تھا جس میں وہ گھسی تھی....

آدھی پون گھنٹے بعد وہ اُس سیلون سے باہر نکلی آٹو پکڑا اور اپنی منزل کی طرف بڑھ گئی

.....



روتے چلاتی لڑکیوں کی آوازیں بہت بری طرح اُن سب کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا تھا اور مانو وہاں پر موجود اہوانوں کی فوج اُنکی بے بسی پر ہنس رہی تھی.....

"ہم ممک کو چھ چھوڑ دے دیکھئے!! ایک لڑکی بیہوشی کی حالت میں روتے ہوئے بولی  
درد کی لہر نے اُسکے وجود کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا.....

ہونٹ کے کنارے سے خون بہہ رہا تھا جبکہ چہرہ رونے کے باعث سو جھا ہوا تھا.....





ساتھیوں میں سے ایک سے کہا.....

"بوس!! وہ جو چودہ سال کی چھو کری ہے جسکو آج صبح ہی لائے تھے آج کی رات اُسکے ساتھ!!! استغفر اللہ..... گذارنا چاہتا ہوں خیانت سے ہنستے ہوئے اُسنے اپنے دانت دکھائے تھے....."

"واہ رے پیور مال پر ہاتھ مارا ہے بھئی.. چل تو کیا یاد کرے گا آج کی رات تیرے نام..... اُسکے بوس نے اجازت دے دی تھی اور وہ شخص دانت دکھاتے ہوئے خیانت سے مسکرایا اور باہر نکل گیا تھا....."

"جیوری بیگم اور مبین جی کو فون لگا اور اُن سے بول کہ آج رات میں آرہا ہوں مال لینے کیونکہ یہاں سے ہمیں آج کی رات مافیہ کے لیے روانہ ہونا ہے.. اُسکے جاتے ہی اُسکے بوس نے اپنے ایک آدمی کو حکم دیا تھا....."

"ٹھیک ہے بوس!! بوس ویسے کون کون 'یو ایس اے' جانے والا ہے؟ ایک نوجوان  
نے اپنے بوس سے پوچھا....

"کیا رے تجھے کام کرنے کا بولا ہے رے آپون سے سوال کرنے کا نہیں!!! غصے سے  
اسکو گھورتے ہوئے اُس بوس نے سوال کرنے والے لڑکے سے کہا تھا....

"وہ تو میں ایسے ہی پوچھ رہا تھا بوس!! گھبرا کیوں لڑکا بولا اور پھر وہاں سے جانے  
میں ہی عافیت جانی تھی اُس نے



لگاتار دو گھنٹے میٹنگ ہونے کے بعد میجر سمعان نے اپنے کچھ جو نئیئر آفیسر سے کہا...

"آپ سب اپنا اپنا حلیہ بدل کر گنڈوں ماوا لیوں کا روپ دھار لیں اور ہر اُس جگہ پھیل جائے جہاں آپ سب کو یہ لگتا ہو کہ یہاں سے ہمیں کچھ حاصل ہو سکتا ہے...."

پورے شہر میں پچاس پچاس کا ایک گروپ بن کر پھیل جاؤ... اور آپ سب کون ٹریٹ کرے گے مسٹرانس، مسٹر روہام مسٹر جیکو اور مسٹر ویر سنگھ...

چھوٹی سی چھوٹی بات ہمیں پتہ چلنی چاہئے کوئی بھی یہاں سے نکل نہ پائے.... جب تک ایک کام کو انجام دے کر آتے ہیں.... اور ایک اور بات سب ایک دوسرے سے کانٹیکٹ میں رہے گے...

"اٹس ڈیٹ کلیئر؟ اُن سب کو دیکھ پوچھا گیا.."

"یس سر!!! ایک بلند آواز۔ عین سب بولے اور آگے پیچھے سیلوٹ کرتے باہر نکل

گئے اب وہاں پر صرف تین شخص موجود تھے.....

"ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ موہی، شاہی نے ایک ساتھ پوچھا سنے اپنا رخ اُن سے موڑ لیا رہ کر اسکو اُس لڑکی پر غصہ آ رہا تھا.....

"موہی تمکو جی کام دیا تھا وہ ہوا؟ شام نے اُس سے پوچھا....



"ہاں! ہو گیا پوری مہاراشٹر اور گجرات ہر اُس جگہ کو ہم نے انفورم کر دیا ہے جہاں جہاں پر بندر گاہ لیے جاتے ہیں.. لیکن 'یو ایس اے' جانے کے لیے اکثر ممبئی کا سب سے بڑا بندر گاہ جو اہر لال نہر و بندر گاہ اس سے اکثر مافیہ جاتے ہیں

اور جہاں تک مجھے اندازہ ہے یہی سے اسمگلنگ کی جائے گی... اُسکی بتاتے ہوئے موہی نے آخر میں اپنی سوچ بھی اُسکے سامنے پیش کی تھی..

"ہاں میجر شام موہی ٹھیک بول رہا ہے... اور اسکو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے مہار شٹر کے میجر منہال کو انفرم کر دیا ہے اور وہ اپنی فوج کو لے کر وہاں پر تعینات ہوئے جائے گے...."

شاہی نے بھی بتایا... ٹھیک ہے!!! شام نے بس اتنے پر ہی اکتفا کیا اور اُسکے بعد بولا پھر چلتے ہے مشن کو انجام دینے....

"آریورٹی؟ بولتے ہوئے اُسنے پوچھا جس پر سیلوٹ کرتے ہوئے وہ دونوں اُسکے پیچھے ہو کر نکل گئے تھے....."

جیت جائیں گے ہم، جیت جائیں گے ہم  
تو اگر سنگ ہے

زندگی ہر قدم اک نئی جنگ ہے

زندگی ہر قدم اک نئی جنگ ہے

تو نے ہی سجائے ہیں میرے ہونٹوں پہ یہ گیت

تیری پریت سے میرے جیون میں بکھرا سنگیت

میرا سب کچھ تیری دین ہے میرے من کی میت

میں ہوں اک تصویر تو میرا روپ رنگ ہے

زندگی ہر قدم اک نئی جنگ ہے

حوصلہ نہ چھوڑ، کر سامنا جہان کا

وہ بدل رہا ہے دیکھ رنگ آسمان کا

یہ شکست کا نہیں یہ فتح کا رنگ ہے

زندگی ہر قدم اک نئی جنگ ہے

روز کہاں ڈھونڈیں گے سورج چاند ستاروں کو

آگ لگا کر ہم روشن کر لیں گے اندھیاروں کو

غم نہیں جب تک دل میں یہ امنگ ہے

زندگی ہر قدم اک نئی جنگ ہے



از قلم

آنند بخشی

.....

وہ ایک رہائش پزیر علاقہ تھا جہاں پر وہ اپنا لہنگا تھا میں آگے بڑھ رہی تھی ٹائٹ گلیاں  
چھوٹے چھوٹے گھر وہاں پر اتنا رش تھا کہ بمشکل ہی کوئی اپنی گاڑی وغیرہ کھڑی کر سکتا  
تھا...



ٹوٹے پھوٹے سڑکیں پانی سے کیچڑ سے بھرا پڑا تھا.. وہ آج تک ایسی جگہ نہیں آئی تھی... بہت عجیب سا علاقہ تھا یہ اُس نے چاروں اطراف کا جائزہ لے کر ایک بورڈ کی طرف دیکھا جہاں بڑے بڑے لفظوں میں حیدرآباد جھوپر پٹی لکھا ہوا تھا....

اُس نے ہاتھ میں پہنی واچ میں وقت دیکھا تو رات کے ساڑھے آٹھ ہو رہے تھے یعنی ابھی وقت تھا اُسکے پاس.. وہ مطمئن سی آگے بڑھی... بلیو ٹوٹھ آن کیا اور آگے ہی بڑھنے لگی تھی کہ کسی نے اُسکی کلائی پکڑ کر ایک اندھیرے نما گھر کی اوٹ میں لیا تھا....

اس آفت سے بچنے کے لیے وہ کچھ کرتی کہ مقابل نے اُسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اس قدر اپنے شکنجے میں جکڑا تھا کہ وہ ہل بھی نہیں سکتی تھی.....

وہ اس شخص کی خوشبو سے ہی پہچان گئی تھی کہ یہ شخص کون ہو سکتا ہے؟ اُسکی

خوشبوں کو اپنے اندر اتارتے ہوئے وہ گویا ہوئی....

"چھوڑے مجھے اپنا کام کرنے دیں..!"

"نہیں اب تم کچھ نہیں کرو گی! مقابل نے اُسکے لبوں کو دیکھ کر کہا... اس بات پر جیری

کی آنکھیں کھلی کہ کھلی رہ گئی تھی.... حیرت سے اُس نے پوچھا

"بٹ وائے؟" کیونکہ یہ میں بول رہا ہوں.. میجر شام نے اُسکے سراپہ حسن سے نظریں

چرا کر جواب دیا.....

"اور میں آپکے حکم کی پابند نہیں ہوں! اُس نے اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر بے خوف ہو کر

جواب دیا.....

"ویسے بھی آپ کون ہوتے ہے مجھے روکنے والے؟ اُس نے شیقوا کنہ نظروں سے شام



"ہممم بھارت کی بیٹی!! اُس نے ایک بار فائر زور دے کر اسکو بتایا تھا...."

"ہسہ اُس دن کہاں گئی تھی بھارت کی بیٹی جب یہ بیٹی اپنے لیے بھی سٹینڈ نہیں لے سکتی تھی جب یہ ڈرپوک تھی! طنز کرتے ہوئے شام نے اسکو جیسے نیچا دکھانے کی کوشش کی تھی..."

اُسکی بات پر جیری کو ایک دم سے بے انتہا غصہ آیا جس پر اُس نے خود کو کنٹرول کیا تھا...."

میں جب ڈرپوک تھی پر اب نہیں ہوں اور رہی بات تو آپکو کیوں اتنا فرق پڑ رہا ہے؟ ہم مرے جیسے آپ سے مطلب ہمارے ساتھ اچھا ہو یا بُرا کچھ بھی کریں آپکو فرق نہیں پڑنا چاہئے.... ایک دم سے اُس نے غصے میجر شام کا ہاتھ جھٹکے سے ہٹایا تھا اور آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو اُس نے بہنے دیا تھا غصے اور درد سے وہ آگے بڑھ گئی تھی کچھ بڑبڑاتی ہوئی..

رابطے ٹوٹ چکے ہیں صدائیں کیسی  
اب جو ملنا ہی نہیں ہے تو وفا میں کیسی

اسکو دیکھتے ہوئے اُس نے اپنے قدم پیچھے کو لیے اور پھر جھٹکے سے پلٹ گئی آنکھوں میں بے  
شمار آنسو تھے اُسکے پلٹنے پر اُسکے لمبے بال کمر پر لٹک گئے تھے سٹریٹ لائٹ کی روشنی  
میں شام نے اسکو جاتے دیکھا اور جب اُسکے بالوں پر نظر گئی تو ایک دم واٹر اسپریش  
پارک والا منظر اُسکی آنکھوں میں گھوم گیا تھا...

"جیری!!! دل نے شور کرنا شروع کر دیا تھا آج اتنے دنوں بعد اُسکا دل مسکرایا تھا..  
وہی احساس جو اسکو اُس لڑکی کو دیکھ کر ہوا تھا آج اس احساس نے اسکو چاروں اطراف  
سے اپنی لپیٹ میں لے چکا تھا...."

"وہ چاہنے کے باوجود بھی اسکو نہیں روک پایا وہ آنکھوں سے دور ہوتی گئی اور دل نے دھڑکنا چھوڑ دیا ایک خوف اُسکے وجود میں سرایت کر گیا تھا۔۔

وہ محبت کرنے لگا تھا اس لڑکی سے جسکو اب وہ چھوڑنا نہیں چاہتا تھا..

وہ اُس سے بدگمان تھا لیکن جب تک جب تک اُسکی سچائی سے ناواقف تھا جب سچائی اُسکے سامنے کھول کر آئی تو اسکو پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ اسکو سوچنے لگا اور کب اُسکی محبت میں مبتلا ہو گیا... اسکو جو تھوڑی بہت بدگمانی تھی وہ ویڈیوں کو دیکھ کر ختم ہو گئی تھی آج وہ اسکو اس مشن سے پیچھے ہٹنے کو بھی اس لیے ہی بول رہا تھا کہ جیری اور اسکے دشمن کا ایک دوسرے سے کوئی واسطہ نہیں تھا اُسکے دل نے تو اس دن ہی جیری کو اپنا مان لیا تھا جس دن اُس نے وہ ویڈیو دیکھی تھی آج تو وہ اسکو اپنے ہونے کا ان سب سے دور رہنے کا اور اُسکی حفاظت اور محفوظ کرنے غرض سے آیا تھا...

وہ اس لڑکی کو کھونا نہیں چاہتا تھا... اُسکے اندر اسکو خودینے کے خوف نے سراٹھایا جسکو بار بار وہ انکار کر رہا تھا.....

کیا اسمعان احمد کا عشق مکمل ہو پائے گا یا شروع ہونے سے پہلے ہی دم توڑ جائے گا؟

کیا اس کا خوف سچ میں تبدیل ہو جائے گا؟



کیا ہوگا آخر اس کی زندگی کے ساتھ؟

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



"ہاہاہاہاہا بھارت کی بیٹی" ہسہ!! بار بار شام کی ہنسی اس کی مذاق اڑاتا ہوا انداز چیری کے دل کو نئے زخموں سے دوچار کر رہا تھا... اُسکے کانوں میں شام کے ہر کاٹ دار لفظ شیشہ بن کر بازگشت کر رہے تھے... رات کے سائے میں چلتا وہ وجود اب نڈھال نظر آنے لگا تھا...

وہ کچھ دیر پہلے کتنی پر جوش باہمت والی نظر آرہی تھی آنکھوں میں کچھ پالینے کی چمک  
کچھ کر دکھانے کی چمک اور سب سے بڑھ کر کسی کی زندگی کو بچانے کا عزم لیے وہ کتنی  
خوبصورت لگ رہی تھی...

اور اب اُسکے چہرے پر غمِ غصہ زخمی کیا کیا نہیں تھے... آنکھوں سے ایک موتی ٹوٹ  
کر زمین بوس ہو گیا۔ گھپ آندھرا تھا جیسے ہی اُس نے نڈھال وجود کو لیے اپنا ایک قدم  
بڑھایا تو وہ ایک دم لڑکھڑا کر نیچے گرتی کہ بمشکل اُس نے اپنے آپ کو سمجھالا تھا..

ایک دم اُسکے کان میں ری کے بولے گئے الفاظ گونجے تھے... "دوست انسان وہی  
ہوتا ہے جو گر کر خود سنبھلنا سیکھا جس شخص کا خود پر سے اعتماد خود سے ہارنا ماننے کہ  
ہو سلا نہ ختم ہو وہ کبھی کمزور ہو ہی نہیں سکتا۔ ایک انسان اصل معائنے میں جب ہار مانتا  
ہے تب وہ خود سے ہارنا مان لیں...."



ورنہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو خود اعتمادی پر یقین شخص کو ہرا دیں.. (Self-  
confidence is our greatest victory) خود اعتمادی ہماری  
سب سے بڑی فتح ہے۔

اُسے خود کے وجود کو دیکھا جو ڈگمگایا ضرور تھا لیکن وقت سے پہلے خود کو سمجھا چکا تھا  
... میں نہیں ٹوٹ سکتی ہے شک مجت ضرور کی ہے اور اسکو لفظوں میں پنہونے کی  
ہمت میں خود میں رکھتی بھی نہیں لیکن مجت میں اپنی خود اعتمادی میں نہیں خوشکتی....  
سمعان احمد یہ خود اعتمادی مانا کہ اپنے مجھے دی ہے میرا ڈر مجھ میں ہمت سب آپکی دین  
ہے لیکن اب وہی سب آپ مجھ سے واپس لینا چاہتے ہیں جسکو میں نہیں جانتی کہ کیوں  
ایسا کرنا چاہتے ہیں آپ؟ پر میں اب نہیں روکوں گی.....

اُسے آنسو کو صاف کیا اور ایک بار پھر اُس جذبے کے ساتھ اپنی منزل کے جانب  
قدم بڑھا دیے جس مقصد کے لیے وہ اتنی رات گئے یہاں پر آئی تھی...



"انگل پپ پلرز م م مجھے چھوڑ دیں.. وہ چودہ سال کی بچی بے پناہ رو رہی تھی جبکہ وہ  
ہوس پن سے اُسکے نزدیک قدم بڑھاتا جا رہا تھا...



وہ بچی مسلسل روتی جا رہی تھی ساتھ ساتھ اپنی ماں باپ کو بھی آوازیں دے رہی  
تھی... "مئی ڈیڈی مجھے بچائے...!!"

یہ ایک بند کمرہ تھا حیدر آباد جھوڑ پٹی کے علاقے میں یہ گھر تھا ٹوٹا پھوٹا یہ گھر اکثر  
موالیوں کی رہنے کی جگہ تھی...

وہ آدمی ایک دم اُس بچی کے قریب ہوا اور اسکو ہوس پن سے دیکھنے لگا.. کالے فروک

پازمی میں دو چوٹیاں باندھیں گول چہرا کالی آنکھیں گلابی ہونٹ جو کہ رونے کے باعث  
سوجھ چکا تھا....

"آپون کی رات بہت سوہنی گزرے گی رے۔ خباثت سے اُسکا سر تا پا جائزہ لیتے ہوئے  
اُس شخص نے بچی کے بازوؤں کو دبوچ کر اپنے جانب کھینچا۔۔"

"مئی ڈیڈی پلز ہیپ می؟ روتے چلاتی اُس بچی نے چیخیں مارنے لگی.. "چپ! ورنہ  
ابھی مار دوں گا.. اُسکے چلانے پر اُس شخص نے اسکو گن دیکھتے ڈرایا... جس سے وہ  
ڈر کر سہم گئی تھی.. خباثت سے مسکرا کر اُس نے ابھی اسکو ٹچ ہی کرنا چاہا تھا کہ ایک دم  
فائر کی آواز آئی تھی..."

اسکو پیچھے کودھکا دیتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا.. جبکہ بندوق کی آواز پر وہ بچی  
اور ڈر کر خود میں سمٹی اور آنسوؤں میں اور اضافہ ہو گیا تھا.....

"کک کون ہے وہاں؟ ڈرتے ہوئے اُس آدمی نے چہرے سے پسینے کی بوندوں کو صاف کیا تھا۔ کک کون ہے وہاں؟ ایک بار پھر چلا کر بولا لیکن خاموشی کے علاوہ اسکو کچھ بھی نہیں سنائی دیا...."

"ارے تو بھی بلا وجہ ڈرتا ہے کوئی نہیں ہے چل جلدی سے اپنی تسکین مٹا اور چل یہاں سے... خود سے بولتا ہوا وہ پھر پلٹا لیکن وہاں تو کوئی بھی سچی نہیں تھا...."

"یہ یہ کہاں گئی رے؟ گندی سی گالی دیتے ہوئے وہ چلایا یہاں وہاں نظریں دوڑائیں تو سامنے سٹول کے پیچھے اُس بچی کو چھپنے کی کوشش کرتے دیکھ ہونٹوں پر خباست کی ہنسی ہنستے ہوئے وہ ابھی بڑھا ہی تھا کہ سیدھے پیر کے گٹھنے میں ایک گولی لگی تھی وہ لڑکھڑا کر گرا تھا جبکہ آواز بہت بلند تھی چلانے کی..."

پھر دوسری تیسری ایسے ہی کئی گولیاں اُسکی ٹانگ میں لگی اور اُسکے پاؤں چلنے کے قابل

نہیں چھوڑے تھے.....

ہلکی ہلکی روشنی سے نکلتی ایک پڑچھای جو قریب آرہی تھی اور وہ خوف سے کرہ کر اپنی موت کو اپنی آنکھوں سے آتے خوف زدہ سا دیکھ رہا تھا..

"چل بے مٹا اپنی ہوس لے تسکین ایک اور فائر کرتے ہوئے اس بار گولی بازوں پر ماری گئی تھی... چیخ کی آواز گونجی لیکن مقابل کو کوئی پرواہ نہیں تھی.. وہ درد سے بلبلا اٹھا تھا..."

درد سے کڑھتے ہوئے اُسے سامنے دیکھا جس کا چہرہ بالکل بھی نظر نہیں آ رہا تھا... اور درد سے بولا.

"کک کون ہے تو؟ اُسکے سوال اور وہ زور زور سے چلانے لگی..."



good people.

میں تم جیسے لوگوں کے لیے زہر اور اچھے لوگوں کے لیے امرت ہوں۔

تجھ جیسوں کی موت اور اس بچی جیسوں کی محافظ.....

بول کر ایک بار پھر گولی چلائی گئی اور اُسکے دوسرے بازوں کو زخمی کر گئی.... جہر آلود  
نظروں سے دیکھتے ہوئے اُسے ایک لات اسکو رسید کی اور اس بچی کے پاس چلی گئی  
تھی....

گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بہت ہی پیارے نرم لفظے میں اُس بچی کو پکارا گیا تھا..

"انم!! بہت ہی محبت سے اُسے اس بچی کو پکارا تھا.. ڈرتے ڈرتے اُس بچی نے نفی میں

گردن ہلاتے ہوئے جیری کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا....

"مم میں مجھے چھوڑ دیں پیلز...! ایک دم وہ لڑکی ہاتھ جوڑتے ہوئے ہچکیاں لے کر  
رونے لگی تھی..."

جیری کی آنکھوں میں بے شمار آنسو آگئے تھے.. جھٹکے سے اُس بچی کو خود میں بھینچ کر  
جیری نے اُسکے سر پر بوسا دیا اور بولی... "گھبراؤ نہیں بچہ آپکی آپنی ہے نہ کچھ نہیں  
ہونے دے گی آپکو.. خود میں بھینچے ہی بہت ہی سناستہ لحظے میں مخاطب ہوئی تھی..

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بچی کا ڈر کچھ کم ہوا تو ہچکیاں آنے بند ہوئی اور ڈرتے ہوئے بولی... آپنی یہ بہت  
برے انکل ہے.. روتے روتے جیری کو کس کر پکڑ کر اُسنے کہا تھا...

"آئی نو بیٹا؟! بہت گندے ہے یہ انکل...!!! آپ میرے ساتھ چلیے میں آپکو آپکے  
گھر تک پہنچاتی ہوں خود میں بھینچتے ہوئے جیری نے اُس بچی سے کہا تھا... جیری کی



مجت اور توجہ ہی تھی جو پکی نے خوف اور رونا بند کر دیا تھا...

ایک نظر اُس درندے پر ڈالی اور اس کو اپنے ساتھ لیے کھڑی ہو گئی تھی.. ایک ٹھوکر مار کر اسکو فلانگتے ہوئے اُس نے کسی کو اپنی بلیوٹو تھ کو ٹھیک کرتے یہاں پر پہنچنے کو کہا اور وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی.....

وہ انم کو ساتھ لیے روڈ ایک آئی رات بہت گہری ہوتی جا رہی تھی اکہد کہ گاڑی وہاں سے گزر رہی تھی... اُس نے چاروں اور نظریں دوڑائی تھوڑے فاصلے پر ایک آٹو والا کھڑا ملا تھا...

وہ جلدی سے اُسکے جانب بڑھی اور ایڈریس بتہ کر اُس میں بیٹھ گئی....



عربا بیگم کا آج بہت دل گھبرا رہا تھا.. دل کے ہاتھوں بے چین ہوئے وہ ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی رہ رہ کر عامر اور جیری کی فکر ستار ہی تھی.. جلد بازی غصے میں لیے گئے فیصلے پر انسان ہمیشہ پچھتا تا ہے آج انکو اس چیز کا احساس ہوا تھا....

"کاش کاش میں اپنی بیٹی کی بات سن لی ہوتی..!!" وہ بول کر تڑپ تڑپ کر رونے لگی.. "روہیل میں آپکی بیٹی کی حفاظت نہیں کر پائی نہیں بن پائی ایک اچھی ماں" روتے ہوئے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی....

وہ بے تحاشہ رورہی تھی جب انٹرنیس گیٹ پر دستک ہوئی... نظریں اٹھا کر گیٹ کی طرف دیکھا جہاں دستک ہوئی تھی.. خود کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے وہ گیٹ کی طرف بڑھی گیٹ کھولا ہی تھا کہ سامنے عامر کو دیکھ انکی ممتا بھر آئی تھی..

"عامر!! ایک دم خود میں بھینچے بھینچنا کیا تھا عامر کے سینے سے لگی رونے لگی..."

"میرا بچہ کہاں تھا اتنے دنوں سے؟ سینے سے لگے لگے اُنہوں نے عامر سے سوال کیا.."

جبکہ اپنی ماں کی بیکاراری کو دیکھ اُسکے ممتا بھرے لمس کو محسوس کرتے عامر کی آنکھوں سے بھی آنسو بہنے لگے تھے.....

"ماما میں یہی پر تھا اور دیکھیے بالکل حشاس بساس ہوں وہ بھی آپکے سامنے.. تسلی دیتے عامر نے اپنی ماں کا ہاتھ خود کے آہنی گرفت میں لیتے ہوئے کہا....."

اُنہوں نے اپنے بیٹے کو دیکھا.. جو اپنی عمر سے کئی گنہ بڑا لگتا تھا... تھوڑی بہت گفتگو کے بعد عرابیگم نے عامر کے جانب دیکھا تھا....

"عامر وہ ججیری ک کیسی ہے؟ آنکھوں میں آنسو لیے اُنہوں نے آس بھری

نظروں سے دیکھا۔ جیری کے نام پر شقوہ کنہ نظروں سے عامر نے اپنی ماں کے چہرے کو دیکھا اور پھر بولا.....

"ماما اپنے اچھا نہیں کیا آپ کے ساتھ...!! انہوں نے اکیلے تنہا سفر کیسے کاٹا ہے وہی یا پھر اللہ جانتا ہے.. اور اب وہ سفر کے اس مقام پر ہے جہاں سے واپس ہونے کئی صورت بھی موت ہے اور سفر کے اختتام کی صورت بھی موت ہے..."

عامر کی بات کو سن کر عرہا بیگم کا دل ہول گیا تھا.. "یہ کک کیا بول رہے ہو بیٹا؟"

"میں ٹھیک بول رہا ہوں ماما!!! جیری آپی میں آرمی جوائن کر لی ہے.. اپنی ماں کے ارد ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیے عامر نے بتایا تھا..... اور مانو عرہا بیگم کی جان ہی نکل گئی تھی....."

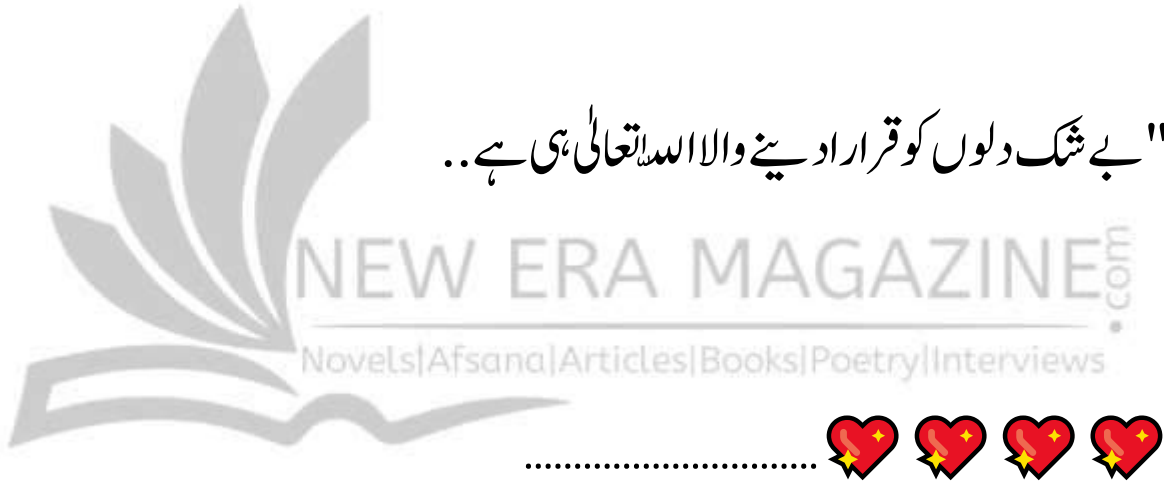
"ماما یہ بات آپکے اور میرے درمیان رہے گی کسی کو بھی کانوں کان خبر نہ ہو اور ایک اور بات تھوڑا محتاط رہیے گا۔۔۔ میں بہت جلد آپکو یہاں سے لے جاؤں گا۔۔۔ یہ بول کر وہ کھڑا ہو گیا تھا جبکہ اُسکی ماما نے تڑپ کر اپنے بیٹے کو دیکھا تھا... التجائیں نظروں سے دیکھتے بولی "بیٹا مت جاؤ!!" ماما مجھے جانا ہے میری ضرورت ہے یہ بول کر اپنی ماں کو سینے سے لگا کر وہ نکل گیا تھا.... اور پیچھے سے اُسکی ماما بس اسکو دیکھتے رہ گئی تھی....

فلم بن کر ایک دم وہ گزرا ہوا اذیتوں سے بھرا وہیل اُنکی آنکھوں کہ سامنے چلنے لگا تھا جب روہیل اپنے گھر سے اُن دونوں سے الوداعی کلمات پڑھ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلے گئے تھے....

بے شمار آنسوؤں نے اُنکی آنکھوں کو دھندلا دیا تھا جبکہ ایک دم وہ اپنے وضو کرنے با تھرُوم میں گھس گئی تھی...

جھریوں زدہ چہرے سے پانی کے قطرے اس بات کا ثبوت تھے خُہ ابھی وضو کر کے  
آئی ہے چہرے کو اچھے سے حجاب کے ہالے میں چھپایا اور سجدہ ریزہ ہو گئی بارگاہِ الہی کے  
سامنے۔۔۔

"بے شک دلوں کو قرار دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے.."



"غم کی بارش نے بھی تیرے نقوش کو دھویا نہیں

تو نے مجھکو خود یا پرہمنے تمکو کھویا نہیں"

وہ اُس بچی کو اُسکے گھر سلامتی کے ساتھ چھوڑ آئی تھی.. اور اب قریب دس بجے کے وہ کوٹھے پر پہنچی تھی تیاریاں عروض پر تھی. ہر طرف شور شرابے پایالوں کی چھنکارا سکو عجیب سی اُلجھن اور چڑچڑاپن محسوس ہو رہا تھا وہ بمشکل خود اور ضبط لیے بیٹھی تھی..

"ارے جیری تو نے ڈریس کیوں چنچ کر دی؟ مبین بیگم نے اُسکے سراپے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ وہاں پر سب حیرت میں تھے کہ آخر اُس نے اتنی خوبصورت ڈریس کیسے تبدیل کر دی ہے..؟"

"وہ اصل میں مجھے وہ ڈریس پسند نہیں آئی تھی اور پھر میری جیسے کوئی ڈریس پہنے تو مجھے بالکل نہیں پسند اس لیے میں دوبارہ بوٹیک گئی تھی وہاں سے ڈریس لیے پھر پارلر چلی گئی تھی اس لیے اتنا وقت لگ گیا خیر اب میں وقت پر پہنچ گئی ہوں... گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے اُس نے ایک لمبی سانس لی اور سب کو پوزا ایسے کروایا جیسے سچ میں ہی یہ ان سب کے لیے پارلر گئی تھی۔۔۔"

"اوہ اچھا!!! بھی صحیح بات ہے حسن سراپا ہی ایسا ہی تم پر یہ نخرے خوب جچتے ہیں۔  
مبین بیگم اُسکی خوبصورتی سے بے حد متاثر ہوئی تھی..

ایک ادا سے بالوں کو جھٹکادیا اور یہ بولتی چلی گئی کہ "مجھے فنکشن سٹارٹ ہوتے ہی نیچے  
بلا لیجئے گا...."

آدھا گھنٹے بعد فنکشن شروع ہو چکا تھا.. ملک کے جتنے بھی امیر کبیر رئیس زادے تھے  
وہاں پر موجود ہو گئے تھے..

سب طوائفیں اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہی تھی اُن سب کو اپنے جانب کھینچنے  
کی.. رقص کرتی پایالوں کی چھنکار اُسکا دل کر رہا تھا ایک منٹ سے پہلے سب کو ختم کر  
ڈالے..



قریب ایک گھنٹے بعد اُن دونوں کا نمبر آیا تھا.. جیسے ہی وہ دونوں اسٹیج پر آئی ہوٹنگ کی  
 آوازیں آنے لگی تھی.. سب محویت اور ہوس پن سے اُن دونوں کو دیکھ رہے تھے..  
 جبکہ جیری کا دل تھا کہ وہ ان سب کی آنکھوں کو پھوڑ ڈالیں... خیر اسکو صبر سے کام لینا  
 تھا اُس نے اسٹیج پر قدم رکھتے ہی کسی کو اشارہ کیا تھا... کانوں کو پھاڑ دینے کی حد تک  
 میوزک کی آواز وہاں سب جھوم اٹھے تھے..

ایک دم ہے جانب اندھیرا چھا گیا تھا.... ایک گول دائرے میں گھومتی لائٹ آن ہوئی  
 اور لیٹے ہوئے وجود پر جا کر ٹھہر گئی تھی....

اے بکانیری کی چھو کری!

سنترے کی ٹوکری!!

گھر تو چھڑوایا

اب کیا چڑواے گی نوکری !!

اُنکے اسٹیج پر آتے ہی ایک ادھیڑ عمر شخص نے پیسوں کو وارتے ہوئے پیسوں کو اچھلا  
تھا..



رومیورومیو!!

گلی میں رومیو!

بھولی شکل والے

سارے کے سارے فریبیوں!

اُسکے ارد گرد ساری طوائفیں ناچنے لگی تھی.. گول گول گھومتے ہوئے اُسنے چاروں  
اطراف دیکھا...

اور پھر سے اشارہ کرتے کرتے وہ رقص کرنے لگی تھی اور ساتھ ساتھ وہ کچھ بول بھی  
رہی تھی..



اے رومیورومیو!!

بھاڑے کے پریمیوں

کا ہے گلے پڑے ہو

بن بلائے براتیوں!!

وہ ذرا سا پیچھے کو جھکتے ہوئے زمین پر لیٹ کر ایک دم بیٹھی تھی..

لے تو گئی کلیجہ

سنگ میں ہمیں بھی لے جا

یہ تو چھوری پہ ہے سینا جوری!!



NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

کبھی لگے مونالیسا

کبھی کبھی لگے مونولیتا

اور کبھی جیسے کادمبری!!

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کر ایک آنکھ دبائی  
تھی اور ہاتھ کو پکڑ گول گول گھومنے لگی..

"ہائے میری پر م پر م پر م سندی

ہائے میری پر م پر م پر م سندی!!

ہائے میری پر م پر م پر م سندی

ہائے میری پر م پر م پر م سندی!!



وہ گھوم کر فرش پر بیٹھی ہاتھوں کو پاؤں سے چھوتی ہوئے وہ اُسے گنگنا یا..

"سر سے پیر تک بے تحاشہ

حسن سے بھری

ہائے میری پر م پر م پر م پر م سندری

.....میوزک



وہ اب فرش پر لیٹ چکی تھی جبکہ ایک گول دائرے میں اُسکے ارد گرد گھیرا بنائے  
لڑکیاں رقص کر رہی تھی....

"پیروں میں پائل کی بیڑیوں سے

بند کے میں نہ رہنے والی

میں الہڑپروا کے جیسی ہوں

پردیسوں تک پہنچنے والی!

وہ کھڑی ہوئی اور اسٹیج کے آخری حد تک گول گول چکر لگاتے ہوئے گنگنائی

مجھے گہنوں سے بڑھ کے

سپنوں کی چاہت ہے

جن سپنوں کو سچ

ہو جانے کی عادت ہے

کٹی ہے میری مردوں سے

یاری ہے فلموں کے پردوں سے

اُس نے ہاتھوں کو پھیلا یا تھا.... اور ایک ادا سے کانوں تک لے جاتے ہوئے کسی سے بہت

ہی آہستہ آواز میں بولی....

"دائے جانب ایک گھوم جاؤ اور وہاں ایک کمرہ ہے اسمیں ہے سب لڑکیاں.. جلدی

کرو!!



لے تو گئی کلیجہ

سنگ میں ہمیں بھی لے جا

یہ تو چھوری پہ ہے سینا جوری!!

ایک امیر کبیر رئیس زادہ اسٹیج پر چڑھ آیا تھا جبکہ عمامہ تو گھبرا گئی تھی... وہ لڑکا جیری کے ارد گرد گھومنے لگا تھا ہوس اُسکی آنکھوں سے صاف چھلکتی نظر آرہی تھی.. وہ جیری کو چھونے کی کوشش کرتا کہ وہ کوئی نہ کوئی اسٹیپ لے کر اُس کے چھونے کو ناکام بنا دیتی...



کبھی لگے مونالیسا  
کبھی کبھی لگے لولیتا  
اور کبھی جیسے کادمبری!!



ہائے میری پر م پر م پر م پر م سندری

NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Poetry|Ghazals|Fiction|Drama|Screenplay|Etc. ہائے میری پر م پر م پر م پر م سندری!!

وہ لڑکا پھر سے جیری کے جانب بڑھا تھا... جبکہ جیری اُس سے کئی قدم دور ہوتے رفتار  
سے لڑکیوں کے درمیان جا کھڑی ہوئی

سر سے پیروں تک

بے تحاشہ حسن سے بھری

ہائے میری پر م پر م پر م پر م سندری !!!

وہ پھر سے اُن لڑکیوں کے بیچ میں جانے لگا تھا کہ غصے سے دیکھتے ہوئے وہ برداشت کی حد تک گنگنائی تھی اُسکی گلابی آنکھیں غصے سے سُرخ گلابی ہو گئی تھی.....

دور کھڑے عامر کا دل کیا ابی اس شخص کی شوٹ کر دیں لیکن وہ اپنے غصے پر قابو پارہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا ایک چھوٹی سی غلطی بنے بنائے پلان کو خراب کر دیں...

"اے چھونا نہیں

چھونا چھونا نہیں

چھونا چھونا نہیں مجھکو!!

اے ہونا نہیں

ہونا ہونا نہیں

تیرا ہونا نہیں مجھکو

ہاتھ جوڑ چاہے

پاؤں پڑ

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|New Era Magazine.com  
پرواہ نہیں مجھکو!!!

پروہ لڑکا خباست سے مسکرایا تھا...

جبکہ جیری نے اسکو گھورا تھا.

ننن نہ ننن نہ ننن نہ!

وہ ابھی کچھ کرتی کہ اُس لڑکے نے ایک دم اُسکی کلائی پکڑی ہی تھی کہ جیری نے گھوما کر اسکو ایک ٹھپڑ سید کیا تھا تھپڑ کی آواز اتنی بلند تھی کہ میوزک بند ہوتے ہی آواز گونج کر ہے سوں سناٹا پھیل گیا تھا.....

سب اُن دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے.. وہ شخص کہہ آلود نظروں سے جیری کو دیکھ رہا تھا.. اور ایک گندی سے گالی دیتا چلا گیا.....

"تو نے مجھے مارا مجھے؟"

"جی ہاں میں نے مارا!! اُس نے تمہل سے جواب دیا.. اور عمامہ کی طرف دیکھا تھا ہاتھوں کی انگلیوں سے اسکو جانے کا اشارہ کیا گیا.... بھیڑ ہر جانب ہو گئی تھی.... عمامہ وہاں

سے سب کی نظروں سے چھپتی چھپاتی نکل گئی....

عمائمہ کو جاتے دیکھ عامر بھی وہاں سے نکل گیا...

"تیری اوقات کیا ہے ایک طوائف ہو کر! ابھی کچھ بولتا کہ ہر طرف فائرنگ کی

آوازیں گونجنے لگی تھی جیری کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی تھی.....

"میں بتاتی ہوں میری اوقات کیا ہے گھومتے ہوئے اُس نے ایک دم بھاگتی ہوئی میڈم

جیوری کو پکڑا اور اُسکی کنپٹی پر گن رکھتے ہوئے مخاطب ہوئی....

"کوئی اپنی جگہ سے نہیں ہلے گا!!! اگر کسی نے کوئی ہوشیاری کی تو سارے کے

سارے اپنی جان سے ہاتھ دھو بھیٹھوگے.....

کیونکہ یہ پورا ریا پولیس نے گھیرا ہوا ہے!! طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے ہوئے اُس نے سب

کے سر پر دھماکہ کیا تھا.....

"اور جناب!! تمکو بہت جلدی ہے نہ میری اوقات پوچھنے کی تو سنو...."

"میں ہوں کیپٹن جیری یعنی جیرش سمعان احمد!! جو کبھی بھکاری بن سکتی ہے تو کبھی بز  
نس وومن تو کبھی کسی ادارے میں چھوٹی سی کلرک میرا کوئی روپ نہیں میرے بہت  
سے روپ حیران اصل چہرہ کوئی نہیں!!!!"

یہ بول کر فائر کی تھی اور سب وہی محمند ہو گئے تھے..... پولیس نے سبکو حراست میں  
لے لیا تھا.....

جبکہ جیوری اور مبین کو جیری اپنے ساتھ لے کر کاؤنسلنگ کے ایس آئی ڈی  
ڈیپارٹمنٹ لے گئی تھی



پچھلے گیٹ سے نکلتی ہوئی وہ دائے جانب مڑ گئی تھی ڈر سے بُرا حال تھا اُس کا، ہمتے ہوئے  
 وہ بھاگتی رہی کچھ دوری پر اسکو ایک گاڑی دکھائی دی وہ اُس جانب ہی بڑھ گئی لمبے لمبے  
 سانس لیتی جب وہ وہاں پہنچی تو عامر نے ایک دم اُسکے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا وہ ڈرتے  
 ہوئے اُس میں بیٹھ گئی سانس اٹھل پٹھل ہو رہی تھی عامر نے گاڑی سٹارٹ کرتے  
 ہوئے اُسکے اور پانی کی بوتل بڑھائی اُس نے جلدی سے پانی کی بوتل تھام لی تھی کیونکہ  
 بھاگنے کی وجہ سے اب اسکو پیاس بھی بہت لگ تھی تھی.....

گٹاگٹ پانی پیتے ہوئے کچھ حد تک پر سکون ہوئی...

"ریلیکس!! اب آپ محفوظ ہے! عامر نے گاڑی کو ڈرائیو کرتے ہوئے اُس سے کہا

تھا.....

"جی! اتنا بول کر اب اسکو جیری کی فکر ستانے لگی....."

"آپی کی آپ ٹینشن نہ لیں وہ بالکل محفوظ ہے اور اب تک تو وہاں پر دھماکہ بھی کر چکی ہوگی!! عمامہ نے اُس شخص کو دیکھا جو اب اُسکا شوہر ہونے کے ساتھ ساتھ اُسکا محافظ بھی تھا....."

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلاشبہ وہ جیری میں مشابہت رکھتا تھا.... دل سے بھی خوبصورت اور شکل سے بھی...

تبھی عامر کا فون وا بیریٹ ہوا اُس نے جلدی سے کال اٹھالی.. اسپیکر سے جیری کی آواز اُبھری تھی....



"ہیلو عامر عمامہ ٹھیک ہے نہ؟ جیری نے تشویش سے پوچھا...."

"جی آپ بلکل ٹھیک ہے! اُسے عمامہ کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا تھا.."

"آپی آپ بھی ٹھیک ہونہ؟ فکر اُسکے چہرے سے وجوہور ہی تھی...."

"ہاں میں بھی ٹھیک ہوں اور بعد میں بات کرتی ہوں تم سے! تم عمامہ کو لے کر میرے اپارٹمنٹ پہنچو! یہ بول کر اُسے فون کاٹ دیا تھا جبکہ اُس نے گاڑی کاٹرن لے کر ادیلا بادروڈ پر ڈال دی تھی...."



“Congratulations !!”

مسز سمعان احمد اپنے بہت اچھے سے بہت کم وقت پر یہ سب ہینڈل کیا.... کرنل محمود نے جیری سے کہا تھا جیری نے فوراً انکو سلیوٹ کیا اور بولی سر ابھی یہ سب آپ سب کی ہی بدولت ہوا ہے...

"سر! اب ہمیں اجازت دیں، ہمکو ایک کام اور سر انجام دینا ہے.. "سعادت مندی سے اُس نے کرنل محمود سے کہا تھا....

"جی بیٹا! بلکل آپ اپنے بابا کی طرح ہو.. یہ بول کر کرنل محمود نے اسکو اجازت دی تو وہ ہیڈ کوارٹر سے باہر نکل آئی تھی.....



پانچ سولڑکیوں کو پولیس نے وہاں سے برآمد کیا تھا... اُن سب کو ہاسپٹل میں منتقل کر

دیا گیا تھا۔۔۔ سب کا مکمل علاج کروانے کے بعد اُنکے گھروں تک پہنچانے کی ذمّے  
داری کیسٹن جیری کی تھی....

وہ کپڑے تبدیل کرتے ہوئے مسٹرایکس کے پاس اُسکی بلائی گئی جگہ پر پہنچی رات کے  
ساڑھے بارہ ہو رہے تھے....

وہ جب مال روڈ پہنچی تو اسکو ایک بہت بڑی گاڑی اُسکے انتظار کرتے پایا..  
NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ نزاکت سے کار کی طرف بڑھی تھی.. ڈرائیور نے اسکو دیکھ کر کے گیٹ کھول دیا وہ  
اُس میں بیٹھ گئی....

گاڑی اپنی منزل کی طرف بڑھ تھی تھی جب اُسکی نظر کار میں لگی ڈیوائس پر پڑی وہ  
ڈیوائس کیمرے کی شکل کی تھی... اسکو خطرے کی بوں پہلے ہی محسوس ہو رہی تھی پر

وحم جھٹک کر وہ پھر بھی بیٹھ گے تھی لیکن ڈیوائس کو دیکھ وہ الرٹ ہوئی.. اور خود کو کمپوز کرتے ہوئے ڈرائیور سے بولی...

"ڈرائیور گاڑی روکو!! لیکن ڈرائیور نے گاڑی روکنے کے بجائے اُسکی سپیڈ اور بڑھادی تھی... اپنی گن کو نکالتے ہوئے محتاط انداز میں اُسنے ڈرائیور کو گن پوائنٹ پر رکھتے ہوئے چلائی..."

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سنا نہیں میں نے کیا بولا ہے؟ گاڑی روکو یہاں ابھی کہ ابھی! گن کو دیکھ ڈرائیور کے حواس سلپ ہو گئے تھے.... جھٹکے سے گاڑی روکی دی گئی تھی..."

"ہلنا نہیں ورنہ یہی پر سے اوپر پہنچا دوں گی! دھمکی دیتے ہوئے وہ گاڑی سے اُتری تھی...."

اور ڈرائیور کو شوٹ کرتے ہوئے کسی کو کال کی تھی جس شخص کو اُس نے کال کی تھی دس منٹ کے بعد وہ اُس کے سامنے کھڑا تھا.....

"جی میم!! سیلوٹ کرتے ہوئے ایس ایچ او منیش نے پوچھا...."

"منیش مجھے لگتا ہے مسٹر ایکس کو پتہ چل چکا ہے! کچھ سوچتے ہوئے جیری نے کہا



اسکو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں.. "اچھا یہ بتاؤ وہ لڑکیاں اب کیسی ہے؟

"میم وہ اب سب ٹھیک ہے اور اُنکو حفاظت کے ساتھ کل ہم اُنکے گھر پہنچا دے گے..!

منیش نے اسکو بتایا...."

"گڈ!! چلو تم جاؤ میں کو دوسرا راستہ سوچتی ہوں.. بولتے ہوئے اُس نے گاڑی کی ڈیگی  
خولی اسمیں سے پٹرول نکال کر چاروں جانب چھڑکا تھا اور ماچس جلا کر گاڑی کے اوپر  
اچھال دی گئی تھی..."

ایک دم گاڑی میں آگ لگ گئی تھی ایس ایچ او منیش کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا آخر  
کیپٹن جیری کے دماغ میں چل کیا رہا تھا.....

آگ لگا کر اُس نے منیش کی طرف دیکھا جو اسکو ہی سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا... "ایسے کیا  
دیکھ رہے ہو؟ آئی برواچکا کر پوچھا گیا..."

"کک کچھ نہیں! یہ بول کر سلیوٹ مارتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا...."

"کک کیا کریں کیا کریں ہم کچھ بھی تو سمجھ نہیں آ رہا ہے؟ سر کو مسئلے ہوئے وہ سوچ

رہی تھی ایک دم سر پھٹنے کو تھا....



چاروں جانب سے دھوں دھار گولیوں کی بارش ہو رہی تھی.. یہ مول کا منظر تھا  
تیلنگانہ کا سب سے بڑا مشہور مول تھا یہ..

سب ٹھیک چل رہا تھا رات کے گیارہ تھے جب کسی نے فائر کی تھی وہاں پر موجود سب  
ہے آفیسر زالرٹ ہو گئے تھے اور کچھ آفیسرز وہاں سے باحفاظت پبلک کونکال رہے  
تھے....

ہر طرف افراتفری کا ماحول بن گیا تھا نیوز رپورٹروں نے وہاں پر موجود تھے ہر نیوز میں بس  
ایک ہی نیوز چل رہی تھی.. کہ بولیور ڈسٹاپنگ مال زوردار دھماکہ ہر طرف گولا باری کا

ماحول لاکھوں کی تعداد میں عوام کی جان کو خطرہ.....

سب گھروں میں بیٹھے دعا گو تھے.. سب آفیسرز اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اپنے ملک کی عوام کی حفاظت میں لگے پڑے تھے....



پورا شہر میں ایک عجیب سا ماحول پیدا ہو گیا تھا..

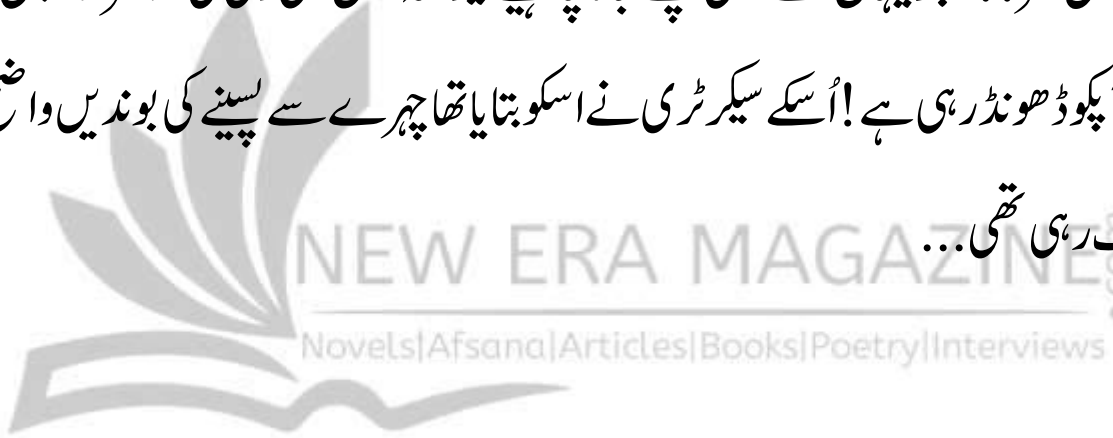


تیلنگانہ سے مہار شٹر کے ہر راستے کو بند کر دیا گیا تھا... جنگلوں سے گذرتے ہوئے کئی چھوٹی چھوٹی گاڑیاں اپنی منزل کی طرف جا رہی تھی...



کیسی تھی جس وجہ سے تھی کوئی نہیں جانتا تھا..؟ ایک گھنے جنگل کے درمیان یہ گاڑیاں آکر رکی تھی.. چاروں اطراف میں جنگل کا پہرا تھا جبکہ درمیان میں بالکل خالی جگہ تھی وہاں اور ایک ہیلی کاپٹر کھڑا تھا.....

"سس سر!! آپکو یہاں سے ابھی چلے جانا چاہیے کیونکہ ایس آئی ڈی کی آفیسرز کیپٹن جیا آپکو ڈھونڈ رہی ہے! اُسکے سیکرٹری نے اسکو بتایا تھا چہرے سے پسینے کی بوندیں واضح چمک رہی تھی..."



"ہا ہا ہا ہا ہا! وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی! بول کر قہقہہ لگایا گیا۔۔۔"

ایک نے ڈرتے ڈرتے کہا "سر! اکثر میں نے سنا ہے جب وقت اور موت قریب ہو تو انسان بلا وجہ بھی ہنسنے لگتا ہے.... مسٹر ایکس نے قہر آلود نظروں سے اسکو گھور گھور کر دیکھا...."

"نہیں موت میری نہیں آج روہیل کی بیٹی کی ہوگی۔ چل لگا اسکو فون اور یہاں پر آنے کا بول.. اپنے ایک آدمی سے اُس نے کہا تھا....."

"جی ڈرتے ڈرتے کانپتے ہاتھوں سے اُس نے جیری کو کال ملائی تھی...."



تھوڑی دیر بعد ہی کال اٹھالی گئی تھی...."

"ہائے جانِ من کیسی ہو؟ کیا ہوا پہچانا نہیں؟"

چلو تعارف کروادیتا ہوں! بولتے ہوئے قہقہہ لگایا اور پھر بولا.. "تمہارا عاشق جسکو پانے کی تمنا صدیوں سے لیے ہم آپکا انتظار کر رہے ہیں..."

"آمیری جان تجھے پیار کرنا ہے  
 باہوں میں تجھے گرفتار کرنا ہے."

دوسری طرف سے کچھ بولا گیا تھا کہ اُس نے پھر قہقہہ لگایا تھا... "اتنی بھی کیا جلدی ہے  
 جان!! میں ایڈریس دے رہا ہوں آجاؤ دیکھتے ہیں آج روہیل کی بیٹی کیا کر سکتی ہے؟ یہ  
 بول کر کال کاٹ دی گئی تھی....."

NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



"سر! یہ دیکھئے کایپٹن جیری کو کسی نے ابھی مہار شٹر کے جنگلوں سے کال کی ہے!!  
 کسی آفیسر نے شام کا دھیان فنگر ٹچ انیئر ایکٹووائٹ بورڈ کا پیوٹر کی طرف مڈول کروایا  
 تھا.... اُس نے اسپیکر آن کرنے کو کہا تھا جلدی سے اسپیکر اُن کیا گیا اور ان دونوں کے

درمیان کی گفتگو سننے لگے جیسے جیسے وہ اُنکی گفتگو سن رہا تھا چہرے کے تاثرات بدلتے جا رہے تھے.....

وہ جلدی سے باہر کی طرف بھاگا تھا.. گاڑی میں بیٹھ کر اُس طرف بڑھ گیا تھا جہاں سے یہ کال کی گئی تھی.....



وہ ابھی کچھ سوچ ہی رہی تھی جب اُسکا موبائل وا بیریٹ ہوا اُسنے کال کو ٹرنسفر کرتے ہوئے کال اٹھالی "ہیلو! مسٹر ایکس کی آواز اسکو سلگائی تھی.... اُسنے کچھ کہا تھا جب وہ تپ ہی گئی تھی..

ڈرپوک زلیل کہاں چھپنکر بیٹھا ہے اتنی ہی ہمت ہے تو سامنے آ! چلاتے ہوئے وہ دھاڑ

کے بولی.....

اُسکی نہ سن کر کال کاٹ دی گئی تھی اور تیس سیکنڈ بعد اسکو ایک ایڈریس موصول ہوا تو  
آٹوپکٹر کروہ ایڈریس کے جانب چلی گئی تھی....



مسٹر ایکس نے جو جال بچھایا تھا وہ ناکام رہا تھا شاپنگ مال پبلک کو بچا کر باحفاظت کے  
ساتھ گھروں کو پہنچا دیا گیا تھا... گولیوں کی بارش بند ہو چکی تھی مسٹر ایکس کے  
سارے آدمیوں کو حراست میں لے لیا گیا تھا کچھ آفیسرز بہت بڑی طرح زخمی ہوئے  
تھے جبکہ مسٹر ایکس کے کچھ آدمی تو اپنی جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھے تھے....

"سر بلائیر ڈمال کا مشن سکسفل رہا! آفیسرانس نے شایان کو بتایا تھا.. وہ خوش تھا..."

بس ایک لاسٹ کام رہ گیا تھا جسکو کرنے موہی اور منہال ساتھ میں تھے اور وہ تھا  
مہاراشٹر میں سے لڑکیوں کی اسمگلنگ کو یو ایس اے جانے سے روکنا...

اور باقی کا کام تو شام اور جیری کا تھا....



لڑکیوں کو بے دردی سے پانی کے جہاز میں بھر دیا گیا تھا ایسا لگتا جیسے یہ جی روح نہ ہو کر  
کوئی پلاسٹک کا کھلونا ہو.....

جہاز تیار تھا بس ایک اشارہ ملنا باقی تھا کہ وہ اپنی منزل کی طرف بڑھ جاتا.... "بوس  
اب ہمیں چلنا چاہئے کیونکہ مسٹر ایکس کی طرف سے اوکے بول دیا گیا ہے!!! ایک  
آدمی نے اپنے بوس سے کہا تھا..

"ہاں چلو!! جہاز میں بیٹھ گئے تھے وہ اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگا تھا جب پیچھے سے پولیس نے اُنکو گھیر لیا تھا مائیک ہاتھ میں لیے منہال چلا گیا..."

"اپنے آپ کو سیرنڈر کر دو کیونکہ اب تمہیں گھیر لیا گیا ہے.. حواس باختہ سے وہ سب نے گولیاں چلانی شروع کر دی گئی لیکن بے سود کیونکہ اُنکے ہی جہاز میں محسین نے بڑی صفائی کے ساتھ اُنکے آدمیوں کو ختم کر ڈالا تھا... اوپر کے حصے کے سارے آدمیوں کو منہال نے ختم کر دیا تھا جبکہ نیچے والے حصے کو محسین نے جہاز کو پھر سے بندرگاہ کی طرف موڑ دیا گیا قریب ایک گھنٹہ اس مشن میں لگا اور مشن اپنے اختتام کو پہنچا....."

دونوں خوشی خوشی ایک دوسرے گلے مل کر مبارکباد دی گئی اور دعا سلامتی کے ساتھ دونوں اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے.....

یوں اسمگلنگ اور بہت سی بچیوں کی زندگی برباد ہونے سے اس ملک کے محافظوں نے  
بچا لیا تھا....



"یا الہی رحم کر!! اسماء بیگم ٹی وی کے سامنے بیٹھی تھی رات کے ڈھائی بج رہے تھے..  
پورے گھر میں ایک عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی رہ رہ کر انکو سمعان شایان اور  
محسین کی فکر ستا رہی تھی.. جو ایک ہفتے سے باہر گئے ہوئے تھے..

"اللہ تعالیٰ ملک میں یہ کیا حال ہو رہا ہے؟ گھر کی بچیاں گھروں میں ہی محفوظ نہیں ہے  
!! دہلتے دل پر ہاتھ رکھتے اسماء بیگم نیوز میں دیکھ کر بڑبڑائی..

"اللہ جی سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے آمین ثم آمین یارب العالمین!! اسماء بیگم سچے



دل سے دعا گو تھی..

اُنہوں نے پاس رکھا فون اٹھایا اور سمعان پر کال کرنے لگی نہ جانے اُنکا دل سمعان اور جیری کی طرف سے بہت خوف زدہ تھا.. کئی کال کرنے کے بعد بھی جب فون نہیں اٹھایا گیا تو انہوں نے جلدی سے جیری کے موبائل پر کال کی لیکن وہ بھی سوئچ آف جا رہا تھا..

"یہ بچے کال کیوں نہیں اٹھا رہے ہیں؟ وہ پریشان سی موبائل کو دیکھ رہی تھی جب پیچھے سے حلیمہ بیگم نے پکارا تھا...."

"حلیمہ بیگم اسماء بیگم کی چھوٹی بہن ہونے کے ساتھ اُنکی دیورانی بھی تھی دونوں بہنیں ایک دوسرے سے بے انتہا محبت کرتی تھی.."

"آپی!! آپ یہاں اتنی رات گئے کیوں بیٹھی ہے؟ پریشان سی حلیمہ بیگم نے اپنی بڑی بہن سے پوچھا جو حد درجہ بہت پریشان ہونے کے ساتھ ساتھ خوف زدہ بھی نظر آرہی تھی...

اصل میں حلیمہ بیگم سو رہی تھی رات کو پیاس لگی تو پانی پینے کے لیے اٹھی تو دیکھا کہ اُنکے کمرے میں پانی موجود نہیں ہے وہ اب اپنے کمرے سے نکل کر لاؤنج سے ہوتے کچن میں ہی جا رہی تھی جب اُنہوں نے لاؤنج میں ٹی وی چلتا دیکھا..

"یہ بچے بھی نہ سوچتے ہی نہیں کس وقت ٹی وی دیکھنا ہے کس وقت نہیں!!! خود سے بات کرتے ہوئے جیسے ہی حلیمہ بیگم اُنکو ڈاٹ ڈپٹ کرنے کے لیے لاؤنج میں آئی تو دیکھا کہ وہاں بچے نہیں بلکہ اُنکی اماں یعنی کے اسماء بیگم بیٹھی تھی.. ٹی وی پر کوئی نیوز چل رہی تھی جبکہ اسماء بیگم کسی کو فون ملانے کی سعی کر رہی تھی..... وہ جلدی سے فکر مندی سے اُنکی طرف بڑھی اور اُنکو آواز دی...

"ح ح حلیمہ ددیکھ و وہ م ملک میں ک کتنا بُرا حال ہے؟ اُنہونے نے اپنی چھوٹی بہن کا دھیان ٹی وی کی طرف منڈول کر دیا تھا... حلیمہ بیگم نے ٹی وی کی جانب دیکھا جہاں دھوں دھار گولیوں کی بارش ہو رہی تھی ایک طرف ملک کے دشمن تھے تو دوسری طرف اُنکے محافظ ہر جگہ خون بہہ رہا تھا کوئی زخمی تھا تو کوئی ملک کے لیے جان قربان کر چکا تھا... ٹی وی رپورٹر چیخ چیخ کر اُنکا حال بیان کے رہی تھی... یہ کوئی شاپنگ مال تھا جس میں یہ حال ہوا پڑا تھا....."

حواس تو سلب حلیمہ بیگم کے بھی ہو گئے تھے۔ لیکن وہ خود کو جلدی سمجھا لگئی تھی اور اپنی بڑی بہن کے پاس بیٹھتی ہوئی گویا ہوئی...

"آپی ریلیکس!! یہ حال آئے روز کہیں نا کہیں ہوتا ہی ہے آپنی! ہم سب صرف دعا کے سکتے ہیں باقی اللہ تعالیٰ کے سپرد چھوڑتے ہیں.. سمجھاتے ہوئے اُنہونے جیسے خود کو

بھی تسلی دی....

"نہیں حلیمہ!!! میرا دل بہت گھبرا رہا ہے پتہ ہے سمعان اور جیری کے حوالے سے میرے ذہن میں۔ بہت برے برے خیالات آرہے ہیں.. حلیمہ کا ہاتھ خود کے ہاتھ میں بھینچتے ہوئے اُنہوں نے دھندلائی آنکھوں سے اپنی بہن کو دیکھا حلیمہ کو محسوس ہوا تھا اسماء بیگم کے ہاتھ ٹھنڈے برف پڑ رہے تھے جبکہ چہرے کا رنگ زرد پڑ

گیا تھا....  
 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپی آپ دعا کریں جب تک ہمارے بچوں کے ساتھ اُنکی ماؤں کی دعائیں ہے اُنکو کچھ نہیں ہو سکتا!!! اُنہوں نے ایک بار پھر سمجھایا جس پر اسماء بیگم خاموشی سے گردن ہلاتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی تھی...

اپنے کمرے میں آکر انہوں نے وضو کی اور پھر لائٹ آف کرتے ہوئے برابر والے

کمرے میں آگئی دو رکعت نماز نفل ادا کی اور اللہ کے حضور میں دعاما نگنے لگی تھی...

درویش شریف پڑھنے کے بعد انہوں نے بارگاہِ الہی کے سامنے جیسے ہی ہاتھ اٹھایا بے شمار آنسوؤں نے منظر ہی بدل ڈالا تھا.. اسماء بیگم جانتی تھی شام کے خون کا پیا سا وہ شخص ابھی بھی زندہ ہے وہ بھڑکتی آگ میں جلتا وجود وہ چینیخیں چاہ کر بھی وہ بھول نہیں پاتی تھی

"یارب العالمین!!! تو جانتا ہے اور بے پناہ محبت کرنے والا بھی ہے دلوں کے حال سے تیرے علاوہ کوئی واقف نہیں ہے اور نہ ہی ہو سکتا.. تو اپنے بندوں سے نینیا نوے ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے.. اے پروردگار عالم!!! میں بھلے ہی اُسکی جسمانی طور پر ماں نہیں ہوں میں نے اسکو جنم نہیں دیا لیکن اے رب العالمین!!!!!! جیسے حضرت آمنہ نے تیری محبوب کو جنم دیا تھا لیکن اسکو پالا پوسا تو حضرت حلیمہ نے ہے ایسے ہی اس بچے کی پرورش میں نے کی ہے میں جانتی ہوں رب میں بہت گنہگار ہوں لیکن یا رب العالمین!!! تو میرے بچے کی حفاظت کرنا میرے محبوب اپنے محبوب کے

صدقے سے اسکو ہر عافیت سے محفوظ رکھنا یا اللہ! وہ بہت پیارا بچہ ہے آج تک اسکو دکھوں کے علاوہ محبت میسر نہیں ہوئی تو اُسکے بابا سے ملا دیں اسکو.. ایک گھنٹہ دعا کرنے کے بعد دل کو کچھ سکون میسر ہوا تو جائے نماز کی تہہ کرتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں آئی تھی بغیر آہٹ کیے سالوں سے چھپائی تصویر جسکو آج تک کسی شخص نے نہیں دیکھی تھی اسکو نکالی اور گیسٹ ہاؤس میں آکر اسکو سینے لگائے رونے لگی تھی.....

کہنے کو اُنکا کوئی آپس میں رشتا نہیں تھا لیکن شام کے ناطے بہت سے رشتے نہ ہونے کے باوجود بھی تھے.... اور سب سے بڑھ کر اُنکے درمیان انسانیت کا رشتا تھا جو ہر رشتے پر بھاری تھا

یہ دلوں کے ہی رشتے ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے اس قدر جڑے ہوئے ہوتے ہے کہ سو کوس دور کے خطرے اُنکی خوشیاں سب محسوس کر لیتے ہیں..

دل سے بندی ایک ڈور

جو دل سے دل تک جاتی ہے

رشتوں کی بگیاں مہک جاتی ہے



ایڈریس کے مطابق وہ اُس جنگل تک پہنچ گئی تھی بے خوف نڈر آنکھوں اٹھائے وہ کچھ پا  
لینے کی حد تک پر سکون تھی۔۔ اُس نے اپنے قدم آگے بڑھائے تھے۔۔ اور آج اُس جگہ  
پہنچ گئی تھی جس کی تلاش میں پورا ملک لگا تھا۔۔۔ نزدیک تو وہ بچپن سے ہی تھی لیکن  
نزدیک ہونے کے باوجود اس وقت وہ انجان تھی۔۔۔

لیکن آج وہ منزل کے قریب بھی تھی اور اسکو ختم کرنے کی ہمت بھی خود میں پاتی  
تھی۔

آدھا گھنٹہ مسلسل چلنے کے بعد آخر کار وہ پہنچ ہی گئی تھی... کالی ٹائٹ جینز میں کالا ہی قمیض پہن رکھا تھا اس پر براؤن رنگ کی لیڈر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی ایک کان میں بلیو ٹوٹھ لگائے بالوں کو ہائی پونی میں مقید کیے ہوئے تھے.....

بے خوف آنکھیں، بے خوف بولتے لب وہ ہر چیز سے بے خوف نڈر تھی وہ کہیں سے بھی چار مہینے والی جیرش رو ہیل خان نہیں تھی بلکہ یہ تو ایک بہادر لڑکی کھڑی تھی جسکی آنکھوں میں کوئی ڈر نہیں تھا.....

تیز تیز ہوائیں چل رہی تھی اس جنگل میں گو نجی خوفناک آوازیں جسکو سن کر اسکو سکون مل رہا تھا.... لائٹوں سے روشن ہوا یہ جنگل اس وقت وحشت کا منہ بولتا ثبوت تھا..... سب وحشت زدہ تھے جبکہ وہ پر سکون ہر احساس سے عاری تھی...



مسٹر ایکس !!! اسکو دیکھ اپنی جگہ سے ہی ہل گیا.. کئی لمحے اسکو "ایس آئی ڈی" کی  
لمچینٹ کیسٹن جیرش روہیل خان کو دیکھتے گزر گئے تھے....

بمشکل ہی اپنے ڈر کو چھپایا تھا اُس نے ورنہ پسینے کی بوندیں صاف نظر آرہی تھی اُسکے ماتھے  
پر.. "آؤ آؤ جانِ من آؤ!!! چہرے کو درست کرتے ہوئے وہ خباثت سے بولا.  
ناگواری جیری کے انگ انگ سے نظر آنے لگی تھی.....

"بائے داوے کبھی سوچا نہیں تھا اتنی جلدی تم میرے سامنے ہوگی! خباثت سے وہ  
بولا....

"کیوں آج میرے حوالے خود کو سپرد کرنے آئی ہونہ؟ آنکھوں میں ہوس پن لیے  
اُس نے اُسکی طرف آنکھیں دبائی... وہ خاموش بنی اُسکی ہے تکی باتوں کو سنتے  
رہی.....

"چل آج میں تجھ پر ایک انکساف کرتا ہوں ایک راز تجھے بتاتا ہوں جو صرف مجھے تیرے شوہر نامراد کو ہی پتہ ہے... آج تجھ کو بھی اُس راز سے آشنا کرتا ہوں..."

"میں ہوں سعد احمد یعنی تیرے باپ کو مارنے والا!! چلا کر جیری کو بتایا گیا تھا ایک آنسو اُسکی آنکھوں سے ٹوٹ کر گرا تھا جسکو بے مول نہیں ہونے دیا تھا اور وہ تھا محسین خان جسکے لیے اپنی بہن کا ایک قطرہ بھی امرت کی طرح انمول تھا... آنکھوں کے نیچے ہاتھ کیے محسین نے جیری کی طرف دیکھتے نہ میں گردن ہلائی تھی.. اور اُسکے آنسو کو اپنے سر پر بالوں میں جذب کیا تھا....."

مسٹر ایکس نے حیرت سے محسین کو دیکھا نہ جانے وہ کب یہاں پہنچا تھا....

تیری پھوپوں کو سرے عام بے عزت میں نے کیا اُسکی عزت کا جنازہ میں نے سرے

عام نکالا تھا لیکن نہ جانے وہ گندی سے گالی دیتے ہوئے بولا....

ایک طوفان کی زد کی وجہ سے وہ بچ گئی اور اپنے عاشق کے ساتھ بھاگ گئی.. برسوں سے جلی آگ جو ہمارے تمہارے خاندان کے درمیان تھی وہ یوں بجھنے نہیں والی تھی میں کچھ سال تک فرانس میں رہا وہاں پر میں نے سرجری کروائی اپنی اور انڈیا واپس آ گیا یہاں آکر میں تلاش میں تھا کہ کوئی تو مجھے خان حویلی سے ملے اور میری تلاش زیادہ طویل نہیں تھی مجھے پتہ چلا کہ خان حویلی کی شہزادی صاحبہ جو لوگوں کی نظروں میں میری بیوی تھی لیکن میری نظروں میں ایک طوائف زادی تھی پتہ ہے کیسے؟ دور کھڑے سمعان احمد کی رگیں پھٹنے کو تھی...

اپنی بات بول کر اُس خبیث نے قہقہہ لگایا تھا "ہاھاھاھا!! کیونکہ شادی کی پہلی رات ہی میں نے اسکو طلاق دے دی تھی ہاں ایک رشتا تھا میرا اور اُسکا اور وہی رشتا تھا جو میں.....؟؟؟

"انف انف!!!! شیر کی دھاڑ پورے جنگل میں گونجی تو فضاں میں خاموشی چھا گئی  
تھی.. سب نے آواز کے تعاقب میں دیکھا تھا جہاں شایان عامر اور سمعان احمد کھڑے  
تھے اور اُنکے ساتھ ایک شخص اور تھا جسکو وہ اچھے سے پہچان گیا تھا....."



"اگر ایک لفظ بھی اور نکالا تو گدی سے زبان ہی کھینچ لوں گا!!!! جس پر مسٹر ایکس کا  
کھوکھلا قبضہ بلند ہوا" ہاھاھاھاھاھا....."

"یونو ایک کہاوت تو سنی ہی ہوگی" کسی کے ساتھ کچھ غلط کر کے اپنی باری کا انتظار



جب تو موت مانگے گا لیکن آسانی سے نصیب نہیں ہوگی اور وہ دن دور نہیں جب تجھے نا  
تو کفن میسر ہو گا نا مٹی تو ہو ابن کرتا قیامت بھٹکے گا..... میری بددعا ہے "ایک دم  
اُسکے کانوں میں فردوس کی گونجتی ہوئی چنچیں بازگشت کرنے لگی تھی.... چہرے پر  
خوف در آیا تھا...

تبھی آسمان میں ہلیکا پٹر کی آوازیں سنائی دینے لگی اور پھر اس پاس سے پولیس کی گاڑیوں  
کے سائرن سنائی دینے لگے.....

"سن رہے ہو بات لینے آگئی ہے سب ویلکم کے لیے تمہارا انتظار کر رہے ہیں.. طنزیہ  
مسکراہٹ چہرے پر سجائے سمعان احمد ان اشارہ کیا تھا.....

سب خوف زدہ تھے.. بوس ایک آدمی نے ڈرتے ڈرتے مسٹر ایکس کو پکارا.. مسٹر  
ایکس نے اشارہ کیا ہے تھا گولیوں کی بارش ہونے لگی....

جھٹکے سے مسٹر ایکس جیری کی طرف بڑھا تھا لیکن مقابل تو ہر پوزیشن کے لیے جیسے تیار کھڑی تھی جیسے ہی اُسکی طرف بڑھا وہ دو قدم پیچھے ہٹی اور گھوم برابر سے گذرتے مسٹر ایکس کے آدمی کو اس طرح سے مارا کہ وہ مسٹر ایکس کے ساتھ ساتھ محسین کی طرف گن کیے آدمی سے ٹکرایا تھا اور وہ تینوں ہی زمین بوس ہوئے تھے جبکہ جیری نے رفتاری دکھاتے ہوئے وہ گن اٹھائی اور اُسکے دونوں آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا... یہ سب اتنا جلدی ہوا تھا کہ مسٹر ایکس بھی حیران تھا....

ایک گھنٹہ لگاتار گولیاں چلتی رہی تھی منیش اپنے فورس کو ساتھ لیے اس جنگل کو گھیرے ہوئے تھا.. اس ہونے کو چاروں اطراف سے پولیس نے گھیر لیا تھا..

سمعان نے گن ٹھیک نشانے پر لگائی ہی تھی کہ اُسکے ہاتھ میں پہنی ریسٹ و ایچ موبائل فون واہر بیٹ ہوا اُسنے ہاتھ سے جلدی سے ٹچ کیا یہ کوئی ویڈیو کال تھی....

"نُونُو بڈی!! ایسا نہ ہو ایک قدم تمہارا سب کچھ چھین لیں..."

کوئی لڑکی تھی یہ جسکی صرف آواز ہی آرہی تھی.. جلدی سے مسٹر ایکس کو چھوڑ دو

ورنہ ???



اپنی بات کو بول کر اُس لڑکی نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

"سٹاپ!!!! وہ چلایا اور سب کو روکا گیا تھا.. ایک دم فضا میں خاموشی چھا گئی تھی..."

سب تھم گیا تھا ایک دم...

"تم کون ہو؟ پہلے ہی سب اُسکی آواز پر اُسکے جانب متوجہ تھے جبکہ اب پریشانی سے

سمعان کے تنے ہوئے چہرے کو دیکھ رہے تھے



"اسکو چھوڑو میں کون ہوں؟ بلکہ یہ سوچو اپنی عمامہ کی پرواہ ہے تو جلدی سے مسٹر ایکس کو چھوڑ دو....."

مسٹر ایکس اس آواز کو پہچان گیا تھا مکروہ مسکراہٹ اُسکے ہونٹوں پر رینگ گئی تھی..

"تم نے دکھایا ہے میری جان!! خون کا اثر... دل ہی دی میں مسٹر ایکس نے سوچا تھا....."

لڑکی کے صرف لب ہی نظر آرہے تھے... محسین اور شایان جلدی سے سمعان کے قریب ہوئے..

"شام!! کون ہے یہ اور کیا بول رہی ہے؟ محسین نے ویڈیو میں جھانک کر دیکھا تھا.."

جسمیں سرب ہی نظر آرہے تھے.....

شام کو بلکل بھی سمجھ نہیں آیا کہ کس عمامہ کی بات ہو رہی ہے؟ "عمائمہ!!!! دماغ  
کے گھوڑے دوڑانے لگا....."

"تیس سیکنڈ سوچتے سوچتے ایک دم ہی اُسے جیرس کو دیکھا تھا.."

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں نہیں دیر نہیں!!!! چلو اتنا سوچو میں تمہاری پریشانی دور کرتی ہوں یہ بول کر  
اُسے عمامہ کی طرف کیمرہ گھمایا گیا تھا....."

ماتھے سے بہتا خون آنکھوں میں آنسوؤں جبکہ منہ پر کپڑا باندھا ہوا تھا... اسکو کرسی سی  
باندھی گئی تھی...



یہ سب صرف کچھ پل۔ کا کھیل تھا محسین شایان اور عامر تینوں جیری کی طرف لپکے

"آپی آپی آپی!! پلزا آنکھیں کھولیں پلزا آپی!! آنکھوں سے بے تحاشہ آنسوؤں دل

اُسکے جیری کی آنکھیں بند ہو رہی تھی عامر نے اُسکے تڑپتے وجود کو گٹھنے پر رکھا تھا وہ رو

رہا تھا بہت زیادہ

جیری کے پیٹ سے بھل بھل خون نکل رہا تھا اُسکا پورا ہاتھ خون سے سرخ ہو گیا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھا.....

وہ تینوں ہی بہت رو رہے تھے...!! جیری نے بند ہوتی آنکھوں سے بلیوٹو تھ دبائی درد

بہت شدید تھا لڑکھڑاتی آواز میں بولی آنکھوں سے درد کی وجہ سے آنسوؤں نکل رہے

تھے جبکہ نگاہ دور کھڑے مجسمہ بنے شام پر ٹھہری ہوئی تھی..

"م منیش ج جہ جلدی س سے م میرے اپارٹمنٹ پ پر پو پہنچے!! لڑکھڑائے آواز میں  
بمشکل ہی وہ بول پار ہی تھی جبکہ سانسیں تیز تیز ہونے لگی...

"مسٹر ایکس!! خون آلود نظروں سے عامر نے مسٹر ایکس کو دیکھا اور جیری کے ہاتھ  
سے چھٹی ہوئے گن کو اٹھا کر کئی فائر کر ڈالی وہ جب تک گولی چلاتا ہے رہا تھا جبکہ گولی  
ختم نہیں ہوئی تھی....

چھانی ہوتے وجود کے ساتھ فردوس کے الفاظ گونجے "وہ دن دور نہیں جب تیری  
اولاد تجھے مارے گی" اور وہی ڈھے گیانہ کوئی پوچھنے والا تھا نہ کوئی رونے والا تھا.

جیری کے ارد گرد سب ہے تھے بس ایک شخص کے علاوہ اور وہ تھا سمعان احمد جسکو  
ہوش نہیں تھا وہ تو اس دنیا میں ہی نہیں تھا.. فلم بن کر بیتے لمحوں میں کھویا ہوا تھا.. ہر  
ایک لمحہ اُسکے سامنے چل رہا تھا اُسکے جب جیری کی درد بھری آواز اُسکے کانوں میں

گو نجی

مر گئی ہوں یا زندہ ہوں میرے بارے میں..!

خدا کرے تجھے اب اتنی بھی خبر نہ ملے..!

خدا کرے تو میری یاد میں خاک چھانے

خدا کرے تجھے میں خاک میں بھی نہ ملوں



NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

چھوڑ جانے کا دکھ اتنا نہیں

کوئی ایسا تھا جس سے یہ امید نہ تھی

میرے خیال سے اب ہم

تیرے خیال میں بھی نہیں

یہ بھی اچھا ہے کہ ہم اچھے نہیں

کسی کو دکھ تو نہیں ہو گا ہم سے بچھڑنے کے بعد

بدل دے گے اپنی زندگی اس طرح  
دیدار تو دور لوگ بات کرنے کو بھی ترسے گے  
عجب سال ہے، نہیں ایک پل بھی پُر سکون  
لکھ لکھ کر تھک گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّـَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ہر لفظ میں اتنا درد اتنی اذیت تھی کہ ہر شخص کی روح کانپ اُٹھی تھی.. آں آں!!  
درد کی شدت سے جیری درد سے بلبلائی اور اپنے روتے ہوئے بھائی کو دیکھا جو بہت رو  
رہا تھا....

"روتے ہوئے اپنے پیٹ سے ہاتھ ہٹایا اور خون سے سُرخ ہاتھ اپنے بھائی کا ہاتھ تھاما  
تھا...

"ہلکے سے مسکرائی اُسکی مسکراتی ہوئی گلابی آنکھوں میں چھپا درد عامر جیری کے ہاتھ کو پکڑ کر رونے لگا...."

"عامر نہیں رونا میں ہمیشہ تیرے ساتھ ہوں.. عمامہ ک کا خیال رکھنا....."



"م محسن م میری ب بہن ک کو کچھ ن نہیں ک کہنا وہ تھ تھوڑی نادان ہے ض ضدی ہے ل لیکن ب بہت اچھی ہے و اُسکی ہر غلطی کو نظر انداز کر دینا....."

شایان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سر پر رکھتے ہوئے اُسے درد سے آنکھیں موند لیں اور آخری الفاظ بول کر خاموش ہو گئی تھی...



"شانی اُنکا خیال رکھنا!!!! ایک دم ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی اور جانب ڈھے گئی تھی....."

"آپی یی!! جیری یی..... چیخوں کی آواز۔ نیوز جنگل کو رونے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔"

  
NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
سکتا ٹوٹا تھا بے اختیار وہ جیری کی طرف بھاگا تھا..

اور اُسکے نڈھال وجود کو اٹھا کر باہر بھاگا....

رونے میں حواس سلب ہو گئے تھے اُن تینوں کے کسی کو بھی یہ خیال نہیں آیا کہ اسکو اٹھالیں....

اب محسین اور شایان بھی اُسکے پیچھے ہی بھاگے تھے جبکہ عامروہی بیٹھا کہ بیٹھا رہ گیا تھا....



اسپیکر میں کیپٹن جیری کی آواز ابھری تھی ایس ایچ او منیش سیدھا کھڑے ہو گئے "جی جی میم کیا آرڈر ہے؟ اُس نے جلدی سے پوچھا.. جو کچھ کیپٹن جیری نے بتایا تھا وہ اُس پر ایکشن لیتے ہوئے اپنی فورس کے کچھ آدمیوں کو لے کر وہاں سے نکل گیا تھا ایک گھنٹے میں وہ جیری کے اپارمنٹ پہنچا اور اسکو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا... کچھ آدمیوں کو باہر ہی کھڑا رہنے کا بول کر وہ اندر چلا گیا ہر طرف سکوت پھیلا ہوا تھا.. چھپتے چھپاتے آخر کار وہ اُس کمرے تک پہنچ ہی گیا تھا جہاں اُس لڑکی نے عمامہ کو بند کیا ہوا تھا..

ہلکا سا دروازہ کھلا ہوا تھا منیش نے اندر کو جھانک کر دیکھا وہاں اُس لڑکی کے علاوہ اور کوئی دوسرا آدمی نہیں تھا.. جھٹکے سے دروازہ کھولا تھا اور بولا.....

"مس آفیر اسرینڈر کر دو اپنے آپ کو پولیس کو فٹار!! گن تانتے ہوئے چلا یا وہ ایک دم گھبرا گئی تھی لاکھ بہادر سہی لیکن وہ اس کھیل میں کھلاڑی نہیں تھی.....

کانپتے ہوئے اُسکے ہاتھ سے گن نیچے گر گئی تھی۔ آنکھیں پھاڑے وہ منیش کو ہے دیکھنے لگی.....

منیش نے لیڈریز کا نسیبیل کو اشارہ کیا تو انہوں نے آگے بڑھ کے عمائمہ کو کھولا تھا اور اسکو ساتھ لے گئے جبکہ افیرہ کو ساتھ لیے وہ ایس آئی ڈی کو ارٹڑ پہنچا تھا.....



وہ اندھا دھند گاڑی چلا رہا تھا اسکو نہ ٹریفک کا ہوش تھا نہ کسی کی پروا وہ جلد از جلد  
ہاسپٹل جانا چاہتا تھا... وہ دس منٹ میں ہاسپٹل کے کوریڈور میں کھڑا اپنی سانسوں کو  
گن رہا تھا...

ہر کام کو شایان اور محسین نے سمجھا لیا ہوا تھا ایک ایک منٹ وہاں پر موجود ہے شخص کا  
کانٹوں پر کٹ رہا تھا...



"اللہ جی!!! آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو چھپانے کی سعی کرتے اُس نے ہاسپٹل کی  
دیواروں کو دیکھا...."

اُسکے پاس تو الفاظ بھی نہیں تھے خالی خالی نظروں سے دروازے کو دیکھتے دل میں  
صرف ایک ہی دعا تھی کہ جیری کو کچھ نہ ہو!!

دور کھڑے شایان نے اپنے ابتر حالت میں بیٹھے دوست کو دیکھا جو خالی خالی نظروں سے دروازے کو دیکھ رہا تھا....

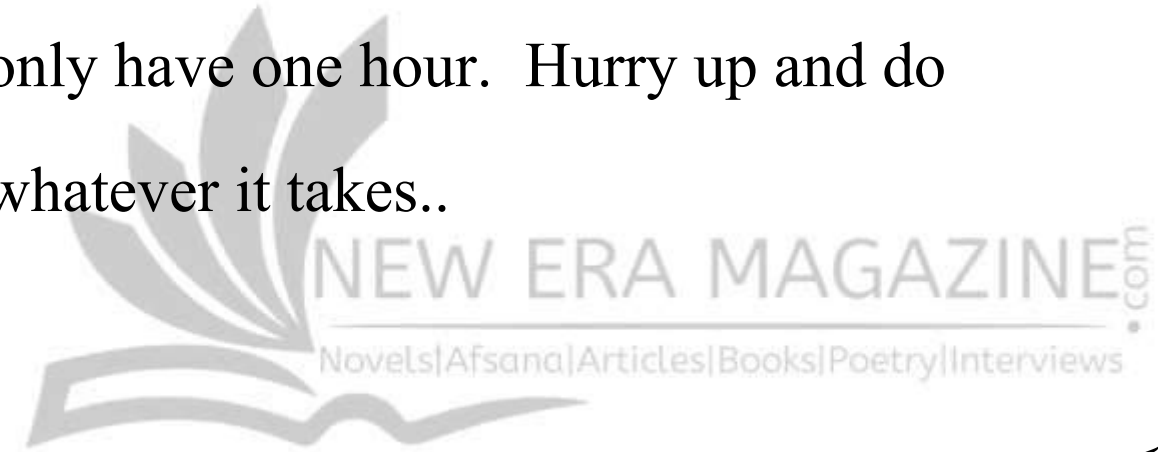
آپریشن جاری تھا۔ وہ تینوں کھڑے آپریشن ختم ہونے کا انتظار کر رہے تھے جب اچانک درمیان میں ہی آپریشن روم کا دروازہ کھلا اور ایک ڈاکٹر باہر نکلا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
وہ تینوں جلدی سے ڈاکٹر کی اور بڑھے تھے...

"ڈاکٹر!! اب میری بہن کیسی ہے؟ دھکڑتے دل کے ساتھ محسین نے پوچھا

"مسٹر محسین خان!!"

Look, you have already delayed bringing the patient here. The blood has flowed from his stomach and the blood of his group is not available in our hospital blood bank, so please arrange the blood as soon as possible. You only have one hour. Hurry up and do whatever it takes..



(دیکھو آپ نے پہلے ہی مریض کو یہاں لانے میں دیر کر دی ہے۔ اس کے پیٹ سے خون بہہ چکا ہے اور اس کے گروپ کا خون ہمارے ہسپتال کے بلڈ بینک میں دستیاب نہیں ہے، لہذا جلد از جلد خون کا بندوبست کریں۔ آپ کے پاس صرف ایک گھنٹہ ہے۔ جلدی کرو اور جو کچھ بھی ہو وہ کرو)

ڈاکٹر نے اُنکو بلڈ گروپ بتایا اور وہاں سے جانے لگا تھا کہ کچھ سوچتے ہوئے واپس پلٹا اور

محسین کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا

Is the patient(sister) married?

کیا مریض شادی شدہ ہے؟



Yes ! This is the patient'(sister)s husband..

"یس!! یہ مریض یعنی (بہن) کے شوہر ہیں...





کیا جیری کا تحمل سمعان کا عشق بن جائے گا؟

کیا ان دونوں کا عشق تحمل عشق کہلائے گا؟

.....، 

تین سال بعد»»»

"مجھے معاف کر دیں پلزز!! وہ پچھلے تین سالوں سے اُس شخص کے سامنے روز دن

میں کئی بار معافی مانگتی تھی لیکن مقابل تو پتھر کا مجسمہ بنا ہوا تھا جس پر کتنا بھی سر پھوڑ لو

پتھر پر تو اثر ہونا ہی نہیں بلکہ خود ہی زخمی ہونا ہوتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زندگی عذاب بننا موت کے بعد ہی اس عذاب کو محسوس نہیں کیا جاسکتا بلکہ زندگی کو

زندگی ملنا اُس سے بے رخی برتنا اُسکے پاس ہو کر بھی دوری اختیار کر لینا اس سے ہی

انسان کی زندگی عذاب بن جاتی ہے

کسی پر ظلم کر کے ہی عذاب نہیں بنائی جاتی کبھی کبھی خاموشی اختیار کر لینا ہی انسان کو

مار دیتی ہے..

ایسا ہی وہ اُسکے ساتھ کر رہا تھا ایک غلطی کی سزا جو اُس نے کی ہی نہیں تھی بسس انجانے میں ہو گئی تھی وہ بھی اُس سے نہیں کسی اور سے لیکن سزا وہ کاٹ رہی تھی۔۔

"آپ صرف ایک غلطی کی سزا جو مجھ سے انجانے میں سرزد ہوئی ہے اتنی طویل سزا!! وہ بول کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی..."

"آپ جو بھی کہیں گے میں کروں گی اگر آپ مجھے موت کی سزا سناتے ہیں تو مجھے قبول ہے لیکن آپ کی خاموشی م میں برداشت نہیں کر سکتی!!! روتے روتے ہچکیاں لیتے ہوئے وہ بولی تھی آنکھوں میں بے شمار آنسو تھے جو مقابل کو اور زیادہ ہتھرتھرتے پر مجبور کر رہے تھے...."

مسلسل ایک گھنٹہ اُسکی یہ حالت دیکھتے ہوئے وہ عرصے سے کھڑا ہو گیا اسکو پیچھے کی طرف  
دھکا دیتے ہوئے دھاڑا تھا..

"دفاع ہو جاؤ میری آنکھوں کے سامنے سے !!! عرصے سے اُسکی رگیں تن گئی تھی  
آنکھیں سرخ انگار بنی ہوئی تھی جبکہ اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کو مار  
ڈالے....

وہ اسکا یہ روپ دیکھ کر کانپ گئی تھی خوف سے وہ لرز نے لگی ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے  
تھے اُسکے..

Didn't you hear? I said get out of my room...

کیا تم نے نہیں سنا؟ میں نے کہا میرے کمرے سے نکل جاؤ... اس بار اسکو بازوؤں سے  
پکڑ کر اُسے اسکو کمرے سے باہر نکال کر اندر سے دروازہ لوک کر دیا تھا...

اُسکے دھاڑ سے گھر والے سارے اُسکے کمرے کے باہر آگئے تھے اسماء بیگم نے جب  
 آفیرا کو کمرے سے باہر کھڑے روتے ہچکیاں لیتے دیکھا تو ایک دم اُسکی طرف بڑھی  
 اور اسکو سینے سے لگایا تھا...

"نہیں نہیں میرا بچہ چپ ہو جاؤ!! آپ آؤ میرے ساتھ میں سمجھاؤں گی اسکو آپ  
 میرے ساتھ چلو.." جبکہ رمنہ اور مومنہ نے بھی اسکو دلاسا دیا تھا اور محسین کے اس  
 رویے پر بہت افسوس ہوا تھا انکو...

"رمنہ! نہ جانے محسین کو ہو کیا گیا ہے؟ ہر وقت عرصے میں رہتا ہے نہ کسی سے بولتا نہ  
 گھر میں رہتا.. پورا پورا دن گھر سے باہر.. مومنہ نے محسین کے کمرے کی طرف  
 دیکھتے ہوئے رمنہ سے کہا تھا جس پر افسوس کرتے ہوئے رمنہ بولی

"ہاں مومنہ!! تم صحیح کہہ رہی ہو اللہ ہی جانے کیا ہو گیا اسکو جب سے جیری کی طبیعت خراب ہوئی ہے تب سے بہت چڑچڑاپن اُسکے انداز میں آگیا ہے کسی سے بھی سیدھے منہ بات نہیں کرتا.. ایسا تو کبھی نہیں تھا ہمارا محسین.. " مومنہ کی تائید کرتے ہوئے رمنہ نے بھی افسوس کیا تھا

"یا اللہ اس گھر کی خوشیاں پھر سے لوٹادیں!! دونوں نے سچے دل سے دعا کی تھی اور کچن کی اور بڑھ گئی تھی...."



گنگناتے راستوں کی دلکشی اپنی جگہ

اور سب کے درمیاں تیری کمی اپنی جگہ

وہ آفس سے آیا تھا اور اب کمرے میں پڑا دیوار کی طرف دیکھ رہا تھا آنکھوں میں اذیت  
رقم تھی جسکو چاہ کر بھی وہ کم نہیں کر سکتا تھا...

دیوار پر لگی بڑے سے فریم میں اُنکی نکاح کی فوٹو جس میں جیری گولڈن رنگ کے گاؤن  
میں بہت حسین لگ رہی تھی.. بلاشبہ وہ خوبصورت تھی سیرت میں بھی اور صورت  
میں بھی....

تجھی اُسے پلٹا کھایا اور بے جان ہوئے وجود کو خود میں بھینچا گیا...

"مائے لو!!! یو آر دابیسٹ گرل ان دا ورلڈ. یو ہیو ایوری تھنگ آئی وانٹیڈ. بٹ، لک،  
مائے مس فور چنوں، بائے دا ٹائم آئی فاؤنڈ آؤٹ اباؤٹ دیم، ایوری تھنگ سلیپڈ فروم  
مائے ہینڈز لائک سینڈ.."

(تم دنیا کی بہترین لڑکی ہو۔ آپ کے پاس وہ سب کچھ ہے جو میں چاہتا تھا۔ لیکن دیکھو، میری بد قسمتی، جب مجھے ان کے بارے میں پتہ چلا، سب کچھ میرے ہاتھ سے ریت کی طرح پھسل گیا۔)

آنسوؤں سے تر چہرہ اُسکے چہرے کو بھی بھگو گیا تھا۔ وہ بے تحاشہ رو رہا تھا ٹرپ رہا تھا جو پچھلے تین سالوں سے ایسا ہی تو ہو رہا تھا...

"تمہیں پتہ ہے!! تم نے مجھ سے عشق کیا لیکن سب سے پہلے تمہارا صبر تمہارا تحمل تھا اور میں نے عشق کیا ہے پر تمہارے جیسا تحمل نہیں ہے مجھ میں میں تحمل عشق نہیں کر سکتا ممجھے مجھے تمہاری چاہ ہے مجھے تمہاری طلب ہے مجھے صرف تم چاہئے م میں کبھی بھی تمہیں کچھ نہیں کہوں گا بس ایک بار ایک بار مجھ سے بات کر لو میری طرف اپنی آنکھیں اٹھا کر میری آنکھوں میں دیکھ لو مجھے اپنے آنچل میں سکون دے دو صرف ایک بار میری جان صرف ایک بار... اُسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس وجود کو خود میں سما لیں..

کئی پل اُسے ایسے ہی اس وجود کو خود میں سمائے گزار دیے تھے اُسکے وجود سے اٹھتی  
مدھم خوشبو کو اپنے اندر اتار رہا تھا...

جب دل بے اختیار ہو گیا مجبور ہو گیا وہ جب اسکو اس حالت میں دیکھنے سے انکاری ہو گیا  
تو ایک دم وہ اٹھا تھا لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے اُسے ایک بار اُس وجود کو دیکھا اور پھر  
پاس پڑے چاقوں کو اٹھایا اور اُسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا.....

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جب تم نہیں تو میں بھی نہیں تم بن سمعان ادھورا ہے میں میں جا رہا ہوں اس دنیا سے  
تم مجھے خود ان آنکھوں سے رخصت ہوتے دیکھو گی تم دیکھو گی مجھے میں تحمل نہیں کر  
سکتا میں نہیں رہ سکتا تمہارے بنا" یہ بول کر قرب سے اُسے آنکھوں کو موند لیا تھا اور  
کلانی پر چاقو رکھتے ہوئے اُسے چاقو چلا دیا تھا.....



سسسس!!!!

ایک دن دور چلا جاؤں گا تم سے

تمہارے پکارنے پہ بھی واپس نہیں آؤں گا

کہیں نہ کہیں تمہیں ضرور میری کمی محسوس ہوگی

جب یاد کر کے پرانے دن اپنی آنکھیں نم کرو گی

آج بھلے ہی میری بات عام لگ رہی ہے تمہیں

پر دیکھنا یہی باتیں تمہیں میرے جانے کے بعد یاد آئے گی

آج سن کے میری باتوں کو جو تم ان سنا کرتی ہونے

دیکھنا یہ ہے باتیں تب تمہیں سمجھ آئیں گی

کہ جو پرواہ کرتا ہوں نہ میں تمہاری اُسکے پیچھے میری محبت تھی

جو بھی محسوس ہوا تھا تمہارے ساتھ وہ صرف تمہارے ساتھ محسوس ہوا تھا

تم سننا چاہو گی مجھے پر معاف کرنا میں کچھ نہیں بول پاؤں گا

آج تو سمجھ نہیں آتا نہ یہ باتیں پر دیکھنا میں گے ایک دن

جب دور چلا جاؤں گا میں

جب دور چلا جاؤں گا میں



وہ دیوار سے ٹیک لگائے اپنی سوچوں بیتے دنوں کو یاد کر رہا تھا بھل بھل آنکھ سے

آنسووں بہہ رہے تھے جنکو کوئی چاہ کے بھی نہیں پوچھ سکتا تھا..

بڑھی ہوئی شیو سو جھی ہوئی آنکھیں بڑے بڑے بال آنکھوں کے ارد گرد کالے سیاہ

گھیرے بنے ہوئے تھے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا وہ کہیں سے بھی عامر نہیں لگ رہا

تھانڈھا کمزور وجود لیے وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا....

## تین سال قبل «««

وہ کئی لمحوں تک اپنے باپ کے مردہ وجود کو دیکھتا رہا تھا اپنے ہاتھوں کو دیکھتا رہا جیسے  
 ہاتھوں کو پکڑ کر اس باپ نے چلنا سیکھا یا تھا جیسے ہاتھوں سے اس باپ نے اُسکا پیٹ  
 بھرا تھا جن ہاتھوں نے اس باپ نے اُسکے روتے ہچکیاں لیتے ہوئے کے آنسوؤں کو  
 صاف کیا تھا اُسکی ہر ایک خواہش پر سے خم کرتے اُسکی خواہشیں کی لاج رکھی تھی آج  
 ان ہی ہاتھوں سے وہ اپنے باپ کو مار چکا تھا۔

ایک طرف اُسکی خوشی اُسکی زندگی اُسکی آپی موت اور زندگی کی درمیان جو جھ رہی تھی  
 تو دوسرے جانب جنت کے دروازے کو وہ بند کر چکا تھا مجسمہ بناؤہ اپنی ان خالی خالی  
 ویران آنکھوں سے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا جو تڑپ رہا تھا لیکن اُسکی تڑپ اور توشاندہ ہی  
 کسی کو رحم آئے.....

"ع عامر!!! لمبے سانس لیتے ایک آواز اُسکے کانوں سے ٹکرائی تھی وہ اور کسی کی نہیں  
بلکہ اُسکے باپ کی آواز تھی....

"م م میرے شہزادے!! آنکھوں میں تڑپ اس بات کا ثبوت تھی کہ وہ اپنے بیٹے  
سے بے پناہ محبت کرتا ہے.....

تڑپتی آنکھوں سے عامر نے تڑپتے وجود کو دیکھا اور جلدی سے اپنے باپ کی طرف بڑھا  
یہی پراسکی برداشت جو اب۔ دے گی تھی لاکھ برا سہی لیکن تھا تو وہ اُسکا باپ ہی اسکو  
اس دنیا میں لانے والا....

"بب بابا!!! اپنے باپ کے وجود سے لپٹاؤ وہ اپنی قسمت اور اپنی بے نیای کورورہا  
تھا....

"م م میرا بچہ مجھے معاف ک کر دیں!! خون آلود ہاتھوں کو جوڑتے ہوئے اُس نے معافی مانگی تھی.. وہ اور زیادہ رونے لگا تھا...."

"اس اُس سے بھی معافی مانگ لینا میری طرف سے!! اٹک اٹک کر بمشکل ہی سعد صاحب بول پارہے تھے...."

"ب ب ب بیٹام میں آپ دونوں س س سے بحث مہ ب ب ب ت محبت ک کرتا ہوں" یہ آخری الفاظ نکلے تھے اور وہ ہمیشہ کے لیے عابدی نیند سو گئے تھے....

اُنکے ساتھ ساتھ دنیا سے ایک برائی کا سایہ ختم ہوا تھا....

لوگو کے لیے ایک ٹھوٹ چھوڑ گئے تھے کہ "برائی کا نتیجہ بُرا ہی ہوتا ہے کبھی یہ سمجھنے



"ہاں میں نے مار دیا!!! روتے روتے وہ چلدا ہاتھ اُسکے غم میں پورا جنگل رو رہا تھا...."

وہ وہاں سے ایک ڈیڑھ گھنٹے بعد چلا آیا تھا اپنے باپ کی تدفین کی اور گھر میں قید ہو گیا....

اُسکے بعد باہر کیا ہوا کیا نہیں وہ نہیں جانتا تھا.. پچھلے تین سالوں سے وہ اس گھر میں بند تھا اسکا جیسے باہری دنیا سے ہی تعلق ختم ہو گیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک آس تھی میری تیری

جواب وہ بھی ختم ہو گئی

از خود



"پھپھو!! میں جیری کی طرف جا رہا ہوں کیا آپ میرے ساتھ چلے گی؟ ریحام جو پچھلے تین سالوں سے روز جیری کا پتہ لینے اُسکے گھر جاتا تھا۔ اپنی محبت کو کسی اور کی امانت بننے دیکھنا بھی آزمائش سے کم نہیں ہے لیکن خدا اپنے خاص بندوں سے ہی تو آزمائش لیتا ہے اور جو تحمل سے کام لیتا ہے وہی تو آزمائش میں سرخور ہوتا ہے۔۔۔"

سچی محبت کی یہی پہچان ہے کہ مصیبت میں اپنے محبوب کا ساتھ دینا کبھی مصیبت میں دیکھ اسکو تنہا نہ چھوڑنا اور وہ تو اُسکی دوست اُسکی کزن سب سے بڑھ کر اُسکی محبت تھی کیسے وہ اسکو مصیبت میں دیکھ لا تعلق برت سکتا تھا.....

عرہا بیگم تسبیح پڑھ رہی تھی ریحام کو سامنے دیکھ کر انہوں نے تسبیح کو ایک طرف رکھا اور چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے گویا ہوئی..



"نہیں بیٹا کل رات میں جاؤں گی آپ چلے جاؤ!! شائستہ لمحظے میں اُنہونے اپنے بھتیجے سے کہا..

"ٹھیک ہے پھپو!! اپنا خیال رکھنا میں آتا ہوں شام میں ادھر سے ہی ہو کر جاؤں گا.. وہ یہ بولتے ہوئے وہاں سے نکل گیا تھا...

ریحام اور اُسکی فیملی مستقل حیدرآباد ہی سیٹل ہو گئی تھی وہ روز اپنی پھوپھو اور عامر کی خیریت دریافت کرنے آتا تھا اور یہی سے ہوتے وہ جیری کی جانب جاتا تھا...

آج آفس سے واپس لوٹتے ہوئے وہ یہاں آیا تھا اب اُسکا ارادہ جیری کے جانب جانے کا تھا...

گاڑی میں بیٹھتے ہی جیسے اُس نے گاڑی کو گیٹ سے باہر نکال مرٹن لیا ایک دم گاڑی کسی سے ٹکرائی تھی

وہ کوئی لڑکی تھی جس سے گاڑی کی ٹکر ہوئے اور وہ لڑکی زمین بوس ہو گئی یہ تو اللہ کا شکر تھا سپیڈ بہت دھیمی تھی ورنہ آج ایکسیڈنٹ بہت بھیانک ہوتا۔۔ اگر وہ وقت پر بریک نہ لگاتا۔۔۔

وہ جلدی سے گاڑی سے اُترا تھا اور اُس لڑکی کی طرف بڑھا جو خود کو سنبھالتے ہوئے اٹھنے کی سعی کر رہی تھی۔۔۔

"سو سوری آئی ایم سوری مس!! میں نے دیکھا نہیں تھا اُس نے بولتے ہوئے جیسے ہی اُسکی اور دیکھا تو بس دیکھتا ہی رہ گیا۔

بڑی سی کالی چادر میں خود کو ڈھانپنے ہوئے بڑی بڑی کالی موٹی آنکھیں جو کسی کو بھی ان آنکھوں میں قید کر سکتی ہے پتلی دُہلی سی یہ لڑکی بہت ہی پیاری تھی....

کئی لمحے ایسے ہی گزر گئے تھے.. "آں آں!! اُسکی آواز سے وہ واپس ہوش کی دنیا میں آیا تھا..

"سوری! اپنا ہاتھ اُسکی اور بڑھاتے ہوئے ایک بار پھر بولا وہ بہت شرمندہ لگ رہا تھا... اس لڑکی نے اُسکی آنکھوں میں دیکھا اور نظریں چڑالی اسکو نظر انداز کرتے ہوئے جیسے تیسے وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور اپنا تھیلہ اٹھا کر آگے بڑھ گئی تھی اُسکا پیر بہت بری طرح زخمی ہوا تھا جس کے باعث وہ لڑکھڑا کر چل رہی تھی....

اُسکی حالت کو دیکھ کر یحیام جلدی سے اُسکی اور بڑھا "مس یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے تو اسکا مدد بھی میں ہی کروں گا پلڈ ذمنا مت کریں گا کیونکہ میں بہت شرمندہ آپ

میری گاڑی میں بیٹھیے میں آپکو ڈاکٹر کے پاس لے کر جاتا ہوں اور آپکے گھر بھی میں ہی  
ڈراپ کروں گا پلزز!! التجائیں نظروں سے وہ اُسکی اور دیکھ رہا تھا....

"ن نہیں م میں چلی جاؤں گی. "ڈرتے ڈرتے وہ لڑکی بولی جبکہ ریحام نے اُسکی  
آنکھوں میں خوف دیکھا تھا....

"اوکے!! بٹ آپکو ڈراپ میں ہی کروں گا اس کے لیے آپ مجھے منا نہیں کے سکتی ہے  
.. "ریحام نے اُس لڑکی سے کہا تھا....

کچھ لمحے سوچتے ہوئے گزرے اور پھر اُس نے ہاں کر دی...

وہ اُسکے لیے فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے اُسکا سامان پچھلی سیٹ پر رکھا اور خود ڈرائیونگ

نشست سمجھالی اور گاڑی کو آگے بڑھادی

گاڑی میں خاموشی تھی جسکو ریحام نے توڑا تھا  
"مس کہاں پر جانا ہے؟ ڈرائیو کرتے ہوئے اُس نے پوچھا..."

وہ جو ہاتھوں کو ایک دوسرے میں مسل رہی تھی اُسکے پوچھنے پر اُس نے اُسکی جانب دیکھا  
اور فائر گردن جھکاتے ہوئے آہستہ سے بولی "اے ایس رو نگر! بول کر خاموش ہو گئی  
پھر بہت دیر تک سناٹا رہا تھا اس دوران بس گاڑی کی آواز ہی آرہی تھی..."

"اف یو ڈونٹ مائنڈ کیا میں آپ سے آپکا نام پوچھ سکتا ہوں؟ اسکو اس لڑکی کا ساتھ ہونا  
بہت اچھا لگ رہا تھا..."

"احمرین!! اُس نے آہستہ سے جواب دیا اور اُسکے بعد کوئی کچھ نہیں بولا پچیس منٹ بعد وہ  
اے ایس رو نگر پہنچ گئے تھے..."

اُس نے گاڑی اُس کے گھر کے سامنے روکی تو وہ ڈرتے ڈرتے باہر نکلی اور آگے بڑھ کر دروازہ نوک کیا کچھ دیر بعد ہی دروازہ کھول دیا گیا تھا اور اندر سے دھاڑتے ہوئے کسی عورت کی آواز نے اُس کے قدم وہی منحمند کر دیے تھے..

"منہوس آگئی تو؟ تجھے اپنے باپ کی عزت کا خیال ہے بھی کہ نہیں؟ کہاں مر گئی تھی تجھے نوکری پر بھیجا تھا نہ کہ عاشقی لڑانے.. " گھتیاں الفاظوں سے وہ لڑکی بھی لرز گئی تھی جبکہ ریحام اب اُس کے گھبرانے کی وجہ سمجھا تھا

"م میں ک کسی س سے! چٹاخ کی آواز نے جیسے اُس کے الفاظوں کا گلا گھونٹا تھا...

"ہاں دکھ رہا ہے مجھے.. یہ تجھے تیرا عاشق چھوڑنے بھی آیا ہے.. اُسکی گاڑی کو دیکھتے ہوئے اُس عورت نے ریحام کو درمیان میں لاپٹکا تھا اور اُس کا یہی تک صبر تھا...

وہ غصے سے پلٹا دروازہ کھول اندر گیا اور تھمکل سے اُس موٹی تازی عورت کے سامنے  
کھڑا ہو کر اسکو گھورنے لگا....

"پہلی بات اگر آپ ان مس کے اوپر کیچڑا چھال رہی ہے اسکا مطلب آپکو تربیت صحیح  
طریقے سے نہیں کی کیونکہ آپکی بیٹی ہے یہ اور آپ اچھے سے جانتی ہے اپنی تربیت کو  
ہاں یہ ہو سکتا ہے ان مس کے اخلاق اچھے ہو اور آپکے نہیں.. بازوؤں کو ایک  
دوسرے میں ڈالتے ہوئے وہ ہر لفظ چبا کر ادا کر رہا تھا...

"اے چھٹانک کے چھو کرے!! یہ بد بخت میری بیٹی نہیں ہے اُس عورت نے جیسے  
اپنی اصلیت بتائی...

"ہمم مجھے بخوبی دکھ رہا ہے کیونکہ آپکے اور ان کے اخلاق میں زمین آسمان کا فرق ہے





"اتنی ہی اس بد بخت کی فکر ہے اسکا عشق بنا پھر رہا ہے تو تُو لے جا اسکو اپنے ساتھ " اُس نے  
اپنی آواز سے پوری گلی کو اکھٹا کر لیا تھا..

اُسکی بات پر وہ ایک دم خاموش ہو گیا تھا جبکہ وہ لڑکی بہت رو رہی تھی جو گناہ اُس نے کیا  
ہے نہیں تھا اسکو اُس میں شریک کیا جا رہا تھا

"ہاں ویسے تو بڑی رنگ رالیاں بنا پھر رہا ہے تو اب کیوں زبان نہیں نکل رہی تیری..



"او کے فائن اگر ایک لڑکی کی عزت میرے تحفظ دینے سے بچتی ہے تو میں کرنے کو  
تیار ہوں بلائے مولوی کو میں ابھی اس وقت دہلی کے چیف منسٹر کے پوتا ہونے کے  
ناطے سب سے بڑھ کر انسانیت کی خاطر میں نکاح کرنے کے لیے تیار ہوں...

تھوڑی دیر بعد وہ احمرین راجیل سے احمرین ریحام بن گئی تھی... نکاح ہوتے ہی وہ اسکو

اپنے ساتھ لے آیا تھا وہ مسلسل رو رہی تھی اس طرح بھی زندگی بدلتی ہے اس طرح بھی جیری کی جگہ جو اُسے سوچی ہوئی تھی وہ کسی اور کو مل سکتی ہے اُسے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔

رونے کی آواز اسکو بہت اُلجھن دے رہی تھی لیکن وہ برداشت کر رہا تھا کیونکہ وہ اپنے رویہ سے اسکو ہرٹ نہیں کر سکتا تھا... خیر جو بھی تھا اب وہ اُسکی بیوی تھی شرعی جو لڑکی ابھی آدھے گھنٹے پہلے انجان تھے اب ایک دوسرے کا لباس بھی بن گئے تھے.....

اُسے گاڑی ڈائمنڈ پوائنٹ کی جانب موڑ لی تھی آج وہ اب گھر واپس جا رہا تھا...

تیس منٹ کی مسافت کے بعد گاڑی چودھری ویلہ میں آکر رکی ایک ملازم آیا تھا جسکو اُسے اپنا سامان پکڑا کر احمرین کو باہر نکلنے کو کہا..

وہ ڈرتے ڈرتے باہر نکلی اور چاروں اطراف پر نظر دوڑائی بڑا سا یہ بنگلہ بہت خوبصورت تھا...

بڑا سالان، اُسکے درمیان سے سفید پتھر سے راستہ اندر کے جانب جانے کہا بنایا ہوا تھا دائے بائے ہری ہری گھاس تھی جو رات کے اندھیرے میں بھی پیاری لگ رہی تھی یہ سفید پتھر سے بنا بنگلہ چاند کی روشنی کی ٹھنڈک کی طرح خود بھی بہت سکون بخشتا ہوا محسوس ہوتا تھا.....

"آئیے مسز!!! ریچام نے احمرین سے کہا اور وہ بھی اُسکے پیچھے پیچھے ہوئی.. اُس نے چادر کو کس کر پکڑا ہوا تھا ڈراُسکے انگ انگ سے واضح طور پر دکھ رہا تھا...

وہ دونوں جب لاؤنج میں پہنچے تو ریچام کی داد و اور اُسکے دادا اُسکی ماما بابا چاروں چائے سے

لطف اندوز ہوتے نظر آئے.. "السلام وعلیکم ایوری ون!! ریحام نے خود کو سمجھاتے ہوئے اُن سب کو سلام کر کے خود کی طرف متوجہ کیا....

"وعلیکم السلام میرے شہزادے!! اُسکی دادو نے خوش ہوتے ہوئے سلام کا جواب دیا جب اُنکی نظر اُسکے پیچھے کھڑی ایک لڑکی پر ٹھہر گئی تھی....

"ری یہ کون ہے؟ اُلجھتی نظروں سے اُسکا جائزہ لیتے ہوئے اُنہوں نے سوال کیا تھا جبکہ ریحام کی ماما تو ابھی بھی اُس لڑکی کا اسکین کر رہی تھی...

اس سوال کی اُسکو توقع تھی کہ سب سے پہلے یہ ہی سوال ہوگا.. خیر جواب آج نہیں تو کل دینا تو ضرور تھا پھر آج ہی کیوں نہ؟

"وُوہ دادو یہ احمرین ہے!!! اٹس مائے وائف۔ مسز احمرین ریحام!!! نام کیا بتایا گویا

سب پر دھمکا کیا تھا اُس نے.....

What ?

Do you have any idea what you are talking about?

ریحام کی ماما اپنی جگہ سے کھڑی ہوتے چلائی تھی.....



Yes Mama!! I guess I'm talking about myself.

ریحام نے دبدبہ جواب دیا...

I don't think you're right, so you're making all

this nonsense

اُسکی ماما کو ریچام میں۔ دماغ پر شبہ ہوا تھا

No, I am fine mama!!

اور یہ کہا کی بات ہوئی اگر میں آپکو سچائی بتہ رہا ہوں تو میں ٹھیک نہیں ہوں میں بکو اس  
کر رہا ہوں۔۔

Do you according it is okay to be a liar?

آئی برواچکا کر اُسنے پوچھا تھا جبکہ اُسکی ماما کو اُسکی بات میں چھپا طنز بخوبی نظر آ گیا تھا...

Grandpa, tell me, you have no problem with my wife being here

(دادا، مجھے بتائیں، آپ کو میری بیوی کے یہاں آنے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔؟)

اب وہ اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے اپنی دادو کی طرف گھوما تھا اور اُن سے بہت ہی شائستہ انداز میں پوچھا..

"نہیں میرا بچہ بھلا مجھے کیوں اپنے شہزادے کی ملکہِ عالیہ سے مسئلہ ہوگا۔" ہنستے ہوئے اُنہوں نے اپنے پوتے سے کہا اور پھر خود میں سمٹی احمرین کو خود کے پاس آنے کو کہا تھا...

ڈرتے ہوئے احمرین اُن تک آئی اور اُنکو سر جھکا کر سلام کیا جسکا جواب اُس کے سر پر

ہاتھ پھیرتے ہوئے اُنہوں نے دیا تھا....

اُسکے دادو بھی اپنے بیٹے کی پسند پر ناز کرتے ہوئے احمدین کو اُسکا ننگ دیا جبکہ دادو نے اپنے ہاتھ سے سونے کے کنگن نکال کر احمدین کو پہنا دیے تھے

یہ سب دیکھنا انیلہ کے لیے بہت مشکل تھا وہ تو اپنی بھانجری کو اس گھر میں بہو بنانا چاہتی تھی لیکن اُسکے ہونہار بیٹے نے جیسے سارے کرے کرائے کھیل پر پانی بہہ دیا تھا پیر پٹکتی وہاں سے چلی گئی تھی اور ریحام نے اپنی ماں کی سوچ پر اُسکے رویہ پر بہت افسوس کیا تھا....

ایک گھنٹہ اُن سب کے درمیان بیٹھ کر اسکو بلکل بھی اجنبی ماحول نہیں لگا تھا ایسا لگتا جیسے برسوں سے یہی پررہتی آرہی ہو..



"ری بیٹے!! جیری کی اب کیسی طبیعت ہے؟ اقبال چودھری یعنی اُسکے دادا نے ریحام سے پوچھا...."

"دادو آج نہیں ہو اوہاں پر جانا۔" مایوس سا ہوتے ہوئے وہ بولا...

"اچھا کوئی نہیں الیسا بہتر کرے گا۔ سمعان بچے نے بہت کیڑ کر رہا ہے جیری کی واقعی بہت محبت کرتا ہے وہ جیری کی! اُنکے ہر لفظ میں سمعان کے لیے بہت عقیدت نظر آرہی تھی...."

"ہاں دادو صحیح کہا اپنے!! اُسکی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی.. "شائد کبھی میں بھی اتنی محبت توجہ نہیں دے پاتا.. " یہ آخری بات اُس نے دل میں سوچی تھی...."

اُسکی مایوسی کو بھانپتے ہوئے فرحت بیگم یعنی اُسکی دادو نے اسکو مخاطب کیا

"ری بچے احمرین بیٹی بھی اور آپ بھی بہت تھک گئے ہو گے آپ دونوں آرام کر لو  
جب تک میں آپ دونوں کے لیے کمرے میں ہی کھانا پہنچاتی ہوں..."

"نہیں دادو مجھے بھوک نہیں ہے آپ ان سے پوچھ لیں! وہ بولتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ گیا  
اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ احمرین کو۔ فرحت بیگم نے اشارے سے اُسکے  
پیچھے جانے کو کہا تھا۔"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہچکچاتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور روبوٹ کی طرح اُسکے پیچھے چل دی  
تھی...

اُن دونوں کے جانے کے بعد فرحت بیگم اپنے بیٹے اور شوہر سے مخاطب ہوئی تھی....

"ماشاء اللہ بہت پیاری بچی ہے!! ہے نہ مزمل؟ اُنہوں نے بہت دیر سے۔ خاموش بیٹھے  
بیٹے سے پوچھا تھا..."

"ہاں ماما! اُس نے اپنی ماں کی تائید کی تھی..."

"بیٹا نیلہ کو سمجھاؤ ہر بات میں ضد کرنی اچھی بات نہیں ہے جانتی ہوں جیری سے اسکو  
بیر تھی لیکن جب اب بچہ اسکو شادی کر کے گھر لے آیا ہے تو اب ضد نہ لگائے وہ اُس  
سے بلکہ اُسکی خوشی میں خوش ہو جائے..."

"بیٹا اگر ضد زیادہ بڑھ جاتی ہے تو انسان بغاوت پر اتر آتا ہے۔ اُس نے جیری سے شادی  
نہیں کی اب اُسکی ماں نے اُس پر الٹا الزام لگا کر اپنی بھانزلی سے اُسکا رشتا طے کر دیا تھا  
جس کے خلاف وہ شروع سے ہی تھا وہ منا کرتا رہا کہ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا لیکن  
تمہاری بیوی پھر بھی اُس پر الزام لگاتی رہی.."

اور اپنے حوالے سے اُسکے دل میں نفرت کا بیز ہوتی رہی اور یہ نفرت کا بیز دیکھو وہ کسی اور لڑکی کو بیاہ لایا.. اب اگر اُس نے اور ضد لگائی تو نہ جانے بچہ کیا کر جائے اُس سے کہو کہ وہ اب ریحام کو کچھ نہ کہیں ورنہ اُسکی انا اور اُسکی ضد دونوں کو ایسے مقام پر لا کھڑا کر دے گی کہ پھر پچھتاوے کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں لگے گا

"انسان کی ضد جب انا سے ٹکراتی ہے تو انسان تہی دامن رہ جاتا ہے پھر پچھتاوے کے علاوہ کچھ نہیں باقی رہتا بعد میں وہ سوچتا ہے کاش میں یہ نہ کرتا اور وہ نہ ہوتا..."

اس لیے وقت رتے حالات کو سمجھنے میں ہی سمجھ داری ہے جو وقت رتے حالات سمجھ آنے کے باوجود بھی نہ سمجھے اُس سے بڑا بوقوف دنیا میں کوئی نہیں ہے.....

اپنے بیٹے کو سمجھاتے ہوئے فرحت بیگم بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی تھی جبکہ اقبال

صاحب نماز کے لیے چلے گئی تھے پیچھے منزل بسس ایک گہرائی سوچ میں ڈوب گیا تھا  
آج تک وہ انیلہ کو سمجھ نہیں پایا تھا آخر وہ اُسکی بھانزری سے اتنی خار کیوں کھاتی تھی..؟



"اش ش شام!! لڑکھڑاتی آواز میں درد کی شدت سے بہ مشکل اُس نے اپنے ہاتھ کو  
جنبش دی تھی ہاتھ وہی ٹھہر گیا تھا اس آواز کے لیے وہ کتنا ترپا تھا کتنا رو یا تھا تین سال  
تین سال سے آخری الفاظ اُسکی سماعتوں سے ٹکرا کر اُسکی زندگی کے پل پل ازیت سے  
دوچار کروا رہا تھا.."

آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے ڈرتے ڈرتے اُس نے آنکھوں کی پتلیوں کو  
گھمایا یہ جاننے کے لئے کہ کہی اُسکا یہ صرف وہم نہ ہو کہیں یہ محض ایک خواب نہ ہو

...

بھگی پلکیں گلابی آنکھیں فر فراتے لب جو کانپ رہے تھے گالوں پر بہتے آنسوؤں نہ میں  
ہلاتی گردن وہ اتنی حسین لگی کہ ایک دم سے اُسکی ساری دنیا ہی حسین ہو گئی تھی.....

"یہ کک کیا کک کر رہے تھے آپ؟ بہ مشکل بول۔ پائی آنسوؤں کا گولا گلے  
میں اٹک گیا تھا اُسکی.."

"مم میری جان کچھ بھی نہیں کچھ بھی نہیں" اُس نے خود میں اسکو بھینچا تھا... پھر ایک دم  
جیری کی سانسیں اکھڑنے لگی وہ اُسکی حالت کو دیکھ ایک دم گھبرا گیا.. سانسیں اکھڑنے  
کے باعث اُسکی آنکھوں سے آنسوؤں بہہ نے لگے تھے.. جیری نے سمعان کے ہاتھوں  
پر اپنی گرفت مضبوط کر دی تھی اور سانسیں اُسکی ہے بہت تیزی سے اکھڑنے لگی تھی  
.....

نرس جو مستقل جیری کی دیکھ بھال کے لئے وہاں رہتی تھی سمعان نے اسکو آواز دی

"سسٹر سسٹر!!!! بھاگتی ہوئی نرس اندر آئی" جی جی سس سر!! وہ جلدی سے بولی  
جب اُس نے جیری کی اُکھڑتی سانسوں کے زیر اثر دیکھا تو اس نے ڈاکٹر عثمان کو کال ملا دی  
تھی ڈاکٹر عثمان۔ کے آنے تک اُس سے جو ہوا وہ کیا تھا.....

"ڈاکٹر عثمان! میری بیوی ٹھیک تو ہے نہ؟ گھبراتی نظروں سے دیکھتے سمعان نے پوچھا  
تھا حالانکہ نظروں کا تعاقب دروازے کے پیچھے پڑے وجود پر تھا جو اُسکی نظروں سے  
پوشیدہ تھا لیکن دل کی نظریں تو جیسے وہی پر ٹھہری ہوئی تھی....

دس منٹ میں ہی ڈاکٹر عثمان وہاں پر موجود تھا اور اُسکا کچھ ضروری ٹیسٹ کرنے کے  
بعد اُسکی دھڑکن سب دیکھنے کے بعد اب ڈاکٹر عثمان سمعان کے سامنے کھڑے  
تھے.....

Mr. Samaan Ahmed !! You know your wife well. She had been in this world for three whole years with an inanimate being. Getting out of a coma is rare. You are lucky to have another chance to spend time with your love...

یہ معجزے سے کم نہیں ہے آپ کے لئے.. انہوں نے مسکرا کر سمعان سے کہا جبکہ نا سمجھی سے اُس نے عثمان کی طرف دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہے تھے...

"مطلب؟؟ اُس نے پوچھا تھا..."

"مطلب کہ یہ مسٹر سمعان احمد!! آپ کی وائف اب بالکل مکمل طور پر خطرے سے باہر ہے... ابھی میں نے اُنکو کچھ ٹیبلیٹس دی جنکے زیر اثر وہ سو رہی ہے" ڈاکٹر عثمان نے



سمعان سے کہا اور وہاں سے چلا گیا.....

وہ کمرے میں آیا تو اُسکی جان دو ایسوں کے زیرِ اثر سو رہی تھی۔ "الحمد للہ!! بے اختیار اُسکے لبوں سے اللہ کا شکر ادا ہوا اور وہ اپنے حضور کے سجدہ ریزہ ہونے کے لیے وضو کرنے با تھرؤم کی طرف بڑھ گیا.. ہے شک ہر چیز کے میل جانے پر اُس پاک ذات ہم پر شکر ادا کرنا بنتا ہے کیونکہ اُسکی طرف سے ہر عطا کردہ چیز نعمت سے کم نہیں ہے.....



ایک عجیب سے نے چینی جو اسکو سکون نہیں لینے دے رہی تھی.. وہ صوفے پر لیٹی چھت کو دیکھ رہی تھی.. پچھلے تین سالوں میں ماں کی بے رخی بھائی کی بے رخی اور سب سے بڑھ کر ایک ایسے شخص کی بے رخی جو اُسکا مزاجی خدا ہونے کے ساتھ ساتھ اُسکی محبت بھی بن گیا تھا..

"کیا کروں؟ میری زندگی اُس ایک غلطی نے عذاب بنا دی ہے کوئی بھی میری طرف ایک نگاہ دیکھنے کہ بھی راودار نہیں ہے۔" سوچتے سوچتے آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہہ کرتیکے میں جذب ہو گئی.....

"کاش کاش آپی!!! مجھے ایک موقع دے دیں میری زندگی کو اس عذاب سے نکال دے آپکے جانے سے ایک نہیں کئی جانوں نے مسکرا کر انا چھوڑ دیا ہے...

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے آج پتہ چلا ہے کہ اپنوں کی بے رخی انسان کو جیتے جی مار دیتی ہے...

"اللہ جی بلڈز!! صرف اپنی اس گناہ گار بندی کو ایک موقع دی دیں.. روتے ہوئے اُسکی ہچکیاں بند گئی تھی.. وہ اپنی آواز کو بہت مشکل سے روکے ہوئے تھی پچھلے تین سالوں سے وہ یہ ہے تو کر رہی تھی.....

وہ سویا نہیں تھا ایک طرف وہ خود بھی عشق کی آگ میں جل رہا تھا تو وہ بھی اس آگ کی لپیٹ میں خود کو جھونک رہی تھی...

وہ اسکو تو سزا دے ہی رہا تھا پر اُس سے زیادہ خود کو سزا دے رہا تھا.. محبوب کی آنکھ میں ایک آنسوؤں دیکھنا بہت بڑے عذاب کم نہیں ہے... بار بار کروٹیں بدلتے جب وہ تھک گیا تو اٹھ بیٹھا...

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور ہلکے بنا آواز کیے ٹریس پر چلا آیا آسمان پر چاند سمبر کی چیرتی ہوئے سرد ہوائیں اور وہ بلیان ٹراوزر میں بغیر کسی چادر کے کھڑا آسمان لو دیکھ رہا تھا.....

"میں محبت کرتا ہوں آئی!! بہت زیادہ اتنا کی تمہاری تکلیف کو دیکھ پل پل میں مرتا ہوں.. لیکن جب میری بہن کی تکلیف تمہاری تکلیف پر غالب آتی ہے تو میری محبت

نفرت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

"کیوں آئی کیوں؟ کیا تم اپنے باپ کی حرکتوں سے واقف نہیں تھی؟ کیا تمہیں اتنی ہزاروں کی تعداد میں اُن لڑکیوں کا درد محسوس نہیں ہوا تھا؟ آنکھوں سے آنسوؤں نکل گئے تھے..... سوچنا کتنا اذیت ناک تھا وہ اُس کا خدا جانتا تھا....."

کسی نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اُسکو پیچھے سے اپنی باہوں میں بھراؤہ نازک سی جبکہ وہ وہ چھ فٹ کا انسان کیسے نازک کے باہوں میں آسکتا تھا.....

وہ لمس کو پہچان گیا تھا رات کی چاندنی میں اُسکا لمس محسوس کر کے وہ خود سے ضبط ہو گیا تھا.. جبکہ وہ اُسکی پیٹھ سے سے ٹکائے رونے لگی تھی.....

"محسین معاف کر دیں خدا کہ واسطہ ہے آپکو معاف کر دیں مجھے 🙏🙏 ہے

تجاشہ روتے ہوئے بولی آنسوؤں سے اُسکے بلیان کو تر کر گئی تھی...

"اتنی معافی پر خدا بھی اپنے بندے کو معاف کر دیتا ہے لیکن آپ کیوں اتنے سنگ دل ہو رہے ہیں؟ وہ اُس پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے بولی جبکہ وہ بس سیدھا کھڑا رہا تھا نہ کچھ بولا نہ کچھ ریا کٹ کیا بس خاموش رہا تھا....."

وہ ہٹی تھی اور مایوسی سے بولتے ہوئے جانے لگی "آپ کو میری زندگی سے مجھ سے میرے سائے سے اُلجھن ہے نہ؟؟ تو ٹھیک ہے محسین میں جا رہی ہوں ہو سکے اس گناہ گار کو معاف کر دیجئے گا.." وہ پلٹی اور جانے کے لیے اپنے قدم بڑھا دیے جب محسین نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسکو اپنی طرف کھینچا تھا اور جیسے ہی اُسنے اُسکی گردن پر اپنی تھوڑی رکھی وہ اُسکے لمس سے کانپ گئی.....

بالوں کو کیچر سے آزاد کرتے ہوئے اُسنے اُسکے بالوں کو کھول دیا اور گردن سے ہٹا کر

اُسکے کانوں میں بہت ہی بھاری مغرور آواز میں بولا "مسز آفرامحسین!!! مجھ سے اتنی جلدی چھٹکارا نہیں پاسکتی تم جب تک کہ میں خود تمہیں نہ چھوڑنا چاہوں تم نے مجھے محبت کرنے پر مجبور کیا تو خود ہی تم نے نفرت کرنا مجھے سیکھایا ہے حالانکہ میری نفرت اتنی شدید نہیں ہے جتنی میری محبت ہے تم معافی چاہتی ہو نہ؟؟ تو ٹھیک ہے میں معافی۔ دے دوں گا اُسے سرگوشی کرتے اُسکی کان کو اپنے دانتوں میں دبا کر زوردار کاٹا تھا جس سے آفرہ کی چیخ بلند ہوتی کہ مقابل نے اُسکے منہ پر ہاتھ رکھا اور اُسکی چیخ کے گلا گھونٹا تھا اور اُسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں صرف اور صرف خوف دکھ رہا تھا.....

آنی کی آنکھ سے آنسو نکل کر اُسکی ہاتھ کی پست پر گرا اور محسین نے ایک دم اسکو اس طرح جھٹکا دیا کہ وہ ٹریس کی دیوار سے جا لگی تھی...

وہ جھٹکے سے اُسکی طرف بڑھا اور دیوار پر ہاتھ رکھ کر اُسکے چہرے سے چہرہ مس کرتے ہوئے چبا کر بولا... "کیا تم برداشت کر پاؤ گی میں تمہاری اجازت کے بغیر تمہیں وہ کروں جو تمہارا باپ میری بہن کے ساتھ کرنا چاہتا تھا... اُسکی بات میں چھپے ہوئے

معانتوں کو سمجھ کر آفرہ کی آنکھیں خوف سے اُبل آئی تھی اور اس وقت اسکو اپنے باپ سے بہت نفرت ہو رہی تھی جو شخص اُسکی عزت کا محافظ قرار دیا گیا تھا آج وہی شخص اُس سے اُسکی عزت چھننے کی چاہ رکھتا تھا.....

"م محسین آپ کک کیا بول رہے ہیں؟ ڈرتے ڈرتے اُسنے اُسکی آنکھوں جھنکا جو اسکو بہت گور سے سلگتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا...." مسز جو تمہیں سمجھ آرہی ہے اور میں جو بول رہا ہوں وہی بولا ہے.. "اُسنے اپنا چہرہ آبی کے چہرے کے نزدیک تر کرتے کہا تھا...."

دھیرے دھیرے وہ اُسکے کافی نزدیک ہو گیا تھا.. رات کے سائے میں اُس نازک لڑکی کا وجود کانپ رہا تھا لیکن چاہنے کے باوجود بھی وہ اس شخص کے آگے کچھ نہیں بول پائی تھی جیسے ہی وہ اُسکے کافی نزدیک ہو ایک دم سے دیوار پر زوردار مکلہارتے ہوئے وہ جھٹکے سے اُس سے الگ ہو اور گرایا

"لیکن میں ایسا نہیں کر سکتا آفیرہ سعد احمد!! نہیں کر سکتا.... پتہ ہے کیوں؟ کیونکہ مجھ میں ابھی انسانیت باقی ہے میں تمہارے باپ کی طرح انسانیت سے عاری شیطان نہیں ہوں

"میں عورتوں کی عزت کا جنازہ نہیں نکالتا بلکہ اُنکا محافظ بن کر اُنکی حفاظت کرنا جانتا

NEW ERA MAGAZINE ہوں..  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس بیچ وہ بس اسکو روتے ہوئے دیکھتی رہی تھی جب وہ بول کے خاموش ہوا تو اُس نے ایک دم سے محسین کے گلے لگ گئی تھی روتے ہوئے گڑ گڑائی.. "م محسین ایک موقع دو میں وعدہ کرتی ہوں اگر مجھے آپ نے معاف نہیں کیا تو میں آپکی زندگی سے بہت دور چلی جاؤں گی لیکن بس ایک موقع دی دو.. "آس بھری نظروں سے اُسکے سینے سے لگی روتے ہوئے بولی



"ٹھیک ہے صرف ایک موقع اگر آج میری بہن کو ہوش آتا ہے تو میں تمہیں معاف کر دوں گا اور اپنی زندگی میں شامل کر لوں گا لیکن اگر آج کی رات گزر کر کل کا سورج طلوع ہوا تو کل کی شام میری اور تمہاری آخری شام ہوگی نہ میں تمہیں زندہ چھوڑوں گا اور نہیں خود کو.... عرصے سے کہتے ہوئے وہ وہاں سے جانے لگا تھا کہ آئی کا موبائل وا بھرٹ ہوا تھا....."

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels | Affairs | Articles | Books | Poets | Interviews  
آفیرہ کے بجائے محسین نے فون اٹھایا جہاں پر فلپس ہو رہا تھا "سمعان بھائی."

"شام!!! بڑبڑاتے ہوئے کال اٹھائی اور بولا "السلام وعلیکم! سب خیریت تو ہے نہ؟ گھبرا کر اُسے جلدی سے پوچھا تھا دل تھا کہ ڈوبتا جا رہا تھا...."

"دوسری طرف سے نہ جانے کیا کہا گیا تھا محسین کے تنے ہوئے ایکسپریشن ڈھیلے

پڑے تھے اور جلدی سے بولا "میں آ رہا ہوں.. یہ بول کر اُسنے آنی کی طرف دیکھا جو  
اُلجھن بھری نظروں سے اسکو دیکھ رہی تھی....

اور ایک نظر اسکو دیکھتے وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ پیچھے انی بس اسکو دیکھتی رہ گئی تھی..



پوری فیملی سمعان کے اپارٹمنٹ میں موجود جیری کے ہوش آنے کہ انتظار کر رہی تھی

انتیاز صاحب روبینہ بیگم رحمان صاحب حلیمہ اسماء شایان سارہ محسین افرہ ریحام  
فرحت بیگم اقبال چودھری عرہا بیگم عامر کو کہ تین سال بعد باہر نکلا تھا عمامہ اور باقی  
کے سب افراد وہاں پر موجود اُسکے ہوش میں آنے کا بے صبری سے انتظار کر رہے

تھے...

تین گھنٹے مسلسل انتظار کرنے کے بعد آخر وہ وقت آ ہی گیا تھا جب اسکو ہوش آیا تھا  
آنکھیں کھلتے ہی پہلی نظر اُسکی اپنی ماں پر پڑی جو بہت زیادہ رو رہی تھی.. ماں کی  
آنکھوں میں آنسوؤں دیکھ جیری تڑپ اٹھی تھی اُس نے اٹھنا چاہا تو امتیاز صاحب نے مناکر  
دیاسب بہت خوش تھے جبکہ ریحام تو اسکو دیکھ کر اپنی برسوں پیاس بجھانے کی کوشش

کر رہا تھا.....  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب پر سے نظر ہوتی جیسے ہی نظر سمعان تک گئی مانو ٹھہر گئی تھی بڑھی ہوئی سیوڈھیلا  
ڈھالاسہ ٹراوزر بلیان بالوں کو بے ترتیب سے ڈالا ہوا تھا وہ اتنی سردی میں بھی جیکٹ  
سے بے نیاز اسکو دیکھ رہا تھا.....

اُسکی آنکھیں جب سمعان احمد کی آنکھوں سے ٹکرائی تو اسکو سمعان کی آنکھوں خود کے

لئے بے پناہ محبت دکھائی دی شرم سے اُس نے پلکیں جھکالی وہ بیٹھنا چاہتی تھی جیسے ہی اُس نے اٹھنا چاہا اُسکی ایک دم چیخ بلند ہو گئی "آہہہہہ!! ایک دم سے ریحام اور سمعان دونوں بیقرار سے اُسکی طرف بڑھے لیکن ریحام سمعان کو دیکھ کر اپنی جگہ تھم گیا تھا اور اسکو دیکھ فرحت بیگم نے اپنے شہزادے کی قسمت پر بس مایوس ہو کر رہ گئی تھی.....

سمعان نے آگے بڑھ کر اسکو سہارا دے کر اسکو بٹھایا اور اُسکے کمر کے پیچھے تکیوں کا سہارا دیا اور خود وہی بیٹھ گیا تھا.. وہ سب باتیں کرنے لگے تھے آپس میں اور وہ اُنکی باتوں کو خاموشی سے انجوائے کر رہی تھی سب بے حد خوش تھے....

سمعان نے اُسکی چادر کو درست کرتے ہوئے چادر کے نیچے اپنا ہاتھ کیا اور سسکی نظروں سے بچا کر جیری کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کر دی...

جیری جو سب کی باتوں میں محو تھی سمعان کے لمس پر خود میں سمٹی.. اور اُسکی طرف

دیکھا جو سامنے دیکھ رہا تھا یا پھر اسکو شو کروا رہا تھا یہ وہ اندازہ نہیں لگا پائی تھی....

پھر سمعان نے اُسکے ہاتھ کی ہتھیلی کو سیدھا کیا تھا اور اس پر لکھنا شروع کیا انگلیوں کے ذریعے..

جیری اُسکی اس کارروائی سے پسینہ پسینہ ہو گئی تھی اتنی سردی کے باعث بھی اُسکی ہتھیلی پسینے کیلی ہی گئی تھی جبکہ سمعان اُس کے اس طرح خود میں سمٹنا دیکھ لطف اندوز ہوا...  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کک کیا کر رہے ہیں؟ اپنے ہاتھ کو اُسکی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کرتے آہستہ سے اُس نے کہا تھا جبکہ سمعان سامنے دیکھتے اُسکے ہی انداز میں بولا....

"کیا کر رہا ہوں میں کچھ بھی تو نہیں" انجان بنتے ہوئے بولا... "چھوڑیے میرا ہاتھ"  
 حیرانی اور غصے سے اُس نے ایک بار پھر مزاحمت کی تھی۔۔

"مسز! زور مت لگاؤ اچھے سے جانتی ہو مجھے تم سوریلیکس میں کچھ نہیں کر رہا.. نہ جانے وہ اسکو کیا جاتا نا چاہ رہا تھا..."

اُسے جیری کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی اور لکھنا شروع کیا

پہلے تو انگلش میں بڑے لفظوں میں اُسے 'آئی' لکھا تھا..... پھر 'لو' اور اُسکے بعد 'یو' یہ لکھ کر اُسے جیری کے ہاتھ کی انگلیوں میں خود کی انگلیاں گھسا کر اپنے سینے پر کرنی چاہی تھی کہ جیری نے اپنا ہاتھ واپس چھین لیا تھا.... اور سمعان بس اسکو دیکھتا رہا تھا.....

"ماما فی کہاں ہے؟ نظروں کو دوڑاتے اُسے پوچھا تو محسین نے بے اختیار دیکھا تھا..."

"بیٹا یہی پر ہوگی!! اسماء بیگم نے بتایا" پھر وہ مجھ سے ملی کیوں نہیں؟ مایوسی سے اُسے

پوچھا....

"محسین جاؤ بلا کر لاؤ.. "اسماء بیگم نے کہا تو محسین اپنی جگہ سے اٹھ کر باہر آ گیا تھا..  
اسکو دیکھتے وہ لان میں آیا تو دیکھا آفیر لان میں بیٹھی رو رہی تھی... اسکو دیکھ محسین کا  
دل کٹ کر رہ گیا تھا....

"تمہیں جیری بلار ہی ہے؟ اچھتی سی نگاہ دل کراؤ سنے کہا تھا اور وہاں سے چلا آیا تھا....  
انی نے چہرے کو صاف کیا اور دوپٹہ ٹھیک کرتی اندر جیری کے کمرے کی طرف بڑھ  
گئی تھی....

جب انی نے کمرے میں قدم رکھا تو وہاں صرف جیری تھی کیونکہ سب گھر والے اب  
لاؤنج میں موجود تھے... وہ جیری کے سامنے جا کے ایک مجرم کی طرح کھڑی ہو گئی  
تھی جیری نے اپنے سے چھوٹی بہن کو دیکھا جو سر تا پا بدل چکی تھی

گرین سلوار قمیض پر سفید دوپٹہ اوڑھے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی.. "وہاں  
کیوں کھڑی ہو یہاں پر آؤ! ربوٹ کی طرح جیری کے بلانے پر وہ بیڈ کے قریب چلی  
آئی اور ایک دم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

"آپ س سوری م مجھے معاف ک کر دیں پلز! ہاتھوں کو جوڑتے ہوئے وہ گڑ گڑائی تھی  
"ارے پاگل کیسی معافی؟ نہیں آپ میں آپکی گناہ گار ہوں آپ مجھے معاف کر  
دیں۔۔۔! ایک بار پھر وہ روئی تھی

"اٹس اوکے میری جان اب بہن بہن سے معافی مانگے یہ تو غلط بات ہے نہ چلو میں  
ٹھیک ہوں اور آپکی کوئی غلطی نہیں دیر آئے درست آئے یہ میرے لیے کافی ہے  
اُسے اسکو گلے لگا کر کہا تھا اورانی کے مانو تین سال بعد آج ایک سکون اُسکے وجود کو بخشنا  
گیا تھا جب دل سے معافی کے منتظر انسان کو معافی مل جاتی ہے تو اُسکے وجود کو خود بخود



سکون مل جاتا ہے۔



تین مہینے بعد»»

عمائمہ اور عامر کی شایان اور سارہ کی آج رخصتی تھی جبکہ محسین کا آج ولیمہ تھا شادی کی تاریخ اُس دن ہی رکھ دی گئی تھی جب جیری کو ہوش آیا تھا

اور آج اُن تینوں کے لیے ایک کمبائن فنکشن کا ارنجمنٹ کیا ہوا تھا.. جو کہ رات میں تھا وہ سب گاؤں آگئے تھے حویلی کو دلہن کی طرح سجایا ہوا تھا ہر طرف شور شرابہ ہر طرف خوشی کا ماحول تھا ابھی فلہال سبھی ینگ پارٹی لان میں بیٹھے گوسپ کر رہے تھے کیونکہ سب کی تیاری مکمل ہو چکی تھی جب ایک ملازم آیا.....

"چھوٹی بی بی جان!! آپکو صاحب اندر بلا رہے ہے" اُس ملازم نے جیرینس کہا تھا..  
حیرت سے اُسے ملازم کی طرف دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو کہ کون سے صاحب؟

"شایان محسین رمنہ مومنہ سارہ عمائمہ ان سب نے بھی ملازم کو گھور کر دیکھا....."  
کون سے صاحب کی بات کر رہے ہو ابراہیم؟ محسین نے اسکو دیکھ کر پوچھا تھا.....

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چھوٹے سائے وہ ابھی ابھی سمعان صاحب واپس آئے ہے تو وہ بی بی جی کو کمرے میں  
بلا رہے ہیں۔ ملازم نے بتایا تھا جبکہ جیری بولی سمعان کے نام پر "ابراہیم آپ جائے  
اپنے سائے سے بولے کہ میں نہیں آرہی" یہ بولتے وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی تھی  
اور اندر کی طرف بڑھ گئی تھی....."

ملازم نے یہ پیغام جا کر جب سمعان کو دیا تو اسکو غصہ تو بہت آیا تھا لیکن تحمل سے بولا "

ٹھیک ہے آپ جاؤ دو کپ کافی میرے کمرے میں بھیج دو "ملازم سر ہلاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا اور سمعان اپنے کمرے سے نکل کر سامنے والے کمرے میں پہنچ گیا تھا کیونکہ جسٹ اُسکے روم کے سامنے ہی جیری۔ کا بھی کمرہ تھا اور ان دونوں کی دوبارہ۔ سے شادی ہے تو وہ دونوں شادی تک الگ الگ کمروں رہ رہ تھے....

سارہ عمامہ تو کمرے جبکہ آفرہ اور جیری وہ دونوں۔ ایک کمرے میں تھے.... وہ غصے سے دندناتی جیسے ہی کمرے میں آئی کسی نے اُسکا بازو پکڑ اپنی طرف کھینچا اور دیوار سے لگا کر اُسکے لبوں پر ہتھیلی رکھ دی وہ اس جھٹکے لیے تیار نہیں تھی تو وہ بھی کھینچی چلی آئی تھی اب آنکھیں بند کیے وہ اپنی دھڑکنوں کو سنبھالنے کے کوشش میں تھی

.....

.....  .....

.....

ابھی ابھی وہ افس سے واپس لوٹا تھا تو اُس نے جب لاؤنج میں قدم رکھا تو سامنے ایک اجنبی شخصیت کو بیٹھے دیکھا تھا...

سلام کرتے وہ وہی صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔ اُسکے بابا منزل صاحب اُن سے ہنس ہنس کر بہت خوش ہوتے ہوئے بات کر رہے تھے جو خوشی اُس نے اتنے سال بعد اپنے بابا کے چہرے پر دیکھی تھی وہ کبھی اُس نے پہلے نہیں دیکھی تھی....

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"منزل یہ ریحام ہے نہ؟ باتوں کے درمیان اُس شخص نے پوچھا تھا ریحام کو اُنکی آواز بہت اپنی اپنی سی لگی تھی ایسا لگتا تھا جیسے اس آواز کو اُس نے پہلے کبھی سنی ہے خیر وہ اپنے نام پر سیدھا ہوا تھا..

"ہاں غازی یہ ریحام ہے!! اُسکے بابا نے بتاتے ہوئے ریحام کا تعارف کروایا تھا..."

ارے ماشا اللہ ماشا اللہ!!! اتنا بڑا ہو گیا میرا گڈاغازی احمد خوش ہوتے بولے تھے.. پھر ریحام نے دیکھا کہ اب یہ انکل پوری طرح اُسکی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔۔

"کیسے ہو بیٹا؟ اُنہونے پیار سے پوچھا" الحمد للہ انکل!! جواب دیتے ہوئے ریحام نے اشارے سے اپنے بابا سے پوچھا تھا.....

"پہچانا نہیں؟ اُنہونے نے ریحام کا اشارہ بھانپتے ہوئے اُس سے پوچھا تھا آنکھوں میں ستائشگی لیے وہ اُسکی اور ہی دیکھ رہے تھے۔

"ارے بیٹا کیسے پہچانو گے بھلا اب آپ ملے بھی تو پورے اکیس سال بعد جب آپ نے مجھے دیکھا تھا تب آپ تین سال کے تھے... میں آپکاغازی انکل جو آپکو چاکلیٹ دیا کرتا تھا... بچپن کی یاد تازہ کرتے ہوئے اُنہونے خود ہی اپنا تعارف کروایا تھا۔۔

"بیٹا دیکھو کون آیا ہے؟ فرحت بیگم لان میں بیٹھی تھی سردیوں کی دھوپ بہت ہی خوشگوار ماحول تھا اور وہ لان میں اپنی دادی کے ساتھ بول سے کھیل رہا تھا جب کھیلتے کھیلتے اُسکی دادو نے پورچ کی جانب اُسکا دھیان مبذول کروایا تھا....."

چھوٹے سے ریحام نے پیچھے پلٹ کر دیکھا جہاں غازی انکل ہاتھ میں چاکلیٹ لیے اسکو ہی مسکرا کر دیکھ رہے تھے ساتھ میں اُسکے بابا بھی تھے.....

"انکل!!! بابا!!! وہ بول کو ایک طرف پھینکتا ہوا چلاتے ہوئے اُن دونوں کی طرف دوڑتا ہوا گیا تھا اپنے بابا کے بجائے غازی کی ٹانگوں سے جا کر لپٹ گیا تھا سب مسکراتی نظروں سے اسکو دیکھتے

غازی نے اسکو اپنی گود میں اٹھایا تھا "السلام وعلیکم انکل!! السلام وعلیکم بابا جانی!!!  
چہک کر غازی کے گالوں پر کس کرتے تین سالہ ریحام نے اُن دونوں کو سلام کی

تھی.....

"وعلیکم میرے پرنس چارمنگ!!! اس کے ہی انداز میں غازی نے اُسکی سلام۔  
 کا جواب دیا تھا.... پھر وہ جب تک غازی احمد کی گود سے نہیں اترتا تھا جب تک اُنہونے  
 واپس جانے کی اجازت نہ لے لی تھی جب غازی احمد واپس جا رہے تھے وہ بہت رویا تھا  
 بمشکل ہی اسکو سمجھایا تھا اسکو ورنہ وہ تو اُن کے ساتھ جانے کے لئے تیار گیا تھا....."

"پرنس چارمنگ!!!! بچپن کا دیا گیا نام جب غازی احمد نے اسکو پکارا تو وہ ہوش کی دنیا  
 میں واپس لوٹا بے اختیار اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور ایک دم سے غازی احمد میں گلے جاگا  
 تھا...

آنکھوں میں بے شمار آنسوؤں کو لیے وہ اُس شخص سے اپنے باپ جتنی محبت کرتا تھا ہر  
 گزرتے دن کے ساتھ وہ شخص ریحام کا آئیڈیل بنتا گیا تھا نیوز پیپر میں اُنکے جیتنے بھی





"اچھا بابا میں ذرا فریش ہوں.. "وہ کہتا ہوا اپنے کمرے کی اور بڑھ گیا تھا...

جیسے ہی اُس نے دروازہ کھولا کہ سامنے اسکو احمرین بال سکھاتے ہوئے دکھائی دی....

بڑھتے قدم جیسے ٹھہر گئے تھے

ڈرائیور سے بال سکھاتی احمرین ہر چیز سے بے خبر بس خود میں ہی مہو تھی چہرے پر اُسی لیے وہ بلا کی خوبصورت لگ رہی تھی

پیلے سلوار قمیض میں دوپٹہ سے بے نیاز گلابی لب جو ایک دوسرے میں پیوست کیے ہوئے تھے.... کئی لمحے ایسے ہی گزر گئے تبھی اُس نے نظریں چرا کر گلے کو صاف کیا بلکہ یہ ایک ذریعہ تھا اسکو اپنی موجودگی کا احساس دلانے کا....

اُسکی کھنکار پر احمرین جلدی سے بیڈ کی طرف بھاگی تھی اُس نے ریحام کو نہیں دیکھا تھا اس وجہ سے کہ وہ دوپٹہ سے بے نیاز تھی.. اُسکی اس حرکت پر بے اختیار ریحام کے لبوں پر مسکراہٹ رہینگ گئی تھی.....

اُس نے دوپٹہ ٹھیک کیا اور ریحام کی طرف پلٹی تھی... نظریں جھکائے اسکو سلام کیا اور پھر باہر کی طرف بڑھ گئی مقصد صرف کچن سے جا کر ری کے لیے پانی لانا تھا..... اُس نے پیچھے مڑ کر احمرین کو دیکھا اور پھر مسکرا کے گردن نفی میں ہلائی اور ورڈروب کی طرف بڑھ گیا تھا.....

وہ جب کچن سے آئی تھی ریحام بیڈ پر لیٹا ہوا اچھت کو دیکھ رہا تھا دروازے کے کھلنے پر اُس نے گیٹ کی طرف دیکھا جہاں کانپتے ہاتھوں میں پانی کی ٹرے پکڑے اُسکی زوجہ محترمہ کھڑی تھی.....

وہ دھیرے دھیرے اپنے قدم بڑھاتی اُس تک آئی اور اُسکی طرف پانی کی ٹرے بڑھائی تھی "پپ پانی!! نظریں جھکائے اُس نے کہا وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا

اور پانی کا گلاس لے کر برابر میں رکھا اور پھر احمرین کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا وہ بیٹھ گئی تھی اور خاموشی سے نظریں جھکا کر ہاتھوں کی انگلیوں کو چٹخانے لگی تھی تھوڑی دیر تک خاموشی رہی تھی پھر اُس نے آہستہ سے احمرین سے بولنا شروع کیا تھا

"احمی!! دیکھو میں جو آپکو بولنے والا ہوں اسکو تحمل سے سینے گا۔ میں جانتا ہوں ہمارا

نکاح جن حالات میں ہوا ہے وہ غیر متوقع حالات تھے جو اُس پاک ذات نے ہماری تقدیر میں ایسے ہی لکھے تھے گیا ہوا وقت واپس نہیں لایا جاسکتا نہ اُنکو سوچ کر موجودہ وقت کو برباد کرنا سب سے بڑی بیوقوفی ہے میرا کوئی ارادہ نہیں تھا شادی کرنے کا اور نہ میں کرنا چاہتا تھا لیکن حالات کی مجبوری سے مجھے بھی اور آپکو بھی کرنا پڑا میں اپنے آپ کے حوالے سے آپکو رسوا ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا بلکہ اگر آپکی جگہ دنیا کی اور کوئی لڑکی بھی ہوتی تو شاید میں یہی کرتا ان سب باتوں کا مقصد ہے کہ اب ہمیں وہ سب

باتیں بھلا کر نئی زندگی کی شروعات کرنی چاہیے۔ لیکن میں اس سے پہلے آپ کو اپنے بارے میں سب کچھ بتے دینا چاہتا ہوں پھر جو بھی آپ کا فیصلہ ہو گا وہی میرا ہو گا۔ اُس نے اس بار اُسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تھا.....

.....  .....

"تو مسز!! کیا بولا جا رہا تھا؟ اپنے چہرے کو اُسکے چہرے کے نزدیک کرتے ہوئے شام نے اُس سے پوچھا جیری نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو سمعان کو اپنے بہت نزدیک پایا تھا۔

اُس نے چہرے کو دوسری جانب کر لیا تھا اور خود کو اُسکی گرفت کو توڑنے کی مزاحمت کر رہی تھی "چھوڑیے مجھے" کہتی ہوئی اُس نے خود کی اُس سے چھڑانا چاہا "اور اگر نہ چھوڑوں تو؟ اُس نے اُسکی کمر کو پکڑتے ہوئے کہا

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟ گھبرائی آواز میں اُس نے آنکھوں کو مزید بڑا کرتے ہوئے پوچھا تھا "وہی جو بہت پہلے کرنا چاہئے تھا" سمعان نے شرارت سے اسکو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"کک کیا کرنا چاہئے تھا بہت پہلے؟ ڈرتے ہوئے اُس نے پلکوں کو جھکا لیا تھا پاؤں اُسکے ٹھنڈے پڑ چکے تھے وہ کہی سے بھی کیپٹن جیری نہیں لگی تھی.. اس وقت سمعان کو وہی پرانے والی مس جیرش رو ہیل خان لگی تھی....

سمعان نے اپنی گرفت دھیرے دھیرے دھیلی چھوڑنا شروع کی تھی اور اُسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے گویا ہوا....

"آزاد!!!!!! میں آزاد کرنا چاہتا ہوں تمہیں..."

یہ بول تھے یا خنجر جو اُسکے دل میں گھونپ دیے گئے تھے۔ ایک دم آنسوؤں کا درد سے  
بھرا سمندر ان گہری جھیل سی آنکھوں میں بھر آیا تھا..

لب پھڑ پھڑانے لگے تھے۔ جبکہ پورا وجود کانپنے لگا تھا "آزاد..... آزاد.....  
آزاد!!!!!! ایک دم وہ اُس سے دور ہوئی اور پھر ان آنسوؤں کو صاف کیا اور خود  
کو مضبوط ظاہر کرنے کے لئے بولی....

"او کے آپ مجھے آزاد کے دیں کر دیں مجھے آزاد لیکن ابھی اس وقت ہی کیونکہ ف پھر  
م میں بہت دور چلی جاؤں گی۔" اُسکی بات پر سمعان ہوش کی دنیا میں۔ واپس لوٹا تھا....

"ج جیری کہاں جا رہی ہو؟ اور اور اس پہلے کہ وہ کچھ اور بولتا کہ وہ دروازہ کھولا کر باہر  
بھاگتی ہوئی نکل گئی تھی.....



"تو کیا وہ صرف گلٹ تھا؟ جس کے باعث وہ کر رہے تھے.. کک کیا وہ مجھ سے محبت نہیں کرتے؟ ارے کتنی پاگل ہے تو...؟ اگر شام!! تجھے محبت کرتا تو تجھکو آزاد ہی کیوں کرتا؟ وہ نڈھال سی چلتی ہوئی جا رہی تھی اس وقت وہ حویلی کی چھت پر تھی سوچوں میں ڈوبی وہ درد سے بلبلا رہی تھی۔"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دل کا درد اتنا شدید تھا کہ وہ اُس کا رب ہی جانتا تھا۔ وہ حویلی کی منڈیر پر چلنے ہی لگی تھی... حویلی کی چھت پر رینگ نہیں تھی کیونکہ کچھ ایسے ڈیزائن بنائے ہوئے تھے جسکے باعث وہاں پر کوئی بھی دیوار نہیں تھی وہ ابھی اپنا قدم بڑھاتی کہ کسی نے اُس کا بازو پکڑ کر خود کی طرف کھینچا تھا وہ سیدھا اُسکے سینے سے جا لگی تھی

آنسوؤں سے بھرا چہرہ جب اُس نے اٹھایا تو سامنے پھر سے اُس شخص کو ہی پایا.. اسکو دیکھ وہ غصے سے چلائی "چھوڑو مجھے میں نے کہا مجھے چھوڑو.. کچھ باقی رہ گیا ہے کیا؟ جو پھر سے آگئے ہے۔۔"

"آپنے آزاد کرنا ہے تو بات ختم اب یہاں کیا لینے آئے ہیں؟"

"مسز! پہلی بات آزاد کرنے کہا مطلب نہیں کہ میں تمہیں خود سے دور کر دوں گا.. ہاتھ پکڑا ہے چھوڑنے کے لیے نہیں بلکہ زندگی بھر اس ہاتھ میں تھامنے کے لئے پکڑا ہے اور رہی آزادی دینے کی بات تو میں تمہیں اب کبھی ایس آئی ڈی جوائن نہیں کرنے دوں گا اٹس مائی آرڈر فور یو.. اسکو خود میں بھینچے وہ بولا.... اور جیری تو جیسے صدیوں کی مسافت پار کر کے آئی تھی ایک دم نڈھال سی اُسکی باہوں میں بیہوش ہو گئی تھی...



سمعان نے جب جیری کو اپنی باہوں میں جھولتے دیکھا تو اُسکی مانو جان ہی نکل گئی تھی  
 "ج جیری!!! وہ چلایا اور اسکو گود میں اٹھاتے ہوئے حواس باختہ سب سے چھپتے  
 چھپاتے ہوئے اپنے کمرے میں لایا تھا اور اسکو بہت ہی احتیاط سے بیڈ اور لٹایا اور برابر  
 سے ڈر اور پرر کھا پانی کا جگ اٹھایا اور پھر جلدی اُسکے چہرے پر پانی کی چھینٹے مارنے لگا  
 تھا....

کچھ لمحے میں ہی جیری کو ہوش آ گیا تھا اور سمعان کو ایسا لگا جیسے اُسکی جسم میں پھر سے  
 روح پھونک دی گئی ہو "آریو بیٹر؟ اُسنے آنکھیں کھولتے دیکھا تو جیری سے پوچھا چہرے  
 پر پریشانی کی رمتق واضح دکھ رہی تھی.....

جیری نے نظریں جھکا کر گردن ہاں میں ہلا دی تھی اور سمعان نے آگے بڑھ کر اسکو  
 اپنے سینے سے لگایا اور خود کو تسلی دی ہاں آخردل بے چین تھا تسلی تو خود کو ہی دینی تھی  
 کیونکہ جیری میں اُسکی جان بسنے لگی تھی.....

"پتہ میں کتنا گھبرا گیا تھا؟ اندازہ بھی ہے اگر تمہارا ایک قدم اور آگے پڑتا تو کیا ہوتا؟ اگر میں وقت پر تمہیں نہیں کھینچتا تو کیا ہوتا؟ اب اسکو جیری پر بے تحاشہ غصہ آ رہا تھا جبکہ جیری نے خود کے لیے اتنا فکر مند سمعان کو دیکھا تو اسکو بہت خوشی ہوئی اور مسکرا کر بولی

"ہونا کیا تھا بس مٹی میں ایک گڑھا کھودتے اور پھر مجھے اسمیں....." ابھی الفاظ پورے بھی نہیں ہوئے تھے کہ سمعان نے اُسکے لبوں پر ہاتھ رکھا اور خود میں اس طرح بھینچا کہ جیری کو سانس لینے میں دشواری ہونے لگی اور اُسکے سر پر لب رکھتے ہوئے بولا.....

"آئندہ نہیں جیری میں ماں کے بعد بہت اکیلا ہو گیا تھا لیکن جیسے ہی تم نے میری زندگی میں قدم رکھا بابا مجھے ملے اور میں نہیں چاہتا جب تک میری سانسیں باقی ہے

تب تک مجھ سے جڑا کوئی بھی رشتہ مجھ سے دور ہو.. یونو آئی نیڈ یو آئی وانٹ یو اینڈ آئی لو  
یو..... بلا آخر سمعان احمد نے اپنی محبت کا اظہار اپنی شریک حیات اپنی جان حیات  
اپنی محبت سے اقرارِ محبت کر ہی دیا تھا۔

اس طرح سمعان کے منہ سے محبت کا اقرار جیری کے وجود کو سرشار کر گیا تھا.. اور شرم  
سے چہرہ لال گلابی ہو گیا تھا.. کئی لمحے خاموشی میں گزرے "ویسے یہ سب تمہیں لگتا  
ہے نہ؟ لیکن میں یہ سب کبھی نہیں کہوں گا!!! اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے مزاحیہ انداز  
میں آخر میں سمعان نے اُسکے چہرے پر سے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا اور جیری کی  
تو یہ سنتے ہی آنکھیں کھل گئیں تھی...

"شام م م!!! چینیختے ہوئے وہ اُس سے الگا ہوئی اور چلائی اُسکے ایسے چلانے سے  
سمعان کا قبضہ بلند ہوا تھا اور فائر دونوں ہی مسکرا دیے تھے....

دروازے پر دستک نے اُنکے قحقوں پر جیسے فل اسٹاپ لگایا اور دونوں نے ایک

دوسرے کو دیکھ کر جلدی سے ایک آواز بولے "اوہ شٹ!!! مر گئے۔" شام اب کیا ہوگا اگر تائی امی ہوئی تو؟ ایک آنکھ دباتے ہوئے جیری نے شام کو دیکھ کر پوچھا جبکہ اُسکا حال بھی یہی تھا.....

"پتہ نہیں کیا ہوگا؟ دروازے کو دیکھتے ہوئے شام نے جواب دیا....."

"ارے بے غیریتوں دروازہ کھولو سب باہر تمہارا ویٹ کر رہے ہیں جبکہ تم دونوں۔"

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ تھا محسین خان....!!

محسین کی آواز سن کر ایک لمبی پرسکون سانس اُن دونوں نے لی اور پھر سمعان بیڈ سے اٹھ کر دروازہ کھولنے کے لئے چلا گیا تھا...

.....❤️❤️❤️❤️

"ابے او خان صاحب!!! تو میرے کمرے کے سامنے کھڑا ہو کر کیا کر رہا ہے؟  
مصنوعی تیوری چڑھا کر سمعان نے اسکو گردن سے دبوچتے ہوئے کہا تھا.....

"جیری دیکھ تیرے بھائی کے ساتھ یہ بہنوئی صاحب کیا کر رہا ہے؟ محسین نے وہی  
سے ہانک لگائی تھی جیری جو خود کے سر پر دوپٹہ ٹھیک کر رہی تھی محسین کی ہانک پر  
جلدی سے باہر نکلی..."

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شام!! آپ یہ کیا کر رہے ہیں میرے معصوم بھائی کے ساتھ؟؟ اُسے مصنوعی غصے  
سے شام کو گھورا..."

"بیگم جی!! یہ جو تمہارے معصوم بھائی ہے نہ یہ کوئی بہت ہی فلرٹی ڈراما سٹک قسم کا  
گھٹیا شخص ہے.. "شام نے اپنے پکڑ اور مضبوط کرتے ہوئے جیری سے کہا.....

"ہائے اللہ جی!! یہ دن آنے سے پہلے مجھے کیوں نہیں اٹھالیا تو نے.. ڈراما کرتے ہوئے محسین کو ڈھ کے رہ گیا تھا....." ابا بہنوئی صاحب!! میری ہی بہن کے سامنے اُسکے بھائی کی یہ حالت کرتے شرم نہیں آرہی یہ نہ ہو کہ میں اپنی بہن کی شادی کرنے سے انکار نہ کر دوں پھر پکڑتے رہنا گردن کو.. "جیسے خود کو چھڑانے کی سعی کرتے ہوئے محسین نے اپنا ایک اور حربہ استعمال کیا تھا....."

"ویسے آئیڈیا بُرا نہیں ہے محسین چلو تم انکار کرو اور میں اپنی بیگم سے اقرار کروں گا." لودیتی نظروں سے جیری کو دیکھتے ہوئے سمعان احمد نے ان نظروں کے ذریعہ نہ جانے کیا بتانا چاہتا تھا...

اُسکے یوں دیکھنے پر جیری شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی... "کرتے رہو تم دونوں میں چلی.. "یہ کہتے وہ وہاں سے بھاگی تھی جبکہ پیچھے اُس نے محسین اور سمعان کے قہقہے لگاتے

سناتھا.....

"واہ بھئی واہ ان لڑکیوں کی حیا دیکھنے لائق ہے.. "تمہ لگاتے ہوئے محسین بولا...."

ہاں یار!!!! سچی جس گھر میں عورت نہ ہو وہ گھر گھر انہیں لگتا بس ایک مکان لگتا ہے جس میں یہ پتہ ہوتا ہے کہ اس میں کوئی جی روح رہتی ہے....

"ہاں ایک مکان کو گھر بنانے میں ایک عورت ہی فنکار ہے ورنہ پتھر کا گھر تو کوئی بھی بنا سکتا ہے.. دونوں ہی سنجیدہ ہو گئے تھے.... سمعان نے محسین کی ہاں میں ہاں ملائی تھی...."

"اچھا تمہیں ماما بلار ہی ہے انہیں کچھ کام ہے تم سے." محسین جس کام کے لیے آیا تھا مذاق مستی میں وہ تو بھول ہی گیا تھا اب یاد آیا تو بولا.. "چل آ جا دو نوں چلتے ہیں.."

دونوں ایک دوسرے کے کندھوں پر بچپن کی عادت اپناتے ہوئے اسماء بیگم کے





میرے سے ذرا میں بتاتی ہوں تجھے جانِ جاناں سب آج میں بتاؤں گی تجھے ایک بار  
میرے ہتھے چڑھ ذرا تو.. وہ سارہ آگے آگے اور جیری اُسکے پیچھے پیچھے

تبھی وہ کسی سے ٹکرائی تھی اور سیدھا اُسکے سینے سے جا لگی جبکہ اُسکا جڑا کھل کر سارے  
بال چہرے پر بکھر گئے تھے..

بے خود سہ وہ اُسکے سحر میں جکڑ گیا تھا اور اُس نے جیسے لبوں کو جنبش دی اور اُسکے بال اپنی  
انگلی سے پرے کرنے لگا تھا جیری نے غور سے سنا وہ وہی سونگ کی لائن بول رہا تھا جو  
ابھی سارہ بول رہی تھی

میرے خواب میرے خیالوں کی رانی

کسی دن بنے گی ہماری کہانی

اے میری بے خودی، یہ قسم میں نے لی

پیار میں ایک دن میری جان تجھے ہے پانا

اُسکی حیا سے پلکیں اٹھنے سے انکاری تھی جبکہ پیچھے سے جیسے تالیوں کی آواز نے اسکو اپنی طرف متوجہ کیا تھا "واہ بھائی مجھے نہیں لگتا کہ آپ کوئی آفیسر ہو بلکہ آپ تو ایسا لگتا ہے جیسے کوئی رومینٹک فلم کے ہیر و ہو چھاگئے بھئی چھاگئے۔" سارہ نے شام سے کہا تھا اور جیری وہاں سے بھاگ کھڑی ہو گئی تھی.....



حویلی کو دلہن کی طرح سجا دیا گیا تھا ہر اطراف میں چمکتی لائٹس اتنی خوبصورت لگ رہی تھی بہت ہی زیادہ "بچوں جلدی کرو بہت ڈر ہو گئی ہے مہمان بھی میری توجہاں میں پہنچ چکے ہیں جبکہ جنکو جانا چاہئے انکی تو ابھی تک تیاریاں مکمل ہی نہیں ہوئی.. "اسماء بیگم پریشان سی لاؤنج میں کھڑی چلا رہی تھی.....

"تبھی جیری اپنے روم سے نکلتی سیڑھیوں پر آکر کھڑی ہوئی تھی... "تائی امی!!!  
 آپ فکر نہ کریں انشاء اللہ سب اچھا ہوگا۔ وہ سیڑھیاں اترتی ہوئی بولی تھی سارہ بیگم نے  
 جیری کو دیکھا تھا نیوی بلیورنگ کالونگ گاؤن جس پر بہت ہی خوبصورت ایسبرائیڈری  
 ہوئی تھی حجاب میں لپٹا خوبصورت چہرہ ہلکے سے میک اپ میں بھی وہ ماشا اللہ بہت اچھی  
 لگ رہی تھی...."

"ماشاء اللہ میری بیٹی!!! جب وہ اُنکے سامنے آکر کھڑی ہوئی تو اُسکے اوپر کچھ سورۃ پڑھ  
 کر پھونکتے ہوئے اُنہوں نے جیری کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا...."

"ویسے آنٹی!!!! میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ آج ہی میں بھی اپنی رخصتی کروالوں۔"  
 پیچھے سے سمعان احمد نے اپنی ایک آنکھ کا کوناد باتے ہوئے کہا تھا...."

"ہٹ بد معاش!! شرم نہیں آتی ماں کے سامنے ایسا کہتے ہوئے.. "اسماء بیگم نے ہلکی سی چیٹ لگاتے ہوئے بولی اور اُسکے اس طرح کرنے پر سمعان کا قہقہہ بلند تھا اور جیری اُسکا تو بُرا حال تھا "تائی امی میں ڈرائیور کے ساتھ مل کر پار لرجا رہی ہوں وہی سے میں عمامہ اور سارہ کو لے کر ہال میں پہنچوں گی.. "وہ جلدی سے بول کر جانے لگی تھی کہ پیچھے سے محسین سیڑھیاں اترتے ہوئے بولا "بہنا ڈرائیور کیوں جب تمہارا بھائی ہے تمہارے ساتھ چلو میں چلتا ہوں تمہارے ساتھ.. "وہ آستین کو ٹھیک کرتے ہوئے بولا تھا جیری نے دیکھا جو کالے رنگ کا پٹھانی شلوار قمیض پر واسکٹ پہنے پشاوری چپل بالوں کو ترتیب سے سیٹ کیے بہت پیار لگ رہا تھا....

"ہاں چلو!!! جیری نے کہا اور جلدی سے پلٹ گئی کیونکہ جیری کو سمعان کی نظریں بہت پریشان کر رہی تھی..... ایک بار پھر قہقہہ بلند ہوا تھا سمعان کا اور اُسکے ساتھ ساتھ اسماء بیگم۔ بھی ہنس دی تھی.....



گاڑی میں بیٹھتے ہوئے جیری نے سامنے دیکھا خود کو سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے محسین سے بولی "محسین!! یہ سڑا کوں خان کب سے اتنا ہنسنے والا بن گیا ہے؟ محسین نے پہلے تو نا سمجھی سے جیری کو دیکھا اور پھر جب سمجھ آیا تو ہنستے ہوتے گویا ہوا "جب سے تم اُسکی زندگی میں آئی ہو تمہیں پتہ ہے جیری وہ بہت سنجیدہ تھا اپنے تک محدود رہنے والا ہم اُسکے ساتھ ہی پلے بڑھے ہیں لیکن اُسکے مزاج اور ہمارے میں بہت فرق ہے مجھے اتنا بابا سے ڈر نہیں لگتا جتنا تمہارے اُس ہیر و سے لگتا ہے وہ کب کون سا کام کر جائے ہم لوگو کو ذرا بھی آئیڈیا نہیں ہوتا۔" گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے ہی پیار سے وہ اپنے دوست کا نیچر اُسکی بیوی کے گوش گزار کر رہا تھا.....

"ویسے محسین انکی ماما کیسی تھی؟ کچھ لمحے خاموشی کے بتانے کے بعد جیری نے پوچھا تھا... "پتہ نہیں یار کبھی میں نے بھی نہیں دیکھا انکو تو" محسین ٹرن لیتے ہوئے جواب دیا "اچھا تم غازی انکل سے ملی ہو؟ محسین نے پوچھا "ہاں جب وہ شام کے ساتھ حویلی آئے تھے تب ملی تھی بابا سے.. "مسکرا کر اُس نے کہا ہر لفظ میں اُسکے محبت گھلی ہوئی

تھی.....

"تمہارا کزن شادی میں نہیں آرہا ہے کیا؟ محسین باقاعدہ جیری کو دیکھتے ہوئے پوچھا  
 "، ممم وہ ہال میں پہنچ جائے گا میں نے کی تھے صبح اسکو کال تھی جب اُس نے بتایا تھا.....  
 " صحیح!!!! باتوں باتوں میں کب وہ لوگ پار لر پہنچ گئے پتہ ہی نہیں چلا تھا..

"جی تو مسز سمعان احمد!!!! یہ آگیا بھوتنیوں کا پردیش اب جلدی سے اُتر اور باہر آتے  
 ہی مجھے کال کر دینا.. " محسین نے گاڑی کو پارک کرتے کہا اور جیری گردن ہلاتی ہوئی  
 جلدی سے اندر پہنچ گئی تھی جبکہ محسین باہر کھڑا اُڑکا ویٹ کرنے لگا تھا....

ہال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا دلہن بنی سارہ مہرون بہت بھاری کامدار لہنگا پہنے بھر بھر کا  
 ہاتھوں میں چوڑیاں پہنے ہیزل آنکھوں میں کاجل لگائے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

شایان نے بھی اُسکے ہی ہم رنگ شیر وانی پہنی ہوئی تھی دونوں کی جوڑی بہت پیاری تھی....

جبکہ عمامہ نے گولڈن اور ریڈ کاہر پینیشن کافل گھیر دار گاؤن زیب تن کیا ہوا تھا ڈارک برائڈل میکپ میں وہ بھی دیکھنے کی حد تک بہت حسین دکھ رہی تھی عامر نے اُسکے ہی ہم رنگ شیر وانی پہن رکھی تھی..

وہ چاروں اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے رسموں رواجوں کے بعد رخصتی کا وقت ہوا تو سبکی ہی آنکھیں چھلک پڑی عمامہ تو بہت رورہی تھی بڑی مشکل سے اسکو چپ کرایا گیا اور گاڑی میں بیٹھا کے حیدرآباد کے لئے روانہ کر دیا کیونکہ یہ عامر کی خواہش تھی کہ وہ باقی کی رسم اپنے ہی گھر میں کرنا چاہتا ہے.....

جبکہ سارہ اور شایان وہ تو پہلے ہی لونگ ڈرائیو کے لئے نکل چکے تھے... "میں گھر

جاؤں گی ابھی کہ ابھی.. "ضد کرتے ہوئے جیری نے کہا تھا۔۔ پر بیٹا اسماء بیگم کچھ بولتی کہ سمعان بول پڑا "آئی آپ فکر نہ کریں عامر جیری کا ایک لوتا بھائی ہے اگر یہ اُسکی خوشی میں شامل نہیں ہوگی تو پھر کون ہوگی میں لے کر چلا جاتا ہوں" اُسے اسماء بیگم سے کہا تھا کہ محسن درمیان میں کود پڑا "ابے بہنوئی صاحب تم مشکت نہ اٹھاؤ میں لے کر چلتا ہوں اپنی بہن کو تم شادی کی تیاری کرو" دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے جیسے محسن نے اُسکے پلان پر پانی پھینکا تھا.....

"ہاں یہ ٹھیک رہے گا محسن تم جیری کو لے کر جاؤ جبکہ شام تم میرے ساتھ چلو"

آخری فیصلہ سناتے ہوئے اسماء بیگم وہاں سے چلی گئی تھی سمعان نے محسن کو گھورا تھا اور وہاں سے چلا گیا تھا جیری ہونکو کی طرح بس اُسکی پست دیکھتی رہ گئی تھی۔۔

"بہن جی!!! آپکے شوہر جی چلے گئے ہیں اب ذرا میرے ساتھ چلنے کا شرف بخسے.. مسکراتی نظروں سے دیکھتے ہوئے محسن نے جیری کو چھیڑا تھا۔۔ "ہاں ہاں! گردن ہلاتی وہ بھی جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی....."



.....

"نہیں نہیں بھائی!!!! مجھے پورا کریڈٹ کارڈ دوا بھی کے ابھی" کمر پر ہاتھ ٹکائے  
 کالے رنگ کا خوب ہیوی ایمبرائیڈری والا لہنگا اُس پر فل سلیوز کی بازوؤں بال کھلے  
 چھوڑے ہوئے تھے مانگ ٹیکہ لگائے وہ ہلکے سے میکپ میں بھی غضب ڈھا رہی  
 تھی.... اور اب عامر کے روم کے سامنے کھڑی اپنی ڈیمانڈ کر رہی تھی جو اُس کا حق

تھا....  
 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں ہاں سالے صاحب!! چلو میری بیگم کو پورا کریڈٹ کارڈ تھما دو.. " پیچھے سے  
 محسین نے اُسکے ارد گرد بازوؤں پھیلا کر اپنے قریب کیا اور عامر کو شرارت سے دیکھتے  
 ہوئے بولا.. اُسکے اس طرح ایک دم آجانے سے باقی کے الفاظ تو جیسے اُسکے منہ میں ہی  
 دب کر رہ گئے تھے وہ تو اس شخص کی وجہ سے بارات میں بھی نہیں گئی تھی اور یہ شخص  
 یہاں پر بھی پہنچ گیا تھا.....

"یار بیگم!!! میرا سکین نہ رات میں کرنا جب میں اور تم ہو گے ابھی فلحال اپنے کام پر دھیان دو...." ہلکے سے جھک کر سرگوشی کی گئی اُسکے اس طرح کرنے پر وہ سٹیٹا کر رہ گئی تھی جبکہ جیری مسکرا کر رہ گئی تھی.....

"چلو بھئی پہلے میری بیگم کا فیصلہ کرو پھر مسٹر میجر سمعان احمد کی وائف مسز کیپٹن جیرش سمعان احمد کو سنبھالنا اور آئی ایم سیور جیتنا بڑا اوبہا ہوتا ہے اتنی ہی ڈیمانڈ ہائی لیول کی ہوتی سو سمجھل کر رہنا...." آخر میں ایک آنکھ دبا کر عامر کو ڈرایا تھا

"بھائی!! کیوں ڈرا رہا ہے؟ پہلے ہی ان سب چوڑیلوں کے ٹھوپڑوں کو دیکھ ڈر لگ رہا ہے مجھے" مصنوعی درد سجائے عامر منمنایا تھا اور اُسکے یوں بولنے پر محسین اور باقی سب کا قہقہہ بلند تھا....

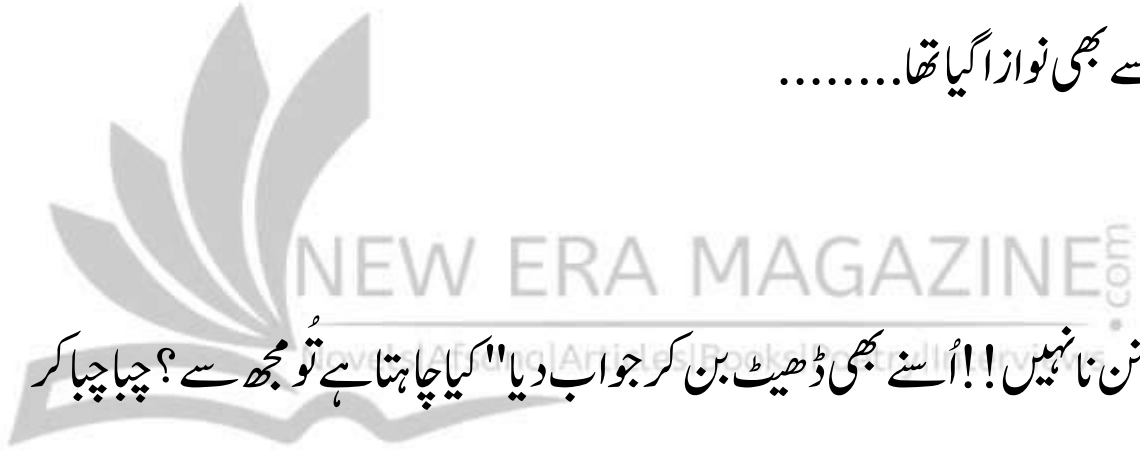


نہیں تھا 😂 😂 "اب مجھے ہی جانا پڑے گا" حلیمہ بیگم ابھی پلٹی تھی کہ شایان مل گیا "کیا ہوا ماما کچھ پریشان لگ رہی ہے آپ سب ٹھیک تو ہے نہ؟ شایان نے اپنی ماما کو جب پریشان دیکھا تو پوچھ بیٹھا.....

"ہاں بیٹا!! سب ٹھیک ہے بس میں کچن سے رسم کی تھال لانا بھول گئی ایک کام کرو کچن میں سے مجھے لا کر دو مہمان آنے والے ہے پھر" اوکے ماما!!! وہ وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ حلیمہ بیگم سارہ بیگم کے پاس جانے کے لیے آگے بڑھ گئی تھی....

تھوڑی ہی دیر بعد پورا لان مہمانوں سے کھچا کھچ بھر گیا تھا ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز ماحول کو مزید خوشگوار بنا رہی تھی سمعان کب سے جھولے پر بیٹھا ہوا تھا پیلے کرتا پا جامہ اور اس پر گرین واسکٹ پہنے بالوں کو جیلی سے سیٹ کیے ہلکی ہلکی کلون کی خوشبو سے وہ بلاشبہ بہت حسین لگ رہا تھا.....

بار بار اُسکی نگاہ لاؤنج کے گیٹ کی جانب اٹھ رہی تھی لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا اُسکی بے صبری دیکھنے لائق تھی... "ویسے اتنی بے صبری اچھی بات نہیں کیونکہ بہنوئی صاحب!! پھر رونا بھی اُس زیادہ پڑتا ہے" دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے محسین خان نے جیسے سمعان کی خوشفہمیوں پر پانی پھیر دیا تھا اور سمعان کا تو حلق تک کڑوا ہو گیا تھا اُسکی شکل دیکھ کر ہی "تُو مانے گا نہیں نہ!!!! چبا چبا کر بولا گیا ساتھ ہی ساتھ گھوری سے بھی نوازا گیا تھا.....



"نن نا نہیں!! اُسنے بھی ڈھیٹ بن کر جواب دیا" کیا چاہتا ہے تُو مجھ سے؟ چبا چبا کر پوچھا گیا... "کچھ زیادہ نہیں بس میری پوسٹنگ بڑھادیں اور مجھے اپنا کریڈٹ کارڈ دے۔ دیں اور بس ایک بڑے سے ہوٹل میں ڈنر کر دیں کچھ زیادہ خرچہ نہیں ہوگا کچھ بیس پچیس لاکھ کا خرچہ ہوگا بس اتنا سہ.. 😂😂😂😂😂😂

اُسکی لمبی چوڑی ڈیمانڈ سن کر سمعان کا کچھ یہ حال تھا 😞 😞 😞 "ابے او منسوس وہ کون سا منسوس وقت تھا جب میری بیگم نے تجھے بھائی کے اوہدے پر فائز کیا تھا ہائے رے میری روح قسمت ہی پھوٹ گئی 😞 😞 😞 😞 اُسکا انداز

اور محسین کا چھپڑ پھاڑ کر دانت پھاڑ پھاڑ کر ہنسنے

لے کر یڈٹ کارڈ اور باقی کا کام 😊 😊 😊 😊 😊 😊 😊 😊 😊

بھی ہو جائے گا اور اب مجھے تین دن تک شکل بھی نہیں دکھانا.. "اُس نے کر یڈٹ کارڈ

تھما دیے تھے اور محسین وہاں سے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کچھ بڑبڑایا تھا "بیٹا

اپنی تو اپنی بہن کی بھی شکل نہیں دیکھے گا تو رک ذرا" 😊 😊 😊 😊 😊 😊 😊 😊 😊

لان کی لائٹیں کچھ دیر کو آف ہوئی اور پھر آن ہوئی سمعان نے دیکھا کہ اُس جھولے پر

ایک پیلے رنگ کا بہت بھاری بھر کم پردہ لگا دیا گیا تھا یعنی کہ اُس کے اور جیری کے درمیان

پردہ کر دیا گیا تھا اسکو غصہ تو بہت آیا لیکن بعد پر سوچتے ہوئے وہ صبر کرتے بیٹھ گیا

تھا۔۔۔۔

گلاب کی پنکھڑیوں پر لمبے گھونگھٹ میں پیلے رنگ کی شرارہ کرتی پہنے بالوں کی

چوٹیاں بنا کر ایک طرف آگے کو ڈالے ہلکی سی جویلری میں اور ہلکے ہی میکپ میں وہ

بہت پیاری لگ رہی تھی.... سمعان کا دل ایک دم سے اُس کے چہرے کو دیکھنے کو مچلا تھا

لیکن بیچارہ وہ صبر کے گھونٹ پی کر بیٹھ گیا تھا... اور اُسکی حالت سے محسین لطف اندوز ہو رہا تھا....

رسم شروع کی گئی باری باری سب نے اُن دونوں کو ہلدی لگائی پھر رسم کے بات سنگیت کا دور شروع ہوا تو ساری لڑکیاں ڈھولکی کو لے کر بیٹھ گئی بی سب نے خوب گانوں کی ٹانگ ہاتھ پیر سب توڑ توڑ کر خوب موج مستی کی تھی رات کے دو بڑ گئے تھے لیکن ابکی آنکھوں سے نیند بہت دور تھی اور سمعان کا دل کر رہا تھا یہی ڈھولکی اٹھا کر ان سب کے سر پر دیں مارے اور جیری کو کہی دور لے جائے پر ہائے بیچارہ بڑ سوچ ہی سکتا تھا..... اللہ اللہ کر کے کسی کو اُس پر رحم آیا اور وہ اسماء بیگم "سارہ!!!" جاؤ جیری کو کمرے میں چھوڑ آؤ اور تم سب بھی اب سو جاؤ کل صبح پھر پار لہر بھی جانا ہے بہت کام ہے چلو شاہ جلدی اٹھو اور اپنے اپنے کمرے میں پہنچو "جیری کو کے کمرے میں چھوڑ آئی سب اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے تو جیسے ہی نظروں سے بچ کر سمعان نے جیری کے کمرے میں جانا چاہا کہ محسین کو پہریداری پر پایا تھا وہ بیچارہ بس دانت پیس کر رہ گیا تھا اور جا کر غصے سے دروازہ لوک کر لیا

تھا..... 😂😂😂😂

ہائے محسین کیا پہریداری کر رہا ہے 😞 😞 😞

بارات آچکی تھی شادی ہال اپنی آب و تاب سے چمک رہا تھا جیری کو پارلر سے لانے  
شایان گیا ہوا تھا جبکہ محسین ہال کر سمعان کا خون جلا رہا تھا گولڈن شیروانی پر میروں  
پگڑی باندھے وہ وہاں۔ پر موجود ہر شخص کو اپنی طرف متوجہ۔ کر رہا تھا...

جیری۔ نے جیسے ہی ہال میں قدم رکھا ساری لائٹیں آف ہو گئی تھی ایک  
درمیان سفید گھومتی ہوئی لائٹ پر ٹھہری مہرون رنگ کا خوب بھاری لہنگا فل  
برائڈل میکپ میں اُس پر خوب ٹوٹ کر روپ آیا تھا سمعان اُس تک چلتا ہوا آیا تھا ایک  
ٹک جیری کو نہارتا رہا تھا تین کیسردن بعد آج وہ اُسکی شکل دیکھ رہا تھا ورنہ محسین نے تو  
جیسے قسم کھائی ہوئی تھی شام نے اُسکا ہاتھ تھام کر اسکو اپنے ساتھ لگائے اسٹیج تک لایا  
اسکو بیٹھا کر خود اُسکے برابر میں بیٹھ گیا تھا نکاح چونکہ پہلے گی ہو چکا تھا اب کھانے کا دور  
چلا اُسکے بعد دودھ پلائی رسم پر بہت جدوجہد ہوئی باقی کے رسومات ہونے بعد سسکی نہ  
نہ ہونے کے بعد بھی سمعان جیری کو کے کروہاں سے نکل آیا تھا اور پیچھے سب بسس



مسکرا کر رہ گئے تھے.....

گاڑی پکھیل جھیل کے حدود میں رکی تھی سمعان نے گاڑی سے اتر کر جیری کے جانب  
کاگیٹ کھولا تھا اور پھر اُسکی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا جسکو جیری نے خوشی اور حیا سے تھام  
لیا تھا اور گاڑی سے باہر نکل گئی دھیرے دھیرے دوں ہمقدم چل رہے تھے شام جیری  
کو دیکھ رہا تھا جبکہ جیری سامنے دیکھ رہی تھی..

جھیل کے کنارے سفید اور میرون تھیم میں ڈیٹ کی جگہ اتنی خوبصورتی سے سجائے  
گئی تھی بہت اعلیٰ ہر طرف گلاب کی خوشبو کینڈل لائٹ ڈنر کا انتظام جگنوؤں کی  
جگمگاہٹ اُسکا انگ انگ خوش تھا اپنے رب کا جیتنا شکر ادا کرتی اتنا کم تھا چیئر کے پاس  
پہنچ کر جیری کو کرسی پر بٹھایا اور خود اُسکے سامنے ہی بیٹھ گیا اور اُسکے ہاتھ میں ڈائمنڈ  
رنگ پہنائی گئی تھی....

"جیری!!!!!! مدہوشی میں پکارا گیا"

"جی!! حیا سے پلکے جھکا کر ایک لفظی جواب دیا گیا..."

"کیا میرے ساتھ پوری زندگی کے سفر میں ساتھ دوگی؟ کیا مجھے میرے بابا کو سنبھالو گی کیا تم میری زندگی کی ملکہ بنو گی؟ بہت ہی شدت سے جزباتوں میں لپٹے آنکھوں رشتے کو موتیوں میں پہنوںے اُس سے پوچھ رہا تھا....."

"ہاں میں ساری زندگی ہر سکھ دکھ میں آپکا ساتھ چاہتی ہوں اور ہمیشہ آپکے ساتھ ہی رہنا چاہوں گی کیونکہ آئی نیڈیو آئی وانٹ یو اینڈ آئی لویو شام وہ ایک دم اُسکے سینے سے جا لگی تھی یوں اُن دونوں نے اپنی زندگی کی شروعات بہت ہی خوشگوار انداز میں اعتماد میں محبت میں ایک دوسرے کے ساتھ گزارنے کے خواہش کی تھی اور الحمد للہ!!!!!!"

جب وہ دونوں فجر کے قریب گھر پہنچے تو ان دونوں کا استقبال گلاب کی خوشبو نے کیا تھا سامنے لاؤنج میں جیسے ہی سمعان نے قدم رکھا اپنی ماما کا سلاٹڈ میں فوٹو چلتے دیکھے سب مسکراتی نظروں سے سمعان کو دیکھ رہے تھے.. اور وہ بھی اُنکو دیکھ رہا تھا لیکن اجنبی پن سے سمجھ ہی نہیں آیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟

"میرا شہزادہ!! امتیاز صاحب نے آگے بڑھ کر گلے سے لگا یا باری باری سنے ایسا ہی کیا لیکن بتایا کسی نے نہیں تھا کہ آخر بات کیا ہے؟ جب محسین نے اُسکی گلے لگایا تو بولا " یار تو میری پھوپو کا بیٹا ہے مجھے نہیں پتہ تھا ورنہ اور زیادہ تنگ کرتا تجھے... " ہنستے ہوئے کہا گیا تھا جبکہ شام جھٹکے سے دور ہوا تھا اور اپنے بابا کی طرف دیکھا..... "ہاں بیٹا!!! تم فردوس امتیاز خان کے بیٹے ہو یعنی امتیاز صاحب آپکے نانا جان!!!!!! میں مجبور تھا لیکن جیری جانتی تھی اور ہلدی کی رات کو اسنے ہی یہ سب یعنی سرپر آئیسیڈ کرنے کو کہا تھا..... ابکی بار شام نے حیران نظروں سے جیری کی طرف دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ "جان!!! تم بھی ان سب میں شامل تھی اور مجھے پتہ بھی نہیں لگنے دیا..."

"پپی بر تھڈے ٹو یو شام!!!!!! ہر طرف اُسکے بر تھڈے کی وش گونج اٹھی تھی اور وہ سرشار سے اپنے ان اپنوں کے درمیان خوش تھا بہت... تھینک یو تھنک یو سوچ... پھر کیک کٹ کیا گیا اُسکے بعد سبکو سر و کیا گیا اور یہ پیل بھی حسین یادوں میں قید کر لیا گیا....."



آج ایک خوشی نے اسکو سارے رشتے دے دیے تھے ماں کا بھی باپ کا بھی اور باقی سب رشتے اللہ نے اسکو لوٹا دیئے تھے اور وہ وہی سجدہ ریزہ ہو گیا تھا بے شک اللہ کا شکر کرنا ہر حالت میں ہم پت فرض ہے..... وہ جسے چاہے لے کر آزمائیں جسے چاہے دے کر آزمائیں اور ان دونوں کو اللہ نے ہے حالت میں آزمایا تھا اور اب اُنکی خوشیاں اُنکے منتظر کھڑی مسکرا رہی تھی.....

"فیملی فوٹو!!!!!! محسین نے یہ بولتے ہی جلدی سے جو جیسے بھی کھڑا تھا ایک فیملی فوٹو لی تھی اسی میں خوشی کے پیل اُسکی یادیں قید کر لی گئی تھی....."



تاروں کو محبت امبر سے

پھولوں کو محبت شبنم سے

جیسے دل کو محبت دل بر سے

ہمیں ایسی محبت ہے تم سے



ختم شد



\*\*\*\*\*

ختم شدہ



ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ

کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر انڈر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین

